مسئلہ تحریف القرآن

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر ۹)

مسئلہ تحریف القرآن

مؤلفہ

...یہ مولانا طالب حسین کرپالوی فاتح سرگودھا...

مولوی۔ بدر الافاضل۔ مولوی...

الواعظ۔ سلطان الافا...

جعفریہ دار التبلیغ مرکز...

مکہ کالونی، گلبرگ ...

اظہارِ تشکر

بندۂ حقیر پرتقصیر الحاج عبد الوہاب الدریع اعلی اللہ مقامہ کے ورثار کا شکر گزار ہے کہ جن کے خصوصی تعاون سے مسئلہ تحریف القرآن کا دوسرا ایڈیشن زیور طباعت سے آراستہ ہوکر قارئین کے دست مبارک میں آیا۔

آپ سے التماس ہے کہ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے ایک سورۂ فاتحہ پڑھ کر ممنون ومحسون فرمائیں۔

(مولانا) طالب حسین کرپالوی

(1) امیر المومنینؑ کا جمع کردہ قرآن۔ اعتراض نمبر 13 صفحہ نمبر 188 (کافی جلد 2 صفحہ 310 کتاب فضل القرآن باب 14 حدیث 23)

(2) تفصیل مصحف فاطمہؑ، جفر، جامعہ۔ اعتراض نمبر 34 صفحہ نمبر 410

(3) سترہ ہزار آیات والا قرآن۔ اعتراض نمبر 42 صفحہ نمبر 419 (شافی ج 2 ص 312 کافی کتاب فضل قرآن۔ باب نوادر۔ حدیث 28)

صفحہ نمبر 11 سے اعتراضات شروع ہوتے ہیں

کل اعتراضات = 122

صفحہ نمبر ۴۹۴ پر اعتراضات ختم ہوتے ہیں

فہرست کتاب آخر میں صفحہ نمبر 612 پر ہے۔

۱۵

دیباچہ

(طبع دوم)

مسئلہ تحریف القرآن کا دوسرا ایڈیشن ضروری ترمیم و تنقیح کے بعد شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ امر باعث مسرت اور کتاب کی مقبولیت کی واضح دلیل ہے کہ فقط ایک ماہ کی قلیل مدت میں پہلے ایڈیشن کی تمام کاپیاں دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہو گئیں۔

یہ کامیابی اور یہ کامرانی۔ یہ سب کچھ خداوند عالم کی نوازشوں۔ ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی مہربانیوں اور آپ جیسے مومنین کی پرخلوص دعاؤں کا ثمر ہے ورنہ مجھ ایسے فقیر کی ایک حقیر پیشکش کو یہ شرف مقبولیت حاصل ہونا بہت مشکل تھا۔

میں ان مخلص قارئین کا تہہ دل سے متشکر ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پڑھا پسند کیا اور دوسرے ساتھیوں کو اس سے متعارف کرایا۔

میں رب ذوالجلال کی بارگاہ میں ملتمس ہوں کہ وہ اس ایڈیشن کو بھی پہلے کی طرح منظور و مقبول فرمائے۔

آمین

(مولانا) طالب حسین کرپالوی

تقاریظ

تقریظ کی جمع + تعریفی مضمون

جناب سرکار علامہ مرزا محمد عالم صاحب مجتہد العصر لکھنؤ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الطاہرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین

اما بعد

گزشتہ چند سال سے مجھے لاہور میں خدمت عزا، کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ خوش قسمتی سے اس سال قابل رشک واعظ فاضل اجل مولانا مولوی طالب حسین صاحب کرپالوی اطال اللہ عمرہ سے ہوئی جو کہ ایک خطیب توانا ہونے کے ساتھ ساتھ کتب تاریخ تفسیر حدیث و عقائد پر گہری نظر رکھتے ہیں اور اتنا ہی نہیں بلکہ چند ایسی کتابوں کے موئف و مصنف بھی ہیں کہ انشاء اللہ ان کتابوں کو ملت حقہ میں ایک مقام حاصل ہوگا۔

(expansion + stretching + مبالغہ + زیادہ)

فاضل محترم نے اس میں سے ایک کتاب کا قلمی نسخہ اس حقیر کو دکھایا جو اس وقت زیر طبع ہے اور ابھی کتابت کے منازل طے کر رہا ہے موصوف نے اس کتاب کا نام (مسئلہ تحریف القرآن) رکھا ہے۔ اس کتاب میں ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو کہ مذہب حقہ اثنا عشری رکھنے والوں پر کئے گئے ہیں کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ حقیر نے کتاب کے بعض مقامات پڑھے جنہیں خوب پایا خداوند عالم موصوف کی اس عظیم خدمت کو قبول کرے اور ان کی مدد فرمائے اور ان کے توفیقات میں اضافہ کرے۔ آمین

محمد عالم

۲۶ ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

جناب ثقۃ الاسلام علامہ محمد بشیر صاحب انصاری فاتح ٹیکسلا

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم مولوی طالب حسین صاحب کرپالوی حرسھم اللہ الواھب نے بحمد اللہ تصنیف وتالیف کے سلسلے میں مقام بلند کیا ہے۔

تحریف قرآن کے موضوع پر تحقیقی کتاب تالیف کی ہے مخالفین کے دندان شکن جوابات اعتراضات بالکل اچھوتے انداز میں تحریر کر دیئے جس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

اللہ تعالیٰ عزیز محترم سلمہ اللہ کو مزید توفیقات سے نوازے کہ دوسرے موضوعات پر بھی اسی طرح سیر حاصل تحقیقی مضامین جمع کر دیں کہ پھر کسی اور کتاب کی احتیاج باقی نہ رہے۔

شکر اللہ سعیہ واجزل دعیہ واللہ ولی التوفیق

نعم المولیٰ ونعم النصیر

محمد بشیر

٥-٦-١٩٨٢

مبلغ اسلام سرکار علامہ مرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی سربراہ مجلس علمائے شیعہ پاکستان

باسمہ سبحانہ

(مسئلہ تحریف القرآن) مؤلفہ مولانا طالب حسین کرپالوی سلمہ اللہ وحفظہ من کل شیئ نظر قاصر سے گزرا۔

مولانا موصوف نے آیات قرآن مقدس اور احادیث رسول مقبولؐ اور ارشادات آئمہ معصومین علیہم السلام اور اکابر علماء کے ارشادات کے ذریعہ جن براہین قاطعہ اور ادلہ ساطعہ سے شیعہ کا ایمان بالقرآن ثابت کر کے جس طرح قائلین تحریف کی تردید فرما کر زبان مخالف کو بند کر دیا ہے وہ لائق صد آفرین ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے بعد کے لیے دو ہی ستون چھوڑے ہیں جن پہ اسلام کی عمارت قائم ہے۔ ایک قرآن اور دوسرے اہل بیتؑ اس لیے دونوں میں سے کسی ایک کے متعلق اگر ایمان میں پختگی اور یقین میں استحکام نہ ہو تو اسلام و ایمان مجروح ہو کر رہ جاتے ہیں۔

مولانا موصوف نے عظمت قرآن خدا و رسول و اہل بیت علیہم السلام اور علماء شیعہ کی نظر میں ثابت کر کے ہر قسم کے شبہات کا ازالہ کر دیا ہے اور جو شکوک و شبہات کئے جاتے ہیں ان کا مکمل جواب دے دیا ہے اس کا مطالعہ روح ایمان کی بالیدگی کا باعث ہوگا۔ میری دعا ہے کہ خداوند عالم مولانا موصوف کو اس کا اجر مرحمت فرمائے اور اس رسالہ کو زیادہ سے زیادہ مقبول کرے اور یہ ذریعہ ہدایت قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات اس سے بھی زیادہ فرمائے۔

یوسف حسین

۲۶ ، ۳ ، ۱۹۸۲

جید علماء کا اظہار پسندیدگی

• مندرجہ ذیل علماء کرام نے رسالہ ہذا کو اپنے موضوع کی بہترین کتاب قرار دیا ہے۔

جناب مولانا شیخ محسن علی صاحب بلتستانی : پرنسپل جامعۃ اہلبیت اسلام آباد

جناب مولانا سید ثمر حسن صاحب زیدی : بانی مدرسۃ مشارع العلوم حیدر آباد

جناب مولانا سید صفدر حسین صاحب نجفی : پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور

جناب مولانا سید عارف حسین صاحب : پرنسپل دار العلوم جعفریہ پاراچنار

جناب مولانا سید عاشق حسین صاحب : پرنسپل جامعۃ الغدیر احمد پور سیال

جناب مولانا آغا عبد الحسن صاحب سرحدی : پرنسپل درس آل محمدؐ ۔ فیصل آباد

جناب مولانا سید محمد عارف صاحب : وائس پرنسپل مدرسۃ الواعظین لاہور

جناب مولانا سید اعجاز حسین صاحب : وائس پرنسپل دار العلوم محمدیہ سرگودھا

جناب مولانا حافظ سید ریاض حسین صاحب : وائس پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور

جناب مولانا کاظم علی صاحب : وائس پرنسپل جامعۃ الغدیر احمد پور سیال

جناب مولانا ملازم حسین صاحب اٹھارہ ہزاروی : وائس پرنسپل جامعۃ المعصومین فیصل آباد

جناب مولانا سید آغا علی الموسوی صاحب : خطیب مسجد کشمیریاں لاہور۔

جناب مولانا سید رضی جعفر صاحب : کراچی

جناب مولانا قاری نور محمد صاحب : مدرس جامعۃ العسکریہ ہنگو

جناب مولانا سید غلام عباس شاہ صاحب : مدرس آل عمران فاطمیہ بھکر

جناب مولانا غلام عباس صاحب نجفی : ایم ۱۰ ے جھنگ

پیش لفظ

قرآن مجید وہ واحد کتاب ہے جسے نہ صرف کلام اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے بلکہ اس کا ہر سورہ ہر آیت اور ہر جملہ معجزہ ہے جس کا مقابلہ نہ عرب جیسے ملک کے مسلم الثبوت فصحاء و بلغاء کر سکے اور نہ کوئی قیامت تک کر سکتا ہے اور اس رسولؐ کی رسالت کا ثبوت ہے جس کے متعلق ارشاد رب العزت ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی اے حبیب ہم نے آپ کو عالمین کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ قدرت نے انہیں ایسی ہمہ گیر اور جامع کتاب مرحمت فرمائی جس کے علوم و معارف کی وسعتوں کے سامنے پہاڑ ایک ذرے اور سمندر ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے اور علوم الٰہی کا ایک انمول خزانہ ہے دنیا و آخرت کا کوئی علم نہیں جس کے چشمے اس سے نہ پھوٹتے ہوں وہ بیک وقت فن ادب کا عدیم المثال شاہکار، منطق و فلسفے کا معیار، نجوم و ہیأت کی پرکار اور کلام و مناظرے کا گلزار ہے اس میں اصول فقہ کے اصول بھی ہیں اور فقہ کے فروع بھی۔ تہذیب اخلاق کے درس بھی ہیں اور تدبیر منزل اور سیاست مدن کے بھی۔ اخیار کا ذکر بھی ہے اور اشرار کا بھی۔ دنیا ہو یا آخرت دونوں کی معلومات سے چھلک رہی ہے عرش سے لے کر فرش تک اور صبح ازل سے لے کر شام ابد تک کوئی ایسی مشکل نہیں جس کا حل اس میں موجود نہ ہو۔

یہ واحد کتاب ہے کہ خدا کی توحید اور اس کے جمال جلال اور کمال کی زندہ تصویر ہے اس کا جس قدر ادب و احترام کیا جائے توحید اور اس کے بھیجے ہوئے دین کا احترام ہے مسلمانوں کے لیے اس سے زیادہ باعث افتخار اور کیا ہوگا کہ اس نے ہمیں ایسے رسول کی امت میں خلق فرمایا! جو سارے انبیاء و رسل کے سردار اور باعث ایجاد عالم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آخری رسول اور قرآن مجید اللہ کی بھیجی ہوئی آخری کتاب ہے۔ نہ آپ کا ہمسر ممکن ہے اور نہ اس کتاب کا۔

خدا کا لاکھ شکر ہے کہ مسلمانوں کے تمام فرقے قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے رسول اسلام کا ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ سمجھتے اور واجب الطاعت جانتے ہیں اور اس کی نشر و اشاعت میں منہمک رہتے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ جس کتاب پر دین و ملت کی اساس قائم ہے اس کے بارے میں مسلمان ایک دوسرے کو تحریف کا الزام دے رہے ہیں حالانکہ اگر اس میں بھی تحریف کو راہ مل جائے تو تورات انجیل اور زبور جیسی منسوخ کتابوں میں اور قرآن مجید میں کیا فرق رہا۔

شیعیان حیدر کرار کا اعتقاد ہے کہ جو قرآن بصورت معجزہ نازل ہوا ہے وہ سارے کا سارا محفوظ ہے۔ اس کی ہر آیت قرآن ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو سارے قرآن کا ہے لیکن برادران اہل سنت شیعہ کی طرف قرآن میں کمی و زیادتی تسلیم کرنے کا الزام دیتے ہیں اور اس سلسلے میں چند رسائل بھی تحریر فرماتے ہیں۔ بندہ نے جن رسائل کے اعتراضات کے جواب دیئے ہیں ان کی مختصر فہرست درج ذیل ہے۔

①	جناب محدث اعظم شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی :	تحفہ اثنا عشریہ
②	جناب مولانا احسان الٰہی صاحب ظہیر :	الشیعہ والسنہ
③	" " " " " :	الشیعۃ والقرآن
④	جناب مولانا احتشام الدین صاحب مرادآبادی :	نصیحۃ الشیعہ
⑤	جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب لکھنوی :	تنبیہ الحائرین
⑥	جناب مولانا دوست محمد صاحب قریشی :	اہل سنت پاکٹ بک
⑦	" " " " " " :	جلاء الاذھان
⑧	" " " " " " " :	جلاء الافہام
⑨	جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی :	روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ
⑩	جناب مولانا کرم الدین صاحب چکوالوی :	آفتاب ہدایت
⑪	جناب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوالوی :	تجلیات صداقت پر ایک نظر
⑫	" " " " " " " " :	سنی مذہب حق ہے
⑬	جناب مولانا قمر الدین صاحب سیالوی :	مذہب شیعہ
⑭	جناب مولانا اللہ یار خان صاحب چکڑالوی :	ایمان بالقرآن
⑮	" " " " " " " " :	اوضح البیان
⑯	جناب مولانا اللہ یار خاں صاحب :	تحذیر المسلمین
⑰	جناب مولانا محمد صدیق خان صاحب کرپالوی :	روئیداد مناظرہ کوٹ سمابہ
⑱	جناب مولانا محمد اشرف صاحب :	مذہب شیعہ کا قرآن و خدا
⑲	جناب مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی :	شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات
⑳	" " " " " " :	ہم سنی کیوں ہوئے

21. جناب مولانا حافظ مہر محمد میانوالوی : تحفۂ امامیہ

22. جناب مولانا غلام رسول ناروو الی : ایمان بالقرآن

23. جناب مولانا عبدالعزیز صاحب خاوری : الجواب المبین

24. جناب مولانا عبدالشکور دین پوری : افسانۂ تحریف القرآن

ہمارے ملک کے چند جید اور محسن علماء نے میری توجہ ان رسائل کی طرف دلائی اور حکم فرمایا کہ نہایت شستہ زبان میں ان میں تحریف کے متعلق تحریر کردہ اعتراضات کے جوابات تحریر کئے جائیں۔ لہذا حقیر نے اپنے مذہبی فریضے اور علماء کرام کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس اہم موضوع پر رسالہ تحریر کر دیا ہے تاکہ یہ دین کی خدمت بھی ہو اور میرے لیے ذریعہ نجات بھی۔ وما توفیقی اِلّا باللہ

طالب حسین

چک نمبر ۱۲۱/۴ گ ب کربالہ

منڈی تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد

۱-۳-۱۴۰۲

آغازِ سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبة للمتقین
الصلوٰة والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ
اہل بیتہ الطیبین الطاہرین۔

اما بعد:

صاحبان ایمان وایقان۔ دانشمند، انصاف پسند، سلیم الفطرت اور صحیح الدماغ قارئین پر یہ حقیقت مخفی و محتجب نہیں کہ جتنی شان ذات متکلم کی ہوتی ہے اتنی ہی رفعت و عظمت اس کے کلام کی ہوتی ہے۔

جس ذات کی تعریف تحریر کرنے کے لئے تمام سمندروں کے پانی کی سیاہی ناکافی ہو۔ اور کل اشجار کے قلم ٹوٹ سکتے ہوں۔ جن لکھنے سے عاجز اور انسان حساب کرنے سے قاصر ہوں اس کے کلام کی توصیف سپرد قلم کون کر سکتا ہے۔

قرآن مجید۔ بالبصیرت لوگوں کے لئے نور مبین اور اللہ کی حبل المتین ہے۔

قرآن مجید۔ الجھنوں کی وضاحت اور ہلاکت سے نجات ہے۔ قیامت کے دن اسی سے شفاعت ہے اور نمونۂ فصاحت ہے۔

قرآن مجید۔ مضبوط رسی ہے۔ موثوق سہارا ہے۔ بلند پایہ ہے۔ سب سے

بڑی شفا ہے ۔ اسی کے حامل کو بقا ہے ۔ سچ پوچھو تو حسن کی یہ ہے اسی کا خدا ہے اسی کا مصطفٰے ہے ۔

ہر مذہب کی سچائی و گمراہی کا میزان قرآن ہے ۔ حق و باطل کا بیان قرآن ہے ۔ عمل و ایمان کا ترجمان قرآن ہے ۔ فلاح و نجات کا سامان قرآن ہے ۔ اور ہادیِ اسلام و ایمان قرآن ہے ۔ امت کا امام قرآن ہے اور قیامت تک کا نظام قرآن ہے ۔ روایت کی صحت و عدم صحت کا معیار قرآن ہے اور مدرس عجز و انکسار قرآن ہے ۔ علوم و فنون کی تحصیل قرآن ہے اور ہادی خیر السبیل قرآن ہے ۔

قرآن کا قاری فائز المرام ہے ۔ قرآن کا تالی صاحب انعام ہے ۔ قرآن جنت کا پیام ہے ۔ قرآن امت کا امام ہے ۔ قرآن منکرین کے لئے شمشیر بے نیام ہے قرآن شاہد خیر الانام ہے ۔ قرآن سب سے اچھا خزینہ ہے ۔ قرآن مصیبت کے وقت سکینہ ہے ۔ قرآن کا ساتھی حیران ہوگا نہ پریشان ۔ قرآن کا عامل ہے صاحب اسلام و ایمان قرآن کا قاری ہلاکت سے محفوظ رہے گا ۔ قرآن کا تالی لغزش سے مصؤن رہے گا ۔ یہ مالک عرش و کرسی کی کتاب ہے ۔ خداوند لوح و قلم کا کلام ہے یہ علوم حقہ کا سچا مخزن ہے ۔ یہ معارف یقینیہ کا از سرتا پا معدن ہے ۔ یہ تمدن ، تہذیب شائستگی و ریاست کا راہنما ہے ۔ یہ فقہ، نفس کشی ۔ اخلاقی عادات اور خدا پرستی کا پیشوا ہے ۔

یہ وہ نایاب گوہر ہے جسے خدا جانے کس زمانے سے ایمانی بازار کے جوہریوں کی نگاہیں تلاش کر رہی تھیں اور وہ انمول موتی ہے جو غیب کے خزانے میں مکنون تھا ۔

یہ عجیب کتاب ہے اور واقعی عجیب کتاب ہے۔ اسکی فصاحت وبلاغت کو چھوڑو۔ اس میں جو علوم ہیں جو فنون ہیں ان پر تو نظر ڈالو اور فیصلہ کرو کہ یہ کتاب ہر جہت سے عجیب ہے الفاظ کی مثال نہیں معانی کا جواب نہیں۔ تخیل کی انتہا نہیں۔ تفکر کو فنا نہیں۔ انسانوں کے دماغ تھک سکتے ہیں لیکن اس کے حقائق و معارف ختم نہیں ہو سکتے یہ ایسا ناصح ہے جو غلط بات نہیں کہتا۔ یہ ایسا ہادی ہے جو خود نہیں بھٹکتا یہ ایسا محدث ہے جو خود جھوٹ نہیں بولتا۔ اس کے کواکب و نجوم، طالب ہدایت کو مطلوب و مقصود تک پہنچانے کے لئے کافی و وافی ہیں

قرآن مجید کی مختلف النوعی۔ سادی خالص اور فطری شان ہمیں آورد کے بناؤ سنگار سے زیادہ پسند ہے۔

لحن دلکش۔ ہدایت کا مترنم طریقہ، کہیں ناصح امین کا انداز۔ کہیں شیریں دوستانہ شکائتیں۔ کہیں گزشتہ زمانوں کی حکائتیں۔ کہیں صداقت زیر استفہام کہیں جنت و نار کی بشارت و نذارت۔ کہیں ایک لفظ میں مشکل ترین مسائل کا بہترین حل۔ کہیں دوست سے محبت۔ کہیں دشمن سے نفرت۔ کہیں اپنوں سے تولا۔ کہیں بیگانوں سے تبرا۔ کہیں اچھوں پر رحمت۔ کہیں بروں پر لعنت کہیں کسی کی لڑائی۔ کہیں کسی کی بے وفائی۔ کہیں رونے کی پریشانی۔ کہیں مرتضیٰ کی جانفشانی۔ کہیں حضرت جبرائیل کی جلالت۔ کہیں حضرت اسرافیل کی ہیبت، کہیں حضرت میکائیل کی ہیبت، کہیں حضرت عزرائیل کی شدت کہیں حضرت آدمؑ کا علم کہیں حضرت نوحؑ کا حلم کہیں حضرت ابراہیمؑ امتحان کہیں حضرت اسماعیلؑ کی قربانی۔ کہیں حضرت یعقوب کا گریہ۔ کہیں حضرت یونسؑ کا ورع۔ کہیں حضرت ایوبؑ کا صبر۔ کہیں حضرت یحییٰؑ کا زہد۔ کہیں حضرت

موسیٰؑ کی ہیبت ۔ کہیں حضرت عیسیٰؑ کی عبادت ۔ کہیں حضرت یوسفؑ کا جمال کہیں حضرت محمد مصطفےٰ کا کمال ۔

اس قرآن میں ہر علم ہے ۔ خدا کی ذات وصفات ۔ اسکی عبادت کے طریقے معاملات ۔ احکام ۔ تمدن ۔ اخلاق ۔ اصلاح ۔ سازگاری ۔ پیشین گوئیاں ۔ اصول مسلّمہ ۔ تاریخ حقائق اشیاء ۔ عبرت ۔ نصیحت ۔ دنیا و آخرت ۔ اعتقادی مسائل ۔ اخلاقی ہدایات ۔ شرعی احکامات ۔ دعوت ۔ تنقید ۔ ملامت ۔ تخویف ۔ تشویق ۔ بشارت نذارت ۔ تسلی ۔ تشفی ۔ دلائل ۔ شواہد ۔ تاریخی قصے ۔ آثار کائنات سب کچھ ہے ۔ اور آج جو علوم ہمارے اردگرد ہیں انہی سب کی راہنمائی تو قرآن سے فرمائی ہے ۔

اس کے الفاظ کے ذخائر ۔ اس کے معانی خطاب ۔ عموم ۔ خصوص ۔ اشتراک ترادف ۔ حقیقت ۔ مجاز وغیرہ پر تو غور و خوض کر کے علم لغت و بیان کے اقالیم کے بادشاہ ٹھہرے ۔

اس کی ادلۂ عقلیہ ۔ شواہد اصلیہ ۔ معیار توحید ۔ اوصاف نبوت ۔ شرائط و امارات آثار قیامت سے تو علم کلام کا راستہ ملا ۔

ابھی نحو کے قوانین مرتب بھی نہ ہوئے تھے کہ قرآن نے ان کی راہنمائی فرما دی ۔ کہ معرب یہ ہے مبنی وہ ہے ۔ اسمائ کی یہ پہچان ہے ۔ افعال کا وہ میزان ہے ۔ حروف عاملہ کی یہ شکل ہے ۔ غیر عاملہ کی وہ صورت ہے ۔ لازم و متعدی میں کیا امتیاز ہے ۔ فاعل کیا ہے مفعول کیا ہے ۔ صرفی جو آج فخریہ چلے پھرتے ہیں یہ بھی قرآن کے در کے بھکاری ہیں ۔

قرآن ہی تو تھا جس نے اپنے کلمات، اسماء۔ افعال۔ حروف، مشتقات۔ مصادر۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل۔ معلوم۔ مجہول۔ حاضر۔ غائب۔ متکلم۔ امر۔ نہی پر غور کر کے اکثر انہی کو دیکھ کر بہتیرے علم صرف کی سلطنت کے حکمران ہو گئے اسی کے احسن القصص سے تاریخ کو سرمایہ ملا۔ اسی کے حلال و حرام۔ احکام۔ اصول فروع۔ طہارت۔ عبادت سے علم فقہ سرخرو ہوا۔ اس کی تخصیص تعمیم۔ اخبار۔ نص ظاہر۔ مجمل۔ محکم۔ متشابہ۔ امر۔ نہی وغیرہ سے اہل علم اصول فقہ نے اکتساب کیا۔ اس نے انبیاء کے خوابوں کو وحی کا مقام دے کر علم تعبیر خواب کو واضح کیا۔ اس نے سہام۔ فروض۔ نصف۔ ثلث۔ ربع۔ سدس۔ ثمن وغیرہ سے صاحبان علم میراث کو معیار دیا۔

اس نے لیل و نہار کی گردش، شمس و قمر کی حرکت۔ نجوم و بروج کی پوزیشن سے علم الاوقات کی بنیاد رکھی۔ اس نے طب جسمانی کے ساتھ ساتھ طب روحانی کی عجیب تشخیص کر کے روحانیت کی اہمیت واضح کر دی۔ اس نے ارض و سما، علم علوی و سفلی کا ذکر کر کے علم ہیئت کی طرف عمیق اشارہ کر دیا۔ اس نے متضاد کیفیتوں کے تفاعل سے مزاج کے اعتدال سے علم طب کا درس دیا۔ اس نے کئی بار حکمت و عقل کو بنیاد ٹھہرا کر فلسفہ و منطق کو اجاگر کیا۔ غرضیکہ اس نے تمام علوم و فنون کی راہنمائی کی۔

دنیوی کتب اور قرآن مجید

قرآن مجید اور دنیوی کتب میں کیا فرق ہے؟ کسی پر مخفی و مستور نہیں دنیوی کتب خاطی انسان کی ترتیب ہیں اور قرآن رحیم و رحمان کی تنزیل ہے۔ اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ جتنا فرق مصنف و مؤلف میں ہوتا ہے اتنا ہی فرق تصنیف اور تالیف میں ہوتا ہے۔ لہذا جتنا فرق خدا اور انسان میں ہے اتنا فرق قرآن اور دنیوی کتب میں ہے۔

اس سے واضح ہوا کہ جتنی آپکو خدا کی معرفت ہوگی اتنی آپ کے نزدیک قرآن کی رفعت ہوگی۔

دنیوی کتب علاقے کے لحاظ سے محدود۔ زمانے کے لحاظ سے محدود یعنی کسی میں صرف ایک ملک کا ذکر ہوگا۔ ایک بر اعظم کا ذکر ہوگا۔ ایک قوم کا ذکر ہوگا۔ ایک جنس کا ذکر ہوگا۔ ایک سال کا ذکر ہوگا۔ ایک صدی کا ذکر ہوگا۔

لیکن اس کے برعکس قرآن نہ علاقے کے لحاظ سے محدود نہ زمانے کے لحاظ سے۔

دنیوی کتب مضمون کے لحاظ سے محدود، مفہوم کے لحاظ سے محدود کیونکہ ان کے مصنف ہر جہت اور ہر لحاظ سے محدود۔

لیکن قرآن مجید میں خشک و تر کا ذکر موجود۔ بحر و بر کا ذکر موجود۔ ارض و سما کا ذکر موجود فنا و بقا کا ذکر موجود۔ ہر علم موجود۔ ہر فن موجود۔ ہر صفت موجود۔ ہر عمل موجود۔ ماضی و حال موجود۔ غائب و حاضر موجود۔ فائز و خاسر موجود۔ فطرت انسانی موجود۔ خصلت حیوانی موجود۔ کمال جماداتی موجود۔ طبیعت نباتاتی موجود۔

زمان کے لحاظ سے محدود نہ مکان کے لحاظ سے محدود، مضمون کے لحاظ سے
محدود نہ مفہوم کے لحاظ سے محدود۔ کیونکہ اس کا مرسل غیر محدود ہے۔

دنیوی کتب و مضامین کے فقرات اگر مقدم و مؤخر کردیئے جائیں تو نہ مطلب
واضح نہ مقصد عیاں۔ مفہوم معدوم ہو جائے گا۔ اور مقصد و مسلوب ہو جائے گا۔ لیکن
یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ آیات چاہے مقدم و مؤخر ہوں۔ لیکن ہر طالب کو مطلوب ملے گا۔
اور ہر سائل کو مقصود ملے گا۔

دنیوی کتب ماضی و حال سے بحث کرتی ہیں لیکن قرآن مجید نے ماضی و حال
کے ساتھ ساتھ مستقبل کا بھی ذکر کیا ہے اور صرف ذکر ہی نہیں کیا بلکہ اسے ماضی و
حال کی طرح واضح کیا ہے۔

دنیوی کتب تھوڑے عرصے کے بعد ترمیمی بورڈ کی محتاج ہوتی ہیں۔ لیکن نزول
قرآن مجید کو چودہ صدیاں ہوگئیں۔ یہ نوبت نہ آئی۔ کیونکہ اسے کسی تعلیمی بورڈ نے مرتب
نہیں کیا۔ بلکہ اسے خدا نے ارسال کیا ہے۔ جو تمام کا خالق ہے جو ہر زمانے کا عالم ہے
جس سے کوئی بھی شئ مخفی و محتجب نہیں۔

دنیوی کتب حالات زمانہ کے ساتھ پورا نہ اترتی ہوئیں ناقص ہو جاتی ہیں لیکن
قرآن مجید ہر زمانے میں ہر مشکل کا حل اور ہر مرض کی دوا حاضر کرے گا۔

دنیوی کتب فقرات کی صورت میں مفید نہیں ہوتیں بلکہ مجموعے کی صورت میں
منظر عام میں آکر فائدہ پہنچاتی ہیں۔ لیکن قرآن مجید آیات کی صورت میں نازل ہوا اور مفید رہا۔

دنیوی کتب اپنے مفہوم و مضمون کو تمام کرنے کے لئے دوسری کتب کی محتاج
ہوتی ہیں اور ان کے کثیر فقرات اپنے مطالب واضح کرنے میں دوسرے فقرات پر موقوف

ہوتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کی ہر آیت اپنا مطلب اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ دنیوی کتب کا لکھنا ۔ پڑھنا ۔ سننا ۔ دیکھنا ۔ یا ذکر نا باعث ثواب نہیں کیونکہ انکے مصنفوں کا ذکر عبادت نہیں ۔ یہ تو قرآن کی شان ہے جس نے بھیجا ۔ جسے کہ آیا ۔ جس کے پاس آیا ۔ جو اس کا وارث ہوا ۔ سب کا ذکر عبادت ہے ۔

حاشیہ ۱

"حضرت علیؑ کا ذکر عبادت ہے"

خدا ۔ رسولؐ اور قرآن کے ذکر کے عبادت ہونے پر تو تمام مسلم امت کا اتفاق ہے ۔ رہا وارث قرآن ۔ کل ایمان ۔ امام الانس والجان ۔ امیر المومنین ۔ امام المتقین ۔ یعسوب الدین ۔ سید الوصیین ۔ قائد الغر المحجلین ۔ قاتل المشرکین ۔

حضرت علیؑ کے ذکر کے عبادت ہونے کا ثبوت تو ہم سے نہ پوچھئے ذرا حضرت عائشہ سے دریافت فرمائیے جس محترمہ سے آپکو اپنے مذہب کا کافی حصہ ملا ہے ۔

روایت ۱

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر علی عبادۃ ۔

ترجمہ : "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کا ذکر عبادت ہے "۔

۱۔ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۳۵۷

۲۔ المتقی الہندی کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ حدیث ۲۵۱۲ حیدر آباد

۳۔ " " منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند حنبل صفحہ ۳ جلد ۵ سطر ۲۹ مصر

۴۔ خطیب خوارزمی المناقب صفحہ ۲۵۲ تبریز

(حاشیہ جاری ہے)

۵۔ جلال الدین سیوطی	الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۹ سطر ۲۸	مکتبہ اسلامیہ سمندری
۶۔ ابن مغازلی	مناقب صفحہ ۲۰۶ سطر ۶	المکتبۃ الاسلامیہ طہران
۷۔ یوسف نبہانی	الفتح الکبیر صفحہ ۱۲	القاہرہ
۸۔ عبدالرؤف المناوی	کنوز الحقائق صفحہ ۱۳۳ سطر ۲۵	سمندری پاکستان
۹۔ حسن علی محدث	تفریح الاحباب صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۶	
۱۰۔ محمد علی حیدر حنفی	سیرت العلویہ صفحہ ۲۶۴ جلد ۳	
۱۱۔ سید علی ہمدانی شافعی	مودۃ القربیٰ صفحہ ۱۰۵ سطر آخر	امامیہ کتب خانہ لاہور
۱۲۔ سید محمد صالح کشفی حنفی	کوکب دری صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۸	〃 〃 〃
۱۳۔ ثناء اللہ پانی پتی	تفسیر مظہری صفحہ ۱۲۲ سطر ۱۲ جلد ۶	اشاعت العلوم حیدر آباد
۱۴۔ عبیداللہ بسمل امرتسری	ارجح المطالب صفحہ ۱۲۲ سطر ۱	مکتبہ رضویہ لاہور

نوٹ: یہ واضح کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جن حوالہ جات کے ساتھ سطر نمبر ہے وہ میرا ذاتی مطالعہ ہے بقایا حوالہ جات احقاق الحق سے لئے ہیں البتہ یہ حوالہ جات بھی صحیح ہیں۔ کیونکہ میں نے انکی بھی اصل سے مطابقت کی ہے۔

شہید ثالث قاضی نور اللہ شوستری کی کتاب مستطاب جو آپ نے ابن روزبہان کی کتاب "ابطال باطل" کے رد میں تحریر فرمائی جس کتاب آپ کی شہادت کی وجہ بنی

روایت ۲

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر اخوتی علیؑ وخیر اعمامی حمزہؑ وذکر علیؑ عبادۃ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے سب بھائیوں میں بہتر علیؑ ہیں۔ سب چچوں میں

ذکر علیؑ عبادت ہے

(حاشیہ جاری ہے)

بہتر حمزہؓ ہیں اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔

۱۔ حسام الدین ہندی — منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد ۵ ص۳۰ سطر ۱۴ مصر

۲۔ " " " — کنز العمال ص۱۵۲ جلد ۶ حدیث ۲۵۱۱ ۔ اشاعت العلوم حیدرآباد

۳۔ ابن مغازلی — مناقب ص۳۵ سطر ۲ — المکتبۃ الاسلامیہ طہران

۴۔ یوسف نبہانی — الفتح الکبیر جلد ۲ ص۹۶ — مصر

۵۔ عبیداللہ بسمل امرتسری — ارجح المطالب ص۱۲۱ سطر آخر — مکتبہ رضویہ لاہور

۶۔ علی حیدرآبادی — مناقب علیؑ ص۳۳ — اعلم پریس چہار مینار

روایت ۳

عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خیر اخوتی علی وخیر اعمامی حمزۃ و ذکر علی عبادۃ۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے تمام بھائیوں میں سے بہتر علیؑ ہیں۔ تمام چچوں سے بہتر حمزہؓ ہیں اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔

۱۔ حسام الدین ہندی — منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند حنبل جلد ۵ ص۳۰ سطر ۱۲ مصر

۲۔ حسام الدین ہندی — کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۲ حدیث ۲۵۱۱ اشاعت علوم حیدرآباد

۳۔ ابن حجر مکی — صواعق محرقہ ص۱۲۴ سطر آخر — مکتبہ قاہرہ مصر

۴۔ عبدالرحمان شیبانی — تیسیر الوصول ص۱۴۷ جلد ۲ — نولکشور

۵۔ شاہ تقی علوی — روض الازہر ص۱۰۱ — حیدرآباد

"ذکر علیؑ عبادت ہے"

(حاشیہ جاری ہے)

٦ -	احمد البناء الساعاتی	بدائع المنن ص۵۰۳ جلد ۲	مصر
۷ -	محمد مبین سہالوی	وسیلۃ النجات ص۱۳۳	لکھنؤ
۸ -	ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۳ ص۲۷	مصر ۱۲۸۵ء
۹ -	ابن عساکر	تاریخ دمشق جلد ۱ ص۱۲۳	بیروت
۱۰ -	برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۲ ص۲۷	مصر
۱۱ -	ابن حجر عسقلانی	اصابہ جلد ۲ ص۲۳۲	مصطفیٰ محمد مصر
۱۲ -	یوسف نبہانی	الشرف المؤید ص۱۱۱	مصر

روایت ۲۴

عن علی کرم اللہ وجہہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالےٰ جعل لاخی علی بن ابی طالب فضائل لا تحصیٰ کثرتہ. فمن ذکر فضیلتہ مقرا بہا غفر اللہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر ومن کتب فضیلۃ من فضائلہ لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی لتلک الکتابۃ رسم. ومن استمع فضیلۃ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالسماع ومن نظر الی فضیلتہ من فضائلہ غفر اللہ لہ الذنوب التی اکتسبہا بالنظر ثم قال النظر الی وجہ علی بن ابیطالب عبادۃ وذکرہ عبادۃ لا یقبل اللہ ایمان عبد الا بولایتہ والبراءۃ من اعدائہ.

ذکر علیؑ عبادت ہے

(حاشیہ جاری ہے)

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالے نے میرے بھائی علی کو اتنے فضائل عطا کئے ہیں کہ جو اپنی کثرت کی وجہ سے شمار میں نہیں آسکتے جس شخص نے علیؑ کے فضائل میں سے ایک فضیلت کا اقرار کرتے ہوئے ذکر کیا تو خداوند تعالے اس شخص کے گناہانِ گذشتہ و آئندہ کو بخش دیتا ہے اور جس نے اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو بھی تحریر کیا تو جب تک اس کتابت کا نشان باقی رہتا ہے۔ فرشتگان خدا اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور جس نے اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو بھی سن لیا تو خداوند تعالے اس کے وہ تمام گناہ بخش دیتا ہے جو اس نے کانوں کے ذریعہ سے کئے ہوں جس نے اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو بھی دیکھا تو خداوند تعالے اس کے وہ تمام گناہ بخش دیتا ہے جو اس نے آنکھوں کے ذریعہ کئے ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ علیؑ ابن ابی طالب کے چہرہ پر نظر کرنا عبادت ہے۔ اس کا ذکر عبادت ہے۔ اس شخص کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا جو علیؑ سے محبت اور انکے دشمنوں سے بیزاری نہیں کرتا۔

۱- خطیب خوارزم — المناقب ص۲ — نجف
۲- گنجی شافعی — کفایۃ الطالب ص۱۲۳
۳- سلیمان قندوزی — ینابیع المودۃ ص۹۹ سطر آخر۔ بمبئی ۱۳۱۱ھ
۴- عبید اللہ بسمل امرتسری — ارجح المطالب ص۱۲۳ سطر ۱۹ مکتبہ رضویہ لاہور

(حاشیہ جاری ہے)

روایت ۵

عن جعفر بن برقان قال بلغنی انّ عائشۃ کانت تقول زیّنوا مجالسکم بذکر علیؑ۔

ترجمہ: جعفر بن برقان کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عائشہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ فرماتی ہیں اے لوگو تم اپنی مجالس کو ذکرِ علیؑ سے زینت دو۔

ابن مغازلی المناقب ص۲۱۱ سطر آخر المکتبۃ الاسلامیہ طہران

روایت ۶

عن نافع عن ام سلمۃ رضی اللّٰہ عنہا انہا قالت سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم یقول ما من قوم اجتمعوا یذکرون فضائل محمد وآل محمد علیہم السلام الا ھبط الملائکۃ من السماء حتی لحقوا بہم بحدیثہم فاذا تفرقوا عرجت الملائکۃ الی السماء فیقول لہم الملائکۃ الآخر انا نشتمّ رائحۃ منکم ما شممنا رائحۃً اطیب منہا فیقولون انّا کنا عند قوم یذکرون فضل محمد وآل محمد لعطرونا من ریحہم فیقولون اھبطوا بنا الیہم فیقولون اھبطوا بنا الی المکان الذی کانوا فیہ۔

ترجمہ: نافع سے روایت ہے حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جب لوگ فضائل محمدؐ و آل محمدؐ صلوات اللّٰہ علیہم کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں

(حاشیہ جاری ہے)

اور انکے ساتھ اس ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جب وہ لوگ فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں تو وہ فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں تب اور فرشتے ان فرشتوں سے کہتے ہیں ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھتے ہیں کہ اس سے پاکیزہ تر خوشبو ہم نے کبھی نہیں سونگھی۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کے پاس موجود تھے جو فضائل محمدؐ و آل محمدؐ صلوات اللہ علیہم کا ذکر کرتے تھے۔ پس انکی خوشبو سے ہم معطر ہو گئے۔ یہ بات سن کر وہ فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ ہم کو بھی وہاں لے چلو وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ لوگ وہاں سے چلے گئے ہیں تب وہ فرشتے کہتے ہیں کہ ہمیں اس مکان ہی میں لے چلو جہاں وہ موجود تھے۔

سید علی ہمدانی شافعی مودۃ القربیٰ صفحہ ۳۲ سطر ۱۰ امامیہ کتبخانہ لاہور

حضرت علیؑ کے چہرے کی زیارت عبادت ہے

روایت ۱ حضرت عبداللہ بن مسعود

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النظر الی وجہ علیؑ عبادۃ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۱۔ امام حاکم نیشاپوری المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۴۱ سطر ۱۵ حیدر آباد

۲۔ امام ذہبی تلخیص المستدرک جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ سطر ۱ حیدر آباد

۳۔ ابو نعیم اصبہانی حلیۃ الاولیاء جلد ۵ صفحہ ۵۸ المکتبۃ السعادۃ مصر

"روایت علی عبادت ہے"

(حاشیہ جاری ہے)

۴ -	نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۱۹ سطر ۴	مکتبۃ القدسی قاہرہ
۵ -	ابن حجر عسقلانی	لسان المیزان جلد ۶ ص ۱۸۸	حیدرآباد
۶ -	محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۹	محمد امین خانجی مصر
۷ -	" " "	ذخائر العقبیٰ ص ۹۵	مکتبۃ القدسی مصر
۸ -	ابن حجر مکی	الصواعق ص ۱۷۷ سطر ۲۲	مکتبہ قاہرہ مصر
۹ -	جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص ۱۷۲ سطر ۳	مکتبۂ سعادت مصر
۱۰ -	محمد صبان	اسعاف الراغبین ص ۵۶ سطر ۱۱	مکتبۂ حضرۃ قاہرہ
۱۱ -	شبلنجی مومن	نور الابصار ص ۱۷ سطر ۱۱	" " "
۱۲ -	یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص ۱۱۳	مصر
۱۳ -	خطیب خوارزمی	مناقب ص ۲۵۱	تبریز
۱۴ -	شیخ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص ۲۷ سطر ۱۱-۵	بمبئی ۱۳۱۱ھ
۱۵ -	محمد صالح کشفی حنفی	کوکب دری ص ۱۶۱ سطر ۸	امامیہ کتب خانہ لاہور
۱۶ -	عبید اللہ بسمل	ارجح المطالب ص ۴۳۳ سطر ۱۱	مکتبۂ رضویہ لاہور
۱۷ -	محمد بن معتمد میرزا	نزل الابرار ص ۳۹	انڈیا
۱۸ -	ابن مغازلی	مناقب ص ۲۰۹ سطر ۸	المکتبۃ الاسلامیہ طہران

روایت ۲ حضرت عمران بن حصینؓ

عن عمران بن الحصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النظر الی وجہ علی عبادۃ ۔

ترجمہ: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"حدیث علیؑ عبادت ہے"

(حاشیہ جاری ہے)

نے فرمایا علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۱۔	امام حاکم	المستدرک جلد ۳ ص ۱۴۱ سطر ۱۵	حیدر آباد
۲۔	حافظ ذہبی	تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۴۱ سطر ۸	״
۳۔	جمال الدین افریقی	لسان العرب جلد ۵ ص ۲۱۵	بیروت
۴۔	ابن اثیر جزری	النہایہ جلد ۴ ص ۱۶۴	مصر
۵۔	حافظ ذہبی	میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۱۷۶ سطر ۲۳	قاہرہ
۶۔	ابن حجر عسقلانی	لسان المیزان جلد ۳ ص ۲۳۵	حیدر آباد
۷۔	ابن وکیع	اخبار القضاۃ جلد ۲ ص ۱۲۳	مصر
۸۔	ابن مغازلی	مناقب ص ۲۰۸ سطر ۷	المکتبۃ الاسلامیہ طہران
۹۔	خطیب خوارزمی	المناقب ص ۲۵۱	تبریز
۱۰۔	حسام الدین ہندی	کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۲ حدیث نمبر ۲۵۱۳	حیدر آباد
۱۱۔	״	״ ״ ״ ص ۱۵۸ ״ نمبر ۲۶۵۸	״
۱۲۔	محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۹۶ محمد امین خانجی	مصر
۱۳۔	یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص ۱۱۴	״
۱۴۔	محمد علی حیدر حنفی	سیرت العلویہ جلد ۳ ص ۱۵۹	دہلی
۱۵۔	عبید اللہ بسمل	ارجح المطالب ص ۶۳۲ سطر ۱۴	مکتبۂ رضویہ لاہور
۱۶۔	سید علی ہمدانی شافعی	مودۃ القربیٰ ص ۱۰۵ سطر ۱۹	مکتبۂ امامیہ لاہور
۱۷۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص ۲۴۷ سطر ۹ ص ۱۷۸ سطر ۱۴	بمبئی ۱۳۱۱ھ
۱۸۔	میرزا محمد بن معتمد	نزل الابرار ص ۳۹	انڈیا

(حاشیہ جاری ہے)

۱۹۔ ابن کثیر — البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۵۷ سطر ۱۵ السعادۃ مصر
۲۰۔ خطیب بغدادی — تاریخ بغداد جلد ۲ ص۵۱ سطر ۱۵ قاہرہ
۲۱۔ محمد بن سلیمان فاسی — جمع الفوائد ص۳۶۷ ۸۷۰۱ سمندری فیض آباد
۲۲۔ شاہ ولی اللہ — ازالۃ الخفاء مقصد دوئم ص۲۶۳ سطر ۲ کراچی
۲۳۔ علی المتقی الہندی — منتخب کنز جلد ۵ ص۳۰ سطر ۳۸ المیمنۃ مصر
۲۴۔ جلال الدین سیوطی — اللئالی المصنوعۃ ص۱۷۱ سطر ۱۸ ادبیہ ″
۲۵۔ عینی — عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۲۱۵ سطر ۱۸ المنیریہ ″
۲۶۔ محمد بن صبان — اسعاف الراغبین ص۹۵ سطر ۱۰ عبدالواحد ″

روایت ۳ حضرت جابرؓ

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لی عد عمران بن حصینؓ فانہ مریض فاتیت فاتاہ علی وعندہ معاذ و ابو ھریرۃ فاقبل عمران یحد النظر الی علیؑ فقال لہ معاذ لم تحد النظر الیہ یا عمران فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ قال معاذ انا سمعتہ من رسول اللہ ص وقال ابو ھریرۃ انا سمعت من رسول اللہ۔

ترجمہ:۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ص نے فرمایا کہ عمران بن حصین بیمار ہے انکی عیادت کرو میں انکے پاس گیا۔ اتنے میں حضرت علیؑ ان کے پاس تشریف لائے عمران کے پاس معاذ بن جبل اور ابوہریرہ بھی بیٹھے تھے عمران لوٹ کر حضرت علیؑ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھنے لگے

معاذ نے ان سے کہا تم ان کی طرف نظریں جما کر کیوں دیکھ رہے ہو؟ عمران کہنے لگے میں نے جناب رسولِ خدا کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ علیؑ کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت ہے معاذ نے کہا میں نے بھی جناب رسولِ خدا سے سنا ہے۔ ابوہریرہ کہنے لگے میں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔

۱۔	خطیب خوارزمی	مناقب ص۲۵۱		تبریز
۲۔	محب الدین طبری	الریاض جلد ۲ ص۲۱۹	محمد امین خانجی	مصر
۳۔	ابن وکیع	اخبار القضاۃ جلد ۲ ص۱۲۳		مصر
۴۔	محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص۹۵	مکتبۃ القدسی	"
۵۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۲۰۷ سطر ۶	بمبئی	۱۳۱۱ھ
	"	" ص۱۷۸ سطر ۱۵	"	"
۶۔	عبیداللہ البسمل	ارجح المطالب ص۵۲۴ سطر ۹	رضویہ	لاہور

روایت ۴ حضرت عائشہ عن ابی بکر

عن عائشۃ قالت رایت ابا بکر یکثر النظر الی وجہ علی فقلت یا ابت انی رایتک تکثر النظر الی وجہ علی فقال یا بنت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول النظر الی وجہ علی عبادۃ۔

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ابا حضرت ابوبکر کو دیکھا کہ وہ جناب علیؑ کے چہرۂ مبارک کی طرف کثرت سے دیکھا کرتے ہیں۔ فرمایا اے بیٹی میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سنا ہے کہ علیؑ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۱۔ محب الدین طبری — ذخائر العقبیٰ ص۹۵ — مکتبۃ القدسی مصر
۲۔ " " — الریاض النضرہ ص۲۱۹ جلد ۲ — محمد امین خانجی "
۳۔ ابن حجر مکی — الصواعق المحرقہ ص۱۲۳ سطر ۱۸ — قاہرہ "
۴۔ سید شاہ تقی علوی — روض الازہر ص۹۷ — حیدر آباد
۵۔ خطیب خوارزمی — المناقب ص۲۵۲ — تبریز
۶۔ میرزا محمد بن معتمد — نزل الابرار ص۳۹ — بھارت
۷۔ ابن مغازلی — مناقب ص۲۱۱ سطر ۹ — اسلامیہ طہران

روایت نمبر ۵ حضرت عائشہ

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت۔ قال رسول اللہ ﷺ النظر الی علیؑ عبادۃ۔

ترجمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ علیؑ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۱۔ محمود بن احمد عینی — عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۲۱۵ سطر ۱۸ — المنیریہ مصر
۲۔ حسام الدین ہندی — منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۰ سطر ۳۹ — "
۳۔ ابن حجر عسقلانی — لسان المیزان جلد ۱ ص۲۴۳ — حیدر آباد
۴۔ ابن مغازلی — المناقب ص۲۰۷ سطر ۷ — المکتبۃ الاسلامیہ طہران
۵۔ محمد بن معتمد — نزل الابرار ص۳۹ — انڈیا

روایت نمبر ۶ حضرت معاذۃ الغفاریہ

عن معاذۃ الغفاریۃ قالت کان لی انس بالنبی اخرج معہ فی الاسفار واقوم علی المرضی واداوی الجرحی فدخلت الی رسول اللّٰہ فی بیت عائشۃ وعلیؑ خارج من عندہ فسمعتہ یقول یا عائشۃ ان ھذا احب الرجال الی واکرمھم علیّ فاعرفی لہ حقہ واکرمی مثواہ فلما ان جری بینھا وبین علیؑ بالبصرۃ ماجری: رجعت عائشۃ الی المدینۃ فدخلت علیھا فقلت لھا یا ام المومنین کیف قلبک الیوم بعد ما سمعت رسول اللّٰہ یقول لک فیہ ما قال قالت یا معاذۃ کیف یکون قلبی لرجل کان کان اذا دخل علیؑ وابی عندنا لایمل من النظر الیہ فقلت لہ یا ابہ انک لتدیمن النظر الی علیؑ فقال یا بنیۃ سمعت رسول اللّٰہ یقول النظر الی وجہ علیؑ عبادۃ۔

ترجمہ: معاذہ غفاریہ کہتی ہیں کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہایت انس تھا۔ میں اکثر سفر میں حضرت کے ساتھ رہا کرتی تھی اور مریضوں کی تیمارداری اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی۔ ایک دفعہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گئی آپؐ حضرت عائشہ کے گھر میں رونق افروز تھے حضرت علیؑ اس وقت موجود نہیں تھے۔ میں نے سنا کہ حضرتؐ بی بی عائشہ سے فرما رہے ہیں کہ اے عائشہ یہ شخص سب لوگوں سے مجھے پیارا ہے اور زیادہ تر مکرم ہے اس کے حق کو پہچانو اور اسکی عزت کیجیے جب ماجرا جمل میں جو کچھ حضرت علیؑ اور حضرت عائشہ کے درمیان گزرنا تھا گزر چکا اور وہ مدینہ میں واپس آگئیں۔ میں انکی خدمت میں

"روئیت علیؑ عبادت ہے"

گئی اور میں نے ان سے کہا اے ام المومنین آج آپ کے دل کا کیا حالت ہے جبکہ آپ سن چکی تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ سے حضرت علی کی نسبت کیا کچھ فرمایا تھا۔ ام المومنین فرمانے لگیں اے معاذہ میرے دل کی حالت ایسے شخص کے لئے کیا ہوتی کہ جب وہ ہمارے پاس تشریف لاتے اور میرے والد حضرت ابوبکر میرے پاس ہوتے اور میرے والد ان کے چہرے سے نگاہ نہ پھیرتے میں نے ان سے کہا آپ ہمیشہ حضرت علی کے چہرے کو دیکھتے رہتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمانے لگے میں نے جناب رسالت مآبؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

۱۔ محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۹	محمد امین خفانجی	مصر
۲۔ " " "	ذخائر العقبیٰ ص ۶۲	مکتبہ قدسی	"
۳۔ ابن حجر عسقلانی	اصابہ جلد ۴ ص ۳۸۹	دار الکتب المصریہ	"
۴۔ ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۵ ص ۵۴	مصر	۱۲۸۵ھ
۵۔ عبید اللہ بسمل امرتسری	ارجح المطالب ص ۶۳۳ سطر ۱۵	رضویہ	لاہور
۶۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص ۶۵ سطر ۱۲	بمبئی	۱۳۱۱ھ

نمبر ۷ حضرت ابوبکر کی روایت مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ ابن کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۵۵		مصر
۲۔ جلال الدین سیوطی	التعقیبات ص ۵۷		لوکلشور
۳۔ " " "	تاریخ الخلفاء ص ۱۲۱ سطر ۷		دہلی
۴۔ عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ۶۳۲ سطر ۱۲	رضویہ	لاہور
۵۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص ۹۱ سطر ۹	امامیہ	لاہور

روایت علی کا عبادت ہے

۶۔	میرزا محمد بن معتمد	نزل الابرار ص۳۹	بھارت

روایت ۸ حضرت عمر

۱۔	ابن کثیر	البدایہ جلد ۷ ص۳۵۷	مصر
۲۔	میرزا محمد بن معتمد	نزل الابرار ص۳۹	بھارت

روایت ۹ حضرت عثمان

۱۔	ابن کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۵۷	مصر
۲۔	جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۷	دہلی
۳۔	؍ ؍ ؍	التعقیبات ص۵۷	نولکشور
۴۔	میرزا محمد بن معتمد	نزل الابرار ص۳۹	انڈیا
۵۔	عبید اللہ بسمل امرتسری	ارجح المطالب ص۶۳۲ سطر ۱۳	رضویہ لاہور

روایت ۱۰ معاذ بن جبل

۱۔	جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۷	دہلی
۲۔	؍ ؍ ؍	التعقیبات ص۵۷	نولکشور
۳۔	خطیب بغدادی	تاریخ بغداد جلد ۲ ص۵۱	السعادۃ مصر
۴۔	ابن مغازلی	مناقب ص۲۰۷ سطر ۳	اسلامیہ طہران
۵۔	ابن حجر عسقلانی	لسان المیزان ص۸۱ جلد ۵	حیدرآباد
۶۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۲۳۵	اسلامبول

روایت ۱۱ حضرت جابر

۱۔	ابن کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۵۷	مصر
۲۔	جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۷	دہلی

"اوّلیتِ علیؑ عبادت ہے"

۳- جلال الدین سیوطی — التعقیبات ص ۵۷ — نولکشور

۴- محمد بن معتمد میرزا — نزل الابرار ص ۳۹ — انڈیا

۵- عبید اللہ بسمل امرتسری — ارجح المطالب ص ۶۳۲ سطر ۱۳ — رضویہ - لاہور

۶- ابن مغازلی — مناقب ص ۲۰۹ سطر ۴ — المکتبۃ الاسلامیہ طہران

روایت ۱۲ حضرت ابوہریرہ

۱- سلیمان قندوزی — ینابیع المودت ص ۷۲ سطر ۹ — بمبئی ۱۳۱۱ھ

۲- ابن مغازلی — مناقب ص ۲۰۷ سطر ۳ — المکتبۃ الاسلامیہ طہران

۳- عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب ص ۶۳۲ سطر — رضویہ - لاہور

۴- میرزا محمد بن معتمد — نزل الابرار ص ۳۹ — انڈیا

روایت ۱۳ حضرت ثوبان

۱- ابن کثیر دمشقی — البدایہ جلد ۷ ص ۳۵۷ — مصر

۲- جلال الدین سیوطی — تاریخ الخلفاء ص ۱۲۱ سطر ۷ — دہلی

۳- " " — التعقیبات ص ۵۷ — نولکشور

۴- عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب ص ۶۳۲ سطر ۱۳ — رضویہ - لاہور

روایت ۱۴ حضرت انس بن مالک

۱- ابن کثیر دمشقی — البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۵۷ — مصر

۲- جلال الدین سیوطی — تاریخ الخلفاء ص ۱۲۱ سطر ۷ — دہلی

۳- عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب ص ۶۳۲ سطر ۱۴ — رضویہ - لاہور

روایت ۱۵ حضرت واثلہ بن اسقع

۱- سلیمان قندوزی — ینابیع المودت ص ۷۲ سطر ۹ — بمبئی ۱۳۱۱ھ

"روایت علیؑ العبادت ہے"

٢۔ عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب ص٦٣٢ سطر آخر — رضویہ۔ لاہور

٣۔ ابن مغازلی — مناقب ص١٠٢ سطر٣ — المکتبۃ الاسلامیہ طہران

روایت نمبر١٦ حضرت ابن عباس

١۔ محب الدین طبری — الریاض النضرہ جلد٢ ص٢٢٦ — محمد امین خفاجی مصر

روایت نمبر١٧ عمرو بن عاص

١۔ محب الدین طبری — ذخائر العقبیٰ ص٩٥ — مکتبۂ قدسی مصر

روایت نمبر١٨ مرسل

١۔ سید احمد برزنجی — مقاصد الطالب ص١١ — گلزار۔ بمبئی

٢۔ راغب اصفہانی — محاضرات الادباء جلد٤ ص٤٧٧ — الحیاۃ۔ بیروت

٣۔ علی بن کنانی — تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ جلد١ ص٣٨٣ — قاہرہ

٤۔ محمد طاہر بن علی — مجمع بحار الانوار ص٣٦٩ جلد٣ — نولکشور۔ لکھنؤ

٥۔ المناوی — کنوز الحقائق جلد٢ ص١٣٣ سطر١٦ — سمندری پاکستان

٦۔ ابن ابی الحدید — شرح نہج البلاغہ جلد٢ ص٤٥١ — مصر

روایت نمبر١٩ حضرت ابوسعید خدری

١۔ ابن مغازلی — مناقب ص٢١١ سطر٨ — مکتبۂ اسلامیہ طہران

دیگر مختلف مقامات

روایت نمبر٢٠ حضرت ابوذر

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی باب علمی ومبیّن لامتی ما ارسلت بہ من بعدی حبہ ایمان وبغضہ نفاق والنظر الی وجہہ علی عبادۃ ومودتہ عبادۃ۔

"روایت علیؑ عبادت ہے"

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ میرے بعد میری امت کے لیئے اس شریعت کا بیان کرنے والا ہے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔ اس کی محبت ایمان ہے۔ اس کی دشمنی نفاق ہے اس کے چہرے کی طرف دیکھنا اور اس کی محبت عبادت ہے۔

۱۔ علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶ حدیث ۲۵۹۹		حیدرآباد
۲۔ عینی الحنفی	مناقب علی ص۳۸	اعلم پریس	چہار مینار
۳۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۱۱		بمبئی
۴۔ عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۴۳۹ سطر ۵	رضویہ	لاہور
۵۔ سید علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ ص۶۹ سطر ۹	امامیہ	لاہور
۶۔ ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۲ سطر ۲۲		مصر
۷۔ محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۳ سطر ۳۰		مصر
۸۔ جلال الدین سیوطی	اللئالی المصنوعہ ص۱۳۷ سطر ۲۸		مصر

روایت ۲۱ حضرت علیؑ

پیچھے ص۳۰ پر روایت ۱۴ ملاحظہ فرمائیے۔

روایت ۲۲

حضرت علیؑ کی طرف نظر کرنا مہربانی ہے۔

عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ ص النظر الی علی رافۃ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ کی طرف دیکھنا رأفت ومہربانی ہے۔

۱۔	علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶ حدیث ۲۵۹۹	حیدر آباد
۲۔	عینی الحنفی	مناقب علی ص۳۸	اعلم پریس چہار مینار
۳۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۱۱	بمبئی
۴۔	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۶۳۹ سطر ۵	رضویہ ۔ لاہور
۵۔	سید علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ ص۶۹ سطر ۹	امامیہ ۔ لاہور
۶۔	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۶۵ سطر ۱۰	" "
۷۔	جلال الدین سیوطی	اللئالی المصنوعہ ص۱۳۷ سطر ۲۸	مصر
۸۔	محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۳ سطر ۳۰	مصر
۹۔	ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۲ سطر ۲۲	قاہرہ "

روایت ۲۳

حضرت علیؑ کی مودت عبادت ہے۔

عن ابی ذر الغفاری قال قال رسول اللہ لعلی مودتک عبادۃ

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا تیری مودت عبادت ہے۔

۱۔	علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۶ حدیث ۲۵۹۹	حیدر آباد
۲۔	ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۳ سطر ۲۲	مصر
۳۔	جلال الدین سیوطی	اللئالی المصنوعہ ص۱۳۷ سطر ۲۸	"
۴۔	محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۳ سطر ۳	"
۵۔	عینی الحنفی	مناقب علی ص۳۸	اعلم پریس چہار مینار
۶۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۱۱	بمبئی ۱۳۱۱ھ

۷۔ محمد صالح کشفی — کوکب دری ص۱۶۸ سطر ۱۰ — امامیہ لاہور

۸۔ عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب ص۶۳۹ سطر ۵ — رضویہ 〃

۹۔ سید علی ہمدانی — مودۃ القربیٰ ص۶۹ سطر ۹ — امامیہ 〃

روایت نمبر ۲۴

حضرت علیؑ کی محبت عبادت ہے۔

جناب مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری جلد ۶ ص۱۲۲ سطر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی کی محبت عبادت ہے۔

مزید تفصیل انشاء اللہ دوسری کتاب تفضیل علیؑ بنص جلی میں دی جا رہی ہے۔ اس کتاب کے متعلق پیشگی یہی خوشخبری کافی ہے۔ کہ اس کتاب میں پانچ سو آیات۔ دو ہزار روایات تین ہزار استدلالات اور غیر شیعہ معتبر کتب کے تقریباً پچاس ہزار حوالہ جات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق سے حضرت علی علیہ السلام افضل ہیں۔

بہر حال گزشتہ روایات سے چند امور واضح ہوتے ہیں۔

- حضرت علیؑ کے چہرے کو دیکھنا عبادت و رأفت ہے۔
- حضرت علیؑ کا ذکر عبادت ہے۔ خدا پرستی ۲ ادا کی
- حضرت علیؑ کی مودت و محبت عبادت ہے۔
- حضرت علیؑ کا ذکر تحریر کرنے سے ہاتھ کے کئے ہوئے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
- حضرت علیؑ کا ذکر سننے سے کان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
- جہاں حضرت علیؑ کا ذکر ہوتا ہے وہاں فرشتے بھی تشریف لاتے ہیں۔

- جہاں حضرت علی کا ذکر ہو وہاں رحمت کا نزول ہوتا ہے۔
- مجالس کو زینت دینا چاہو تو حضرت علی کا ذکر کرو۔

اس مختصر عرضداشت سے ثابت ہوا کہ جس قرآن کا پڑھنا، سننا۔ یاد کرنا دیکھنا عبادت ہے اس کے وارثوں کا بھی یہی شان ہے۔ جبکہ یہ کمالِ خاص دینوی کتب کے حصے میں نہیں۔

فصحاءِ عرب اور قرآن مجید

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اس قدر کہ عرب کے فصحاء و بلغاء جو فصاحت و بلاغت میں خداوندی کے دعوے کرتے تھے۔ اسے اپنے گھر کی کنیز تصور کرتے تھے اس کے سامنے سرنگوں نظر آئے۔ گردنیں جھک گئیں۔ زبانیں گنگ ہوگئیں۔ ذہنوں میں قفل لگ گئے۔ لبوں پر مہر سکوت ثبت ہوگئی۔

قرآن مجید نے اپنے منکروں کو بار بار چیلنج کیا۔ لیکن وہ اس کے مقابلے میں ایک کلمہ بغیر دلیل کے کہتے رہے کہ یہ کتاب محمدؐ بن عبداللہؑ نے خود لکھی ہے اور خدا کی طرف منسوب کر دی ہے۔

خدا نے فرمایا اچھا اگر تمہارا یہی خیال ہے تو

فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔

ترجمہ: اس جیسی دس سورتیں گھڑی ہوئی لاؤ اور اللہ کے سوا جسے بھی چاہو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ ہود ۱۳

خداوند تعالیٰ نے دس سورتوں کی تخصیص نہیں فرمائی کہ فلاں دس سورتوں کی مثل لاؤ اور اپنی صداقت کا علم لہراؤ لیکن مخالفین پر سکوت کا عالم طاری رہا۔

اس کے بعد خدا نے کہا اچھا اگر یہ مشکل ہے تو

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ البقرہ ۲۳

ترجمہ: اور اگر تم لوگ اس کلام سے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے شک میں پڑے ہو پس اگر تم سچے ہو تو تم بھی ایک ایسا سورہ بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو۔

اس کے بعد خدا نے فرمایا اچھا سورتوں کی مثل نہیں لا سکتے تو

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۔ الطور ۳۴

ترجمہ: اگر یہ لوگ سچے ہیں تو ایسا ہی کلام بنا تو لائیں۔

منکرین قرآن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جادوگر تو کہتے رہے لیکن اس کی مثل نہ لا سکے۔ اس کے دعوے کے مقابلے میں زبان کشائی کی مجال نہ ہو سکی۔

قرآن مجید نے فضاء عالم کی خاموشی کو اپنی سچائی کی دلیل قرار دیا اور یہ چیلنج کر کے تمام منکروں کو ہمیشہ کے لیے عاجز کر دیا۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ بنی اسرائیل ۸۸

ترجمہ: اے رسولؐ کہہ دو کہ اگر تمام انس و جن اس بات پر اکٹھے ہوں کہ قرآن

کا مثل لے آئیں تو اس کے برابر نہیں لا سکتے اگرچہ ایک کا ایک مددگار بھی بنے۔

عرب، جو انتقام لینے میں ایک منٹ کی دیر برداشت نہ کر سکتے تھے اور ذلت آمیز بات سننے پر شیر کی طرح بپھر پڑتے تھے اور چیتے کی طرح حملے کیلئے تیار ہو جاتے تھے۔ جن کی آنکھیں غصّے سے سرخ اور رگوں میں خون دوڑنے لگتا تھا وہ قرآن مجید کے دعوے سنتے رہے لیکن اس کا جواب نہ لا سکے۔

اس ذلت وخفت کا بدلہ لینے کے لئے مشرکین نے ایک دفعہ ابن ابی العوجاء ابوشاکر دیسانی۔ ابو مقنع اور عبدالمالک کے ذمے لگایا کہ وہ قرآن کی مثل تیار کریں لیکن یہ بے چارے بھی ناکام ہوئے۔

قرآن مجید کی مثل لانا مشرکین عرب کے لئے نہ صرف مشکل تھا بلکہ ناممکن بھی تھا کیونکہ اس کتاب کا اسلوب ان کے ماحول سے مختلف تھا۔ ان کے ماحول میں صبح و شام دن رات بدعملی۔ شراب نوشی۔ عشق ومحبت۔ جنگ جوئی۔ نامناسب تعریف و ہجو ہوا کرتی تھیں۔

قرآن مجید نے ان خرافات کے مقابلے میں اخلاق حسنہ۔ غرض خلقت۔ اسباب ترقی واصلاح معاشرہ اس طریقے سے پیش کیئے کہ جناب کو مجنون اور جادوگر کہنے والے آپ کے سامنے سرنگوں نظر آئے مشرکین عرب نے قرآن مجید کی مثل لانے کی بجائے حرب وضرب جنگ وجدل کی راہ اختیار کی۔ مختلف غزوات وسرایا میں اپنا قیمتی نقصان برداشت کیا۔ لیکن قرآن مجید ان سے جوانوں کا خون اور رئیسوں کا خزانہ نہیں مانگ رہا تھا بلکہ جس فن۔ جس زبان میں وہ کمال رکھتے

تھے اسی میں رہ کر ان سے جواب مانگ رہا تھا۔ لیکن آسمان فصاحت کے درخشندہ ستارے ماند پڑ گئے اور یہ اقرار کرتے ہوئے نظر آئے کہ

ماھذا کلام البشر — کہ یہ کسی البشر کا کلام نہیں

تحریف

تحریف کی تین قسمیں ہیں

قسم اوّل :- حَرَّفَ القول ای غَیَّرَہ عن مواضعہ

حرف القول کے معنی یہ ہیں کہ قول کو اس کے اپنے محل سے ہٹا دیا جائے۔

المنجد ص۱۲۲ کالم ۳ سطر ۱۸ - بیروت -

تحریف الشئ امالتہ

تحریف الشئ کا معنی شئ کا اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے -

المفردات ص۱۱۲ سطر ۲۰ - کراچی

حرف القول - یعنی قول کو اس کے اپنے محل سے پھیر دینا ہے -

مصباح اللغات ص۱۲۳ کالم ۲ سطر ۱۹ - دہلی

گردانیدن سخن از جای وی

یعنی کلام کو اصل مقام سے پھیر دینا ہے - منتہی الارب ص۲۶۹ سطر ۲۰ لاہور

تحریف حروف و معنی کو بدل ڈالنے کو کہتے ہیں -

لغات کشوری ص۹۴ کالم ۳ سطر ۱۰ نولکشور

قسم دوئم :- حروف - الفاظ - کلمات میں کمی و زیادتی کر دینا -

قسم سوئم :- معانی میں ردو بدل کر دینا۔

اعتقاد شیعہ

شیعان حیدر کرار کا قرآن مجید کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف ۔ کلمات ۔ آیات ۔ سورے اتنے ہی ہیں جتنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے تھے ۔ تاہم موجودہ ترتیب وہ نہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والے قرآن کی تھی ۔

تعصب سے پاک حضرات اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ شیعان حیدر کرار کے نزدیک موجودہ قرآن مجید ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک خدائے ذوالجلال کی آخری کتاب اور خاتم النبیین ۔ شفیع المذنبین ۔ سید المرسلین ۔ سلطان المنتجبین ۔ افضل المنذرین باعث خلق کائنات بمصداق کلمۂ لولاک ۔ عندلیب باغ توحید ۔ والی ملک ولایت ۔ راہبر آسمان ہدایت بمقصد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین ۔ محبوب خدا ۔ مصداق انما ۔ شافع روز جزا ۔ سید الانبیاء احمد مجتبیٰ ۔ مرکز ہل اتیٰ بمقصد قل کفیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزۂ خالدہ ہے ۔

قرآن میں کمی ہوئی ہے نہ زیادتی

شیعان حیدر کرار کے نزدیک موجودہ قرآن کامل و اکمل ہے ۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ دلائل بھی ہیں ۔

عقلی دلائل

۱۔ قرآن نبوت کا گواہ ہے اگر گواہ ناقص ہو تو دعویٰ ناقص اگر دعویٰ ناقص تو مدعی جھوٹا۔ چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں لہذا آپ کا شاہد ناقص نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اسلام کے تمام فرق کے نزدیک روایات کی صحت و عدم صحت کا معیار قرآن ہے اور اگر قرآن ہی ناقص تصور کر لیا جائے۔ تو میزان کس طرح بن سکے گا۔

۳۔ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود خدائے ذوالجلال نے لیا ہے لہذا اگر قرآن محفوظ نہ رہے تو توحید جھوٹی ہو جائے گی۔

۴۔ عرب کے نامور فصحاء و بلغاء نے تسلیم کیا کہ ما ھٰذا کلام البشر کہ یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ اگر اس میں کلام انسان ہوتا تو کفار ایسا نہ کہتے۔

۵۔ جو بھی کلمہ انسان کا قرآن میں ہوتا تو کفار اس کا جواب ضرور دے دیتے۔

۶۔ آج تک کسی نے بھی یہ نہیں دعویٰ کیا کہ فلاں سورت۔ فلاں آیت غیر قرآن ہے۔

۷۔ قرآن مجید کی آیت اگر کسی طویل عبارت میں رکھ دی جائے تو اس کی پہچان آسانی سے ہو جائے گی لہذا اگر کسی بشر کا کوئی بھی کلمہ قرآن میں ہوتا تو وہ کسی پر مخفی نہ رہتا۔

۸۔ اگر قرآن میں زیادتی کو تسلیم کیا جائے تو سارے احکام مشکوک ہو جائیں گے کیونکہ پتہ نہیں جس حکم پر ہم عمل کر رہے ہیں یہ فرمان خدا ہے یا قول بشر۔

۹۔ اگر اس میں غیر خدا کا کلام ہوتا تو اس میں اختلاف ہوتا جبکہ قرآن میں اختلاف نہیں۔

۱۰۔ اگر اس میں غیر خدا کا کلام تصور کیا جائے تو ہر آیت پر شک ہو گا پتہ نہیں یہ آیت

ہے یا نہیں۔

۱۱۔ اگر قرآن میں زیادتی تسلیم کی جائے تو قرآن حجت نہیں رہے گا۔ کیونکہ غیر خدا کا کلام حجت نہیں ہو سکتا۔

۱۲۔ اگر قرآن میں کمی تسلیم کی جائے تو دین کو مکمل کہنا غلط ہوگا کیونکہ جتنی آیات کم ہونگی۔ اتنے احکام کم ہونگے اور ایسی کمی کے ہوتے ہوئے دین مکمل نہیں ہو سکتا۔

۱۳۔ اگر ایک فرقے کے متعلق کمیٔ قرآن کا دعویٰ کیا جائے تو اجماعِ امت کا دعویٰ غلط ہوگا جبکہ اجماع امت مسلّم ہے۔

۱۴۔ خدا نے حفاظت کا اعلان فرمایا آئمہ و اصحاب نے جمع و تدوین کا اہتمام کیا۔ علماء نے نقل کا مسلسل انتظام رکھا ایسے حالات میں کمی و زیادتی کا امکان بھی نہیں ہو سکتا۔

۱۵۔ رسولِ خدا اور خلفاء کے ادوار میں اسی قرآن سے فیصلے کئے گئے۔

۱۶۔ حضرت فاطمہؑ نے اسی قرآن سے استدلال حق کیا۔

حزب اختلاف کا وجود اور ان کی نشر و اشاعت خفیہ یا ظاہراً ضرور رہتی ہے اگر قرآن کے علاوہ کوئی اور قرآن ہوتا تو اس کا وجود بھی ضرور ہوتا۔

۱۷۔ اسلام کے تمام فِرَق کا قرآن ایک ہے لیکن تفسیریں موجود ہیں اگر قرآن کی اصل میں اختلاف ہوتا تو وہ بھی موجود ہوتا۔

۱۸۔ تمام دنیا کے مدارس اور مساجد میں یہی قرآن ہے اگر کوئی دوسرا ہوتا تو کہیں نہ کہیں اس کا بھی وجود ہوتا۔

نمبر۔ دورث سلیمان داؤد = یوصیکم اللہ

۱۹- آلِ محمد اور اصحاب کے خطبے - وصایا - احکامات اور تفسیر اسی قرآن کے متعلق ہے۔

۲۰- معاویہ بن ابی سفیان نے اسی قرآن کو بلند کروایا۔

۲۱- امام حسین بن علیؑ نے اسی قرآن کو نوک نیزہ پر سنایا۔

حاشیہ ۱ - جنگ صفین میں قرآن کو بلند کرنا۔

۱- شیخ ابراہیم بیہقی	المحاسن والمساوی ص۲۵	بیروت
۲- ابن اثیر جزری	النہایہ جلد ۱ ص۲۴۵	منیریہ - مصر
۳- ابن منظور مصری	لسان العرب جلد ۱۳ ص۲۰	دار الصادر بیروت
۴- علی المتقی الہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۲۴۹	المیمنہ مصر
۵- محمد طاہر صدیقی	مجمع بحار الانوار جلد ۱ ص۲۴۹	نولکشور لکھنؤ
۶- مرتضیٰ زبیدی	تاج العروس جلد ۱ ص۲۰۵	قاہرہ
۷- برہان الدین	عزر الخصائص ص۲۶۱	الشرقیہ مصر
۸- ابن کثیر	البدایہ والنہایہ ص۲۶۳ جلد ۷ مطبعۃ السعادۃ	"
۹- ابن سیدہ	المخصص جلد ۲ ص۵	"
۱۰- شہاب الدین	نہایۃ الارب جلد ۳ ص۲۲۷	کوشا توس مصر
۱۱- یاقوت الحموی	معجم البلدان جلد ۳ ص۴۱۲	بیروت
۱۲- ابن صباغ مالکی	الفصول المہمہ ص۷۵	نجف
۱۳- شبلنجی مومن	نور الابصار ص۸۸	مصر
۱۴- محب الدین طبری	الریاض النضرہ ص۲۲۴ جلد ۲ خانجی	"

۲۲۔ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار نے یہی قرآن سنایا۔

۲۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود ونصاریٰ کے مقابلے میں یہی قرآن پڑھا۔

(بقیہ حاشیہ ص۴۷ سے آگے)

۱۵۔ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص۹۵	قدسی	مصر
۱۶۔ شہاب الدین	المستطرف جلد۱ ص۱۹۹		قاہرہ
۱۷۔ طاہر مقدسی	البدء والتاریخ جلد۵ ص۲۱۹	مثنیٰ	مصر
۱۸۔ مسعود قناوی	فتح الرحیم والرحمان ص۱۰۱	قاہرہ	"
۱۹۔ امام حاکم نیشاپوری	المستدرک جلد۳ ص۱۲۱	حیدر آباد	
۲۰۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغہ جلد۱ ص۱۹۰		مصر
۲۱۔ قاضی ابوالحسن	آداب التوحید جلد۱۶ ص۲۲	دارالکتب	"
۲۲۔ ابن اثیر جزری	کامل جلد۳ ص۱۶۲	المنیریہ	"
۲۳۔ جمال الدین زرندی	نظم درر السمطین ص۱۱۷	مطبعۃ القضاۃ	

حاشیہ ۲۔ امام حسینؑ کے سر کی تلاوت

۱۔ جلال الدین سیوطی	الخصائص الکبریٰ جلد۲ ص۱۲۷		حیدر آباد
۲۔ عبدالرؤف مناوی	الکواکب الدریۃ جلد۱ ص۵۷	ازہریہ	مصر
۳۔ محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۲۱۸		"
۴۔ شبلنجی مومن	نور الابصار ص۱۲۵		"

۲۴- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اصحاب یہی قرآن پڑھتے تھے۔

۲۵- اِقْرَاْ بِاسْمِ[1] رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ سے اسی قرآن کا آغاز ہوا۔

۲۶- اَلْیَوْمَ[2] اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ سے اسی قرآن کا اختتام ہوا۔

۲۷- حدیث ثقلین[3] میں رسول اکرم نے اسی قرآن سے متمسک ہونے کا حکم فرمایا۔

۲۸- واقعہ قرطاس[4] میں حضرت عمر بن خطاب نے اسی قرآن کو کافی کہا۔

۲۹- شیعہ کا اصول ہے کہ جو روایات قرآن کے خلاف ہیں وہ مردود ہیں۔ لہذا

حاشیہ ۱

اتقان جلد ۱ ص۲۳ سطر ۲۹ مصر — فہرست ابن ندیم ص۳۷ سطر ۱۸ مصر

حاشیہ ۲: طبری تفسیر جلد ۶ ص۱۵ مصر — ابوالفتوح جلد ۲ ص۳۷ مصر

حاشیہ ۳: عمدہ حوالہ جات انشاءاللہ آگے آئیں گے۔

حاشیہ ۴: واقعہ قرطاس۔

۱- صحیح بخاری جلد ۱ ص۲۲، کتاب العلم ص۴۹، کتاب الجہاد ص۵۹، باب مرض النبی

۲- صحیح مسلم جلد ۲ ص۴۲

۳- تاریخ خمیس ص۱۸۲

۴- روضۃ الاحباب ص۵۵

۵- سرالعالمین ص۹

۶- روضۃ المناظر ص۳۸۶

۷- مسند حنبل ص۳۴۶ جلد ۴

۸- طبقات ابن سعد ص۲۴۳

۹- معارج النبوۃ رکن ۴ ص۲۳

۱۰- شرح حدیدی جلد ۱ ص۳۰

۱۱- شرح مواقف ص۴۴۶

۱۲- کنز العمال جلد ۳ ص۱۳۸

تحریف کی موہم روایات رد کر دی جائیں گی۔

۳۰- جب کوئی کہے کہ شیعہ کا قرآن چالیس پارے کا ہے تو ان سے کہو کہ مہربانی فرما کر اس کی زیارت تو کرادو۔

۳۱- اگر اصحاب ثلاثہ یا دوسرے حضرات قرآن میں کمی کرتے تو آئمہ حق ضرور احتجاج کرتے۔

۳۲- حضرت علیؑ نے اسی قرآن کے متعلق کہا سلونی عن کتاب اللہ[1]

حاشیہ ۱

عن ابی الطفیل قال شھدت علیا یقول سلونی واللہ لا تسئلونی الا اخبرتکم سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنھار ام فی سھل ام فی جبل۔

ترجمہ: حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ فرما رہے تھے پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے کہ میں تمہیں اس سے خبر نہ دوں گا۔ مجھ سے کتاب خدا کے متعلق پوچھو۔ خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں اس کو نہ جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں یا ہموار زمین میں یا پہاڑ پر۔

۱- ابو نعیم اصفہانی حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۸ سطر ۲ مصر

۲- ابن سعد طبقات الکبریٰ جلد ۲ ص۳۳۸ سطر ۶

۳- علی المتقی الھندی کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۵ حدیث ۶۱۳۸ حیدرآباد

(بقیہ حاشیہ ص۵۱ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۰ سے آگے)

۴۔ علی المتقی الہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۲۹ سطر ۱۱	مصر
۵۔ ابن عبد البر	الاستیعاب جلد ۲ ص ۴۶۳ سطر ۲	حیدرآباد
۶۔ ابن عبد البر	" " ص ۴۷۵ سطر ۲	"
۷۔ ابن حجر عسقلانی	اصابہ جلد ۴ ص ۵۰۳ سطر ۱	"
۸۔ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص ۸۳ سطر ۱۲ القدسی	مصر
۹۔ " "	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۹۵ سطر ۵ الخانجی	"
۱۰۔ محمد بن طلحہ شافعی	مطالب السئول ص ۵۳ سطر ۱۴	نجف
۱۱۔ مناوی	فیض القدیر جلد ۳ ص ۴۶ سطر ۲۳	"
۱۲۔ ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص ۲۹ سطر ۱	"
۱۳۔ خطیب خوارزمی	مقتل الحسین ص ۴۲ سطر ۱۱	"
۱۴۔ خواندمیر	حبیب السیر جلد ۴ ص ۹ سطر ۲۰	طہران
۱۵۔ شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص ۲۶۸ سطر ۱۲	کراچی
۱۶۔ محمد صبان مصری	اسعاف الراغبین ص ۱۶۰ سطر ۱۲	مصر
۱۷۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۲۰۵ سطر ۱۵	بیروت
۱۸۔ ابو الحسین کلابی	مسند دمشق ص ۴۳۱ سطر ۱	طہران
۱۹۔ ابن کثیر	تفسیر القرآن حاشیہ فتح البیان جلد ۹ ص ۳۰۶	مصر
۲۰۔ " "	الکاف الشاف ص ۱۵۹ مصطفیٰ محمد	"
۲۱۔ درۃ السکتوی	محاضرۃ الاوائل ص ۶۶	آستانہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۲ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۱ سے آگے)

۲۲- جلال الدین سیوطی — تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۷۱ - المیمنہ — مصر

۲۳- ابن حجر مکی — صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۷ سطر آخر مکتبۃ القاہرہ — "

۲۴- جمال الدین زرندی — نظم درر السمطین صفحہ ۱۲۹ مطبعۃ القضاۃ

۲۵- تفتازانی — شرح مقاصد صفحہ ۲۲ جلد ۲ — آستانہ

۲۶- خطیب خوارزمی — المناقب صفحہ ۵۹ — تبریز

۲۷- امام حاکم — المستدرک جلد ۲ صفحہ ۴۶۶ — حیدرآباد

حسن علی محدث — تفریح الاحباب صفحہ ۳۵۵ سطر ۲۰ — دہلی

۲۸- ابن اثیر جزری — اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۲۲ سطر ۲۰ — طہران

۲۹- عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب صفحہ ۱۳۳ سطر ۱۱ رضویہ — لاہور

۳۰- سلیمان قندوزی — ینابیع المودت صفحہ ۷۵ سطر ۱۱ بمبئی — ۱۳۱۱ھ

۳۱- علی ہمدانی — مودت القربیٰ صفحہ ۱۲ سطر آخر امامیہ — لاہور

سعید بن المسیب قال لم یکن احد من اصحاب رسول اللہ یقول سلونی الا علیاً۔

سعید بن مسیب رض کا قول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تمام اصحاب میں حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کسی نے بھی سلونی کا دعویٰ نہیں کیا۔

۱- ابن سعد — طبقات الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۳۳۸ — القاہرہ — مصر

۲- ابن اثیر جزری — اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۲۳ سطر ۲۰ — "

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۳ پر)

(بقیہ حاشیہ ص۵۲ سے آگے)

۳- محمد بن طولون	الشذرات الذہبیہ ص۵۰	بیروت
۴- ابن عبدالبر	استیعاب جلد ۲ ص۴۷۵ سطر ۲	حیدرآباد
۵- " "	جامع بیان العلم ص۵۸	مصر
۶- محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص۸۳ سطر ۸	قدسی "
۷- " " "	الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۹۸ سطر ۳ خفاجی	"
۸- علی المتقی الہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۰ سطر ۱۱	"
۹- ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص۲۸ سطر آخر	نجف
۱۰- علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۶ ۶۰۵۲	حیدرآباد
۱۱- حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص۳۵ سطر ۲۰	دہلی
۱۲- ابن حجر مکی	الصواعق المحرقہ ص۱۲۷ سطر ۴	مصر
۱۳- مناوی	فیض القدیر جلد ۴ ص۳۵۷ سطر ۴	"
۱۴- جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۰ سطر ۱۶ مجتبائی	دہلی
۱۵- ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص۱۷۵	مصر
۱۶- جمال الدین زرندی	نظم درر السمطین ص۹۶	القضاۃ
۱۷- خطیب خوارزمی	المناقب ص۵۳	مصر
۱۸- مغربی	فتح العلی ص۱۱	"
۱۹- عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۳۵ سطر ۱	رضویہ - لاہور
۲۰- سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۴۱ سطر ۷	بمبئی ۱۳۱۱ھ
۲۱- محمد بن صالح کشفی	کوکب دری ص۲۹۵ سطر ۱۲	امامیہ - لاہور

(بقیہ ص۵۴ پر)

(بقیہ حاشیہ ص۵۲ سے آگے)

۳- محمد بن طولون	الشذرات الذہبیہ ص۵۰	بیروت
۴- ابن عبدالبر	استیعاب جلد ۲ ص۴۷۵ سطر ۲	حیدرآباد
۵- " "	جامع بیان العلم ص۵۸	مصر
۶- محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص۸۳ سطر ۸	قدسی "
۷- " "	الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۹۸ سطر ۳ خفانجی	"
۸- علی المتقی الہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۰ سطر ۱۱	"
۹- ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص۲۸ سطر آخر	نجف
۱۰- علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۳۹۶ ۶۰۵۲	حیدرآباد
۱۱- حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص۳۵۵ سطر ۲	دہلی
۱۲- ابن حجر مکی	الصواعق المحرقہ ص۱۲۷ سطر ۴	مصر
۱۳- مناوی	فیض القدیر جلد ۴ ص۳۵۷ سطر ۴	"
۱۴- جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۰ سطر ۱۶ مجتبائی	دہلی
۱۵- ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغہ جلد ۲ ص۱۷۵	مصر
۱۶- جمال الدین زرندی	نظم درر السمطین ص۹۶	القضاۃ
۱۷- خطیب خوارزمی	المناقب ص۵۲	مصر
۱۸- مغربی	فتح العلی ص۱۴	"
۱۹- عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۳۵ سطر ۱	رضویہ۔ لاہور
۲۰- سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۲۱ سطر ۷ بمبئی	۱۳۱۱ھ
۲۱- محمد بن صالح کشفی	کوکب دری ص۲۹۵ سطر ۱۲	امامیہ۔ لاہور

(بقیہ ص۵۴ پر)

(بقیہ حاشیہ ص۵۳ سے آگے)

۲۲- محمد صالح کشفی — کوکب دری ص۲۶۱ سطر۴ — امامیہ - لاہور

عن ابن سعد سمعت علیاً یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا و قد علمت فیما نزلت و این نزلت و علی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا و لسانا ناطقا۔

ترجمہ:- ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا کہ قرآن کی کوئی بھی ایسی آیت نہیں جسے میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس معاملے میں نازل ہوئی کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی کیونکہ خدا نے مجھے دل دانا اور زبان ناطق عطا کی ہے۔

۱- ابن سعد	طبقات الکبریٰ جلد۲ ص۲۳۵ سطر۸	بیروت
۲- ابو نعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء جلد۱ ص۶۷ سطر آخر	؍؍
۳- دوۃ السکتوی	محاضرۃ الاوائل ص۶۶	آستانہ
۴- قرمانی	اخبار الدول ص۱۰۳	بغداد
۵- خطیب خوارزمی	المناقب ص۵۴	تبریز
۶- محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۹ سطر۱۰	مصر
۷- حسن حمزاوی	مشارق الانوار ص۹۱ شرقیہ	؍؍
۸- احمد مغربی	فتح العلی ص۳۸	؍؍
۹- ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲ سطر۱ قاہرہ	؍؍
۱۰- جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۵ سطر آخر مجتبائی	دہلی
۱۱- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۲۳ سطر۱۷ رضویہ	لاہور
۱۲- سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر۱۲ بمبئی	۱۳۱۱ھ

(بقیہ حاشیہ ص۵۵ پر)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۴ سے آگے)

۱۳- محمد صالح کشفی	کوکب دری صفحہ ۲۹۷ سطر ۱۷، امامیہ لاہور
۱۴- علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹۶ ۱۳۱۲ ۱۳۱۲ حیدر آباد

عن علی قال لوثنیت لی الوسادۃ وجلست علیہا لحکمت بین اھل التوراۃ بتوراتھم وبین اھل الانجیل بانجیلھم وبین اھل الزبور بزبورھم وبین اھل القرآن بقرآنھم۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی جائے اور میں اس پر بیٹھوں تو اہل تورات کے لئے ان کی تورات سے۔ اہل انجیل کے لئے ان کی انجیل سے۔ اہل زبور کے لئے ان کی زبور سے اور اہل قرآن کے لئے ان کے قرآن سے حکم کروں۔

۱- امام رازی	اربعین صفحہ ۴۶۷ سطر ۶ حیدر آباد ۱۳۵۳ھ
۲- تفتازانی	شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ آستانہ
۳- محمد بن طلحہ	مطالب السئول صفحہ ۸۹ سطر ۱۷ نجف
۴- ابن جوزی	تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۶ سطر ۱۸ نجف
۵- خطیب خوارزمی	مقتل الحسین صفحہ ۴۴ سطر ۱۶ نجف
۶- خواند میر	حبیب السیر جلد ۲ جزء ۱ صفحہ ۹ سطر ۲۲ طہران
۷- المبرّد	الفاضل صفحہ ۳ دار الکتب مصر
۸- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب صفحہ ۱۴۰ سطر آخر رضویہ لاہور
۹- سلیمان قندوزی	ینابیع المودت صفحہ ۵۷ سطر آخر بمبئی ۱۳۱۱ھ

بقایا تفصیل۔ رسالہ تفضیل علی بنص جلی کے باب علم علیؑ میں دی جا رہی ہے۔ انشاء اللہ

نقلی دلائل

گذشتہ اوراق میں عقلی دلائل سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ قرآن ناقص ہے نہ زائد۔

اب نقلی دلائل حاضر خدمت ہیں۔ اس باب کو چار فصول پر مشتمل کیا گیا ہے۔

(۱) آیات قرآن کریم۔ (۲) احادیث رسول اکرمؐ

(۳) ارشادات آئمہ معصومینؑ (۴) اقوال علماء شیعہ

آیات قرآن کریم

(۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ الحجر۹

ترجمہ:- بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کی حفاظت خدا نے اپنے ذمے لی ہے لہذا اگر قرآن غیر محفوظ رہے تو فرمان خدا جھوٹا اور اگر ایسا ہو تو خدا کی توحید کذب کی نظر ہو جائے گی جبکہ ایسا نہیں ہے لہذا قرآن محفوظ ہے۔

(۲) لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ۔ حٰم السجدہ ۴۲

ترجمہ یعنی باطل کو اس کی طرف راہ نہیں۔ نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے اور یہ خداوند تعالیٰ حکیم و حمید کا اتارا ہوا ہے۔

اس آیت سے بھی واضح ہے کہ قرآن مجید میں کمی و زیادتی کے تمام دروازے

بند ہیں۔ کوئی بھی ہستی اس میں کمی و زیادتی کی کوشش کامیاب نہیں کر سکتی۔

۳۔ وَاِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ۔ الزخرف ۴

ترجمہ: "اور بے شک وہ اصل کتاب میں ہمارے پاس ضرور بلندی و حکمت والا ہے"۔

اس آیت سے بھی واضح ہوا کہ قرآن خدا کے پاس محفوظ ہے۔

۴۔ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ الدخان ۲ روشن کتاب کی قسم ہے۔

خدا نے موجودہ قرآن کی قسم اٹھائی ہے اگر قرآن ناقص و زائد ہوتا تو خدا قسم نہ اٹھاتا۔

۵۔ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ۔ الواقعہ ۷۷، ۷۸

ترجمہ: بے شک یہ عزت والا قرآن ہے جو محفوظ نوشتہ میں ہے۔

معلوم ہوا قرآن محفوظ ہے کیونکہ خدا نے اس کی حفاظت کا خود اعلان کر دیا ہے۔

۶۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ۔ الواقعہ ۷۹

ترجمہ: اسے مس نہ کریں مگر پاک لوگ

اگر قرآن میں زیادہ کلمات ہوں تو شاید ہمارے ہاتھ ان زائد حروف کو بھی مس کر سکتے ہیں جن کے لئے طہارت لازم نہیں۔ لیکن ہر ایک کلمے کے لئے طہارت کا لازم ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس قرآن میں غیر قرآن نہیں۔

۷۔ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ القیامۃ ۱۷

ترجمہ: بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔

اس آیت میں تو خدائے ذوالجلال نے لفظ اِنَّ کی تاکید فرما کر قرآن مجید میں کمی و زیادتی نہ ہونے اور اس کی حفاظت کی وضاحت فرما دی اور اس کی ذمے داری ہمیشہ کے لئے خود لے لی۔

۸- نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الاَمِينُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ۔

الشعراء ۱۹۴-۱۹۳

ترجمہ:- اس قرآن کریم کو روح الامین تمہارے دل پر لائے تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ۔

اس آیت سے واضح ہوا کہ حضور اکرم منذر ہیں تو جب قرآن ہی محرّف ہو تو اس سے کس طرح ڈرایا جائے گا۔

۹- بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ البروج ۲۲-۲۱

ترجمہ: بلکہ وہ کمال و شرف والا قرآن لوح محفوظ میں ہے۔

اس آیت سے بھی واضح ہے کہ قرآن لوح محفوظ میں بند ہے۔

۱۰- وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ الانعام ۵۹

ترجمہ: اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک ہے جو ایک روشن کتاب میں نہ لکھا ہو۔

اس آیت سے بھی واضح ہے کہ قرآن کامل ہے۔ اگر اس میں سے ایک آیت یا ایک سورہ کم ہو تو کلیت کا دعویٰ غلط ہو گا۔

۱۱- وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ هود ۶

ترجمہ: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور وہ جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا۔ اور کہاں سپرد ہو گا۔ سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔

اس آیت سے بھی قرآن مجید کا کامل و اکمل ہونا ثابت ہے ورنہ کلٌّ فی کتابٍ مبین

کا دعویٰ غلط تسلیم کرنا پڑے گا۔

۱۲۔ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ۔

ترجمہ: اور جتنے غیب ہیں آسمانوں میں اور زمین میں سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔

اس آیت سے بھی ہمارا دعویٰ ثابت ہے۔ کیونکہ خدا نے اس آیت میں حصر و تاکید سے قرآن مجید کی جامعیت واضح فرمادی ہے۔

۱۳۔ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ البقرہ ع۲

ترجمہ: یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں یہ پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے۔

یہ کتاب صرف عہد نبوی تک کے لئے نہیں ہے بلکہ قیامت تک کے لئے حجت ہے لہذا اس کا دعویٰ بھی یوم حشر تک ہے۔ لہذا قیامت تک اس میں کمی و زیادتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا۔ زیادتی اس لئے نہیں کہ کلام بشر میں شک ہوسکتا ہے جبکہ کلام خدا لاریب ہے۔ کمی اس لئے نہیں کہ خدا کا دعویٰ جھوٹا ہوتا ہے۔ آیت کے آخری اور دوسرے حصے میں متقیوں کی ہدایت کا ذکر ہے ظاہر ہے کہ قیامت تک متقی ہوتے رہیں گے اور قرآن ان کو ہدایت کرتا رہے گا۔ لہذا اگر اس میں کلام بشر داخل ہوجائے تو اس سے ہدایت کیا ہوگی۔ اور اگر اس قرآن سے کچھ آیات کم ہوجائیں تو جو ان میں ہدایت تھی اس سے متقی ہمیشہ کے لئے محروم ہوجائیں گے۔

۱۴۔ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ۔ البقرہ ۴

ترجمہ: اور وہ ایمان رکھتے ہیں اسے رسولؐ جو کچھ تیری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر بھی اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل کیا گیا ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

مومن یہی ایمان رکھتے ہیں کہ جو کچھ رسول خدا کی طرف قرآن نازل ہوا وہ کامل و اکمل ہے۔ کم و زائد پر ایمان رکھنے والے خود مومن نہیں۔ اور مومن قیامت تک ہوتے رہیں گے لہذا قرآن کی تکمیل کا عقیدہ قیامت تک رہے گا۔

۱۶۔ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔ (یٰسین ۱۲)

ترجمہ: "اور ہم نے ہر چیز کو ایک صریح و روشن امام میں بھر دیا ہے"۔

ایک مذہب اور ایک روایت کے مطابق اس آیت میں امامؑ مبین سے مراد کتاب خدا ہے۔

اگر اس روایت و آیت پر ایمان ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ قیامت تک کے لئے اس میں کمی ناممکن ہے۔ کیونکہ اگر کمی ہو گئی تو کلیت کا دعویٰ غلط ہو جائیگا پھر ایسی اشیاء غیب ہو جائیں گی جس کا علم قرآن میں تھا۔

۱۷۔ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا۔ الرعد ۳۱

ترجمہ:۔ اور اگر کوئی ایسا قرآن ہوتا جس کی برکت سے پہاڑ اپنی جگہ سے چل کھڑے ہوتے یا اسکی وجہ سے زمین کی مسافت طے کی جاتی اور اس کی برکت سے مردے بول اٹھتے بلکہ تمام معاملات اللہ کے لئے ہیں۔

ملا مذہب شیعہ کے نزدیک یہاں امام مبین سے مراد حضرت علیؑ ہیں تفصیل کتاب تفصیل علی علیمین دیکھیں

خدا نے اس آیت میں منکرین قرآن کو جواب دیا کہ اللہ کے حکم سے قرآن میں یہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں لیکن تم اسے مانتے ہی نہیں۔

اب سوچئے کہ اگر قرآن میں کلام بشر داخل ہو جائے تو اس کے ذریعے پہاڑ تو کیا کنکری بھی نہیں حرکت کر سکتی۔

۱۸۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (یونس ۵۷)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت (قرآن) آچکی اور جو امراض دل میں ہیں انکی دوا اور ایمانداروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

اگر قرآن میں کلام بشر داخل ہو جائے تو نہ وہ رحمت ہوگا۔ نہ وہ شفا دے گا نہ وہ نصیحت کرے گا اور نہ ہی مومنین کو ہدایت دے گا۔ اور اگر اس میں کمی ہو جائے تو رحمت۔ شفا۔ نصیحت اور ہدایت کا کچھ حصہ غائب ہو جائے گا۔

۱۹۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا۔ (النساء ۸۲)

ترجمہ: کیا یہ لوگ قرآن میں بھی غور نہیں کرتے کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو تم اس میں کثیر اختلاف پاتے۔

اس آیت میں خدا نے ایک اٹل ثبوت فراہم فرمایا ہے اور وہی ہمارے دعوے کے اثبات کے لئے کافی ووافی ہے۔ کہ اگر اس میں زیادتی کا عقیدہ رکھ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں کلام بشر ہے تو جب کلام بشر داخل ہوگا۔ تو بشر خود تضادات

کا مجموعہ ہے اختلافات کا خزینہ ہے لہذا اس کے کلام میں تضاد و اختلاف ضرور ہوگا لیکن قرآن مجید میں اختلاف ہے نہ تضاد لہذا اس میں زیادتی کا خیال کرنا سراسر بے وقوفی ہے۔

۲۰۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا۔ (بنی اسرائیل ۹)

ترجمہ: تحقیق یہ قرآن اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھی ہے اور جو ایماندار اچھے کام کرتے ہیں۔ ان کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر اور ثواب ہے۔

اگر قرآن میں کچھ زیادہ تسلیم کیا جائے تو نہ اس میں ہدایت ہے نہ بشارت اور اگر اس میں کمی واقع ہو تو ہدایت و بشارت دینے والی بعض آیات مفقود ہو جائیں گی۔

۲۱۔ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یُّرِیْدُ۔ (الحج ۱۶)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے قرآن کو واضح اور روشن بنا کر نازل کیا ہے۔ اور بے شک خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

واضح اور روشن کتاب اس وقت تک رہے گی۔ جب تک اس میں کلام خدا ہو لیکن جب خطا کار انسان کا کلام اس میں داخل ہو جائے تو کم از کم وہ تو روشن نہیں رہے گا۔ اور اگر قرآن سے کم ہو جائے تو روشن اور واضح آیات میں بھی کمی آجائے گی۔

۲۲۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ

شَہِید - (ق ۳۷)

ترجمہ:۔ اس میں شک نہیں کہ جو شخص دل رکھتا ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے سنتا ہے اس کے لئے اس میں کافی نصیحت ہے ۔

استدلال واضح ہے کہ اگر قرآن میں زیادتی ہو تو غیر قرآن کلام نصیحت نہیں ہو سکتا اور اگر کمی ہو تو نصائح کی کمی بھی تسلیم کرنا پڑے گی ۔ اور اگر ایسا ہے تو قرآن ناقص، نظام ناقص تو اسلام ناقص چونکہ یہ سب کامل ہیں لہذا کمی نہیں ہے ۔

۲۳- لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۔ (النساء ۱۶۶)

ترجمہ: مگر خدا تو اس پر گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ تم پر نازل کیا ہے خوب سمجھ بوجھ کر نازل کیا ہے ۔ اور ملائکہ اس کی گواہی دیتے ہیں حالانکہ خدا گواہی کے لئے کافی تھا ۔

اگر قرآن میں زیادتی تصور کی جائے تو ایسا کلام تسلیم کرنا پڑے گا جس کے لئے خدا اور ملائکہ کی گواہی نہیں ہے اور اگر کمی ہو تو ایسا کلام ماننا پڑے گا جس پر اللہ و ملائکہ کی گواہی تو ہے لیکن اب موجود نہیں ہے ۔

۲۴- يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ - (النساء ۱۷۰)

ترجمہ: اے لوگو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق کے ساتھ آچکے ہیں پس تم ایمان لاؤ تمہارے حق میں یہ بات بہتر ہے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ لائے ان میں قرآن بھی ہے جسے خدا نے حق کہا

ہے اگر اس میں زیادتی ہو تو حق کیسے اور پھر اس پہ ایمان لانے کا حکم کیوں؟ اور اگر کمی ہو تو حق کی کچھ باتیں ضائع ہونے کا اعتراف کرنا ہوگا۔

۲۵- يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا۔ (النساء ۱۷۴)

ترجمہ: اے لوگو بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آ چکی اور ہم تمہارے پاس ایک چمکتا ہوا نور نازل کر چکے ہیں۔

اگر اس میں زیادتی ہو تو غیر کلام خدا برہان حق اور نور مبین نہیں ہو سکتا اور اگر کمی ہو تو برہان اور نور مبین کی کمی بھی لازم آئے گی۔

۲۶- إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا۔ (النساء ۱۰۵)

ترجمہ: اے رسولؐ ہم نے تم پر حق کتاب اس لئے نازل کی ہے کہ جس طرح خدا نے تمہاری ہدایت کی ہے اسی طرح لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ اور خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنو۔

جس طرح قرآن مجید رسولؐ خدا کے زمانے میں ہدایت اور فیصلہ کرنے کا ضامن تھا قیامت تک ہے۔ اگر قرآن میں زیادتی ہو تو کہیں ہم اس آیت کے مطابق فیصلہ نہ کر بیٹھیں جو آیت ہے ہی نہیں۔ اور اگر اس میں کمی ہو تو ہو سکتا ہے کہ بعض ایسے فیصلوں کے لئے ہم پریشان ہوں جن کا حل قرآن میں تھا لیکن وہ آیت نکال دی گئی لیکن خدا کے فضل و کرم سے بات ایسے نہیں ہے۔

۲۷- وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ۔ (النساء ۱۱۳)

ترجمہ: اور اللہ نے اے رسولؐ تجھ پر کتاب و حکمت کو نازل فرمایا۔

اگر زیادتی ہو تو ایسی باتیں ہوں گی جو حکمت سے خالی اور خدا کی نازل کردہ نہیں ہوں گی اور اگر کمی ہو تو حکمت اور خدا کی نازل کردہ آیات بھی کم ہو جائیں گی۔

۲۸- یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ۔ (النساء ۱۳۶)

ترجمہ:- اے ایمان والو خدا اور اس کے رسولؐ پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر نازل کی ہے ایمان لاؤ۔

قرآن مجید قیامت تک کے لئے ہے۔ لہٰذا حکم بھی قیامت تک کے مومنین کو ہے کہ قرآن پر ایمان لاؤ۔ بھلا خدا محرّف و متغیر قرآن پر ایمان لانے کا حکم کس طرح کر سکتا ہے۔

۲۹- اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ (المائدہ ۳)

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام سے راضی ہو گیا۔

استدلال واضح ہے کہ قرآن مجید میں کمی تصور کر لی جائے تو تکمیل دین کا دعویٰ غلط ہے۔

۳۰- قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔ المائدہ ۱۵

بے شک خدا کی طرف سے تمہارے پاس نور اور بیان کرنیوالی کتاب آچکی ہے۔

محرّف کتاب کبھی بھی کتاب مبین نہیں بن سکتی۔ چونکہ قرآن کتاب مبین ہے

لہذا تحریف نہیں ہے۔

۳۱- يَهْدِي بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(المائدہ ع ۱۶)

ترجمہ: جو لوگ خدا کی خوشنودی کے پابند ہیں انکی تو اس کے ذریعہ سے نجات کی ہدایت کرتا ہے اور اپنے حکم سے ظلم سے نور کی طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کرتا ہے۔

ہدایت کاملہ تب ہی مل سکتی ہے جب کتاب کامل ہو اگر کتاب ہی میں غیر کلام خدا ہو یا کمی ہو تو ہدایت کبھی نہیں ہو سکتی۔

۳۲- قُلِ اللّٰهُ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ۔ (انعام ع ۱۹)

ترجمہ: اے میرے حبیب تم کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن وحی کے طور پر اس لئے نازل کیا گیا تا کہ میں تمہیں اس کے ذریعے ڈراؤں۔

استدلال واضح ہے کہ حضور اکرم نے قرآن کی آیات کے ذریعے سے ڈرایا تو اگر کوئی کہے کہ بعض آیات کم کر دی گئی ہیں تو مذکورہ آیات میں بھی کمی ہو سکتی ہے۔ لہذا قرآن حجت نہ رہا، چونکہ قرآن حجت ہے۔ لہذا کمی کا عقیدہ غلط ہے۔

۳۳- فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ۔ (انعام ر ۱۵۷)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل

(قرآن) اور ہدایت اور رحمت آچکی۔

۳۴۔ کِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ فَلَا يَكُنۡ فِىۡ صَدۡرِكَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَذِكۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ۔ (اعراف ع۱)

ترجمہ: اے رسول یہ کتاب خدا تم پر اس غرض سے نازل کی گئی ہے تاکہ تم اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ڈراؤ اور ایمانداروں کے لیے نصیحت کا باعث ہو پس تمہارے دل میں اسکی وجہ سے کوئی تنگی پیدا نہ ہو۔

۳۵۔ وَاِذَا قُرِئَ الۡقُرۡاٰنُ فَاسۡتَمِعُوۡا لَهٗ وَاَنۡصِتُوۡا لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (اعراف ع۲۴)

ترجمہ: لوگو جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کے سنو اور چپ چاپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

معلوم ہوا قرآن میں سب کلام خدا ہے ورنہ تصریح ہو جاتی ہے کہ فلاں فلاں کے سوا سب کو سنو۔

۳۶۔ وَمَا يَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ۔ (یونس ع۷)

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار سے ذرہ بھر بھی کوئی چیز غائب نہیں رہ سکتی نہ زمین سے اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چیز ذرہ سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی چیز مگر وہ روشن کتاب میں ضرور ہے۔

اگر کتاب میں کمی کا عقیدہ رکھا جائے تو جن آیات کی کمی کا تصور کیا جائے گا ان کا علم بھی کم ہو جائے گا۔ اور جب علم کم ہو جائے گا تو حصر کی تحصیر بے سود ہو گی۔ حالانکہ تحصیر صحیح ہے قرآن میں سب علوم ہیں لہذا کمی کا خیال بھی نہیں ہو سکتا۔

۳۷- قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيَاتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (ھود ــــ)

ترجمہ: اے میرے حبیب ان سے کہہ دو کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لاؤ۔ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں سبھی کو بلاؤ اگر تم سچے ہو۔

۳۸- فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (البقرہ ۲۳)

ترجمہ: پس اس جیسی ایک سورت تو لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو۔

۳۹- اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۔ (الطور ۳۴)

ترجمہ: کیا یہ کفار کہتے ہیں کہ اسے محمدؐ نے اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ سچ یہ ہے کہ ان لوگوں کا ایمان لانے کا خیال نہیں یوں ہی تو ایسا کہتے ہیں اچھا اگر وہ اپنے قول میں سچے ہیں تو ایسی بات چیت یہ بھی بنا لائیں۔

سابقہ تین آیات میں جو چیلنج کیا گیا ہے وہ قیامت تک ہے۔ لہٰذا قیامت تک اس میں زیادتی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو منکرین قرآن۔ اس میں کلام بشر کا جواب لا کر قرآن کے دعوے کو جھٹلا دیتے یا قیامت تک جھٹلا دیں گے۔ لیکن کفار کا یہ کہنا ماھذا کلام البشر اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں زیادتی نہیں۔

۴۰- الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۔ (یوسف ۱)

ترجمہ: الٓرٰ یہ واضح و روشن کتاب کی آیات ہیں۔

۴۱۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (الشعراء ۲)

ترجمہ: یہ واضح وروشن کتاب کی آیتیں ہیں۔

۴۲۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ۔ (القصص ۲)

ترجمہ: یہ واضح کتاب کی آیات ہیں۔

۴۳۔ طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ (النمل ۱)

ترجمہ: یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیات ہیں۔

ان آیات میں قرآن کریم کو کتاب مبین کہا گیا ہے یعنی واضح اور روشن اگر اس میں کمی و زیادتی کا امکان ہوتا تو کبھی ایسا نہ کہا جاتا۔

۴۴۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا۔ (الکھف ۱)

ترجمہ: ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کجی نہ رکھی۔

آیت کا آخری جملہ ہمارے موقف کی خوب وضاحت کرتا ہے کہ اگر قرآن میں کمی و زیادتی کی جائے تو کجی واقع ہو جائے اور جب کجی واقع ہو جائے تو خدا کا فرمان جھوٹا ہو جائیگا اور جو اس کا مقصد ہے وہ مفقود ہو جائے گا۔ چونکہ ایسا نہیں ہو سکتا لہٰذا قرآن میں کمی و زیادتی نہ تھی نہ ہے اور نہ ہو گی۔

۴۵۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔

(العنکبوت ۴۵)

ترجمہ:- اے رسولؐ جو کتاب تمہارے پاس نازل کی گئی ہے اس کی تلاوت
کرو اور پابندی سے نماز پڑھو بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے
باز رکھتی ہے اور خدا کی یاد یقیناً بڑا مرتبہ رکھتی ہے اور تم لوگ جو کچھ کرتے
ہو خدا اس سے واقف ہے۔

جس طرح رسولؐ خدا کو تلاوت قرآن کا حکم ہوا اسی طرح قیامت تک امت کو
بھی ہے تو اگر کسی بھی زمانے میں تحریف ہو جائے تو کمی کی صورت میں مکمل قرآن کی تلاوت
سے محروم ہو جائیں گے۔ اور زیادتی کی شکل میں وہ غیر قرآن کی تلاوت کریں گے جو کہ
دونوں قرآن کے دعوے کے خلاف ہیں لہذا نتیجہ واضح ہے۔

۴۶- اَوَلَمْ یَکْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۔ (العنکبوت ۵۱)

ترجمہ: کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر قرآن نازل کیا جو ان کے سامنے
پڑھا جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ ایماندار لوگوں کے لئے اس میں بڑی مہربانی اور
نصیحت ہے۔

اگر زیادتی ہو جائے تو رحمت اور نصیحت کے علاوہ کلمات داخل ہو جائیں گے اگر
کمی ہو جائے تو رحمت و نصیحت سے لبریز کلمات ضائع ہو جائیں گے۔

۴۷- اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ وَ
مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا وَمَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ (الزمر ۴۱)

ترجمہ:- اے رسولؐ ہم نے تمہارے پاس یہ کتاب سچائی کے ساتھ لوگوں کے
واسطے نازل کی ہے پس جو راہ پر آیا تو اپنے ہی لئے اور جو گمراہ ہوا تو

اس کی گمراہی کا وبال بھی اسی پر ہے اور تم پھر کچھ ان کے ذمہ دار تو ہو نہیں۔

کتاب لوگوں کی ہدایت کے لئے ہے۔ اگر اس میں کمی و زیادتی ہو جائے تو کامل ہدایت تو ناممکن ہے اور اگر کامل ہدایت نہ ملے تو غرض کتاب ناقص۔

۴۸۔ الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ (رعد ۱)

ترجمہ: یہ کتاب کی آیات ہیں اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو کچھ تمہارے پاس نازل کیا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

۴۹۔ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ۔

(یونس ۹۴)

ترجمہ: پس جو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے اگر اس کے بارے میں تم کو کچھ شک ہو تو جو لوگ تم سے پہلے کتاب پڑھا کرتے ہیں ان سے پوچھ دیکھو تمہارے پاس یقیناً پروردگار کی طرف سے برحق کتاب آچکی تو تم نہ تو ہرگز شک کرنے والوں سے ہونا۔

۵۰۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ (یونس ۱۰۸)

ترجمہ: اے رسولؐ تم کہہ دو کہ اے لوگو تمہارے پروردگار کی طرف

سے تمہارے پاس حق یعنی قرآن آچکا پھر جو شخص سیدھی راہ پر
رہے گا تو وہ صرف اپنے ہی دم کے لیئے ہدایت اختیار کرے گا۔
اور جو گمراہی اختیار کرے گا وہ تو بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوئے گا اور میں
کچھ تمہارا ذمہ دار تو ہوں نہیں۔

۵۱- اِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ۔ (ھود ۱۷)

ترجمہ: یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے برحق ہے۔ مگر اکثر لوگ
ایمان نہیں لاتے۔

۵۲- اَللّٰهُ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ
السَّاعَةَ قَرِیْبٌ۔ (الشوریٰ ۱۷)

ترجمہ:- خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور عدل
وانصاف بھی نازل کیا اور تمہیں کیا معلوم شاید قیامت قریب ہو۔

ان آیات میں قرآن کریم کو حق کہا گیا ہے۔ اگر اس میں زیادتی ہو گی تو
گویا کہ غیر حق اور حق گھل مل جائے گا اور اگر کمی ہو گی تو حق میں کمی ہو جائے گی۔

۵۳- تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ (لقمان ۲-۳)

ترجمہ: یہ حکمت سے بھری ہوئی کتاب کی آیات ہیں جو ازسرتاپا نیکوکار
لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

محرّف کتاب ہدایت و رحمت نہیں ہو سکتی۔

۵۴- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (السجدہ ۲)

ترجمہ: قرآن مجید اللہ کا بھیجا ہوا ہے رب دو جہان کی طرف سے اس میں

کچھ شک نہیں۔

یہ دعویٰ قیامت تک ہے اگر اس میں کمی و زیادتی ہو تو لاریب فیہ کا دعویٰ درست نہ ہوگا۔ چونکہ دعویٰ قیامت تک مبنی برحقیقت رہے گا لہذا کمی ہو گی نہ زیادتی۔

۵۵- اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَاهُمْ مِنْ نَذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ۔ (السجدہ ۳)

ترجمہ: کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسے اس شخص یعنی رسولؐ نے اپنے جی سے گھڑ لیا ہے نہیں یہ بالکل تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ یہ لوگ راہ پر آئیں۔

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار نہیں کہ وہ اپنی طرف سے قرآن میں کچھ زیادتی کر سکیں حالانکہ آپ کو وحی کی تائید بھی حاصل ہے تو ایک گناہ گار خطاکار انسان کو کیا اختیار ہے کہ وہ اس میں زیادتی کر سکے۔

۵۶- الٓرٰ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ۔ (ابراہیم ۱)

ترجمہ: اے رسولؐ یہ قرآن وہ کتاب ہے جسے ہم نے تمہارے پاس اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم سے کفر کی تاریکی سے ایمان کی روشنی میں نکال لاؤ اور اس راہ پر لاؤ جو سب پر غالب اور سزاوار حمد ہے۔

۵۷۔ كِتَابٌ اَنزَلنَاهُ اِلَيكَ مُبٰرَكٌ لِيَدَّبَّرُوْا آيَاتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ
اُولُو الاَلبَابِ۔ (ص ۲۹)

ترجمہ: اے رسول ہم نے جو تیری طرف کتاب نازل کی ہے۔ بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں۔ اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

۵۸۔ كِتٰبٌ فُصِّلَت اٰيٰتُهٗ قُراٰناً عَرَبِيًّا لِّقَومٍ يَّعلَمُونَ۔ (حم السجدہ ۳)

ترجمہ: یہ وہ کتاب عربی ہے جس کی آیات سمجھدار لوگوں کے واسطے تفصیل کے ساتھ بیان کردی گئی ہیں۔

۵۹۔ شَهرُ رَمَضَانَ الَّذِي اُنزِلَ فِيهِ القُراٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ
الهُدٰى وَالفُرقَانِ۔ (البقرہ ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کا راہنما ہے اور اس میں راہنمائی اور تمیز کی روشن نشانیاں ہیں۔

۶۰۔ وَاِذَا تُتلٰى عَلَيهِم اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرجُونَ لِقَاءَنَا
ائتِ بِقُراٰنٍ غَيرِ هٰذَا اَو بَدِّلهُ قُل مَا يَكُونُ لِي اَن اُبَدِّلَهٗ
مِن تِلقَائِ نَفسِي اِن اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوحٰى اِلَيَّ اِنِّي اَخَافُ اِن عَصَيتُ رَبِّي
عَذَابَ يَومٍ عَظِيمٍ۔ (یونس ۱۵)

ترجمہ: اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں کو ہماری حضوری کا کھٹکا نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن لا دیا اسے رد و بدل کر ڈالو اے رسول تم کہدو

کہ مجھے یہ اختیار نہیں کہ میں اسے اپنے جی سے بدل ڈالوں میں تو بس اسی کا پابند
ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہے میں تو اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو
بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

٦١- قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ
عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - (یونس ۱٦)

ترجمہ: اے میرے حبیب کہدو کہ اگر اللہ چاہتا تو میں نہ تمہارے سامنے
اسے پڑھتا اور نہ وہ تمہیں اس سے آگاہ کرتا کیونکہ میں تو تم میں اس سے
پہلے مدتوں رہ چکا ہوں تو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

٦٢- وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (یونس ۳۷)

ترجمہ: اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے جھوٹ
موٹ بنا ڈالے بلکہ یہ تو جو کتابیں پہلے کی اس کے سامنے موجود ہیں اس کی تصدیق
اور انکی تفصیل ہے اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ سارے جہان کے پروردگار کی
طرف سے ہے۔

٦٣- وَمَا تَكُوْنُ فِىْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا
عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ - (یونس ٦١)

ترجمہ: اے رسول تم چاہے کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی بھی آیت تلاوت
کرتے ہو اور لوگو تم کوئی سا بھی عمل کر رہے ہو ہم جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو
تمہیں دیکھتے رہتے ہیں۔

۶۴- الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ (الحجر ۱)

ترجمہ: یہ کتاب اور واضح و روشن قرآن کی آیات ہیں۔

۶۵- فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ (النحل ۹۸)

ترجمہ: اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے وسوسوں سے خدا
کی پناہ طلب کر لیا کرو۔

۶۶- وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا (بنی اسرائیل ۴۱)

ترجمہ: اور ہم نے تو اسی قرآن میں طرح طرح سے بیان کر دیا تاکہ لوگ کسی طرح
سمجھیں مگر اس سے تو ان کی نفرت ہی بڑھتی گئی۔

۶۷- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا خَسَارًا۔ (بنی اسرائیل ۸۲)

ترجمہ: اور ہم تو قرآن میں وہی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور
رحمت ہے اور ظالموں کو تو گھاٹے کے سوا کچھ بڑھاتا ہی نہیں۔

۶۸- مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى۔ (طٰہٰ ۲،۳)

ترجمہ: ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم اس قدر مشقت اٹھاؤ مگر
جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اس کے لئے نصیحت قرار دیا ہے۔

۶۹- وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا۔ (طٰہٰ ۱۱۳)

ترجمہ: اور ہم نے اس کو اسی طرح عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا اور اس میں
عذاب کے طرح طرح کے وعدے بیان کئے تاکہ یہ لوگ پرہیزگار رہیں یا

ان کے مزاج میں عبرت پیدا کردے ۔

۷۰- وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۔ (النمل ع ۹۲)

ترجمہ:۔ اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں۔ پھر جو شخص راہ پر آیا تو اپنی ذات کے نفع کے واسطے راہ پر آیا اور جو گمراہ ہوا تو تم کہدو کہ میں بھی بس ایک ڈرانے والا ہوں۔

۷۱- وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ (الروم ع ۵۸)

ترجمہ: اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کو ہر طرح کی مثل بیان کر دی اور اگر تم نے ان کے پاس کوئی سا معجزہ لے آؤ تو بھی یقیناً کفار بول اٹھیں گے کہ تم لوگ نرے دغاباز ہو۔

۷۲- وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۔ (یٰس)

ترجمہ: اور قسم ہے قرآن حکیم کی۔

۷۳- صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ (ص ع ۱)

ترجمہ: ص۔ اور نصیحت والے قرآن کی قسم

۷۴- قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ (حٰم السجدہ ع ۴۴)

ترجمہ: اے رسول کہدو کہ ایمانداروں کے لئے تو یہ قرآن از سرتاپا ہدایت اور ہر مرض کی شفا ہے اور جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں کے حق میں

ہیرا پن ہے اور وہ ان کے حق میں نابینائی کا سبب ہے تو وہ لوگ بڑی دور
کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔

۷۵۔ کَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلاً مِّنْکُمْ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ
وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ ۱۵۱/۲)

ترجمہ: جیسے ہم نے تم میں تم ہی میں کا ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں
پڑھ کر سنائے اور تمہارے نفس کو پاکیزہ کرے اور تمہیں کتاب اور عقل کی
باتیں سکھائے اور تمہیں وہ باتیں بتائے جن کی تمہیں خبر بھی نہ تھی۔

۷۶۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ۔
(آل عمران ۱۶۴/۳، جمعہ ۲/۶۲)

ترجمہ: خدا نے یقیناً ایمانداروں پر بڑا احسان کیا ہے۔ کہ ان میں انہیں میں
سے ایک رسول بھیجا جو انہیں خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا اور ان کی طبیعت
کو پاکیزہ کرتا ہے اور انہیں کتاب خدا اور عقل کی باتیں سکھاتا ہے۔

۷۷۔ نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ۔ (آل عمران ۳/۳)

ترجمہ: اے رسول اس نے تم پر برحق کتاب نازل کی ہے جو کہ تصدیق کرنے والی
ہے ان کتابوں کی جو آپ کے سامنے ہیں۔

۷۸۔ وَلَمَّا جَآءَھُمْ کِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ۔ (البقرہ ۸۹/۲)

ترجمہ: اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے کتاب آئی اور وہ اس کی تصدیق
کرتی ہے جو ان کے پاس ہے۔

٧٩۔ فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلْبِکَ بِاِذْنِ اللّٰہِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَ
ھُدًی وَّ بُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۔ (البقرہ ۹۷)

ترجمہ: کیونکہ اس فرشتے نے خدا کے حکم سے تمہارے دل پر ڈالا ہے اور وہ ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتا ہے جو اس کے سامنے موجود ہیں اور ایمان داروں کے واسطے خوشخبری اور ہدایت ہے ۔

٨٠۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا
مَعَکُمْ ۔ (النساء ۴۷)

ترجمہ: اے اہل کتاب، جو کتاب ہم نے نازل کی ہے وہ اس کتاب کی بھی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے اس پر ایمان لاؤ ۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا
بَیْنَ یَدَیْہِ مِنَ الْکِتٰبِ ۔ المائدہ ۴۸

اے رسول ہم نے تم پر بھی برحق کتاب نازل کی جو کتاب اس کے وقت میں موجود ہے اس کی تصدیق کرتی ہے ۔

نتائج

١۔ خدا نے قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا۔ لہٰذا کمی و زیادتی کا خیال بھی نہیں ہو سکتا ۔

۲- خدا نے خود فرمایا کہ اس میں باطل کسی بھی جہت سے داخل نہیں ہو سکتا لہذا زیادتی ناممکن۔

۳- یہ کتاب اللہ کے پاس محفوظ ہے لہذا کمی و زیادتی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۴- قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا اللہ کے ذمے ہے لہذا کمی و زیادتی کا خوف نہ ہونا چاہیئے

۵- قرآن مجید جب لوح محفوظ میں بند ہے تو کمی و زیادتی کہاں سے ہوگی۔

۶- جب خشک و تر اور چھوٹی و بڑی چیز کا ذکر قرآن میں ہے تو کمی و زیادتی والی کتاب تو یہ دعوی نہیں کر سکتی چونکہ دعوی صحیح ہے لہذا کمی و زیادتی باطل ہے۔

۷- جب سارے علوم قرآن میں بند ہیں تو کمی کی صورت میں کچھ علوم ضائع ہو جائینگے۔ جس سے قرآن پر اعتراض ہو سکتا ہے لہذا کمی کا عقیدہ غلط ہے۔

۸- اگر اللہ کے علاوہ کلام ہوتا تو اختلاف ہوتا۔ اختلاف نہیں ہے لہذا اللہ کے سوا کسی کا کلام قرآن میں نہیں ہے۔

۹- قرآن مجید لاریب کتاب ہے اگر اس میں ملاوٹ ہوتی تو کبھی قرآن یہ دعوی نہ کرتا۔

۱۰- مومنین کو ایمان لانے کا حکم یا ایمان لائے جاچکنے کا بار بار قرآن میں ذکر ہے ظاہر ہے کہ مومن محرف قرآن پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہی قرآن نے محرف کتاب پر ایمان لانے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۱- قرآن مجید کی آیات پڑھنے سے پہاڑ ٹکڑے اور مردہ زندہ ہو جاتے ہیں اگر اس میں کلام بشر ہوتا تو خدا فرما دیتا کہ ان کلمات کے علاوہ جسے پڑھوگے یہ معجزہ ہوگا۔

۱۲- قرآن کے الفاظ پڑھنے سے شفا ہوگی اگر کلام بشر داخل ہوتا ہوتا تو خدا ان کا استثنا فرما دیتے۔

۱۳- قرآن مجید کا ہر اک لفظ ہدایت کا سبب ہے۔ اگر کلام بشر اس میں داخل ہو جائے یا کچھ آیات کم ہو جائیں تو قرآن کی غرض مفقود ہو جائے گی جبکہ غرض پوری ہے لہذا کمی و زیادتی کا خیال بھی نہیں ہو سکتا۔

۱۴- قرآن مجید کو برہان۔ حجت اور نور کہا گیا ہے یہ بھی کمی و زیادتی کے خلاف دلائل ہیں کیونکہ محرف کتاب نہ حجت ہو سکتی ہے نہ برہان۔

۱۵- قرآن کی تکمیل کے ساتھ دین مکمل ہوا لہذا اگر قرآن میں کمی و زیادتی ہو تو دین میں کمی و زیادتی ہوگی۔ چونکہ دین مکمل ہے لہذا قرآن بھی کامل ہے۔

۱۶- قرآن کو حق کہا گیا ہے اور محرف کتاب حق نہیں ہو سکتی۔

۱۷- قرآن مجید کو سابقہ کتب کا مصدق کہا گیا ہے اور محرّف کتاب مصدق نہیں ہو سکتی۔

۱۸- قرآن مجید کی تعلیم اور حکمت کا درس حضور نے دیا اگر کمی تصور کی جائے تو تعلیم و حکمت کا خزانہ بھی کم تصور کیا جائے گا جو کہ غلط ہے۔

۱۹- قرآن مجید کے ذریعے سے امت کو ڈرایا گیا اگر آیات کم ہوں تو وہ بھی آیات کم تصوّر کی جائیں گی جن سے ڈرایا گیا ہے۔

احادیث رسول اکرمؐ

قرآن مجید کے کامل و اکمل ہونے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے۔

۱- قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایہا الناس انکم فی دار الھدنۃ وانتم علیٰ ظھر سفر والسیر بکم سریع فقد رایتم

اللیل والنہار والشمس والقمر یبلیان کل جدید ویقربان کل بعید ویاتیان بکل موعود فاعدوا الجہاز لبعد المجاز قال فقام المقداد بن الاسود فقال یا رسول اللہ وما دار الھدنۃ فقال دار بلاغ وانقطاع فاذا التبست علیکم الفتن کقطع اللیل المظلم فعلیکم بالقرآن فانہ شافع مشفع وماحل مصدق ومن جعلہ امامہ قادہ الی الجنۃ ومن جعلہ خلفہ ساقہ الی النار۔ وھو الدلیل یدل علی خیر سبیل وھو کتاب فیہ تفصیل وبیان وتحصیل وھو الفصل ولیس بالھزل ولہ ظاھر وباطن فظاھرہ حکم وباطنہ علم ظاھرہ انیق وباطنہ عمیق لہ تخوم وعلی تخومہ تخوم۔ لاتحصی عجائبہ ولا تبلی غرائبہ۔ فیہ مصابیح الھدیٰ ومنار الحکمۃ ودلیل علی المعرفۃ لمن عرف الصفۃ۔

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دار الہدنہ میں ہو اور تم سفر کی پیٹھ پر سوار ہو چکے ہو۔ اور تمہاری رفتار بھی بہت تیز ہے تم دیکھ رہے ہو کہ رات اور دن سورج اور چاند ہر نئی چیز کو پرانا اور ہر بعید شئے کو قریب لا رہے ہیں اور ہر ایک وعدے کو پاس لا رہے ہیں۔ پس اس لمبے سفر کے لئے زاد راہ اختیار کر لو۔ مقداد بن اسود کھڑے ہوئے درخواست کی حضور دار الہدنہ کسے کہتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دار الہدنہ کا مقصد بلاء و فنا کا گھر ہے۔ جب تم پر فتنے و فساد شب تاریک کی طرح چھا جائیں تو اس وقت قرآن کو مضبوطی سے تھام لینا کیونکہ قرآن

شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت رد نہ ہونے والی ہے اور یہ ایسا مخبر ہے کہ جس کی تصدیق کی گئی ہے۔ جو شخص اسے اپنا امام و قائد بنائے گا تو یہ اسے جنت میں لے جائے گا۔ اور جو اسے پس پشت ڈال دے گا۔ تو یہ اسے جہنم میں ڈال دیگا۔ یہ وہ ہادی ہے جو بہترین راستے پر دلالت کرتا ہے اور یہ ایسی کتاب ہے جس میں ہر شئے کا بالتفصیل ذکر ہے یہ حق و باطل کا بیان اور علوم و فنون کی تحصیل ہے اس کا کلام فضول و بے اصل نہیں بلکہ فائدہ مند و فیصل ہے اس کے لئے ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اس کا ظاہر حکم ہے اور باطن علم ہے۔ اس کا ظاہر خوش آئند اور باطن بہت گہرا ہے۔ اس کی انتہا ہے اور پھر انتہا پر انتہا ہے اس کے عجائب کا شمار نہیں۔ اور اس کے غرائب کو فنا نہیں۔ اس میں ہدایت کے چراغ اور حکمت کے منار ہیں اور جو حصول معرفت کے طریقے جانتا ہے۔ اس کے لئے یہ معرفت کا ہادی ہے۔

(تفسیر صافی جلد ۱ صفحہ ۱ سطر ۱، الوافی جلد ۲ صفحہ ۲۶ سطر ۱۵)

یوں تو اس حدیث کا ہر ایک جملہ ہمارے دعوے کی تصدیق کرتا ہے لیکن حضور اکرم کا یہ فرمان (کہ مصیبتوں کے وقت قرآن کا دامن تھامو۔ فتنوں کے وقت اس سے تمسک رکھو۔ اسے امام اور ہادی بناؤ) ہمارے مدعا کی زیادہ ہی تائید کرتا ہے۔

۲۔ عن الحارث الاعور عن علی بن ابی طالب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اتانی جبرائیل فقال یا محمد ستکون فی

اختلاف فتنة. قلت فما المخرج منها فقال كتاب الله فيه بيان ما قبلكم

من خبر و خبر ما بعد كم و حكم ما بينكم وهو الفصل ليس بالهزل من

وليه من جبار فعمل بغيره قصمه الله ومن التمس الهدیٰ فی غیره اضله

الله وهو حبل المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم ولا تزیغه

الاهویة ولا تلبسته الالسنة ولا یخلق علی الرد ولا ینقضی عجائبه

ولا یشبع منه العلماء وهو الذی لم تلبث الجن اذا سمعته ان قالوا

انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن اعتصم به

فقد هدی الی صراط مستقیم هو الکتاب العزیز الذی لا یاتیه الباطل

بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید۔

ترجمہ: حضرت اعور حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

رسول اکرمؐ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا اے

محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عنقریب آپ کی امت میں فتنہ بپا ہوگا حضرت

نے فرمایا اس سے نکلنے کا ذریعہ کیا ہوگا۔ جبرائیل نے کہا اللہ کی کتاب جس میں گزشتہ

و آئندہ کا ذکر ہے سارے حالات کی خبریں ہیں۔ تمہارے امور کا حکم ہے

اس کا کلام ٹھوس ہے فضول و بے اصل نہیں۔ جو جابر و ظالم اس کا ولی بنا اور

اس نے اس کے خلاف عمل کیا تو اللہ اسے تباہ کر دے گا۔ اور جو شخص اس کے

غیر سے ہدایت طلب کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ خدا کی مضبوط رسی

ہے محکم ذکر ہے اور صراط مستقیم ہے۔ اسے لوگوں کی خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں

اور لوگوں کی زبانیں اس میں شبہ نہیں ڈال سکتیں۔ بار بار پڑھنے سے یہ کتاب پرانی نہیں

ہو گی اور اس کے عجائبات اختتام پذیر نہیں ہونگے اور علماء اس سے سیر نہیں ہونگے۔

یہی تو وہ کتاب ہے جسے جنوں نے سنا تو بے خلیار کہہ اٹھے انا سمعنا

قرانا عجبا یهدی الی الرشد۔ یعنی ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔

جو کہ راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ جو اس سے کلام کرتا ہے اس کی

تصدیق کی گئی ہے اور جو اس پر عمل کرتا ہے وہ ماجور و مثاب ہوتا ہے جس نے

اسے تھام لیا اس نے صراط مستقیم پالی اور یہ ایسی صاحب عزت کتاب ہے

کہ باطل نہ اس میں آگے سے نہ پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے اور یہ خدائے حکیم

حمید کی نازل کردہ کتاب ہے۔

اس حدیث میں یہ فقرات کہ (اسے لوگوں کی خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں۔ لوگوں

کی زبانیں اس میں شبہ نہیں ڈال سکتیں اور یہ ایسی عظیم و صاحب عزت کتاب ہے کہ باطل

اس میں آگے پیچھے سے داخل نہیں ہو سکتا) ہمارے دعوے کے اثبات کے لئے کافی و

وافی ہیں۔

۳۔ عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم

القرآن ھدی من الضلالۃ و تبیان من العمی و استقالۃ من العثرۃ و

نور من الظلمۃ و ضیاء من الاحداث و عصمۃ من الھلکۃ و رشد من

الغوایۃ و بیان من الفتن و بلاغ من الدنیا الی الآخرۃ و فیہ کمال دینکم

وما عدل احد من القرآن الا الی النار۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و

آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید گمراہی سے ہدایت ہے۔ الجھنوں کی

وضاحت ہے۔ لغزش سے بچاؤ ہے۔ تاریکیوں میں روشن چراغ ہے قبروں
کا نور ہے۔ ہلاکت سے نجات ہے۔ گمراہی سے ہدایت ہے۔ فتنوں کی
وضاحت ہے۔ دنیا و آخرت کے لئے کافی ہے۔ اس میں تمہارے دین کا
کمال ہے جس نے قرآن سے اعراض کیا وہ جہنمی ہے۔

اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۰۰ سطر آخر

وافی جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ سطر آخر

تفسیر صافی جلد ۱ صفحہ ۱ سطر ۲

۴۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم القرآن ھو النور المبین و الحبل المتین والعروۃ الوثقیٰ والدرجۃ العلیا و الشفاء الاشفیٰ والفضیلۃ الکبریٰ والسعادۃ العظمیٰ من استضاء بہ نورہ اللہ ومن عقد بہ امورہ عصمہ اللہ ومن تمسک بہ انقذہ اللہ ومن لم یفارق احکامہ رفعہ اللہ ومن استشفیٰ بہ شفاہ اللہ ومن اثر علی ما سواہ ھداہ اللہ ومن طلب الھدی فی غیرہ اضلہ اللہ ومن جعلہ شعارہ و دثارہ اسعدہ اللہ ومن جعلہ شعارہ و اسعدہ اللہ ومن جعلہ امامہ الذی یقتدی بہ ومعولہ الذی ینتھی الیہ اداہ اللہ الی جنات النعیم والعیش السلیم۔

ترجمہ: جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن نور مبین ہے مضبوط رسی ہے۔ موثق سہارا ہے۔ بلند پایہ ہے۔ سب سے بڑی شفا ہے بہت بڑی فضیلت ہے۔ اور عظیم سعادت ہے۔ جس نے اس سے ہدایت

چاہی اسے اللہ تعالیٰ نے منوّر کر دیا۔ جس نے ہر امر میں قرآن سے تمسک کیا اللہ نے اسے محفوظ رکھا اور گمراہی سے بچایا اور جس نے قرآن کے احکام کی نافرمانی نہ کی اللہ نے اسے بلند کیا جس نے شفا چاہی اللہ نے اسے شفا دی۔ جس نے قرآن کو ہر چیز پر ترجیح دی اللہ نے اسے ہدایت دی اور جس نے غیر قرآن کا سہارا لیا وہ گمراہ ہوا جس نے قرآن کو اپنا لباس قرار دیا اللہ نے اسے سعادت مند کیا جس نے قرآن کو اپنا امام و مقتدا اور مرجع قرار دیا اللہ اسے جنت کی نعمتوں سے نوازے گا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خطب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بمنیٰ فقال ایھا الناس ما جاءکم عنی یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ و ما جاءکم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ۔

اصول کافی جلد ۱ صـ ۶۹ سطر ۱

وافی جلد ۲ صـ ۶۷ سطر ۵

ترجمہ:۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک ہر حق پر حقیقت اور ہر درستی پر نور ہے پس جو اللہ کی کتاب کے موافق ہو اسے لے لو اور جو اس کے مخالف ہو اسے چھوڑ دو۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خطب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بمنیٰ فقال ایھا الناس ما جاءکم عنی یوافق کتاب اللہ فانا قلتہ و ما جاءکم یخالف کتاب اللہ فلم اقلہ (اصول کافی جلد ۱ صـ ۶۹ سطر ۵، وافی جلد ۱ صـ ۶۷ سطر ۱۵)

اس موضوع کی اور بھی روایات ہیں جن کا تحریر کرنا باعث طوالت ہوگا۔ لیکن قارئین کو یہ نکتہ نوٹ کرنا چاہیئے کہ اگر قرآن ہی ناقص و زائد ہو تو وہ روایات کے پرکھنے کا میزان کیسے بنے گا۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من قرء الھاکم التکاثر عند النوم وقی فتنۃ القبر۔

(اصول کافی جلد ۲ ص ۱۶۶ نولکشور)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بھی سونے وقت سورہ الھاکم التکاثر پڑھا وہ فتنۂ قبر سے محفوظ ہوگا۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حملۃ القرآن عرفاء اھل الجنۃ والمجتھدون قواد اھل الجنۃ و الرسل سادۃ اھل الجنۃ۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا حامل اہل جنت کا سردار ہے اور مجتہدین اہل جنت کے قائد ہیں اور رسول اہل جنت کے رئیس ہیں۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال شکیٰ رجل الی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وجعًا فی صدرہ فقال صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم استشف بالقرآن فان اللہ عز وجل یقول وشفاء لما فی الصدور۔

(اصول کافی جلد ۱ ص ۶۵۵ نولکشور)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھاتی کے درد کی شکایت کی تو حضور اکرم نے فرمایا قرآن سے شفا طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق قرآن شفاء ہے امراض سینہ کے لئے۔

۱۰۔ قال ابو جعفر علیہ السلام قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم انا اول وا قد علی العزیز الجبار یوم القیامۃ وکتابہ واھل بیتی ثم امتی ثم اسئالھم ما فعلتم بکتاب اللّٰہ وبا ھل بیتی۔

(اصول کافی ص ۶۵۵ نولکشور)

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن خدا کے سامنے سب سے پہلے حاضر ہوں گا۔ پھر اس کی کتاب اور میری اہل بیت۔ پھر میری امت میں اپنی امت سے پوچھوں گا۔ کہ تم نے کتاب خدا اور میری اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

۱۱۔ قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم نوّروا بیوتکم بتلاوۃ القرآن و لا تتخذوھا قبوراً کما فعلت الیھود والنصاریٰ صلّوا فی الکنائس والبیع وعطّلوا بیوتھم فانّ البیت اذا کثر فیہ تلاوۃ القرآن کثیر خیرہ واتسع اھلہ واضاء لاھل السماء کما تضئ نجوم السماء لاھل الدنیا۔

(اصول کافی ص ۶۶۱ سطر ۵ نولکشور)

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اپنے گھروں کو قرآن مجید

کا تلاوت سے منور کرو اور اپنے گھر کو قبریں مت بناؤ جیسا کہ یہود و
نصاریٰ نے کیا وہ نماز وغیرہ تو اپنے گرجا اور عبادت گاہ میں پڑھتے
ہیں اور اپنے گھر کو تورات اور انجیل پڑھنے سے خالی رکھتے ہیں اور
جس گھر میں زیادہ قرآن پڑھا جائے اس میں زیادہ برکت ہوتی ہے اور
اس کے اہل مالدار ہوتے ہیں اور اہل آسمان کو ضیاء ملتی ہے جیسے کہ ستارے
آسمان کے زمین پر چمکتے ہیں۔

۱۲- ایک طویل حدیث کے بعض حصے کا ترجمہ

حضور اکرمؐ فرماتے ہیں اے مسلمان قرآن مجید کی تلاوت لازم گردانو کیونکہ
تلاوت قرآن گناہوں کا کفارہ ہے دوزخ سے بچاؤ ہے۔ عذاب سے
امان ہے پڑھنے والوں کے لئے ہر آیت کے بدلے سو شہیدوں کا ثواب
ہے۔ ہر سورت کے بدلے نبی و مرسل کا ثواب ہے۔ قرآن کے حافظ
پر رحمت نازل ہوتی ہے۔ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔
جنت اس کے لئے مشتاق ہوتی ہے۔ اللہ اس پر راضی رہتا ہے۔ مومن جب
قرآن پڑھتا ہے اللہ اسے نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔ اسے ہر آیت
کے بدلے ہزار حوریں عطا کرے گا۔ اور ہر حرف کے بدلے اسے صراط
پر نور عطا فرمائے گا اور جب وہ قرآن ختم کرے گا اللہ اسے تین سو
تیرہ انبیاء کا ثواب عطا کرے گا۔ جیسا کہ اس نے سب انبیاء کی کتابیں
پڑھ لیں جو اللہ نے نازل کیں۔ اللہ اس کے جسم کو دوزخ سے
محفوظ رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا۔

ہر سورت کے بدلے اللہ تعالیٰ اسے جنت فردوس میں ایک شہر عطا فرمائے گا۔ ہر شہر سبز موتیوں کا ہوگا۔ ہر شہر میں ہزار گھر ہوں گے۔ ہر گھر میں لاکھ حجرے ہونگے۔ ہر حجرے میں نور کے لاکھ گھر ہوں گے اور ہر گھر میں رحمت کے لاکھ دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پہ لاکھ دربان ہونگے۔ ہر دربان کے ہاتھ میں مختلف رنگوں کے ہدیے ہونگے ہر دربان کے سر پہ استبرق کا ایسا رومال ہوگا جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا ہر گھر میں عنبر کی لاکھ دکانیں ہوں گی۔ ہر دکان کی وسعت مشرق و مغرب جتنی ہوگی۔ ہر دکان کے اوپر لاکھ تخت ہوں گے۔ ہر تخت پہ لاکھ بستر ہوں گے۔ ایک بستر سے دوسرے بستر کا فاصلہ ہزار ہاتھ ہوگا ہر بستر پہ ایک حور عین بیٹھی ہوگی۔ اس پہ ہزار حلے ہونگے۔ اس کے سر پہ ایک عنبر کا در اور یاقوت سے جڑا ہوا تاج ہوگا۔ الخ

(جامع الاخبار صفحہ ۵۴ سطر ۶)

یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے جس کا ترجمہ حاضر خدمت کر دیا ہے آگے فیصلہ آپ فرما سکتے ہیں کہ اگر قرآن زائد ہے تو ہو سکتا ہے ہم وہی لفظ پڑھ رہے ہوں جو غیر قرآن ہیں تو اس کا ثواب کہاں اور اگر قرآن کم ہے تو جب تک وہ آیات نہ ملیں گی نہ قرآن پورا۔ نہ ہم حافظ پورے۔

۱۳۔ سورۂ یٰسین کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علیؑ سورہ یٰسین پڑھا کرو۔ کیونکہ اس میں دس برکتیں ہیں۔ بھوکا پڑھے گا سیر ہوگا۔ پیاسا پڑھے گا سیراب ہوگا۔ برہنہ پڑھے گا لباس پائے گا۔ کنوارہ پڑھے گا شادی ہوگی۔ خوفزدہ پڑھے گا

امن پائے گا۔ مریض پڑھے گا۔ صحت پائے گا۔ قیدی پڑھے گا۔ رہائی پائے گا۔
مسافر پڑھے گا سفر بخیر ہوگا۔ میت کے پاس پڑھے گا تو اللہ تخفیف فرمائیگا
اگر طالب مال پڑھے گا تو مال پائے گا۔

(جامع الاخبار ص۵۲ سطر ۱۹)

بہرحال تلاوت و قرأت سورۃ کے بارے میں روایات ایک دو تو ہیں نہیں کہ یہاں تحریر کردیں البتہ جو ان کا طالب ہو وہ اعمال کی کتب ملاحظہ فرما کر اپنا مطلوب پا سکتا ہے۔

یہ چند احادیث اس لئے تحریر کردیں تاکہ قارئین پر یہ حقیقت واضح ہوجائے کہ شیعہ حضرات کے نزدیک اسی قرآن کی سورتوں کو پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے ورنہ کوئی صاحب بھی ایک ایسی حدیث دکھا دے جس میں ایسی سورت کے پڑھنے کا حکم ہو جو غیر قرآن ہو۔

۱۴۔ حدیث ثقلین

آخر میں حدیث ثقلین لکھ کر اس عنوان کو ختم کیا جاتا ہے۔ حدیث ثقلین کے بارے میں شیعہ کتب تو لبریز ہیں البتہ قارئین کے یقین کے لئے اہل سنت والجماعت کی کتب سے چند روایات تحریر کی جاتی ہیں۔ یہاں پر جو حوالے تحریر کئے جا رہے ہیں ان کا تعلق ذاتی مطالعہ کے علاوہ امدادی کتب سے بھی ہے کیونکہ یہ رسالہ میں نے بہت عجلت میں لکھا ہے۔ البتہ اس کی تفصیل میری دوسری کتاب تفضیل علیؑ میں دی جا رہی ہے جو میرے ذاتی مطالعے کی عکاس ہے۔ انشاء اللہ

روایت حضرت ابوسعید خدری

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم قال انی اوشك ان ادعی فاجیب وانی تارك فیكم الثقلین اما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی۔ کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اہل بیتی وان اللطیف الخبیر اخبرنی انہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے گمان ہے کہ میں پکارا جاؤں گا۔ اور میں اس کا جواب دوں گا۔ اور میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑنے والا ہوں اگر تم اس سے تمسک کروگے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین کی طرف کھینچی گئی ہے۔ ہے اور دوسرے میرے اہلبیت ہیں۔ مجھے لطیف وخبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے جب تک کہ حوض کوثر پر وارد نہ ہوں۔

۱-	نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۶۳ سطر ۱۸ قدسی	مصر
۲-	طبرانی	المعجم الصغیر ص۷۳ سطر ۱۲	دہلی
۳-	ابن سعد	طبقات الکبریٰ جلد ۲ ص۱۹۴ دارالصارف	مصر
۴-	جلال الدین سیوطی	درمنثور جلد ۲ ص۶۰ سطر ۱۲	"
۵-	علی المتقی الہندی	کنزالعمال جلد ۶ ص۲۱۵	حیدرآباد
۶-	عسقلانی	المواہب اللدنیہ جلد ۷ ص۸	مصر
۷-	جمال الدین زرندی	نظم درر السمطین ص۲۳۲	قضاۃ
۸-	ابن عساکر	تاریخ کبیر جلد ۵ ص۴۳۶	مصر

۹ -	خطیب خوارزمی	مقتل الحسین	ص۱۴۰		نجف
۱۰ -	محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ	ص۱۵	قدسی	مصر
۱۱ -	جلال الدین سیوطی	احیاء المیت	ص۱۱۱	مصطفیٰ الحلبی	"
۱۲ -	محمد صبان	اسعاف الراغبین	ص۱۲۲		"
۱۳ -	احمد زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد ۳	ص۳۳۰		"
۱۴ -	نبہانی	انوار محمدیہ	ص۴۳۵		بیروت
۱۵ -	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب	ص۲۲۲ سطر ۱۶	رضویہ	لاہور
۱۶ -	امام احمد بن حنبل	مسند جلد ۳	ص۱۴		مصر
۱۷ -	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ	ص۲۵ سطر ۳	بمبئی	۱۳۱۱ھ
۱۸ -	سید علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ	ص۳۱ سطر ۱۴	امامیہ	لاہور

روایت حضرت زید بن ثابت

عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی وانہما لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت انصاری سے روایت ہے کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ خدا کی کتاب اور میری عترت یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے جب تک کہ میرے پاس نہ آئیں۔

۱ -	جلال الدین سیوطی	در منثور جلد ۶	ص۷ سطر ۱۴	مصر
۲ -	" "	الجامع الصغیر	ص۴۲ سطر ۵	سمندری

٣۔	جلال الدین سیوطی	احیاء المیت ص ١١٦		مصر
٤۔	نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ٩ ص ١٦٣	قدسی	قاہرہ
٥۔	علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ١ ص ٢١٥ ٢٧٦٥		حیدرآباد
٦۔	نبہانی	الفتح الکبیر جلد ١ ص ٢٥١		مصر
٧۔	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ٣٢١ سطر آخر	رضویہ	لاہور
٨۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص ٣٢ سطر ١٣		بمبئی

روایت حضرت زید بن ارقم

عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم یوماً خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللّٰہ واثنیٰ علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب انی تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللّٰہ فیہ الھدیٰ والنور فخذوا بکتاب اللّٰہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللّٰہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی ۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم خم نامی چشمے پر خطبہ دینے کی غرض سے کھڑے ہوئے یہ چشمہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ رسول خدا نے خدائے ذوالجلال کی حمد وثنا کی اور وعظ وتذکیر کے بعد فرمایا اے لوگو میں ایک بشر ہوں گمان کیا جاتا ہے کہ میرے پاس خدا کا پیغام پہنچانے والا آئے گا اور میں اس کا جواب دہ ہوں۔ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں اول خدا کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے

پس تم خدا کی کتاب کو لے لو اور اس سے تمسک کرو۔ پس حضرت صلعم نے خدا کی کتاب پر لوگوں کو برانگیختہ کیا اور رغبت دلائی پھر فرمایا میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے لئے خدا کو یاد دلاتا ہوں۔

۱۔	ترمذی	جامع ص۵۴۱ سطر ۱۵ نور محمد	کراچی
۲۔	مسلم	صحیح ص۵۶۸ سطر ۱۸ جلد ۲ ملک سراج دین	لاہور
۳۔	مبارکپوری	تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص۳۴۲ سطر ۲ دار الکتاب العربی	بیروت
۴۔	عینی بدر الدین	المرقات جلد ۱۱ ص۳۷۶ سطر ۸ امدادیہ	ملتان
۵۔	حاکم	المستدرک ص۱۰۹ سطر ۱۱ جلد ۳	حیدر آباد
۶۔	ذہبی	تلخیص المستدرک ص۱۰۹ سطر ۶ جلد ۳	〃
۷۔	طبرانی	المعجم الصغیر ص۷۳ سطر ۱۲ انصاری	دہلی
۸۔	امام احمد بن حنبل	مسند احمد بن حنبل جلد ۴ ص۳۶۶ سطر ۲	مصر
۹۔	دارمی	سنن جلد ۲ ص۴۳۱	دمشق
۱۰۔	بیہقی	اعتقاد ص۱۶۴	قاہرہ
۱۱۔	〃	سنن کبری جلد ۱۰ ص۱۱۳	حیدر آباد
۱۲۔	ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۲ ص۱۲	مصر
۱۳۔	علاؤ الدین خازن	خازن جلد ۶ ص۱۲۳ سطر ۳ مصطفی البابی	〃
۱۴۔	بغوی	معالم التنزیل جلد ۶ ص۱۲۱ سطر ۳۰ 〃	〃
۱۵۔	جلال الدین سیوطی	درمنثور جلد ۶ ص۷ سطر ۱۴ محمد امین	بیروت

۱۶۔	جلال الدین سیوطی	درمنثور جلد۶ ص۷ سطر۱۴ محمد امین	بیروت
۱۷۔	ابن کثیر	تفسیر القرآن ص۱۱۳ جلد۴ سطر۳۰ احیاء الکتب العربیہ	مصر
۱۸۔	ثناء اللہ پانی پتی	مظہری جلد۲ ص۳۱۹ سطر۱۶ اشاعت العلوم	حیدرآباد
۱۹۔	عبدالرحمان شیبانی	تیسیر الوصول جلد۲ ص۱۶۵ سطر۱۱ مصطفی البابی	مصر
۲۰۔	نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد۹ ص۱۶۳ سطر۱۸ دارالکتب العربی	؍؍
۲۱۔	محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص۱۶ سطر۴ القدسی	قاہرہ
۲۲۔	محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص۱۱ سطر۲۰ جعفری	لکھنؤ
۲۳۔	ابن عبدربہ	عقد الفرید جلد۲ ص۱۳ سطر۲۱ شرفیہ	مصر
۲۴۔	نسائی	خصائص ص۹۳ سطر۱۱ حیدریہ	نجف
۲۵۔	برہان الدین حلبی	سیرت نبویہ جلد۳ ص۳۰۵ سطر۱	قاہرہ
۲۶۔	شاہ اسماعیل	منصب امامت ص۸۴ سطر۹	لاہور
۲۷۔		؍؍ ؍؍ ص۷۳ سطر۲	؍؍
۲۸۔	جلال الدین سیوطی	درمنثور ص۲۶۶ جلد۲ سطر۵ محمد امین	بیروت
۲۹۔	محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۸۵ عبدالواحد	قاہرہ
۳۰۔	ابن حجر مکی	صواعق ص۱۲۹ سطر۲۰ مکتبۃ القاہرہ	؍؍
۳۱۔	جلال الدین سیوطی	جامع الصغیر جلد۱ ص۱۰۳ سطر آخر	سمندری
۳۲۔	ابن صباغ	الفصول المہمہ ص۲۳ سطر۱۴	نجف
۳۳۔	شبلنجی مومن	نورالابصار ص۱۰۲ سطر آخر مکتبہ عبدالواحد	مصر
۳۴۔	نیشاپوری	تفسیر غرائب القرآن جلد۲۵ ص۳۲ سطر۱ مطبع میمنہ	مصر

۱۶۔ جلال الدین سیوطی　در منثور جلد ۶ ص۷ سطر ۱۴ محمد امین　بیروت

۱۷۔ ابن کثیر　تفسیر القرآن ص۱۱۳ جلد ۴ سطر ۳ احیاء الکتب العربیہ مصر

۱۸۔ ثناء اللہ پانی پتی　مظہری　جلد ۸ ص۳۱۹ سطر ۱۶　اشاعت العلوم حیدرآباد

۱۹۔ عبدالرحمان شیبانی　تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۶۵ سطر ۱۱ مصطفی البابی　مصر

۲۰۔ نورالدین ہیثمی　مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۶۳ سطر ۱۸ دارالکتاب العربی　〃

۲۱۔ محب الدین طبری　ذخائر العقبیٰ ص۱۶ سطر ۴　القدسی　قاہرہ

۲۲۔ محمد بن طلحہ　مطالب السئول ص۱۱ سطر ۲۶　جعفری　لکھنؤ

۲۳۔ ابن عبدربہ　عقد الفرید جلد ۲ ص۱۳۰ سطر ۲۱ شرفیہ　مصر

۲۴۔ نسائی　خصائص　ص۹۳　سطر ۱۱　حیدریہ　نجف

۲۵۔ برہان الدین حلبی　سیرت نبویہ جلد ۳ ص۳۰۵ سطر ۱۳　قاہرہ

۲۶۔ شاہ اسماعیل　منصب امامت ص۹۴ سطر ۹　لاہور

۲۷۔　〃　〃　ص۷۳　سطر ۲　〃

۲۸۔ جلال الدین سیوطی　در منثور ص۲۶۶ جلد ۲ سطر ۵　محمد امین　بیروت

۲۹۔ محمد صبان　اسعاف الراغبین ص۸۵　عبدالواحد　قاہرہ

۳۰۔ ابن حجر مکی　صواعق ص۱۲۹ سطر ۲۰　مکتبۃ القاہرہ　〃

۳۱۔ جلال الدین سیوطی　جامع الصغیر جلد ۱ ص۱۰۳ سطر آخر　سمندری

۳۲۔ ابن صباغ　الفصول المہمہ ص۲۳ سطر ۱۴　نجف

۳۳۔ شبلنجی مومن　نور الابصار ص۱۰۲ سطر آخر مکتبہ عبدالواحد　مصر

۳۴۔ نیشاپوری　تفسیر غرائب القرآن جلد ۲۵ ص۳۲ سطر ۱ مطبع میمنہ　مصر

۳۵ - علی المتقی ہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۲۱۵ حدیث نمبر ۳۷۶۵ اشاعت علوم	حیدر آباد
۳۶ - 〃 〃	〃 جلد ۶ صفحہ ۳۹ حدیث نمبر ۵۹۹۶	〃
۳۷ - ابن عساکر	تاریخ کبیر جلد ۵ ص۳۰۴	مصر
۳۸ - آلوسی	روح المعانی جلد ۲۵ ص۳۲ سطر ۱ انتشارات جہاں	طہران
۳۹ - خطیب بغدادی	تاریخ بغداد جلد ۱۲ ص۹۱ سطر ۱۱	قاہرہ
۴۰ - ابن مغازلی	مناقب ص۱۸ سطر ۱ مکتبہ اسلامیہ	طہران
۴۱ - بغوی	مصابیح السنہ ص۲۰۵ الخیریہ	مصر
۴۲ - ابن اثیر جزری	جامع الاصول جلد ۱ ص۱۸۷ السنۃ المحمدیہ	〃
۴۳ - ابن حیان	المقتبس ص۱۶۷	پاریس
۴۴ - ابن تیمیہ	منہاج السنۃ جلد ۴ ص۱۰۴	قاہرہ
۴۵ - خواجہ درد	علم الکتاب ص۲۵۴ مطبع انصاری	دہلی
۴۶ - محمد بن یوسف زرندی	نظم درر السمطین ص۲۳۱	مطبعۃ القضاۃ
۴۷ - عبدالقادر دمشقی	منتخب تاریخ ابن عساکر جلد ۵ ص۳۶۴	الترقی۔ دمشق
۴۸ - جلال الدین سیوطی	احیاء المیت ص۱۱	مصر
۴۹ - 〃 〃	الاکلیل ص۱۹۰	〃
۵۰ - محمد بن طولون دمشقی	الشذرات الذہبیۃ ص۶۶	بیروت
۵۱ - کرکی	نفحات اللاہوت ص۵۵	نجف
۵۲ - علی المتقی الہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۹۵ المیمنۃ	مصر
۵۳ - منصور مصر	تاج جامع الاصول جلد ۳ ص۳۰۸	قاہرہ

٥٤.	ابن حمزہ	البیان والتعریف جلد ا ص۱۶۴		حلب
٥٥.	عبدالغنی نابلسی	ذخائر المواریث جلد ا ص۲۱۵		قاہرہ
٥٦.	شبراوی	الاتحاف ص۶		مصر
٥٧.	شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفا جلد ۳ ص۴۵۴		کراچی
٥٨.	زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد ۳ ص۳۳۰		مصر
٥٩.	نواب صدیق حسن خاں بھوپالی	حسن الاسوۃ ص۲۹۳		آستانہ
٦٠.	ابن سودہ ادریسی	رفع اللبس والشبہات ص۵۲		مصر
٦١.	نبہانی بیروتی	الفتح الکبیر جلد ا ص۲۵۲		؍؍
٦٢.	؍؍ ؍؍	انوار محمدیہ ص۳۵۴	ادبیہ	بیروت
٦٣.	؍؍ ؍؍	الشرف المؤبد ص۱۷		مصر
٦٤.	؍؍ ؍؍	جواہر البحار جلد ا ص۳۶۱		قاہرہ
٦٥.	سید ابوبکر علوی	رشفۃ الصادی ص۷		مصر
٦٦.	سید علوی طاہر حداد	القول الفصل ص۶۲۴		جاوا
٦٧.	قلندر	الروض الازہر ص۳۵۸		مصر
٦٨.	عبدالحفیظ فہری	ریاض الجنۃ جلد ا ص۲		حیدرآباد
٦٩.	محمد بن یوسف	السیف الیمانی ص۱۰	ترقی	شام
٧٠.	عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۴۲۳ سطر ۳	رضویہ	لاہور
٧١.	شیخ عبدالحق	اشعۃ اللمعات ص۶۹ جلد ۴		نولکشور
٧٢.	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۷ سطر ۶	امامیہ	لاہور

٧٣۔ سلیمان قندوزی — ینابیع المودۃ ص۲۴ سطر ۲۲ — بمبئی — ۱۳۱۱ھ

٧٤۔ شاہ اسماعیل — تقویۃ الایمان ص۱۶۵ سطر ۵ — مجیدی — کانپور

روایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری

عن جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه قال رایت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یوم العرفة وهو علی ناقته العصباء یخطب فسمعته یقول ایها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا بعدی کتاب الله وعترتی اهل بیتی۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرفہ کے دن ناقہ عصباء پر سوار دیکھا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں اور میں نے سنا کہ آپ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم نے ان کو پکڑا تو تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میرے اہل بیت ہیں۔

۱۔ ترمذی — جامع ص۵۴۲ سطر ۷ — نور محمد — کراچی

۲۔ خطیب تبریزی — مشکوٰۃ ص۵۶۹ سطر ۲۱ — 〃 — 〃

۳۔ ابن کثیر — تفسیر جلد ۴ ص۵۶۹ سطر ۳۳ — احیاء الکتب العربیہ — مصر

۴۔ ابن اثیر جزری — جامع الاصول جلد ۱ ص۱۸۷ — 〃

۵۔ علی المتقی الہندی — کنز العمال جلد ۱ ص۱۵۳ — حیدرآباد

۶۔ بغوی — مصابیح السنہ ص۲۰۶ — قاہرہ

۷۔ محمد بن یوسف زرندی — نظم درر السمطین ص۲۳۲ — 〃

٨-	خواجہ درد	علم الکتاب ص۲۶۴		دہلی
٩-	جلال الدین سیوطی	احیاء المیت ص۱۱۳		مصر
١٠-	کرکی	نفحات اللاہوت ص۵۵		نجف
١١-	نبہانی	الفتح الکبیر جلد۳ ص۳۸۵		مصر
١٢-	〃	الشرف المؤبد ص۱۸		〃
١٣-	ابن سودہ ادریسی	رفع اللبس والشبہات ص۱۱		〃
١۴-	محمد بن یوسف	السیف الیمانی المسلول ص۱۰	ترقی	شام
١۵-	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۳۲۲ سطر آخر	رضویہ	لاہور
١٦-	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۷۱ سطر آخر	امامیہ	〃
١٧-	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۲۵ سطر آخر	بمبئی	۱۳۱۱ھ

روایت حضرت حذیفہ

١-	حافظ بغدادی	تاریخ بغداد ص۴۲		قاہرہ
٢-	نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد ص۱۶۴ جلد ۹	قدسی	〃
٣-	〃 〃	〃 〃 جلد ۱۰ ص۳۶۳		〃
۴-	ابن کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۴۵		حیدرآباد
۵-	یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص۱۸		مصر
٦-	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۲۶۱ سطر ۸	بمبئی	۱۳۱۱ھ

روایت حضرت علیؑ

١-	نور الدین	مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۶۳	مصطفی البابی	مصر

٢- علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ١ صـ٣٤		حیدرآباد
٣- جلال الدین سیوطی	احیاء المیت صـ١١٣		مصر
٤- خطیب خوارزمی	مقتل الحسین صـ١١٤		نجف
٥- عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب صـ٣٣٤ سطر ١٢-١٧	رضویہ	لاہور
٦- سلیمان قندوزی	ینابیع المودت صـ٢٩ سطر ٢	بمبئی	١٣١١ھ

روایت حضرت عبداللہ بن حنطب

١- ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ٣ صـ١٤٧		مصر ١٢٨٥ھ
٢- جلال الدین سیوطی	احیاء المیت صـ١١٥	مصطفی البابی	مصر
٣- نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ٥ صـ١٩٥	قدسی	قاہرہ

مرسل

١- ابن عبدربہ	عقد الفرید جلد ٢ صـ١١	شرقیہ	مصر
٢- قاضی عیاض	الشفا جلد ٢ صـ٤٨		آستانہ
٣- ابن تیمیہ	منہاج السنۃ جلد ٢ صـ٢٥		قاہرہ
٤- محمد طاہر صدیقی	مجمع بحار الانوار جلد ٣ صـ٣٠١		نولکشور
٥- شاہ تقی قلندر	الروض الازہر صـ٢٩٥		حیدرآباد
٦- محمد امین	جنی الجنتین صـ٤٧	قدسی	مصر
٧- قاضی ابوالمحاسن	المعتصر جلد ٢ صـ٣٣		حیدرآباد
٨- ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغہ جلد ٢ صـ٤٣٧		قاہرہ
٩- خواجہ درد	علم الکتاب صـ٢٥٧		دہلی

۱۰- ابو البشر	العدل الشاہد ص۱۴۳		قاہرہ
۱۱- یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص۱۸۱		مصر
۱۲- سید ابو بکر حضرمی	رشفۃ الصادی ص۲۷		″
۱۳- ابن کثیر	تفسیر جلد ۹ ص۱۱۳	بولاق	مصر
۱۴- محمد عبد الغفار	ائمۃ الہدیٰ ص۱۴۸		قاہرہ
۱۵- بہجت آفندی	تاریخ آل محمد ص۴۵		آفتاب
۱۶- ابن حجر مکی	الصواعق المحرقہ ص۲۲۶		مصر
۱۷- بغوی	معالم التنزیل جلد ۷ ص۶		قاہرہ
۱۸- مرتضیٰ زبیدی	تاج العروس جلد ۷ ص۲۴۵		″
۱۹- حسن نجار	الاشراف ص۱۸		مصر
۲۰- زمخشری	الفائق جلد ۱ ص۱۵۱		قاہرہ
۲۱- ابن منظور مصری	لسان العرب جلد ۱۱ ص۹۸		بیروت
۲۲- ابن عطیہ	الجامع المحرر الصحیح ص۲۵۷		قاہرہ
۲۳- ابن اثیر جزری	النہایہ جلد ۱ ص۱۵۵	خیریہ	مصر
۲۴- قسطلانی	المواہب اللدنیہ جلد ۷ ص۶	ازہریہ	″
۲۵- محمد طاہر	مجمع بحار الانوار جلد ۱ ص۱۵۸		نولکشور
۲۶- علی بن محمد	تفسیر خازن جلد ۷ ص۶		قاہرہ
۲۷- شہاب الدین	نہایۃ الارب جلد ۱۸ ص۳۷۷		″
۲۸- احمد بن عبد الرحمان	بلوغ الامانی جلد ۴ ص۲۶		مصر

۲۹۔ حمزادی — مشارق الانوار ص۹ — شرفیہ — مصر

۳۰۔ محمود ابوزہرہ — اضواء علی السنۃ ص ۳۴۸ — قاہرہ

۳۱۔ سید ابوبکر حضرمی — رشفۃ الصادی ص ۱۷ — مصر

یہ چند روایات باختصار تحریر کردی ہیں انشاء اللہ تفصیل دوسری کتاب تفضیل علیؑ پنفس جلی میں دی جارہی ہے۔ انشاء اللہ

ان روایات سے مختصراً یہی استدلال ہے کہ جب قرآن ہی ناقص وزائد ہے تو پھر تمسک بالقرآن کا کوئی فائدہ نہیں۔

ارشادات معصومینؑ

اس کی تفصیل انشاء اللہ اعتراض نمبر ۱ کے جوابات میں آئے گی کیونکہ بعض حضرات نے یہ اعتراض کیا ہے کہ آئمہ معصومینؑ نے موجودہ قرآن کی تصدیق نہیں کی۔ اسی لئے وہاں ان کے اعتراض کے جواب میں تفصیلاً ذکر کردیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے آگے ص ۱۱۱ پر

اقوال علماء شیعہ

اس کی تفصیل بھی آگے اعتراض نمبر ۶ کے جواب میں تحریر کی جائے گی۔ کیونکہ بعض دوستوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ علماء شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن ناقص وزائد ہے اس کا جواب بالتفصیل ملاحظہ فرمایئے آگے ص ۱۳۴ پر۔

روایات کمی و زیادتی کی حقیقت

ارباب نظر و بصیرت:

اس حقیر پرتقصیر نے عقلی دلائل۔ آیات قرآن کریم۔ اور احادیث رسول اکرم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح کردیا ہے کہ موجودہ قرآن میں کمی و زیادتی نہ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے مگر بعض شر پسند عناصر چاہتے ہیں کہ امت مسلمہ ہمیشہ اختلافات میں الجھی رہے اور ہماری سازشیں کامیاب رہیں۔

چاہتے ہو قوم میں جوتی سدا چلتی رہے
کشتیٔ اسلام کے پھر کیوں نہ ہو تم ناخدا!

جن روایات سے ہمارے احباب نے استدلالات کئے ہیں انکی اصل حقیقت اہل انصاف قارئین کے سامنے حاضر خدمت ہے۔

۱۔ علم الہدیٰ حضرت علامہ سید مرتضیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ تحریف قرآن کا قول ناقلین حدیث کی طرف سے ایک جماعت کی طرف منسوب ہے جنہوں نے اخبار ضعیفہ کو صحیح سمجھتے ہوئے یہ عقیدہ وضع کر لیا ہے۔ لیکن یہ اخبار ان یقینی اور غیر مشکوک وجوہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو ہمارے قول کی صحت واضح کرتے ہیں۔

تفسیر صافی ص۳۶ جلد ۱ سطر ۸

مذکورہ عبارت سے واضح ہو گیا کہ تحریف کی شک پیدا کرنے والی تمام روایات ضعیف ہیں اس کے برعکس عدم تحریف والی روایات صحیح و قوی ہیں۔

۲۔ جناب شیخ طوسی صاحب فرماتے ہیں کہ سنی و شیعہ سے جو ایسی روایات وارد ہوئی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی کافی روایات ضائع ہو چکی ہیں۔ ایسی روایات خبر احاد سے ہیں جو کہ یقین کا سبب و ذریعہ نہیں بن سکتیں ان سے اعراض ہی اچھا ہے اور ان میں مشغول ہونے سے بچنا ہی اچھا ہے۔

مذکورہ عبارت سے دو چیزیں واضح ہوئیں کہ قرآن سے ضائع ہونے کی موہمہ روایات خبر احاد ہیں

اور خبر احاد قابل عمل نہیں لہذا صغریٰ اور کبریٰ سے یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ ضائع ہونے پر دلالت کرنے والی روایات قابل عمل نہیں۔

۳۔ کشف الغطا میں ہے کہ نقص قرآن پر دلالت کرنے والی روایات پر عمل کرنا ضرورت مذہب کے مانع ہے۔ لہذا انکی تاویل کرنا مناسب ہے۔

۴۔ جناب شیخ جواد البلاغی فرماتے ہیں کہ تحریف والی روایات مرسل ہیں۔ بعض صحیح ہیں لیکن بعض آپس ہی میں اختلاف رکھتی ہیں اور جن روایات کے راوی مذکور ہیں تو انکے متعلق علماء رجال لکھتے ہیں کہ ان میں بعض کمزور ہیں بعض ضعیف اور بعض مشکوک ہیں۔ (آلاء الرحمان ص۱۷)

۵۔ جناب محمد حسین آشیبانی فرماتے ہیں۔ کہ وہ روایات جو ظاہراً تغیر کے واقع ہونے پر دلالت کرتی ہیں سوائے شاذ و نادر کے سب ضعیف السند ہیں۔ (بحر الفوائد ص۹۹)

۶۔ جناب شہید ثالث علیہ رحمہ مصائب النوائب میں رقمطراز ہیں کہ زیادتی کی روایات احاد میں سے ہیں جو قابل اعتبار نہیں۔ چند ضعیف آدمیوں نے انہیں روایت کیا ہے۔ کیونکہ اقوال معصومین علیہم السلام سے ثابت ہے کہ روایات کو قرآن پر پیش کرو۔ اگر موافق نہ ہوں تو انہیں دیوار پر مارو ان روایات کو جب قرآن پر پیش کیا گیا تو سورہ الحجر کی آیت ۹ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ کے مخالف پایا۔ لہذا یہ روایات ضعیف ہیں۔

۷۔ جناب ملا محسن فیض الکاشانی تفسیر صافی جلد ۱ ص۳۴ سطر ۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار تحریف قرآن مجید کے مخالف ہیں اور قرآن کی تکذیب کا شبہ ڈالتی ہیں۔ لہذا ان کا رد کرنا بہتر و اولیٰ ہے۔

۸۔ مرجع الاعلیٰ آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابو القاسم الخوئی البیان مقدمہ تفسیر قرآن کے ص۲۳۳ سطر آخر پر فرماتے ہیں کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات اکثر ضعیف السند ہیں

اور بعض اپنے نفس میں سچائی کا احتمال نہیں رکھتیں۔

۹۔ ص۲۲۱ سطر ۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات احاد ہیں جو کہ علم و عمل کے لئے مفید نہیں۔

۱۰۔ ص۲۲۳ سطر ۱ پر محقق کلباسی کا قول تحریر فرماتے ہیں کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات اجماع امت کے خلاف ہیں۔

۱۱۔ جناب قبلہ محمد حسین طباطبائی تفسیر المیزان جلد ۱۲ ص۱۱۱ سطر ۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ تحریف والی روایات احاد ہیں۔

۱۲۔ ص۱۱۵ جلد ۱۲ سطر ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ روایات تحریف یا تو مرسل ہیں یا مقطوع السند ہیں یا ضعیف ہیں۔

۱۳۔ ص۱۲۱ جلد ۱۲ سطر ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ سنی و شیعہ علماء نے جو روایات تحریر کی ہیں اور وہ روایات بھی جو بعض آیات قرآنی نہ ہونے کے بارے میں مروی ہیں وہ سب قرآن مجید کے مخالف ہیں۔

۱۴۔ جناب سید عبدالحسین طیب۔ کلم الطیب کے ص۲۳ سطر ۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ جتنی بھی روایات تحریف قرآن کے بارے میں موصول ہوئی ہیں تمام کی تمام ضعیف ہیں اور کسی طرح بھی قابل اعتماد نہیں اس لئے کہ اس کی چند وجوہات ہیں۔

اوّلاً۔ یہ روایات ایک دوسرے سے متعارض ہیں اور جہاں بھی دو روایات ایک دوسرے سے معارض ہوں درجۂ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہیں۔

ثانیاً۔ روایات تحریف کی مخالف خبریں بہت معتبر ہیں لہذا تحریف والی روایات انکے مقابلے میں قائم نہیں رہ سکتیں۔

ثالثاً۔ وہ تحریفات جو نقل کی جاتی ہیں عبارت میں رکاکت کا سبب بنتی ہیں اور قرآن کو فصاحت و بلاغت سے خارج کر دیتی ہیں۔

رابعاً۔ یہ تمام روایات۔ اجماع عامہ و خاصہ کے خلاف ہیں

خامساً۔ یہ روایات تاویل پر محمول ہیں۔

سادساً۔ جن روایات میں ہکذا انزلت کا ذکر ہے تو اس جگہ تنزیل سے مراد تاویل ہے اس سلسلے میں حدیث حضور اکرم سمجھا ہے۔ ان علینا قرانہ۔ ثم علینا بیانہ۔ ہمارے ذمے ہے قرآن کا نازل کرنا۔ قرآن کا پڑھنا اور اس کا بیان کرنا ہے اللہ کی تعلیم کے مطابق۔

رواۃ تحریف پر ایک نظر

موجودہ قرآن میں کمی و زیادتی نہیں ہے۔ کیونکہ روایات تحریف کے رواۃ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ جناب علامہ جواد البلاغی تفسیر آلاء الرحمان کے مقدمے میں ان کی صحیح پوزیشن واضح کرتے ہیں۔

قد وصف علماء الرجال کلا منہم اما بانہ ضعیف الحدیث فاسد المذہب مجفو الروایۃ واما بانہ مضطرب الحدیث والمذہب یعرف حدیثہ وینکر ویروی عن الضعفاء واما بانہ کذاب متہم لا استحل ان اروی من تفسیرہ حدیثاً واحداً وانہ معروف بالوقف واشد الناس عداوۃ للرضا واما بانہ کان غالیاً کذاباً واما بانہ ضعیف لا یلتفت الیہ ولا یعول علیہ ومن الکذابین واما بانہ فاسد الروایۃ یرمی بالغلو۔

ترجمہ: بے شک علماء رجال نے ان میں سے ہر ایک کو اس بات کا متصف گردانا ہے۔

کہ تحقیق اس کی حدیث ضعیف اور کمزور ہے وہ فاسد المذہب ہے اور اسکی روایات قابل عمل نہیں۔ اور بعض کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اس کا مذہب اور اس کی احادیث دونوں مشکوک ہیں کبھی اس کی حدیث کو اچھا سمجھا جاتا ہے اور کبھی برا۔ اور وہ ضعیف راویوں سے احادیث نقل کرتا ہے۔ اور کسی کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ بہت زیادہ غلط بیان اور ناقابل اعتماد ہے اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی تفسیر سے ایک روایت بھی نقل کروں اور یہ کہ وہ واقفی ہونے میں مشہور ہے اور امام رضا علیہ السلام سے سخت عداوت رکھتا تھا۔ اور کبھی یہ کہ وہ کمزور تھا اور دیکھنے کے قابل ہی نہیں تھا اور اس پر اعتماد اور اعتبار بھی نہیں تھا اور وہ انتہائی غلط بیان راویوں میں سے ہے اور کبھی یہ کہ اس کی روایات بالکل خراب ہوتی ہیں۔ اور اس کی طرف غلو منسوب ہے۔

یہ حال ہے ان راویوں کا جن کی روایات کا سہارا لے کر شیعانِ حیدر کرار کو تحریف کا الزام دیا جاتا ہے۔

حالانکہ سبھی فرق اسلامیہ کے نزدیک مسلمہ اصول ہے کہ روایت کی صحت کے لئے راوی کی حقانیت و صداقت لازم ہے لیکن جب راوی ہی حلقۂ اعتبار سے خارج ہو تو روایت کو کون قبول کرے گا۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

❁

اعتراضات علماء اہل سنت

سابقہ اوراق میں راقم آثم نے عقلی دلائل - آیات قرآن کریم احادیث ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت کردیا ہے کہ قرآن میں کمی ہے نہ زیادتی اور یہ بھی واضح کردیا ہے کہ جن روایات سے تحریف یعنی کمی و زیادتی کا وہم ہوتا ہے وہ خبر احاد اور ضعیف ہیں اور انکے رواۃ بھی درجۂ اعتبار سے ساقط ہیں -

اب علماء اہل سنت کے بودے اعتراضات - رکیک ایرادات - بھونڈے سوالات بے بنیاد الزامات تحریر کرکے ان کی دھجیاں فضاء محیط میں بکھیری جاتی ہیں -

حقیر نے پہلے یار لوگوں کے اعتراض کو نقل کیا ہے اور پھر اس کا عقلی و نقلی ۔ حقیقی و الزامی جواب اس طریقے سے تحریر کیا ہے کہ حقیقت بالکل طشت از بام ہو جائے -

بندہ نے معترضین کے رسائل اور اعتراضات کو تلاش کرکے جمع کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اس موضوع کے تمام اعتراضات کا جواب دوں - تاہم کچھ ایسے اعتراضات بھی آپکو ملیں گے جو کسی دوست نے کتاب یا رسالے میں تو تحریر نہیں کیے البتہ عوام کے اذہان میں بٹھا دیئے گئے ہیں -

امید ہے کہ قارئین با تمکین کسی مذہب کی طرفداری نہ کرتے ہوئے اصلاح کا قصد کرتے ہوئے بالکل خالی ذہن ہو کر اس کا مطالعہ فرمائیں گے - اور فیصلہ کریں گے کہ شریر عناصر نے صرف اپنی دوکان کو چمکانے کے لئے آئمۂ معصومین کے مذہب پر ناجائز الزامات عائد کئے ہیں -

ملاحظہ فرمائیں

اعتراض ۱۰

برِ صغیر کے مشہور علماء اہل سنت غیر شیعہ عوام کو تاثر دلاتے ہیں کہ شیعہ کے آئمہ کے نزدیک قرآن ناقص و زائد ہے ہاں اگر شیعہ سچے ہیں تو وہ اپنے دعویٰ کے اثبات کیلئے کسی امام کا قول تحریر کریں۔ ایسا ہی اعتراض مولانا محمد کرم الدین نے آفتاب ہدایت کے صہ ۵۳ پر کیا ہے۔ اور مولانا عبدالشکور صاحب نے تنبیہ الحائرین کے صہ ۲۲ پر۔

جواب

شیعان حیدر کرار اور انکے آئمہ کے نزدیک موجودہ قرآن کم ہے نہ زائد معترضین کے لئے چند احادیث نقل کی جاتی ہیں امید ہے کہ مطمئن ہو جائیں گے۔

قرآن صامت قرآن ناطق کی نظر میں

ابو السبطین ۔ امیر المومنین ۔ امام المتقین ۔ سید الصادقین ۔ سید المسلمین ۔ سید المومنین قائد الغر المحجلین ۔ یعسوب المومنین ۔ خاتم الوصیین ۔ شیخ المہاجرین ۔ صالح المومنین ۔ مولی المومنین قاتل الناکثین ۔ ذوالقرنین ۔ یعسوب الدین ۔ سلطان المنتجبین ۔ شیر خدا ۔ ناصر مصطفےٰ ۔ وارثِ ہل اتیٰ ۔ مصداق انما ۔ مالک قل کفیٰ ۔ صدیق اکبر ۔ فاروق اعظم ۔ امام البررہ ۔ قاتل الفجرہ ۔ صاحب الرایہ ۔ رایۃ الہدیٰ ۔ امام الاولیاء و صاحب اللواء ۔ نفس رسولؐ ۔ زوج بتولؑ ۔ سید العرب ۔ فاتح خیبر والد شبیر و شبر۔

ے حاشیہ حضرت علیؑ کا قرآن ناطق ہونا۔

ینابیع المودۃ صہ ۵۷ سطر ۸ بمبئی ۔ روضۃ الاحباب جلد ۳ صہ ۲۰۵ منتقب امامت صہ ۱۲۵ سطر ۱۰ ۔

حضرت علی علیہ السلام طلحہ سے دریافت کرتے ہیں۔

١- فاخبرنی عما کتب عمر و عثمان أقرآن کلہ ام فیہ لیس بقرآن قال طلحہ بل قرآن کلہ قال ان اخذتم بما فیہ نجوتم من النار و دخلتم الجنۃ فان فیہ حجتنا و بیان حقنا و فرض طاعتنا۔ (تفسیر صافی جلد ١ صفحہ ٢٦ سطر ١٦)

ترجمہ: حضرت نے پوچھا اے طلحہ جو قرآن حضرت عمر اور حضرت عثمان نے جمع کیا ہے آیا وہ سارے کا سارا قرآن ہے یا اس میں غیر قرآن بھی ہے طلحہ نے جواب دیا کہ وہ سارے کا سارا قرآن ہے۔ حضرت علیؑ نے طلحہ سے فرمایا جو کچھ اس میں ہے اگر اس پر عمل کرو گے تو نار جہنم سے نجات پاؤ گے۔ اور سب جنت میں جاؤ گے تحقیق اس میں ہماری حجتیں ہیں۔ ہمارے حق کا بیان ہے اور ہماری اطاعت کے فرض ہونے کا تذکرہ ہے۔

حضرت علیؑ نے حضرت عثمان کے جمع کردہ قرآن کی تصدیق فرما کر اس کے کم و زائد ہونے کے شبہ کو ہمیشہ کے لئے ختم فرما دیا۔

اعتراض نمبر ٢

حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا باعث نجات ہے لیکن یہ تو نہیں فرمایا کہ یہ قرآن زائد ہے نہ کم۔

جواب

میرے مہربان اگر عبارت پر غور فرماتے تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ اچھا ابھی وقت ہے ذرا تعصب کی عینک اتار کر ذرا بنظر انصاف عبارت کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت

علیؑ نے پوچھا اے طلحہ أفكل ان كله كيا قرآن مکمل ہے ۔ اس کے جواب میں طلحہ نے جواب دیا بل كله ہاں حضرت عمر و حضرت عثمان کا جمع کردہ قرآن مکمل ہے ۔ کیا اس سے کمی کی تردید نہ ہو گئی ؟ اور تمام ہونے کی تصدیق نہ ہو گئی ؟

پھر حضرت علیؑ نے دوسرا سوال کیا ام فيه ما ليس بقرآن ؟ یا اس میں غیر قرآن بھی ہے اس کے جواب میں حضرت طلحہ کا كله کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں ایک لفظ بھی غیر قرآن نہیں ۔

ذرا اس سے آگے چلیے اور اس جملے کو بنظر عمیق دیکھئے ۔ پڑھیئے اور سوچیئے ۔ ان اخذتم بما فيه ۔ اگر تم اس پر عمل کرو گے جو کچھ اس میں ہے ۔ حضرت علی نے لفظ ما سے عمومیت پیدا کر کے قرآن کے ہر لفظ کی تصدیق کر دی ۔ اور وضاحت فرما دی کہ اس قرآن سے جس پر بھی عمل کرو گے نجات پا جاؤ گے دوزخ سے ۔ داخل ہو جاؤ گے جنت میں اور یہ بھی نہ کہا کہ اس قرآن میں ہماری حجت نہیں ۔ نہیں ایسا بالکل نہ کہا اسی قرآن میں ہماری حجت ۔ ہمارے حق کا بیان بھی ۔ ہماری اطاعت کا فرض ہونا بھی ہے ۔ یہ سب کچھ اس عبارت میں ہے بشرطیکہ نظر انصاف بھی تو ہو ۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

۲۔ انا لم نحكم الرجال وانما حكمنا القرآن وهذا القرآن انما هو خط مسطور بين الدفتين لا ينطق بلسان ولا بد له من ترجمان ۔ (نہج البلاغہ ص۸۳ ۔ ایران)

ترجمہ: اے گروہ انسان یاد رکھو ہم نے انسان کو فیصلہ کرنے والا نہیں بنایا۔

بلکہ ہم نے قرآن کو حکم مانا ہے سوائے اس کے نہیں کہ قرآن دو دفتیوں کے درمیان تحریر شدہ ہے لیکن وہ زبان سے نہیں بولتا بلکہ اس کے لئے ترجمان کی ضرورت ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے انّما کلمہ حصر کے استعمال سے بے شک رفع و دفع کر دیا ہے کہ قرآن میں کمی و زیادتی ہے۔ اگر قرآن ناقص و زائد ہوتا تو اسے کبھی حکم نہ مانتے لیکن بصد افسوس کہنا پڑتا ہے کہ قرآن مجید کو نوک نیزہ پر بلند کرنے والے شیعان حیدر کرار کو الٹا قرآن کا منکر کہتے ہیں۔

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

۳۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔ کہ سوائے اس کے نہیں کہ ہم نے دونوں کو حکم اس لئے بنایا کہ وہ قرآن کے زندہ کو زندہ اور قرآن کے مردہ کو مردہ کریں۔ قرآن کے زندہ کرنے کا مقصد اس پر متفق ہونا ہے اور اسے مردہ کرنے سے مراد اس سے کنارہ کشی ہے۔ اگر قرآن ہمیں مخالفین کے مطالبہ کی طرف بلائے تو ہم سرخم کر لیں اور اگر انہیں ہماری طرف کھینچے تو انہیں ہمارا اتباع کر لینا چاہیئے۔

(نہج البلاغہ ص۳۵۸ ایران)

۴۔ تعلموا القرآن فانّہ احسن الحدیث و تفقھوا فیہ فانہ ربیع القلوب واستشفوا بنورہ فانہ شفاء الصدور واحسنوا تلاوتہ فانّہ انفع القصص۔

(نہج البلاغہ ص۳۷ ایران)

ترجمہ: تم قرآن کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ یہ سب سے اچھی حدیث ہے۔ تم اس میں غور و فکر کرو کیونکہ یہ دلوں کو مسرور کرنے والا ہے۔ اس کے نور سے

شفا تلاش کرو کیونکہ یہ سینے کی بیماریوں کی شفا ہے اور اچھے طریقے سے تلاوت کرو کیونکہ یہ نافع ترقصوں میں سے ہے۔

۵- واستمتعوا لنعمة الله عليكم بالصبر على طاعة الله والمحافظة على ما استحفظكم من كتابه - (نہج البلاغہ ص۱۲۱ - ایران)

ترجمہ: تم اللہ کی نعمت کو اللہ کی بندگی پر صبر کے ساتھ پورا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں اپنی کتاب سے دیا ہے اسے محفوظ رکھو۔

۶- وعليكم بكتاب الله فانه الحبل المتين والنور المبين والشفاء النافع والعصمة للمتمسك - (نہج البلاغہ ص۱۳۰ سطر۱۳ - ایران)

ترجمہ: اور تم کتاب خدا کو اپنے اوپر لازم گردانو کیونکہ یہ نہ ٹوٹنے والی رسی ہے اور ظاہر و باہر نور ہے اور نفع دینے والی شفا ہے اور دامن تھامنے والے کو ہر خطرے و بلا سے محفوظ رکھنے والی ہے۔

۷- ان هذا القرآن هو الناصح الذی لا یغش - والهادی الذی لا یضل والمحدث الذی لا یکذب وما جالس هذا القرآن احد الا قام عنه بزيادة او نقصان زيادة فی هدی ونقصان من عمی الی آخره - (نہج البلاغہ ص۱۲۳ - ایران)

ترجمہ: یہ قرآن ایسا نصیحت دینے والا ہے جس میں ذرا بھی خیانت کی بو نہیں اور ایسا ہدایت کرنے والا ہے کہ ہرگز گمراہ نہیں کرتا۔ یہ ایسا مخبر ہے کہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ جو کبھی اس قرآن کے پاس بیٹھے گا وہ اس حالت میں اسکے پاس سے اٹھے گا۔ یا تو اس کے کمال میں زیادتی ہوگی یا نقص آگیا ہو۔ زیادتی

تو ہدایت کی وجہ سے ہوتی ہے اور نقصان اندھے پن کی وجہ سے۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین البیت الذی یقرأ فیہ القرآن و یذکر اللہ عزوجل تکثر برکتہ و تحضرہ الملائکۃ و تھجرہ الشیطان ویضئ لاھل السماء کما یضئ الکواکب لاھل الارض وان البیت الذی لا یقرأ فیہ القرآن ولا یذکر اللہ عزوجل فیہ تقل برکتہ تھجرہ الملائکۃ وتحضرہ الشیاطین۔ (اصول کافی ص۴۶۶ ۔ نولکشور)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا، جس گھر میں قرآن پڑھا جائے، اللہ کا ذکر ہو۔ اس گھر میں برکت زیادہ ہوتی ہے۔ فرشتے حاضر ہوتے ہیں شیطان بھاگ جاتے ہیں اور وہ گھر اہل آسمان کے نزدیک روشن ہوتا ہے۔ جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں اور وہ گھر جس میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ نہ ہی ذکر الٰہی کیا جائے اس گھر سے فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور شیاطین آجاتے ہیں۔

۹۔ اپنے بیٹوں کو وصیت فرماتے ہیں

لا یسبقکم بہ غیرکم۔ (نہج البلاغہ ص۵۳ جلد ۲)

ترجمہ: اے بیٹو قرآن کے میدان میں کوئی اور تم سے سبقت نہ لے جائے۔

۱۰۔ مالک اشتر کو مصر کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا

امرہ بتقوا اللہ واتباع ما امر بہ فی کتابہ

ترجمہ: ان کو حکم دیا کہ تقویٰ سے اس کی اطاعت کرنا اور جو کچھ اس نے قرآن میں

فرمایا ہے اس کی اطاعت کرنا۔

۱۱۔ حارث ہمدان کو فرماتے ہیں۔

وتمسک بحبل القرآن واستنصحه احل حلاله وحرم حرامه

(نہج البلاغہ جلد ۳ ص۲۱)

ترجمہ: اے حارث قرآن کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اس سے نصیحت لو۔ اس کے حلال کو حلال اس کے حرام کو حرام جانو۔

۱۲۔ اصحاب کو وصیت فرماتے ہیں

اعلموا ان القرآن هدی النهار و نور اللیل المظلم علی ما کان من جهد و فاقه۔ (اصول کافی جلد ۲ ص۶۰۰ سطر ۹ مکتبہ اسلامیہ تہران)

ترجمہ: تم جان لو کہ یہ قرآن دن کی ہدایت اور تاریک رات کا روشنی ہے جو سخت ترین ضرورت کے موقعہ پر کارآمد ہے۔

۱۳۔ کتاب اللہ بین اظهرکم ناطق لا یعیی لسانه و بیت لا تهدم ارکانه وعزة لا تهزم اعوانه۔ (نہج البلاغہ جلد ۱ ص۲۷)

ترجمہ: اے لوگو خدا کی کتاب تمہارے سامنے ہے یہ ایسی بولنے والی ہے کہ جس کی زبان تھکتی نہیں۔ ایسا مضبوط گھر ہے کہ جس کے ستون گرنے والے نہیں اور ایسی عزت ہے کہ جس کے طرفدار شکست کھانے والے نہیں۔

۱۴۔ نہج البلاغہ ص۱۲ پر فرماتے ہیں

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے کتاب آئی ہے جس میں حلال حرام، فرائض وفضائل۔ ناسخ ومنسوخ۔ رخصت وضروریات۔ خاص وعام

مرسل و محدود ۔ محکم و متشابہ ہیں۔ جس کا اجمالی تذکرہ کیا گیا ہے اور اسکی
گہرائیاں بیان ہو چکی ہیں۔

۱۵۔ نہج البلاغہ صـ۳۰۳ طبع مصر پر ہے ۔

اے لوگو تم پر کتاب خدا کا تمسک لازم و ضروری ہے ۔ یہ کتاب چمکنے والا
نور ہے ۔ نفع دینے والی شفا ہے ۔ تشنگان ہدایت کی سیرابی کا سامان اور
تمسک کرنے والوں کی محافظت اور تعلق رکھنے والوں کی نجات ہے ۔ یہ کتاب
ٹیڑھی ہوتی نہیں اور صراط مستقیم سے مڑتی نہیں کہ اسے پلٹایا جائے ۔ اسے
بار بار پڑھنا اور کانوں سے سننا پرانا نہیں کر سکتا ۔ جو اس کے مطابق کہے وہ
سچا ہے جو اس پر عمل کرے وہ کامیاب و کامران ہے ۔

۱۶۔ من لا یحضرہ الفقیہ صـ۳۴ باب الفردمن میں ہے ۔

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے محمد حنفیہ کو وصیت فرمائی ۔ تجھ پر اس
موجودہ قرآن کا پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور شب و روز
میں اس کی تلاوت کرنا لازم ہے ۔ یہ عہد خدا ہے اور واجب ہے ۔

حضرت علیؑ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ موجودہ قرآن میں غیر قرآن نہیں ورنہ یہ نہ فرماتے
کہ جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا ۔

۱۷۔ نہج البلاغہ صـ۳۰۳ طبع مصر پہ ہے ۔

خدا سے ڈرو اے لوگو! اللہ کی کتاب کے بارے میں جس کی حفاظت کا
اس نے تم سے مطالبہ کیا اور اس کے حقوق کا تمہیں امین بنایا ۔ خدا نے تمہیں
فضول خلق نہیں کیا اور نہ ہی تمہیں مہمل و بے کار چھوڑا اور نہ ہی جہالت و تاریکی

میں تم کو ایسے ہی ترک کر دیا۔ اس نے تمہارے احوال کو نا مزد کیا اور تم پر کتاب
نازل فرمائی جس میں ہر شئی کا بیان ہے اور اس نے تمہارے درمیان ایک
زمانہ تک نبی کو رکھا حتیٰ کہ اللہ نے تمہارے لئے اور ان کے لئے نازل شدہ
کتاب میں اپنے پسندیدہ دین کو مکمل فرما دیا۔

امام اوّل نے اس جملے سے کمی وزیادتی کی نفی فرمادی کہ اس میں ہر شئی کا بیان ہے
ظاہر ہے کہ جب آیات ناقص ہونگی تو کلیت کا دعویٰ بے معنی ہوگا۔

اعتراض نمبر ۳

بعض دوستوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت علیؑ نے یہ موجودہ قرآن کی شان بیان نہیں
کی۔ بلکہ اس کی بیان کی ہے جو انہوں نے خود مرتب فرمایا تھا اور جسے امام مہدیؑ لائیں گے۔

جواب

میرے مہربان۔ کیوں سیدھے سادھے مسلم بھائیوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے
ہو۔ حقیقت تو واضح ہے کہ حضرت علیؑ نے یہ سب کچھ موجودہ قرآن کے بارے فرمایا ہے
(۱) حضرت طلحہ سے دریافت کیا فاخبرنی عما کتب عمر و عثمان۔ کہ جو قرآن حضرت
عمر اور حضرت عثمان نے جمع کیا آیا وہ مکمل ہے یا اس میں غیر قرآن ہے۔
(۲) حکمین کے وقت اسی قرآن کو فیصل مانا۔
(۳) حضرت علیؑ نے اپنے ارشادات میں امت مسلمہ کو قرآن کی تلاوت وسماعت کا
حکم فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ عوام کے پاس جو قرآن ہوگا اسی کی تلاوت وسماعت
کا حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ جو قرآن حضرت امام مہدیؑ کے پاس ہے وہاں تک تو ابھی
عوام کی رسائی نہیں۔

(۴) ایک عبارت تحریر کردی گئی ہے جس میں آپ کا ارشاد ہے ۔ کتاب اللہ بین اظہرکم ناطق ۔ کہ اللہ کی کتاب جو تمہارے درمیان ہے وہ بولنے والی ہے ۔ دیکھئے پیچھے ص ۱۱
ظاہر ہے کہ مومنین کے پاس موجودہ قرآن ہوگا نہ کہ کوئی اور ۔

۱۸ ۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں ۔

عن الزہری قال سمعت علی بن الحسین علیہما السلام یقول آیات القرآن خزائن فکلما فتحت خزانۃ ینبغی لک ان تنظر مافیہا ۔
(اصول کافی جلد ۲ ص ۶۰۹ سطر آخر)

ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں قرآن کی آیات خزانے ہیں ۔ جب بھی کسی خزانے کو کھولا جائے تو دیکھو کہ اس میں کیا ہے ۔

امام چہارم کے فرمان سے بھی واضح ہو گیا کہ اس قرآن میں زیادتی نہیں ۔ اسی لئے تو فرمایا جب بھی کسی خزانے کو کھولا جائے تو دیکھو کہ اس میں کیا ہے ۔ اگر اس میں آیات زیادہ ہوں اور کھولنے سے اتفاقاً وہی نکل آئے تو اس میں خزانے کہاں سے آئے ۔

۱۹ ۔ آپ فرماتے ہیں

لومات من بین المشرق والمغرب لما استوحشت بعد ان یکون القرآن معی ۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۵۳۰)

ترجمہ: اگر اہل مشرق و مغرب مرجائیں تو میں متوحش نہ ہوں گا جبکہ قرآن میرے ساتھ ہو ۔

اب ذرا دیگر آئمہ کے اقوال ملاحظہ فرمائیے۔

جن کی روح ایک تقی پیکر بدلے ہوئے۔ تو را ایک نقا فانوس بدلے ہوئے نمانہ ایک تقی نمازی بدلے ہوئے۔ تصویر ایک تقی ذہن بدلے ہوئے۔ جن کے ارادے عروج کی معراج۔ جن کا کردار قرآن کی تفسیر۔ یقین ان کا شعار۔ سکون انکے چہرے کا غازہ۔ حق پہ ناز کرنے والے۔ صداقت کا پرچار کرنے والے شجاعت میں بے نظیر۔ جرأت میں بے عدیل۔ علم لدنی کے مالک۔ اچھے کردار کے خالق۔ خدا کی پہچان۔ حضور کی جان۔ ناطق قرآن۔ وارث فرقان۔ صاحبان کمال۔ حاملان نیک خصال۔ سب سید۔ سب جید۔ سب لاریب۔ سب بے عیب سب معصوم۔ سب مخدوم۔ والی ملک ولایت۔ رہبر آسمان صداقت۔ مالک خلافت ارض۔ افتخار دین و دنیا۔ شروط لا الہ۔ وارثان محمد رسول اللہ۔ محبوبان کبریا۔ خیر الوریٰ مالکان کون و مکان۔ سرداران انس و جان۔ خدا کی منہ بولتی زبان۔ جو علم میں حلم میں شجاعت میں سخاوت میں زہد میں جہد میں کمال میں جمال میں خصال میں فضائل میں عزت میں ہیبت میں ذات میں صفات میں کمالات میں حسنات میں بالکل حضور اکرمؐ کی تصویر تھیں۔

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

فعليكم بالقرآن فانه شافع مشفعٌ وماحل صدق ومن جعله امامه قاده الى الجنة ومن جعله خلفه ساقه الى النار هو الدليل يدل على خير سبيل وهو كتاب فيه تفصيل و بيان وتحصيل وهو الفصل ليس بالهزل۔ (اصول کافی جلد ۲ ص ۵۹۹ سطر آخر)

ترجمہ: تم پر قرآن شریف کا پڑھنا اور عمل کرنا لازم ہے کیونکہ قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول ہونے والی ہے۔ شکایت اور تصدیق کرنے والا ہے جس شخص نے اسے امام بنا لیا یہ اسے بہشت میں لے جائے گا۔ اور جس نے اسے پس پشت ڈال دیا۔ اسے یہ دوزخ میں لے جائے گا۔ یہ وہ دلیل ہے جو اچھے راستے کی طرف دلالت کرتی ہے اور وہ کتاب ہے جس میں تفصیل و بیان تحصیل علوم اور فیصلہ کرنے والی ہے۔ بے ہودہ باتیں کرنے والی نہیں۔

ناقص و زائد کتاب میں تفصیل و تحصیل۔ مانعیت و جامعیت ناممکن ہے۔

۲۲- قال ایوب سمعت ابا عبد اللہ یقول کلّ شیئ مردود الی الکتاب و السنۃ و کل حدیث لا یوافق کتاب اللہ فہو زخرف۔

(اصول کافی ص۶۹ سطر ۹ ، وافی ص۶۷ سطر ۱۲)

ترجمہ: حضرت ایوب روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر چیز کتاب خدا اور سنت رسولؐ کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور جو بھی حدیث کتاب خدا کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی ہے۔

ناقص کتاب اس معیار پر پوری نہیں اتر سکتی۔

۲۳- عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہؑ یقول ان القرآن زاجر و آمر یامر بالجنۃ و یزجر عن النار۔

(اصول کافی جلد ۲ ص۶۰۱ سطر ۳ ۔ الوافی جلد ۲ ص۲۶۱ سطر ۳)

ترجمہ: حضرت ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے سُنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ قرآن روکنے والا اور حکم دینے والا ہے جنت کی طرف جانے کا حکم اور جہنم میں جانے سے روکتا ہے۔

۲۴۔ عن طلحہ بن زید عن ابی عبد اللہ قال ان ھٰذا القرآن فیہ منار الھدیٰ و مصابیح الدجی فلیجل جال بصرہ و یفتح للضیاء نظرہ فان التفکر قلب البصیر کما یمشی المستنیر فی الظلمات بالنور۔ (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۰۰ سطر ۵ - الوافی جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ سطر ۲)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تحقیق یہ قرآن ہے اس میں ہدایت کے منار ہیں تاریکی کے چراغ ہیں جسے مطلوب ہو وہ اس سے اپنی بصیرت کو جلا دے اور روشنی کے لئے اپنی نظر کو کھولے۔ کیونکہ تفکر بالبصیرت لوگوں کی زندگی ہے جس طرح تاریکیوں میں طالب نور نور کے ساتھ چلتا ہے۔

۲۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہی کتاب یوم جزا کے دن اپنے عاملین کی شفاعت اور منکرین کی شکایت کرے گی۔

(اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۰۱ سطر ۸ - الوافی جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱)

۲۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے سورہ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھا اس پر برکت نازل ہوتی ہے۔ اور جو دو مرتبہ پڑھے اس کے گھر والوں پر برکت نازل ہوتی ہے اور جو تین مرتبہ پڑھے تو اس کے گھر والوں پر اور اس کے

پڑوسیوں پر برکت نازل ہوتی ہے۔ جو بارہ مرتبہ پڑھے تو اللہ اس کے لئے جنت میں بارہ محل بنا دے گا۔ جو اسے سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کے پچیس سالہ گناہ بخش دیئے جائیں گے سوائے خونریزی اور نہب اموال کے۔ جو چارسو مرتبہ پڑھے گا تو پڑھنے والے کیلئے ان چار شہیدوں کا ثواب ہوگا کہ جن کے گھوڑوں کے پاؤں کاٹ دیئے گئے ہوں اور ان کا خون بہایا گیا ہو اور جس نے شب و روز ہزار مرتبہ پڑھا تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا۔ جب تک اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ (اصول کافی جلد ۳ صفحہ ۶۲ سطر ۱۱)

۲۷۔ لو قرأت الحمد علی میت سبعین مرۃ ثم ردّت فیہ الروح ماکان ذالک تعجبا۔ (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳ سطر ۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن فضل النوفلی سے روایت ہے کہ صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر مردے پر ستر مرتبہ سورہ الحمد پڑھی جائے اور پھر اس میں روح لوٹ آئے تو تعجب کی بات نہیں۔

۲۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص تلاوت قرآن کو سنے۔ خدا اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ اور ایک برائی مٹا دیتا ہے۔

(اصول کافی صفحہ ۶۶ نولکشور)

اگر قرآن میں غیر قرآن آیات ہوں تو ان کے بدلے تو نیکیاں نہیں ملیں گی۔ برائیاں نہیں مٹیں گی۔

۲۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس گھر میں مسلمان رہتے ہوں۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوں تو وہ گھر اہل آسمان کو اس طرح نظر آتا ہے جس طرح

اہل ارض کو کوکب دری نظر آتا ہے۔ اس گھر میں برکت ہوتی ہے اور رحمت کے ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ (اصول کافی ص۶۶)

۳۰۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حافظ القرآن العامل بہ مع السفرۃ الکرام البررۃ۔ (اصول کافی ص۶۵۶ نولکشور)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کا حافظ و عامل عزت دار تابعدار رکھنے والے فرشتے کے ہمراہ ہوگا۔

اگر قرآن سے کچھ آیات کم ہوں تو کوئی بھی شخص پورے قرآن کے حافظ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

۳۱۔ من قرأ القرآن فہو غنی ولا فقر بعدہ والا مابہ غنی۔ (اصول کافی ص۶۵۸ نولکشور)

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے قرآن شریف پڑھا وہ غنی ہے اور اس کے بعد وہ فقیر نہیں۔

اگر قرآن سے کچھ آیات ضائع تصور کی جائیں تو مستغنی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۳۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ینبغی للمومن ان لایموت حتی یتعلم القرآن او ان یکون فی تعلیمہ۔ (اصول کافی ص۶۵۸ نولکشور)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں مومن کے لئے ضروری ہے کہ جب تک وہ قرآن نہ سیکھ لے۔ یا اس کی تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو موت کی خواہش نہ کرے۔

اگر اس میں زیادتی ہوتی تو واضح فرما دیتے کہ اس آیت کے سوا باقی سب سیکھنا کیونکہ یہ قرآن نہیں۔

۳۳۔ قال ابوعبداللہ علیہ السلام انّ العزیز الجبار انزل علیکم کتابہ وھو الصادق البار فیہ خبرکم وخبر من قبلکم وخبر من بعدکم وخبر السماء والارض ولو اتاکم من یخبرکم عن ذالک تعجبتم۔

(اصول کافی ص۶۵۵ نولکشور)

ترجمہ: صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تحقیق عزیز الجبار اللہ تعالےٰ نے تم پر قرآن شریف نازل فرمایا اور وہ سچا اور صاحب احسان ہے اور اس کتاب میں تمہارا، تم سے پہلوں اور پچھلوں اور آسمان و زمین کا بیان ہے۔ اگر مخبر صادق تمہیں اس سے خبردار کرے تو تم حیران رہ جاؤ۔

اگر قرآن میں کمی ہوتی تو اتنی جامعیت کا ذکر نہ فرماتے۔

۳۴۔ عن سفیان بن سمط قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن تنزیل القرآن قال اقرؤا کما علمتم۔ (اصول کافی ص۶۵۶ نولکشور، صافی شرح کافی)

ترجمہ: سفیان بن سمط سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ترتیل قرآن کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا کہ جسطرح تمہیں پڑھایا گیا ہے اس طرح پڑھو۔

۳۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ثلاثۃ یشکون الی اللہ عز وجل مسجد خراب لا یصلی فیہ احد وعالم بین جہال ومصحف معلق قد وقع علیہ الغبار ولا یقرأ فیہ۔ اصول کافی ص۶۶۳ نولکشور

حاشیہ ۱: کنز العمال جلد ۶ ص۴۶، منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۹۰۔ پر جناب علی المتقی الہندی تحریر فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تین چیزیں اللہ کے پاس فریاد کریں گی۔ قرآن مجید، مسجد اور اہل بیت حضور اکرم

(بقیہ حاشیہ ص۱۲۷ پر)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزیں اللہ تعالےٰ سے یوم قیامت شکایت کریں گی ایک ویران مسجد جس میں محلے والے نماز نہ پڑھیں دوسرا جاہل لوگوں میں رہنے والا عالم جس سے وہ مسئلہ نہ پوچھیں اور تیسرا قرآن شریف جو کھونٹی پہ لٹکا رہے اور اس پہ خاک وغبار پڑ رہا ہو مگر اسے کوئی پڑھے نہیں۔

اگر قرآن میں تحریف ہوتی تو قیامت کے دن اس کی بھی شکایت کرے گا جبکہ ایسا ثابت نہیں ہے۔

۳۶۔ عن عبد الاعلیٰ معلی آل سام قال سمعت ابا عبد اللہ یقول واللہ انی لاعلم بکتاب اللہ من اولہ الی آخرہ کانہ فی کفی فیہ خبر السماء وخبر الارض وخبر ما کان وخبر ما ھو کائن قال اللہ عز وجل فیہ تبیان کل شیٔ۔ (اصول کافی ص۱۲۲ جلد ا نولکشور)

ترجمہ: حضرت عبد الاعلیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدائے ذو الجلال کی قسم میں قرآن کو اس کے اول اور آخر تک کو جانتا ہوں۔ گویا وہ میری ہتھیلی میں ہے اس میں زمین و آسمان کی خبر ہے۔ اس میں گزرے ہوئے زمانے اور خبریں ہیں اللہ نے خود فرمایا کہ کتاب میں ہر ایک چیز کو بیان کر دیا گیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ ص۱۲۶ سے آگے)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قرآن کہے گا مجھے جلایا گیا۔ مسجد کہے گی میری بے حرمتی کی گئی۔ اہل بیت وعترت کہیں گے ہمیں قتل کیا گیا۔

اگر قرآن مجید میں کمی ہوتی تو امام پاک فیہ تبیان کل شئ نہ فرماتے اگر زیادتی ہوتی

تو اسے قرآن نہ فرماتے۔

۳۷۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من قرء القرآن قائماً فی صلوٰۃ کتب

اللہ لہ بکل حرف مائۃ حسنہ ومن قرء فی صلوٰۃ جالساً کتب

اللہ بکل حرف خمسین حسنۃ ومن قرء غیر صلوٰۃ کتب اللہ

بکل حرف عشر حسنات۔ (اصول کافی جلد ۲ صلالا سطر ۳ ایران۔

وافی جلد ۲ صلا ۲۶۵ سطر ا ایران۔

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں جس شخص نے کھڑے ہو کر

نماز میں قرآن شریف پڑھا اللہ تعالےٰ نے اس کے ہر ایک حرف کے بدلے

میں ایک سو نیکی تحریر کر لی اور جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا اللہ تعالےٰ

نے اس کے ہر ایک حرف کے بدلے پچاس نیکیاں لکھیں اور جس کسی نے نماز

کے بغیر قرآن پڑھا اللہ تعالےٰ نے ہر ایک حرف کے بدلے میں دس

نیکیاں تحریر فرمائیں۔

یہ مسلم الثبوت حقیقت ہے کہ اگر غیر قرآن کو قرآن سمجھ کر پڑھیں گے گناہ گار

بھی ہوں گے اور نماز بھی باطل۔

۳۸۔ عن عبد الرحمان بن کثیر عن ابی عبد اللہ قال الذی عندہ علم من

الکتاب انا اتیک قبل ان یرتد الیک طرفک قال ففرج ابو عبد اللہ

علیہ السلام بین اصابعہ فوضعھا فی صدرہ ثم قال وعندنا واللہ

علم الکتاب کلہ[1] ۔ (اصول کافی ص۲۵۷ نولکشور)

ترجمہ: عبدالرحمان بن کثیر سے روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ واصف بن برخیا کے پاس کتاب الٰہی کا تھوڑا سا علم تھا۔ اس نے کہا میں تخت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لاتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے اپنی انگلیاں کھولیں اور انہیں اپنے سینہ پر رکھ کر فرمایا۔ اللہ کی قسم ہمارے پاس تمام کتاب کا علم ہے۔

امام پاک نے فرمایا وعندنا واللّٰہ علم الکتاب کلہ ۔ اور ہمارے پاس خدا کی قسم تمام کتاب کا علم ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن مکمل ہے کیونکہ اگر ناقص ہے تو تمام کتاب کا علم کیسے حاصل ہوگا۔

یہ ایسا صاف وسادہ مفہوم ومقصود ہے جسے کوئی بھی صحیح الدماغ اور سلیم الطبع شخص صحیح تسلیم کرنے میں عذر نہیں کرے گا۔

۳۹۔ قال ابو ابراھیم من استکفی بآیۃ من القرآن من الشرق الی المغرب کفی اذا کان بیقین۔ (اصول کافی جلد ۲ ص۶۲۳ سطر ۱۷۔ ایران)

ترجمہ: حضرت ابو ابراہیم فرماتے ہیں کہ جس نے آیت قرآن کے ذریعے شرق سے غرب تک کی کفایت چاہی اگر یقین کے ساتھ ہے تو کفایت ہو جائے گی۔

حاشیہ ۱: عن محمد بن حنفیہ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن ابی طالب ۔ ترجمہ: "محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اس آیت ومن عندہ علم الکتاب سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں"۔ (شواہد التنزیل جلد ۱ ص۳۰۷ بیروت، مناقب مغازلی ص۳۱۴ سطر ۵ ایران، ارجح المطالب ص۱۰ سطر ۱۲ ص۱۴ سطر ۲، ینابیع المودۃ ص۱۰۵ سطر ۵ بمبئی کوکب دری ص۱۳۲ سطر ۱۶)

حضرت علی نقیؑ کا فیصلہ

ذیل میں وہ مراسلہ تحریر کیا جا رہا ہے جو دسویں امام حضرت علی نقی علیہ السلام نے اہل اہواز کو بھیجا تھا۔ اس کا ایک ایک لفظ قارئین سے انصاف کا داعی ہے۔

۴۰۔ ان القرآن حق لا ریب فیہ عند جمیع فرقہا فھم فی حالۃ الاجماع علیہ مصیبون وعلی تصدیق ما انزل اللہ مھتدون ویقول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تجتمع امتی علی الضلالۃ فاخبر صلعم ان ما اجتمعت علیہ الامۃ ولم یخالف بعضھا بعضا ھو الحق۔

(احتجاج طبرسی جلد ۲ ص۲۵۱ سطر ۱۲ ایران)

ترجمہ: تحقیق یہ قرآن حق ہے اس میں کسی قسم کا شک نہیں یہ بات تمام فرقوں کے نزدیک مسلم ہے اور یہ بات حد اجماع میں داخل ہو گئی ہے اور یہ تمام فرقے اس اجماع میں ہدایت مومنینی پر ہیں کیونکہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی پس اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس پر تمام لوگ جمع ہو جائیں اور آپس میں مخالفت نہ کریں وہ حق ہے۔

امام علی نقی علیہ السلام کے مراسلے سے چند امور واضح ہوتے ہیں۔

اولاً: تمام فرقوں کے نزدیک یہ متفقہ طور پر قرآن ہے۔

ثانیاً: تمام فرقوں کا اس پر اجماع ہے۔

ثالثاً: یہ اجماع صحیح ہے۔

نتائج

گذشتہ اوراق میں آئمہ معصومینؑ کے چند فرامین سے ناقابل تردید حقائق و دقائق،

روز روشن کی طرح واضح اور آشکار نظر آتے ہیں۔ اگر اہل انصاف تعصب کی عینک اُتار کر ملاحظہ فرمائیں گے تو شیعہ کے نزدیک قرآن مجید کو کامل و اکمل پائیں گے۔ مذکورہ احادیث معصومین علیہم السلام سے مندرجہ ذیل نکات پیدا ہوتے ہیں۔

۱۔ حضرت علی علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے موجودہ قرآن کو مکمل فرمایا۔

۲۔ امام علی نقی علیہ السلام نے مراسلہ اہواز میں اجماع کو ثابت فرمایا۔

۳۔ آئمہ نے موجودہ قرآن پر عمل کرتے۔ اس کی تلاوت کرتے۔ اس کے حکم کی تعمیل کرتے اور اس کے نہی سے محفوظ رہنے کا حکم فرمایا۔

۴۔ آئمہ نے صرف پڑھنے ہی کا حکم نہیں فرمایا بلکہ اس کے متعلق و متمسک کو ناجی اور اس کے تارک کو خاسر و ہالک فرمایا۔

بہر حال ایسے ہی عمدہ مطالب واضح ہوتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کے نزدیک موجودہ قرآن تحریف اور کمی و زیادتی سے مبرہ و منزّہ ہے۔

اب ہم علما و اہل سنت کو کس زبان سے سمجھائیں کہ آئمہ کے ان معجزنما کلاموں کے بعد بھی ہم تحریف کے مجرم ہیں۔ کیا تمہارے پاس کوئی اہل عقل نہیں کیا تمہاری محفل میں کوئی اہل دماغ نہیں۔ کیا تم واقعی عدل و انصاف سے دیوالیہ ہو تو خدا آپ پر رحم فرمائے اور آئمہ کے ان فصیحانہ و بلیغانہ ارشادات کی روشنی میں شیعیان حیدر کرار کے عقیدے کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سمجھ میں نکتۂ توحید تو آسکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کیجیے

اعتراض ۴

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض ۹۴۲ میں فرماتے ہیں کہ ان روایات میں فضائل قرآن ہیں جس کے ہم بھی قائل ہیں۔ تم بھی لیکن یہاں بحث فضائل کی نہیں بلکہ ایمان بالقرآن کی ہے۔

جواب

جناب قبلہ صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں خدا انکو مناسب مقام میں جگہ دے اگر وہ آج موجود ہوتے تو مذہب شیعہ کا ایک حقیر و ناچیز طالب علم ان کی خدمت میں درخواست کرتا کہ حضور انور ایمان کے بغیر بھی کسی چیز کی فضیلت بیان کی جاتی ہے اور فضیلت بھی محض فضیلت نہیں بلکہ تمام دار و مدار ہی اسی پہ ہے یہ بات تو سیدھے سادھے لوگ بھی جان سکتے ہیں کہ جن کا جس چیز پر ایمان نہ ہو وہ عقیدتمندوں کو اس کے تمسک کا حکم کبھی نہیں فرمائیں گے۔

اعتراض ۵

جناب قبلہ مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض ۹۴۲ میں فرماتے ہیں کہ کیا فضیلت کے باب میں موجودہ قرآن کی قید دکھا سکتے ہو۔

جواب

جی ہاں ضرور۔ مرحوم تو جہان فانی سے تشریف لے گئے البتہ انکے معتقدین موجود ہیں اگر میرا رسالہ ان تک پہنچے تو وہ اپنے مرشد و مولا کے سوال کا جواب تسلی سے پڑھیں۔

بندہ نے صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۳۰ تک اعتراض ۱ کے جواب میں آئمہ معصومین

علیہم السلام کے اقوالات تحریر کر دیئے ہیں تا رئین اور معترضین اطمینان قلب کے لئے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

یہاں صرف چند اشارے تحریر کئے جاتے ہیں تاکہ خلاصہ ذہن نشین ہو جائے۔

صفحہ نمبر ۱۱۲ حضرت علیؑ نے طلحہؓ سے تصدیق کروالی کہ حضرت عمر و عثمان کا جمع کردہ مکمل قرآن ہے کم ہے نہ زائد۔ اس پر عمل کرنے سے دوزخ سے نجات اور جنت میں اعلیٰ مقام مل جائے گا۔ اس میں آلِ محمدؐ کی محبت اور اطاعت کے فرض ہونے کا بھی ذکر موجود ہے سوچنے کی بات ہے کہ اگر قرآن ناقص ہوتا تو نہ محبت پوری نہ فرض اطاعت۔

صفحہ نمبر ۱۲۵ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ واصف بن برخیا کے پاس بعض کتاب کا علم تھا جبکہ ہمارے پاس تمام کتاب کا علم ہے۔ ذرا ان دوستوں سے پوچھا جائے کہ امام پاک نے تو شرعی قسم اٹھا کر قرآن کے کل ہونے کا اعلان فرما دیا لیکن آپ کو اتنے سال ہو گئے اعتبار نہ آیا۔ ہاں رسولؐ خدا کی بیٹی کی تکذیب کرنے والے اس کے بیٹے کی زبان پر کب اعتبار کر سکتے ہیں۔ خدا کا خوف کرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن میرے رسولؐ کی چہیتی بیٹی تمہارے خلاف دعویٰ کرے گی۔ آج بھی موقعہ ہے جن پر بنت رسولؐ راضی رہی ہے ان کا دامن تھام لو جن سے وہ ناراض گئی ان سے دوری اختیار کر لو۔

صفحہ نمبر ۱۳۰ امام علی نقی علیہ السلام نے مراسلہ اہواز میں وضاحت فرما دی کہ موجودہ قرآن تمام کے نزدیک کامل و اکمل ہے اور اس پر صحیح اجماع ہے۔

صفحہ نمبر ۱۱۲ حضرت علیؑ نے تحکیم کے موقعہ پر بھی حضرت عمر و عثمان کا جمع کردہ قرآن پیش کیا۔ اور اس روایت میں انما کلمہ حصر سے تو ہمارا مدعا مزید واضح ہو گیا اس تحدید کے بعد

اور تصدیق کے بعد بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ آئمہ کے نزدیک قرآن کم و زائد تھا۔ بہر حال میں ان روایات کو دھرانا نہیں چاہتا جسے ضرورت ہو وہ پیچھے چند اوراق الٹ کر پڑھ سکتا ہے جس سے یہ حقیقت ظاہر و باہر ہو جائے گی۔ کہ آئمہ معصومین علیہم السلام نے موجود قرآن کی تصدیق فرمائی ہے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اس کی قرأت و تلاوت کا حکم فرمایا ہے۔

اعتراض ۶

جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے ص۲۴۹ اور مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۶۹، ۸۹۸ میں فرماتے ہیں۔ کہ شیعہ کے علماء کے نزدیک موجودہ قرآن میں کمی و زیادتی ہے۔

جواب

شیعہ علماء اور تحریف

علماء شیعہ نے اپنی کتب میں بار بار وضاحت فرمائی ہے کہ موجودہ قرآن کم ہے نہ زائد اور اپنے اثبات دعوے کے لیے عقلی و نقلی دلائل بھی تحریر فرمائے ہیں۔ چند علماء کے چند اقوال حاضر خدمت ہیں۔

اعتقاد شیخ صدوق

یہ فقہ جعفریہ کے سب سے پہلے مجتہد ہیں

سب سے پہلے حضرت علامہ شیخ صدوق کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے جو کہ امام صاحب الزمان حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ کی دعا سے پیدا ہوئے۔

۱- اعتقادنا فی القرآن انہ کلام اللہ و وحیہ و تنزیلہ و قولہ و کتابہ وانہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من

حکیم علیم وانه القصص الحق وانه لقول فصل وما هو بالهزل و
ان الله تبارک وتعالی محدثه ومنزله وربه وحافظه والمتکلم به۔

(اعتقادیہ شیخ صدوق مع شرح باب حادی عشر صہ ۹۲ سطر ۱۷)

ترجمہ: قرآن مجید کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اس کی وحی ہے اسی کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اسی کا قول ہے یہ اللہ ہی کی کتاب ہے باطل اس میں نہ آگے سے داخل ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے یہ خدا علیم و حکیم کی طرف سے نازل کی گئی ہے اس کے قصے سچے اور اس کا قول فیصل ہے یہ گھڑی ہوئی اور فضول باتوں کا مجموعہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا ایجاد کرنے والا۔ اس کا نازل کرنے والا۔ اس کا محافظ اور اس کے ساتھ کلام کرنے والا ہے۔

جناب شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کے ترمان ذی عرفان سے واضح ہو گیا کہ موجودہ قرآن کم ہے نہ زائد۔ یہ وہی قرآن ہے جس کا نازل کرنے والا حفاظت کرنے والا خود اللہ ہے جس کا محافظ اللہ ہو بھلا وہ محرف کس طرح ہو سکتا ہے۔

۲- جناب شیخ صدوق کا ایک اور واضح بیان ملاحظہ فرمائیے۔

اعتقادنا ان القرآن الذی انزله الله تعالے علی نبیه محمد صلی الله علیه و آله وسلم هو ما بین الدفتین وهو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک ومبلغ سورة عند الناس مائة واربع عشر سورة وعندنا ان الضحی والم نشرح سورة واحدة ولایلاف والم ترکیف سورة واحدة ومن نسب الینا انا نقول انه اکثر من ذالک

فهو کاذب ۔ الخ (اعتقادیہ شیخ صدوق ص۹۳ سطر ۱، تفسیر صافی ص۱۳ سطر آخر، تفسیر آلاء الرحمان ص۱۷ سطر ۸) ۔

ترجمہ: ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ قرآن جو خدائے ذو الجلال نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا وہ یہی ہے جو دو دفتیوں کے درمیان ہے لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ یہ اس سے زیادہ نہیں۔ اہل سنت کے نزدیک اس کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں اور ہمارے نزدیک الضحیٰ والم نشرح ایک سورہ[1] اور لایلاف والم ترکیف ایک سورہ ہے اور جو شخص ہماری طرف یہ بات منسوب کرے کہ یہ کتاب اس سے زیادہ ہے وہ جھوٹا ہے۔

۳ ۔ جناب قبلہ صدوق صاحب اثبات دعویٰ کے لئے دلائل پیش کرتے ہیں کہ وہ روایات جو قرآن کریم کا ایک سورہ پڑھنے اور پورا قرآن ختم کرنے کے ثواب نماز نافلہ کی ایک رکعت میں دو سورتوں کے پڑھنے کے جواز اور نماز فریضہ کی ایک رکعت میں دو سورتوں کی تلاوت کے ممنوع ہونے کے متعلق وارد ہوئی ہیں وہ سب ہمارے دعویٰ کی تصدیق کرتی ہیں کہ اس کی مقدار اتنی ہی ہے جتنی کہ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور یہ جو روایت کی گئی ہے کہ ایک ہی رات میں کل کا کل قرآن نہ پڑھا جائے اور تین دن کے کم عرصے میں قرآن مجید ختم نہ کیا جائے یہ ہمارے قول کی تصدیق کرتی ہیں۔ (اعتقادیہ شیخ صدوق ص۹۳ سطر ۱، تفسیر صافی ص۱۳ سطر آخر، تفسیر الاعلا الرحمان ص۱۷ سطر ۱۸)

جناب قبلہ شیخ صدوق صاحب نے قرآن کے بارے میں عقیدہ اور پھر دلائل

---

[1] ابی بن کعب کے مصحف میں بھی ایسا ہی ہے۔ (تاریخ قرآن کریم ص۹۳)

سے اس کی وضاحت بھی فرما دی نہ جانے بزعم خود صدیق کے ماننے والوں
کی آنکھوں کا پانی کہاں ڈھلک جاتا ہے کہ انہیں صریح کذب بیانی کرتے
ہوئے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔

آپ ہی اپنے ذرا طرزِ عمل کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی!

۴۔ جناب صدوق اور ان کی جماعت اس طرف گئی ہے کہ قرآن مجید جو نازل ہوا ہے اس میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ شیخ مفید نے سائلین کے جواب میں فرمایا جو قرآن دو دفتیوں کے درمیان ہے یہ تمام کا تمام کلام خدا ہے اور اس کا تا نازل کیا ہوا ہے! اس میں کلام بشر کو بالکل دخل نہیں۔ حضرات آئمہ نے ہمیں ایسی قرأت سے منع فرمایا ہے جو موجودہ قرآن کے خلاف ہو۔
(مرأۃ العقول جلد ا صلا۷۱)

یہ عبارت مزید استدلال کی محتاج نہیں۔

اعتقاد شیخ مفید

سید شریف المرتضیٰ کے استاد اور مذہب شیعہ کے مایۂ ناز عالم جناب قبلہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیے۔

۵۔ جناب موصوف کتاب المقالات میں فرماتے ہیں۔

لم ینقص من کلمۃ ولا من آیۃ ولا من سورۃ۔

(تفسیر آلاء الرحمان ص۱۷ طہران)

ترجمہ: موجودہ قرآن سے کلمہ۔ آیت اور سورت بالکل ناقص نہیں ہوئی۔

میرے مہربان منتظر تھے کہ شیعہ کی طرف سے کمی کی کوئی دلیل سامنے آئے امید واثق ہے کہ اس واضح بیان کے بعد وہ مزید انتظار نہیں فرمائیں گے۔ اور شیعہ کے مسلم الثبوت علامہ کے اس ارشاد کے بعد پریشان و حیران نہیں ہوں گے۔

۶۔ جناب موصوف فرماتے ہیں۔

ان الذی بین الدفتین من القرآن جمیعہ کلام اللہ وتنزیلہ ولیس فیہ شیئ من کلام البشر۔ (مرآۃ العقول جلد اول ص۱۷۱ سطر ۲۸)

ترجمہ: قرآن مجید میں سے جو کچھ دو دفتیوں کے درمیان ہے وہ سب کا سب اللہ کا کلام ہے۔ اور اسی کا نازل کیا ہوا ہے اس میں کلام بشر میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب قبلہ شیخ مفید نے واضح انداز میں کمی و زیادتی کے شبہ کو رفع و دفع کر دیا۔ لیکن عقل کے کاریگر کے بھگوڑوں کو کیسے سمجھ آئے۔

۷۔ اعتقاد سید مرتضیٰ علم الہدیٰ

ان العلم بصحۃ نقل القرآن کالعلم بالبلدان والحوادث الکبار والوقائع العظام والکتب المشہورۃ واشعار العرب المسطورۃ فان العنایۃ اشتدت والدواعی توفرت علی نقلہ وحراستہ وبلغت حدا لم تبلغہ فیما ذکرناہ لان القرآن معجزۃ النبوۃ ماخذ لعلوم الشریعۃ واحکام الدینیہ وعلماء المسلمین قد بلغوا فی حفظہ وحمایتہ الغایۃ حتیٰ عرفوا کل

شیٔ اختلف فیہ من اعرابہ وقرأتہ وحروفہ وآیاتہ

فکیف یجوز ان یکون معتیرا ومنقوصاً مع العنایۃ الصادقۃ

والضبط الشدید۔ (تفسیر صافی جلد ا صـ۳۴ سطر آخر)

ترجمہ: نقل قرآن کی صحت اس طرح واضح ہے جس طرح مشہور شہر، معروف

حوادثات عظیم واقعات، مشہور کتب، معروف اشعار عرب کیونکہ اس کے

نقل اور محفوظ کرنے میں انتہائی کوشش اہتمام و انتظام کیا گیا ہے۔ یہ

قرآن نبوت کا معجزہ علوم شرعیہ اور احکام دین کا ماخذ تھا مسلم علماء نے اس کی حفاظت وحمایت میں

انتہائی کوشش کی یہاں تک کہ انہوں نے اس کے اعراب، قرأت، حروف و آیات

کے اختلاف کی معرفت حاصل کر لی۔ تو اتنے اہتمام اور ضبط شدید کے

کے بعد یہ قرآن کیسے متغیر، محرّف اور منقوص ہو سکتا ہے۔

اس عبارت میں حضرت علم الہدیٰ سید مرتضیٰ نے اہل سنت کے اعتراض کا تسلی بخش

جواب دے دیا ہے اور دلائل سے واضح فرما دیا کہ ایسے ماحول میں ایسے

انتظام میں تغیر، تحریف اور تنقیص کس طرح ہو سکتی ہے۔

۸۔ مزید فرماتے ہیں۔

ان القرآن علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان مجموعاً

مؤلفا علی ما ھو علیہ الآن واستدل علی ذالک بان القرآن کان یدرس

ویحفظ جمیعہ فی ذالک الزمان حتی عین علی جماعۃ من الصحابۃ فی

حفظھم لہ وانہ کان یعرض علی النبی ویتلی علیہ وان جماعۃ

من الصحابۃ مثل عبد اللہ بن مسعود وابی بن کعب وغیرھما

ختم القرآن علی النبی عدۃ ختمات وکل ذالک یدل بادنی تامل علی انہ کان مجموعامرتباً غیر مبثورۃ ولا مثبوت و ذکران من خالف فی ذالک من الامامیۃ والحشویۃ لایعتد بخلافہم فان الخلاف فی ذالک مضاف الی قوم من اصحاب الحدیث نقلوا اخباراً ضعیفۃ ظنوا صحتھا لایرجع بمثلھا من المعلوم المقطوع علی صحتہ۔

(تفسیر صافی ص۳۶ سطر ۸)

ترجمہ: تحقیق قرآن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے دور میں جمع ہوگیا تھا وہ اسی طرح تھا جس طرح کہ اب موجود ہے اور اس پہ دلیل یہ ہے کہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن کا باقاعدہ درس ہوتا تھا اور پڑھا جاتا تھا۔ اور صحابہ کی ایک جماعت کی قرآن کے حفظ کرنے پر ڈیوٹی لگا دی گئی تھی۔ اور یہ کارروائی حضور اکرمؐ پر پیش کی جاتی تھی۔ اور وہ حافظ پروگرام کے مطابق باقاعدہ قرآن سناتے رہے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب وغیرہ صحابی تو کئی مرتبہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل قرآن حفظ کرکے سنا چکے تھے ادنیٰ فکر سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں دلالت کرتی ہیں کہ یہ قرآن حضور اکرمؐ ہی کے زمانے میں مرتب کرلیا گیا تھا جس شخص نے بھی حشویہ اور امامیہ سے اس کے خلاف کہا ہے اس کے قول کا اعتبار نہیں دراصل جو لوگ تحریف کے قائل ہوئے ہیں وہ اصحاب حدیث یعنی اخباری ہیں۔ انھوں نے خود ضعیف حدیثیں نقل کیں اور انکی صحت کا گمان کرلیا حالانکہ ضعیف حدیثوں کی بنیاد پر کسی

صحیح اور یقینی امر کو بدلا نہیں جا سکتا۔

قبلہ صاحب نے واضح فرما دیا کہ موجودہ قرآن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں پڑھا جاتا تھا۔ اور اس کی حفاظت کا مکمل انتظام تھا۔ جو لوگ تحریف کے قائل ہیں ان کے قول کا اعتبار نہیں۔ تحریف کے قائل اخباری ہیں جنہوں نے ضعیف روایات کو صحیح تسلیم کر لیا وغیرہ۔

۹۔ اعتقاد شیخ طوسی

وقال الشيخ الطائفة محمد بن الحسن الطوسي في تبيانه واما الكلام في زيادته ونقصانه فمما لا يليق به لان الزيادة فيه مجمع على بطلانه والنقصان منه فالظاهر ايضاً من مذهب المسلمين خلافه وهو الاليق بالصحيح من مذهبنا وهو الذي نصره المرتضى وهو الظاهر في الروايات غير انه رويت روايات كثيرة من جهة الخاصة والعامة بنقصان كثير من آي القرآن ونقل شيء منه من موضع الى موضع طريقها الاحاد التي لا توجب علما فالاولى الاعراض عنها وترك التشاغل بها۔ (تفسیر صافی ص ۳۶ سطر ۵، آلاء الرحمان ص ۱۷)

ترجمہ: جناب شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی التبیان میں فرماتے ہیں کہ قرآن میں کمی و زیادتی کے بارے میں کلام کرنا مناسب نہیں کیونکہ زیادتی کے بطلان پر تو اجماع ہے اور کمی کے متعلق بھی عام مسلمانوں کے مذہب کا ظاہر یہی ہے کہ نقصان نہیں ہوا ہے اور ہمارے مذہب شیعہ کا صحیح مذہب یہی ہے اور اسی کی تائید علامہ مرتضیٰ نے بھی کی ہے۔ اور یہی روایات سے بھی ظاہر ہے۔ سوا اس کے کہ جو سنی و شیعہ سے ایسی روایات آئی ہیں جن سے یہ

ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی کافی آیات ضائع ہو چکی ہیں یا ایک آیت اپنے مقام سے دوسرے مقام پر رکھ دی گئی یہ روایات خبر احاد سے ہیں جو کہ یقین کا ذریعہ نہیں بنتیں ان سے اعراض ہی اچھا ہے اور ان میں مشغول ہونے سے بچنا ہی اچھا ہے۔

جناب شیخ الطائفہ کے اس قول کے بعد معترضین کو ذرا عقل کے ناخن لے لینا چاہئیں کہ شیعہ کا کتنا واضح عقیدہ ہے۔ کہ اس قرآن میں کمی ہے نہ زیادتی۔ جو اس کا شک دلانے والی روایات ہیں۔ وہ خبر احاد ہیں اور تمام اہل روایت جانتے ہیں اور نہ دل سے مانتے ہیں کہ خبر احاد معتبر و قابل عمل نہیں ہوتیں۔

اعتقاد طبرسی

صاحب تفسیر مجمع البیان جناب قبلہ علامہ علی بن احمد طبرسی فرماتے ہیں۔

۱۰۔ اما الزیادۃ فیہ فمجمع علیٰ بطلانہ واما النقصان فقد روی جماعۃ من اصحابنا وقوم من حشویۃ العامۃ ان فی القرآن تغییراً ونقصاناً والصحیح من مذهب اصحابنا خلافہ وھوالذی نصرہ المرتضیٰ۔ (مجمع البیان ص۵ سطر ۱۲، تفسیر صافی ص۱۳ سطر ۱)

ترجمہ: قرآن مجید میں زیادتی کا ہونا تو بالاجماع غلط اور باطل ہے لیکن کمی ہونے پر ہمارے چند اصحاب اور فرقہ حشویہ نے روایت کی ہے کہ قرآن میں تغییر اور نقصان ہوا ہے لیکن ہم شیعوں کا صحیح عقیدہ اس کے خلاف

۱۰۔ قبلہ صاحب کے اس جملے سے ہمیں اتفاق نہیں۔ کیونکہ عقلی دلائل سے اور حوالہ جات سے ثابت ہے کہ موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں۔ ص ۲۲۶ پر مفصل پڑھیے۔

ہے۔ یعنی ہمارا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید میں کمی واقع نہیں ہے علم الہدیٰ سید مرتضیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

یہ عبارت صاف اور سادہ ہے۔ امید ہے کہ آپ لوگ جان گئے ہونگے کہ مذہب شیعہ کا مسلمہ عقیدہ کمی و زیادتی کے خلاف ہے۔

اعتقاد سید رضی

علامہ سید رضی جامع نہج البلاغہ فرماتے ہیں۔

۱۰- وانّہ الکتاب عزیز لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ (حقائق التاویل ص۱۶۴)

ترجمہ :- یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے کہ جس میں باطل آگے سے پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے اور حکیم وحمید کی نازل کردہ ہے۔

صاحب صافی کے دلائل وافی

ملا محسن فیض الکاشانی صاحب تفسیر صافی محتاج تعارف نہیں ۔ ان کے دلائل بھی پڑھئے اور خود ہی فیصلہ فرمائیے کہ علماء شیعہ قرآن کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔

۱- وھو انّہ علیٰ ھٰذا التقدیر لم یبق لنا اعتماد علی شئ من القرآن اذ علیٰ ھذا یحتمل کل آیۃ منہ ان یکون محرّفاً ومغیرا۔

(تفسیر صافی ص۲۳ سطر ۱۵)

ترجمہ : اگر قرآن مجید میں کمی و زیادتی تسلیم کر لی جائے تو کچھ اشکال وارد ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی کہ جب قرآن مجید محرف و مغیر تسلیم

کرلیا جائے تو قرآن مجید کی کسی شئ پر بھی اعتماد نہیں رہ سکتا۔

۱۲- ویکون علی خلاف ما انزل اللہ فلم یبق لنا فی القرآن حجۃ اصلا۔

(تفسیر صافی صد۳۳ سطر ۱۷)

ترجمہ: اگر قرآن مجید اتنا نہیں جتنا کہ نازل ہوا تھا تو ہمارے لئے قرآن مجید میں کوئی حجت باقی نہیں رہے گی۔

۱۳- فتنتفی فائدتہ وفائدۃ الامر باتباعہ والوصیۃ بالتمسک الی غیر ذالک۔ (صافی صد۳۳ سطر ۱۷)

ترجمہ: اگر قرآن میں کمی وزیادتی ہو تو اس کا مفاد۔ اس کی تابعداری کے حکم کا فائدہ اس سے تمسک رکھنے کی وصیت کا فائدہ فوت ہوجائے گا۔

۱۴- قال اللہ عزوجل وانہ لکتاب عزیز لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولامن خلفہ وقال انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون فکیف یتطرق الیہ التحریف والتغییر۔ (صافی صد۳۳ سطر ۱۸)

ترجمہ: ارشاد خالق ہے کہ یہ کتاب عزیز ہے۔ باطل اس میں آگے سے نہ پیچھے سے داخل ہوسکتا ہے۔ اور قول خدا ہے۔ ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ ان آیات کے بعد تحریف وتغییر قرآن مجید میں کس راستے سے ہوسکتی ہے۔

۱۵- وایضا قد استفاض عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والآئمۃ علیہم السلام حدیث عرض الخبر المروی علی کتاب اللہ لیعلم صحتہ بموافقتہ لہ وفسادہ بمخالفتہ فاذا کان القرآن الذی

بایدینا محرّف فما فائدۃ العرض ۔ (صافی ص۱۳ سطر۲۳)

ترجمہ: اور نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو ایسی روایات کتب معتبرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ روایات کی صحت قرآن کی مطابقت سے اور روایات کا فساد قرآن کی مخالفت کے ساتھ معلوم کرو۔ تو جب قرآن کو محرّف مان لیا جائے تو روایات پیش کرنے کا فائدہ کیا۔

۱۶۔ انّ خبر التحریف مخالف لکتاب اللہ مکذب لہ فیجب ردہ۔ (صافی ص۱۴ سطر۱)

ترجمہ: تحقیق اخبار تحریف کتاب خدا کے مخالف ہیں اور قرآن مجید کی تکذیب کرنے والی ہیں۔ لہٰذا ان کا رد کرنا ہی واجب ہے۔

۱۷۔ دلیل علی ھٰذا قولہ علیہ السلام فی حدیث طلحہ ان اخذتم بما فیہ نجوتم من النار ودخلتم الجنۃ فان فیہا حجتنا وبیان حقنا وفرض طاعتنا۔ (صافی ص۱۴ سطر۵)

ترجمہ: اور حضرت علیؑ نے جو طلحہ سے فرمایا یہ بھی ہمارے دعوے کی تصدیق کرتا ہے کہ اے طلحہ اگر تم جو کچھ قرآن میں ہے اس پر عمل کرو تو نار جہنم سے نجات پاؤ گے جنت میں داخل ہو جاؤ گے کیونکہ اس میں ہماری حجتیں ہیں ہمارے حق کا بیان اور ہماری اطاعت کا وجوب ہے۔

اعتقاد فتح اللہ کاشانی

۱۸۔ موصوف تفسیر منہج الصادقین طبع ایران کے ص۵ سطر ۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کمی وزیادتی سے قطعاً محفوظ ہے اور یہی عقیدہ ہمارے جمہور

کا ہے۔

اعتقاد صدر الدین شیرازی

صدر الدین شیرازی آیت الکرسی کی تفسیر کے ص۳۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

۱۹- ان هذا القرآن لم يتغير ولم يحرف وما دخل فيه فساد۔

تحقیق یہ قرآن نہ متغیر ہوا نہ محرف اور نہ ہی اس میں فساد داخل ہوا ہے۔

اعتقاد ابن شہر آشوب

۲۰- وانا ه الكتاب المحفوظ لا يبدل ولا يتغير۔ (مناقب آل ابی طالب ص۱۹ علی

ترجمہ: اور حضور کو ایسی کتاب ملی جو محفوظ ہے نہ تبدیل ہوئی نہ متغیر۔

اعتقاد ابن ابی جمہور احسائی

۲۱- الثانی انه اتى بالمعجزة على وفق دعواه والباقی منها القرآن فانه لم يتغير ولم يعدم كسائر الآيات۔ (المجلی ص۳۰۲)

ترجمہ: دوسرا مسئلہ اس بات میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دعوے کی مطابقت کے لئے جو معجزے لائے ان میں سے ہمیشہ رہنے والا قرآن مجید ہے تحقیق یہ قرآن نہ متغیر ہوا ہے اور نہ ہی دوسرے معجزوں کی طرح معدوم ہونے والا ہے۔

اعتقاد ملاں عبد اللہ البشری خراسانی

۲۲- قد وقع الخلاف فی تغييره فقيل ان فيه زيادة ونقصانا وبه روايات كثيرة رواها الكلينی وعلی بن ابراهيم القمی فی تفسيره والمشهور انه محفوظ ومضبوط كما انزل لم يتبدل ولم يتغير

حفظه الحکیم الخبیر۔ (شرح وافیہ ص۵۲ لکھنؤ)

ترجمہ: قرآن مجید کے متغیر ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ اس میں زیادتی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اس میں کمی ہے۔ اس بارے میں روایات ہیں جنہیں کلینی نے اور قمی نے اپنی تفسیر میں وارد کیا ہے لیکن مشہور مذہب یہ ہے کہ یہ قرآن خدا نے نازل کیا تھا اتنا ہی محفوظ و مضبوط ہے۔ اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوا اور خدا نے اس کی خود حفاظت فرمائی ہے۔

اعتقاد محمد حسین آشتیانی

۲۳۔ مشہور مجتہدین و اصولیین بلکہ اکثر محدثین کے ہاں مشہور ہے کہ قرآن مجید میں تغیر و تبدل نہیں ہوا ہے بلکہ متعدد حضرات نے اس پہ اجماع کا دعویٰ کیا ہے خصوصاً عدم زیادتی کے متعلق تو اجماع ہے۔ وہ اخبار جو ظاہراً تغیر کے واقع ہونے پر دلالت کرتی ہیں سوائے شاذ و نادر کے سب ضعیف السند ہیں۔

(بحر الفوائد ص۹۹ - ایران)

اعتقاد جناب علامہ ابو القاسم

۲۴۔ علم الہدیٰ سید مرتضیٰ۔ جناب شیخ صدوق۔ جناب محقق طبرسی اور دیگر تمام جمہور و مجتہدین شیعہ قرآن میں عدم تحریف کے قائل ہیں۔ (قوانین الاصول ص۳۱۵ سطر۱)

اعتقاد صاحب کشف الغطا

۲۵۔ فی کشف الغطا فی کتاب القرآن المبحث الثامن فی نقصه لاریب انه محفوظ من النقصان بحفظ الملك الديان كما دل عليه صريح

القرآن واجماع العلماء فی کل زمان ولا عبرة بالنادر وما ورد من اخبار النقص تمنع البدیهة من العمل بظاهرها الی ان قال فلا بد من تاویلها باحد وجوهه ۔ (کشف الغطا بحوالہ آلاء الرحمان ص۱۸)

ترجمہ: کشف الغطاء کتاب القرآن میں ہے کہ آٹھواں مبحث نقص قرآن کے بارے میں ہے ۔ یقیناً قرآن مجید نقص کے عیب سے محفوظ ہے ۔ خدا کی غیبی حفاظت کے ساتھ جس پر صریح قرآن کی آیت دلالت کر رہی ہے اور ہر زمانے کے علماء کا اجماع بھی اسی کے موافق ہے ۔ اور شاذ و نادر بعض لوگوں کا قول قابل توجہ نہیں ہے ۔ اور جو روایات ایسی ہیں کہ ان سے نقص قرآن کا خیال و شبہ ہوتا ہے ضرورت مذہب انکے ظاہر پر عمل کرنے سے مانع ہے لہذا کسی نہ کسی طرح انکی تاویل کرنا چاہیئے ۔

اعتقاد شیخ محمد رضا مظفر

۲۶۔ لا یعتریه التبدیل والتغییر والتحریف وهذا الذی بین ایدینا نتلوه هو نفس القرآن المنزل علی النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم ومن ادعی فیه غیر ذالك فهو مخترق او مغالط او مشتبه وکلهم علی غیر هدی فانه کلام اللہ الذی لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه ۔ (عقائد امامیہ ص۴۵ سطر ۱۰)

ترجمہ: اس قرآن میں ۔ تبدیل ۔ تغیر اور تحریف نہیں ہوئی ۔ اور یہ قرآن جو ہمارے ہاتھ میں ہے جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں یہ بعینہ وہی قرآن ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میں

غیر قرآن ہے پس وہ اجماع کا مخالف ہے یا غلطی کرتا ہے۔ یا خود
مشتبہ ہے یہ سب ہدایت پر نہیں۔ بس یہ اللہ کا وہ کلام ہے جس میں باطل
کسی بھی جہت سے داخل نہیں ہو سکتا۔

اعتقاد نور اللہ شوستری شہید ثالث

٢٧۔ قرآن اتنا ہی ہے جتنا موجود ہے۔ جو اس سے زیادہ کہے وہ جھوٹا ہے۔ قرآن
عہد رسولؐ میں مجموع و مؤلف تھا اور ہزاروں صحابہ اسے حفظ و نقل کرتے تھے۔
جمہور امامیہ عدم تغیر کے معتقد ہیں۔ زیادتی کی روایات احاد میں سے ہیں جو نا قابل
اعتبار ہیں۔ چند غیر موثق آدمیوں نے انہیں روایت کیا ہے کیونکہ اکثر احادیث
میں ہے کہ روایات کو قرآن پر پیش کرو اگر موافق نہ ہوں تو انہیں دیوار پر مارو
ان روایات کو جب قرآن پر پیش کیا گیا تو انا لہ لحافظون کے مخالف پایا جس کی
تفسیر میں مفسرین شیعہ نے لکھا ہے کہ خدا قرآن کا محافظ ہے تغیر و تبدیل و تحریف
زیادتی و نقصان سے۔ اگر قرآن میں تحریف ہو تو یہ کلام بشر ہو گیا تو اس کا مثل لا کر
اس کے دعویٰ کو کیوں نہ توڑتے۔

(مصائب النواصب ص١٠٥، مقدمہ تفسیر حقانی جلد ١ ص١٣ سطر ١)

٢٨۔ آگے فرماتے ہیں کہ یہ بات جو شیعوں کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ وہ قرآن میں
تغیر و تبدیل کے قائل ہیں محض غلط ہے۔ شیعہ میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔
جو کوئی ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ (مصائب النواصب ص١٠٥)

اعتقاد علامہ حائری

٢٩۔ موجودہ قرآن ہر قسم کی کمی و بیشی سے بالکل محفوظ ہے۔ (لوامع التنزیل

پارہ ۱۴ صفحہ ۲۳ سطر ۲۳ ، تحریف قرآن صفحہ ۸ سطر آخر)

اعتقاد ملا صادق

۳۰۔ ملا صادق شرح کلینی میں لکھتے ہیں کہ یہ قرآن اسی طرح امام مہدی تک سالم رہیگا

(بحوالہ تفسیر حقانی جلد ا صفحہ ۶۳)

اعتقاد محمد بن حسن عاملی

۳۱۔ موصوف فرماتے ہیں کہ جو روایات پر ذرا بھی نظر کرے گا یقینی طور پر جان جاوے گا کہ قرآن میں بچند وجوہ کمی و زیادتی ناممکن ہے اور بالفرض کوئی صاحب یہ عقیدہ بھی رکھے تو ہم اسے دو وجہ سے قائل کرتے ہیں۔

(۱) یہ کہ آئمہ اہل بیت اور بنی ہاشم بالخصوص آل علی اور خود حضرت علیؓ اور بنی فاطمہؓ نے کیوں اپنے مصاحف کو محفوظ نہ رکھا بعد سے شیعہ ہی میں وہ قرآن مروّج اور مستعمل ہوتا اور اگر ظاہراً اس کو نہ رکھتے چھپا ہی کے رکھتے ورنہ حفظ ہی کے طور سے متوارث رکھتے بلکہ اصل حمیت اسلام تو یہ تھی کہ اس خیانت قرآن کے بارے میں مخالفین کو علی رؤوس الاشہاد فضیحت کرتے۔ اوّل تو جس طرح کچھ نہ کچھ لوگ ہر زمانے میں ان کے ساتھ ہوتے رہے ہیں اس وقت بھی ہوتے ورنہ بنی ہاشم تو ضرور ساتھ دیتے اور اگر کوئی نہ دیتا تو خدا تو ساتھ ضرور ہی دیتا کہ جس نے قریش کے مقابلے میں ایک یتیم۔ بے بس۔ بے زر یعنی سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کی مدد کی اور روئے زمین پر اس کا مذہب پھیلا دیا ورنہ خیر جس طرح امامت و ریاست کے بارے میں نوبت بشہادت پہنچی اس خاص دینی کام کے لئے پہنچتی تو کیا تھا۔ (بحوالہ تفسیر حقانی جلد ا صفحہ ۶۳ سطر ۱)

اعتقاد شیخ محمد صادق طهرانی

۳۲۔ قرآن مجید کہ اشتہار تواتر آں در ہر قے از قرون مانع بود از وقوع تحریف و قرآن مجید در جمیع طبقات از زمان نزول تاکنوں در صحائف محفوظ و ہمچنیں در سینۂ اکثر مسلمین محفوظ است۔ (انیس الاعلام ص۲۸)

ترجمہ: تحریف قرآن واقع ہونے کے متعلق ہر زمانے میں قرآن کا تواتر مانع رہا ہے۔ قرآن کے نازل ہونے سے لے کر آج تک تمام طبقات میں صحائف اور اکثر مسلمین کے سینوں میں محفوظ رہا ہے۔

مزید فرماتے ہیں

۳۳۔ قرآن مجید نزد جمہور علماء شیعہ امامیہ اثنا عشریہ محفوظ از تغیر و تبدل است و ہر کسے قائل بہ نقصان شدہ است در قرآن مجید قول او نزد محققین مردود و غیر مقبول است۔ (انیس الاعلام ص۲۸)

ترجمہ کتاب خدا تمام شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے نزدیک تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اور جو کوئی قرآن میں کمی کا قائل ہے اس کا قول مردود اور غیر مقبول ہے۔

اعتقاد سید عبد الحسین طیب

۳۴۔ اول اینکہ قرآن مجید از بسملہ تا سین والناس کلام خدا است کہ بر پیغمبر نازل شدہ و ہیچگونہ تحریف در آں رخ نداده۔ (الکلم الطیب ص۲۹ سطر۱)

۳۵۔ جمہور علماء امامیہ بلکہ علماء اہل سنت متفق اند بر اینکہ در قرآن کوچکترین تحریف یا کم و زیادتی روی نداده۔ (الکلم الطیب ص۲۹ سطر ۵)

ترجمہ: جمہور علمائے امامیہ بلکہ علماء اہل سنت کا بھی اس بات پر اتفاق ہے
کہ قرآن مجید میں تھوڑی سی بھی تحریف یا کمی وزیادتی نہیں ہوئی۔

۳۶۔ شیخ بہائی میفرماید درست اینست کہ قرآن عظیم محفوظ از ہر زیادتی و
نقصان است و قول خدا تعالے وانا نحن نزلنا الذکر برین مطلب دلالت
مے کند۔ (کلم الطیب ص۲۹۵ سطر ۸)

ترجمہ: شیخ بہائی فرماتے ہیں درست یہ ہے کہ قرآن عظیم ہر زیادتی ونقصان
سے محفوظ ہے اور ارشاد خالق انا لہ لحافظون اس پر دلالت کرتا ہے۔

۳۷۔ کلم الطیب ص۲۹۳ سطر ۱۵ پر فرماتے ہیں۔

جتنی روایات بھی تحریف قرآن کے بارے میں موصول ہوئی ہیں تمام کی تمام
ضعیف ہیں اور کسی طرح بھی قابل اعتماد نہیں اس کے چند دلائل ہیں۔

(۱) یہ روایات ایک دوسرے سے معارض ہیں اور جہاں بھی دو روایات
ایک دوسرے سے معارض ہوں درجۂ اعتبار سے گر جاتی ہیں۔

(۲) اخبار تحریف کی مخالف خبریں بہت معتبر ہیں اور اخبار تحریف انکے مقابلے
میں قائم ہی نہیں رہ سکتیں۔

(۳) روایات تحریف جو نقل کی جاتی ہیں عبارات میں رکاکت کا باعث بنتی ہیں
اور قرآن کو فصاحت وبلاغت سے خارج کر دیتی ہیں۔

(۴) وہ زیادتیاں جن کا ذکر کیا جاتا ہے اگر انہیں صحیح بھی فرض کر لیا جائے تو تفسیر و
تاویل آیات کی طرف راجع ہیں نہ الفاظ وکلمات کی طرف۔

(۵) وہ روایات جو تحریف پر دلالت کرتی ہیں وہ علماء امامیہ واہل سنت کے

اجماع کے خلاف ہیں۔

کلم الطیب صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۱ پر فرماتے ہیں۔

۳۸۔ و از محقق ثانی نقل شدہ کہ در ابطال تحریف یک رسالہ مستقل نوشتہ است۔

ترجمہ: محقق ثانی کے متعلق کے تو یہ روایت بھی کی گئی ہے کہ انہوں نے تحریف کے بطلان پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔

۳۹۔ محققین از اساتید ما مانند سید استاد سید محمد باقر درچہ و شیخنا الاعظم مرحوم نائینی و استادنا الاعظم جواد بلاغی لبسیار اصرار بر ابطال تحریف داشتند۔

(کلم الطیب صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۴)

ترجمہ: ہمارے اساتذہ میں سے محققین جیسے سید الاساتذہ سید محمد باقر درچہ اور ہمارے شیخ اعظم مرحوم نائینی اور استاد الاعظم شیخ جواد البلاغی تحریف کے بطلان پر کافی اصرار رکھتے ہیں۔

۴۰۔ بالجملہ پس از شبہات محققین از علماء اساتید وخبرہ فن و اجماعات منقولہ لعدم تحریف در قرآن یا آنکہ ہما آنہا اخبار تحریف را دیدہ اند دیگر یا اندازہ خردل ارجی برائے ایں قبیل اخبار باقی بنماند و بھیچ وجہ نمیتواں با نہا اعتماد نمود۔

(کلم الطیب صفحہ ۲۹۵ سطر ۲۰)

ترجمہ:۔ علماء و اساتذہ اور تجربہ کار محققین کی شہادت اور قرآن میں عدم تحریف پر اجماعات منقولہ کے بعد باوجود اس کے کہ ان تمام نے اخبار تحریف دیکھی تھیں رائی کے دانے کے برابر بھی اس قسم کی خبروں سے کوئی خبر باقی نہیں رہتی اور کسی وجہ سے بھی ان روایات پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

کلم الطیب ص۲۹۳ سطر ۷ پر فرماتے ہیں

۴۱۔ قرآن مجید میں عدم تحریف پر دوسری دلیل یہ ہے کہ خداوند عالم نے نص صریح کے ساتھ قرآن میں اس کی حفظ و حراست کو باطل سے اپنی ضمانت میں لیا۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ باطل اس میں آگے سے نہ پیچھے سے داخل ہو سکتا ہے یہ تو خداوند حکیم و علیم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور نیز فرماتا ہے۔ کہ ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے حافظ و نگہبان ہیں۔

صاحب میزان کا واضح بیان

مفسر قرآن جناب قبلہ حجۃ الاسلام سید محمد حسین طباطبائی نے اپنی تفسیر المیزان میں اس بحث کو عقلی و نقلی دلائل سے با توضاحت تحریر فرمایا ہے۔ چند اقتباسات حاضر ہیں۔

۴۲۔ فالآیۃ تدل علی کون کتاب اللّٰہ محفوظا من التحریف بجمیع اقسامہ من جہۃ کونہ ذکر اللّٰہ سبحانہ فھو ذکر حی خالد۔ (المیزان جلد ۱۲ ص۱۰۴ سطر ۱)

ترجمہ: یعنی انا نحن نزلنا الذکر کی آیت قرآن مجید کے تحریف کی ہر قسم سے محفوظ ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ یہ اللّٰہ کا ذکر ہے اور اللّٰہ کا ذکر ہمیشہ زندہ و پائندہ رہنے والا ہے۔

۴۳۔ وکذا حدیث الثقلین[۱] المتواتر من طرق الفریقین انی تارک فیکم الثقلین الحدیث۔ فلا معنی للامر بالتمسک بکتاب

---

[۱] حدیث ثقلین کا مجمل ذکر پیچھے ص۹۲ پر ملاحظہ فرمائیے۔

محرّف دنفی الضلالة لة ابداً من تمسک بہ - (المیزان جلد۱۲ صفحہ۱۱۱ سطر۹)

ترجمہ: اور اسی طرح حدیث ثقلین جو دونوں جانب سے متواتر ہے اس میں تمسک بالثقلین کا حکم فرمایا گیا ہے اگر قرآن محرّف ہے تو محرّف کتاب کے ساتھ تمسک چہ معنی دارد۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید سے متمسک رہنے والے کی گمراہی سے نفی فرمائی ہے۔

۴۴- المیزان جلد۱۲ صفحہ۱۱۱ سطر۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

کہ معصومین علیہم السلام نے روایات کو پرکھنے کا معیار قرآن مجید کو بتایا ہے۔ اگر قرآن بھی محرّف و متغیر ہو تو روایات کی صحت و عدم صحت کیسے معلوم ہو۔ لہذا قرآن مجید محرّف و متغیر نہیں۔

۴۵- المیزان جلد۱۲ صفحہ۱۱۱ سطر۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

آئمہ علیہم السلام نے اپنے شیعوں کو فرمایا ہے اقراء کما قراء الناس کہ جس طرح لوگ پڑھتے ہیں اسی طرح پڑھو۔ یہ قرآن مجید میں عدم تحریف کا واضح ثبوت ہے۔

۴۶- المیزان جلد۱۲ صفحہ۱۱۱ سطر۳ پر فرماتے ہیں

تحریف پر دلالت کرنے والی تمام روایات احاد ہیں۔

۴۷- فمجموع هذه الروايات على اختلاف اصنافها يدل دلالة قاطعة على ان الذى بايدينا من القرآن هو القرآن النازل على النبى صلعم من غيران يفقد شيئا من اوصافه الكريمة وآثارها وبركاتها- (المیزان جلد۱۲ صفحہ۱۱۱ سطر۶)

ترجمہ: ان روایات کا مجموعہ اس بات پر قطعی دلالت کرتا ہے کہ
موجودہ قرآن وہی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا
اس کے اوصاف۔ آثار اور برکات سے کوئی چیز بھی کم نہیں ہوئی۔

۴۸- فالقرآن محفوظ بحفظ اللہ عن کل زیادۃ ونقیصۃ۔
(المیزان جلد ۱۲ ص۱۱۱ سطر ۱۴)

ترجمہ: قرآن اللہ کی حفاظت کے ساتھ کمی وزیادتی سے محفوظ ہے۔

۴۹- ان القرآن الذی انزلہ اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ووصفہ بانہ ذکر محفوظ علی ما انزل مصون بصیانۃ الٰھیۃ
عن الزیادۃ والنقیصۃ والتغییر۔ (المیزان جلد ۱۲ ص۱۰۹ سطر ۱۸)

ترجمہ: وہ قرآن جو اللہ نے اپنے نبی پر نازل فرمایا اور جسے ذکر سے
موصوف فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کی وجہ سے زیادتی و کمی
سے محفوظ ہے۔

۵۰- والجواب عن استدلالھم باجماع الامۃ علی نفی تحریف القرآن
(المیزان جلد ۱۲ ص۱۱۳ سطر آخر)

ترجمہ: اور ان کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ تحریف قرآن کی نفی پر تمام امت
کا اجماع ہے۔

۵۱- صحۃ النبوۃ الیوم متوقفۃ علی سلامۃ القرآن من التحریف۔
(المیزان جلد ۱۲ ص۱۱۴ سطر ۱۹)

ترجمہ: صحت نبوت آج قرآن کے تحریف سے محفوظ ہونے پر موقوف ہے۔

میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں، قرآن مجید نبوت کے دعوے کے لئے گواہ ہے۔ اگر قرآن میں کمی و زیادتی ہو تو قرآن ناقص اگر قرآن ناقص تو حضورؐ کی نبوت ختم۔

۵۲- فھی مراسیل او مقطوعۃ الاسناد او ضعیفتھا۔ (المیزان جلد ۱۲ ص ۱۰۵ سطر ۱۹)

ترجمہ:- تحریف پر دلالت کرنے والی روایات یا تو مرسل ہیں۔ یا مقطوع السند ہیں یا ضعیف ہیں۔

۵۳- فالحق ان روایات التحریف المرویۃ من طرق الفریقین وکذا الروایات المرویۃ لنسخ تلاوۃ لبعض الآیات القرآنیۃ مخالفۃ لکتاب مخالفۃ قطعیۃ - (المیزان جلد ۱۲ ص ۱۱۵ سطر ۱۹)

ترجمہ: حق یہ ہے کہ روایات تحریف جو سنی و شیعہ علماء نے وارد کی ہیں اور اسی طرح وہ روایات جو بعض آیات قرآنی کے منسوخ ہونے کے بارے میں مروی ہیں قرآن مجید کے قطعی خلاف ہیں۔

دلائل آیۃ اللہ خوئی

مجتہد اعظم مرجع الاعلیٰ آقائے سید ابو القاسم الخوئی نے مقدمۂ تفسیر تحریر فرمایا ہے جسے ہر ملک کے ہر مذہب کے علماء نے پسند کیا ہے۔ اس مقدمۂ تفسیر کے چند اقتباسات تحریر کئے جاتے ہیں۔ یہ اقتباسات ہمارے موضوع کی تائید اور وضاحت کرتے ہیں امید واثق ہے کہ قارئین اس سے مستفیض ہوں گے۔

۵۴- التحریف بالزیادۃ بمعنی ان بعض المصحف الذی بایدینا لیس من الکلام المنزل والتحریف بھذا المعنی باطل باجماع المسلمین (البیان

مقدمہ تفسیر قرآن صنہ ۳ سطر ۱)

ترجمہ: بایں معنی کہ موجودہ قرآن میں کچھ کلام غیر قرآن بھی ہے تو اس کے بطلان پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

۵۵۔ البیان کے صنہ ۱۸ سطر ۱ پہ فرماتے ہیں

مسلمانوں میں یہی معروف ہے کہ قرآن میں تحریف نہیں ہوئی ہے اور یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے یہ تمام کا تمام وہی قرآن ہے جو رسول اکرمؐ پر نازل ہوا ہے اور اس کی کثیر اعلام نے تصریح کی ہے۔ ان اعلام میں سے رئیس المحدثین جناب شیخ صدوق محمد بن بابویہ ہیں۔ انہوں نے عدم تحریف کے قول کو معتقدات امامیہ سے شمار کیا ہے اور ان میں شیخ الطائفہ ابو جعفر محمد بن جعفر طوسی ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر التبیان کے اوائل میں اس کی وضاحت فرمائی ہے اور علم الہدیٰ سید مرتضیٰ کے استدلالات اس ضمن میں نقل کئے ہیں اور طبرسی نے اپنی تفسیر مجمع البیان کے مقدمہ میں اور شیخ جعفر نے اپنی کتاب کشف الغطا کے باب بحث القرآن میں اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ عدم تحریف پر اجماع ہے اور علامہ شہشہانی نے اپنی کتاب عروۃ الوثقیٰ کے باب بحث القرآن میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ جمہور مجتہدین عدم تحریف کے قائل ہیں اور محدث الکاشانی نے اپنی دونوں کتابوں (الوافی و علم الیقین) میں اور شیخ محمد جواد البلاغی نے اپنی تفسیر آلاء الرحمان میں بھی اس کی تائید فرمائی ہے۔

۵۶۔ قد نسب جماعۃ القول بعدم التحریف الی کثیر من الاعاظم منهم شیخ المشائخ المفید والمتبحر الجامع الشیخ البهائی والمحقق القاضی

نوراللہ واضرابهم وممن يظهر منه القول بعدم التحريف كل من
كتب في الامامة من علماء الشيعة وذكر فيه المثالب ولم يتعرض
للتحريف فلو كان هؤلاء قائلين بالتحريف لكان ذالك اولى الذكر
من احراق المصحف وغيره - (البیان ص۲۲ سطر۱)

ترجمہ: علماء اعاظم کی ایک بڑی جماعت نے تحریف کا انکار کیا ہے۔ ان میں سے شیخ المشائخ المفید، شیخ بہائی، محقق قاضی نوراللہ وغیرہم قابل ذکر ہیں اور ہر وہ شیعہ عالم جس نے امامت کے موضوع پر کتاب لکھی ہے اور اس میں مطاعن کا ذکر کیا ہے وہ بھی تحریف کے قائل نہیں ہیں کیونکہ اگر وہ تحریف کے قائل ہوتے تو وہ قرآن مجید کے جلانے کا ذکر ضرور کرتے۔

۵۷- ان من يدعي التحريف يخالف بداهة العقل - (البیان ص۲۲ سطر۳)

ترجمہ: جو تحریف کا دعویٰ کرتا ہے وہ بداہت عقل کی مخالفت کرتا ہے۔

۵۸- قد ادعى الاجماع جماعة كثيرون على عدم الزيادة في القرآن وان مجموع مابين الدفتين كله من القرآن وممن ادعى الاجماع الشيخ المفيد والشيخ الطوسي والشيخ البهائي وغيرهم من الاعاظم (البیان ص۲۳ سطر۵)

ترجمہ: کثیر جماعتوں نے قرآن مجید میں زیادتی کے نہ ہونے اور موجودہ قرآن کے کل ہونے پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور اجماع کا دعویٰ کرنے والوں میں سے شیخ مفید، شیخ طوسی، شیخ بہائی اور ان کے علاوہ اور بھی کئی علماء اعظام ہیں

۵۹- ان كثير هذه الروايات بل كثيرها ضعيف السند وبعضها لا تحتمل صدقه في نفسه - (البیان ص۲۳ سطر آخر)

ترجمہ: تحقیق تحریف القرآن پر دلالت کرنے والی روایات اکثر تو ضعیف ہیں اور بعض اپنے دامن میں سچائی کا احتمال نہیں رکھتیں۔

٦٠- ان الطبرسی قد نقل کلام السید المرتضی بطوله واستدلالہ علی بطلان القول بالتحریف باتم بیان واقوی حجة۔ (البیان ص٢٢٠ سطر١)

ترجمہ: تحقیق طبرسی صاحب مجمع البیان نے سید مرتضی کا ایک طویل کلام نقل کیا ہے اور تحریف پر دلالت کرنے والے قول کا مضبوط دلائل اور قوی حقائق سے بطلان کیا ہے۔

٦١- فان هذا الترخیص من الائمة بنفسه دلیل علی عدم وقوع التحریف فی القرآن۔ (البیان ص٢١٥ سطر١٢)

ترجمہ: سورتوں کے اختیار کے بارے میں آئمہ علیہم السلام کا فرمانا۔ بنفس نفیس قرآن مجید میں تحریف واقع نہ ہونے پر دلیل ہے۔

٦٢- ان الروایات المشار الیها اخبار احاد لا تفید علما وعملا (البیان ص٢٢١ سطر٢)

ترجمہ: جن روایات سے تحریف کا اشارہ ملتا ہے اخبار احاد ہیں جو کہ علم و عمل کے لئے مفید نہیں ہیں۔

٦٣- ان الروایات الدالة علی التحریف مخالفة لاجماع الامة۔

(البیان ص٢٣٤ سطر١)

ترجمہ: محقق کلباسی فرماتے ہیں کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات اجماع امت کے خلاف ہیں۔

صاحب آلاء الرحمان کا ایمان بالقرآن

آخر میں علامہ جواد البلاغی کا وضاحتی بیان حاضر خدمت ہے تاکہ سلیم الطبع دانشمند انصاف پسند قارئین کے لئے حق اپنی پوری رعنائی و زیبائی اور نمائش و توانائی کے ساتھ آسمان صداقت پر جلوہ گر ہو جائے اور قصر باطل کی اینٹ سے اینٹ بج جائے۔

مجھے اس تفسیر کی تلاش کے لئے مختلف لائبریریوں میں جانا پڑا لیکن کامیابی حاصل نہ ہوئی بالآخر جناب قبلہ مولانا آغا سید علی موسوی بلتستانی خطیب مسجد کشمیریاں اندرون موچی دروازہ لاہور کے پاس ملی مطالعہ کیا اور مطلوبہ عبارت تحریر کی۔ عبارت اتنی طویل ہے کہ صرف ترجمے ہی پہ اکتفا کیا جاتا ہے یہ عبارت مع ترجمہ جناب قبلہ سید علی نقی صاحب نے مقدمۂ تفسیر کے صلا پہ بھی تحریر فرمائی ہے۔ ترجمۂ موصوف حاضر خدمت ہے۔

عربی عبارت

تفسیر آلاء الرحمان بشمولہ تفسیر سید عبداللہ شبر طبع ثانیہ ۱۳۸۵ھ ایران صلا سطر ۶
ترجمہ مقدمۂ تفسیر علی نقی صلا سطر ۱۲۔

(فرقۂ امامیہ کا قول ہے کہ قرآن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی)

واضح ہو کہ طبقۂ محدثین کے استاد کل۔ جن کی موشگافی احادیث کے نقل کرنے میں شہرۂ آفاق ہے یعنی جناب صدوق وہ کتاب الاعتقادات میں تحریر فرماتے ہیں۔

۶۴۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ قرآن جسے خداوند عالم نے اپنے نبی پہ نازل فرمایا

وہ یہی ہے کہ جو دونوں دفتیوں کے درمیان موجود ہے اور وہ اس سے زیادہ نہیں تھا اور جو شخص ہماری طرف نسبت دے کہ ہم اصلی قرآن کو اس سے زیادہ مانتے ہیں وہ بالکل جھوٹا ہے۔ موصوف نے ان تمام روایات کو جو کمی کے بارے میں وارد ہوئی ہیں دوسرے معانی پر محمول کیا ہے۔

۶۵۔ فصل الخطاب کے آخری حصہ میں شیخ مفید رح کی کتاب مقالات سے یہ عبارت درج کی ہے کہ فرقۂ امامیہ میں سے بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں ایک کلمہ، ایک آیت اور ایک حرف کی بھی کمی نہیں ہوئی ہے۔ بے شک جناب امیرؑ کے جمع کردہ قرآن میں جو تاویل اور تفسیر اسکے معانی کی اسکے اصلی شان نزول کے موافق ہوئی تھی وہ کم کردی گئی ہے۔

۶۶۔ اور جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا بھی قول ہے کہ قرآن میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے۔ اور معدودے چند افراد جو فرقۂ امامیہ اور حشویہ میں سے اس کے خلاف قائل ہو گئے ہیں وہ توجہ کے بھی مستحق نہیں ہیں۔ اسکے خلاف جو قول ہے وہ اخباریوں میں سے کچھ افراد کی طرف منسوب ہے۔ جنہوں نے کچھ ضعیف روایتوں کو صحیح سمجھ کر یہ قول اختیار کر لیا ہے۔

۶۷۔ شیخ طوسی کی کتاب تفسیر تبیان کے شروع میں ہے کہ قرآن مجید کے متعلق زیادتی یا کمی کا سوال اٹھایا جانا بھی مناسب نہیں ہے اس لئے کہ زیادتی کے نہ ہونے پر تو اجماع ہے اور کمی اس کے متعلق بھی تمام مسلمانوں کے مذہب کا ظاہر یہ ہے کہ واقع نہیں ہوئی اور خصوصیت سے

ہمارے مذہب میں بھی صحیح قول یہی ہے اور اسی کی حمایت جناب سید مرتضیٰ نے کی ہے اور احادیث سے بھی وہی ظاہر ہے۔ بے شک شیعہ اور سنی طرق سے بہت سی ایسی روایتیں بطریق آحاد منقول ہیں جن سے نہ علم کی بنیاد ہو سکتی ہیں نہ عمل کی اور بہتر یہ ہے کہ ان روایات سے کنارہ کشی ہی اختیار کی جائے۔

۶۸۔ تفسیر مجمع البیان میں بھی بالکل اسی سے اتفاق کیا گیا ہے۔

۶۹۔ اور کشف الغطاء کتاب قرآن میں ہے کہ آٹھواں مبحث نقص قرآن کے بارے میں ہے۔ یقیناً قرآن مجید نقص کے عیب سے محفوظ ہے۔ خدا کی غیبی حفاظت کے ساتھ جس پر صریحی قرآن کی آیت دلالت کر رہی ہے۔ اور ہر زمانہ کے علماء کا اجماع بھی اسی کے موافق ہے اور شاذونادر بعض لوگوں کا قول قابل توجہ نہیں ہے اور جو روایات ایسی ہیں کہ ان سے نقص قرآن کا پتہ چلتا ہے۔ ضرورت مذہب انکے ظاہر پر عمل سے مانع ہے لہٰذا کسی نہ کسی طرح انکی تاویل کرنا چاہیئے۔

۷۰۔ شیخ بہائی کا قول ہے کہ زیادتی اور نقصان کے متعلق اختلاف ہے اور صحیح یہی ہے کہ قرآن ہر طرح کی زیادتی و کمی سے محفوظ ہے اور قول خداوند عالم کہ ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں اسکی دلیل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ بعض جگہ امیر المؤمنین کا نام تھا وہ حذف ہو گیا جیسے یاایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک فی علیؑ یہ بالکل غیر معتبر ہے۔

۷۱۔ اور سید محسن بغدادی نے شرح وافیہ میں لکھا ہے کہ ہمارے علماء میں جو قول

مشہور رہے اور جس پر اجماع کا دعویٰ ہوا ہے وہ یہی ہے کہ کمی واقع نہیں ہوئی۔

۷۲۔ اور محقق ثانی جناب علا ابن عبد العالی کرکی نے ایک مستقل رسالہ قرآن مجید میں کمی واقع نہ ہونے کے متعلق تحریر فرمایا ہے پھر انہوں نے شیخ صدوق رح کا کلام ذکر کیا ہے۔ اور بطور اعتراض ان احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے جن سے نقص قرآن کا پتہ چلتا ہے جواب دیا ہے کہ حدیث جب قرآن اور احادیث متواترہ یا اجماع کے خلاف ہو اور اس کی تاویل ممکن نہ ہو تو اسے ساقط کرنا چاہیئے۔

۷۳۔ ان تمام علماء کے برخلاف ہمارے ہم عصر محدث فاضل نوری نے فصل الخطاب میں کوشش کے ساتھ ان روایات کو جمع کیا ہے۔ جن سے وہ قرآن میں کمی واقع ہونے پر استدلال کرتے ہیں اور ان روایات کے اسناد میں کثرت پیدا کی ہے۔ ان روایتوں سے جو کہ مرسل طریقے پر تفسیر عیاشی و فرات ابن ابراہیم وغیرہ میں مذکور ہیں۔ حالانکہ جو شخص جستجو کرے اور ذوق تحقیق رکھتا ہو وہ یقین کرے گا۔ کہ یہ مرسل روایتیں انہی چند مسند روایتوں سے ماخوذ ہیں اور پھر جو روایتیں اس سلسلے میں ذکر ہوئی ہیں ان میں سے بعض تو ایسی ہیں جو کسی طرح صحیح ہو ہی نہیں سکتیں اور بعض آپس میں اتنا اختلاف رکھتی ہیں کہ خود ہی متعارض ہو جاتی ہیں۔

اس کتاب مختصر میں یہ گنجائش نہیں ہے کہ ان آخری دونوں قسموں کو توضیح کے ساتھ لکھا جائے۔ اس کے علاوہ اکثر مسند روایتیں جو ہیں انکی سندیں

چند اشخاص تک منتہی ہوتی ہیں جن میں سے کسی کے متعلق علماء رجال لکھتے ہیں کہ وہ لا مذہب شخص ہے اس کی حدیثیں کمزور اور روایتیں متروک ہیں کسی کے متعلق یہ کہ اس کے احادیث اور مذہب دونوں مشکوک ہیں۔ اس کی حدیث کبھی ناقابل قبول ہوتی ہے اور کبھی قابل قبول اور وہ کمزور راویوں سے احادیث کو نقل کرتا ہے۔ اور کسی کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ بہت زیادہ غلط بیان اور ناقابل اعتماد ہے میں جائز نہیں سمجھتا کہ اس کی تفسیر سے ایک روایت بھی نقل کروں اور یہ کہ وہ واقفی ہوتے میں مشہور ہے اور امام رضاؑ سے سخت عداوت رکھتا تھا اور کبھی یہ کہ وہ غالی اور سخت دروغ گو تھا اور کبھی یہ کہ وہ کمزور تھا اور نظر اٹھا کے دیکھنے کے قابل بھی نہیں ہے۔ اور اس پر بھروسہ نہیں تھا اور وہ انتہائی غلط بیان راویوں میں سے اور کبھی یہ کہ اس کی روایتیں بالکل خراب ہوتی ہیں۔ اس کی غلو کی طرف نسبت دی گئی ہے ظاہر ہے کہ ایسے راویوں کی تعداد کی کثرت کوئی فائدہ نہیں دے سکتی اور اگر ہم چشم پوشی کر کے اتنے بڑے اہم موقعہ پہ ان لوگوں کی روایتوں کو قبول بھی کر لیں تو دوسری متعدد روایتوں کی بنا پر ہم کو ان روایات کے معنی میں یہ کہنا چاہیئے کہ جو فقرات ان میں حذف شدہ بتلائے گئے ہیں وہ تفسیر کی حیثیت رکھتے تھے یا تاویل تھے یا بیان تھے اس فرد کا جو یقیناً اس عموم کے تحت میں داخل ہے اپنے اظہر افراد اور مستحق ترین فرد ہونے کی جہت سے حکم عام کے ساتھ یا اس فرد کا جو عموم کے ضمن میں تنزیل قرآن کے وقت خصوصیت سے ملحوظ تھی یا اصل جس کے بارے میں آیت نازل ہوئی تھی یا جو

مبہم الفاظ سے مراد اصلی تھے۔ انہی آخری تین پہلوؤں پر محمول ہونا چاہیئے ان روایات کو جن میں لکھا ہے کہ یہ تنزیل ہے اور اس کو جبرائیل لے کر آئے تھے۔ اور اس معنی کی دلیل خود ان روایات میں جمع کا عمل میں لانا ہے۔ اور تحریف سے مراد تحریف معنوی ہے جس کی شاہد امام محمد باقر علیہ السلام کی وہ تحریر ہے۔ جو آپ نے سعد خیر کو تحریر فرمائی ہے اور جو کافی کی کتاب روضہ میں مذکور ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ ان لوگوں کی طرف سے کتاب خدا کا پس پشت ڈال دینا یہ تھا کہ انہوں نے اس کے مکتوبی الفاظ کو تو قائم رکھا اور اس کی جو مقررہ حدیں تھیں ان میں تحریف یعنی تبدیلی کردی۔ اسی طرح وہ روایات جن میں یہ ہے کہ مصحف جناب امیر یا مصحف ابن مسعود میں اسی طرح لکھا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ بطور تفسیر و تاویل تحریر تھا۔ اس کی شہادت دینے کے لئے موجود ہے۔ جناب امیر کا قول جو آپ نے زندیق سے فرمایا ہے۔ میں انکے پاس لایا پوری کتاب جو تنزیل اور تاویل دونوں پر مشتمل تھی ان روایات میں سے جن کی نسبت ہم نے اشارۃً تحریر کیا یہ ہے کہ فاضل نوری نے چار روایتیں درج کی ہیں جن میں یہ ہے کہ بولایۃ علیؑ کا فقرہ مصحف حضرت فاطمہ میں تحریر تھا کسی میں ہے کہ وہ مصحف فاطمہؑ ہیں یوں ہی تھا۔ اور واضح ہونا چاہیئے کہ جناب فاطمہؑ کا مصحف قرآن نہیں تھا بلکہ وہ ایک کتاب تھی جس میں علمی رموز و اسرار کا تذکرہ تھا۔ جیسا کہ اصول کافی کی متعدد روایتوں سے جو صحیفہ اور مصحف اور جامعہ کے باب میں درج ہیں ثابت ہوتا ہے ان میں امام جعفر صادق کا یہ قول ہے کہ اس میں قرآن ہے جیسا کہ صحیح و حسن حدیثوں میں وارد ہوا ہے اس کے

علاوہ کافی میں اس باب میں کہ آئمہ معصومین لوگوں کے گواہ ہیں۔ صحیح حدیث
بریدہ کی امام محمد باقر علیہ السلام سے اور دوسری روایت امام جعفر صادق علیہ
السلام سے منقول ہے کہ ان دونوں حضرات نے اس آیت کے بارے میں
کہ جعلنا کم امۃ وسطا فرمایا امت وسطیٰ ہم ہیں۔ امیرالمومنین سے
اس کی تفسیر میں وارد ہوا ہے کہ ہم وہ ہیں جن کے بارے میں خدا نے فرمایا
کہ ہم نے تم کو امت وسطیٰ قرار دیا ہے۔ اب جو مرسل طور پر تفسیر نعمانی اور
سعد میں وارد ہوا ہے کہ آیت میں آئمہ وسطا ہے اس کو تفسیر ہی پر محمول کرنا
چاہیئے اور یہ کہ معنی امۃ وسطا کے آئمہ وسطا تھے۔ جس کو لوگوں نے بدل دیا۔
نیز کافی میں اس باب میں کہ آئمہ معصومین ہادی و راہنما ہیں۔ فضل کی روایت
ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے معنی دریافت
کیئے کہ لکل قوم ھاد ہر قوم کے لیئے ایک ہادی ہے۔ حضرت نے فرمایا ہر
امام راہنما ہے اس طبقے کا جس میں وہ ہے اور بریدہ کی روایت ہے امام
محمد باقر علیہ السلام سے اسی آیت کی تفسیر میں کہ رسالتمآبؐ منذر ہیں اور
ہر زمانے میں ہم میں سے ایک راہنما ہے جو رسالتمآبؐ کے بعد ہوئے ہیں
وہ جناب امیرؑ ہیں اور انکے بعد کے اوصیاء یکے بعد دیگرے اور اسی کے
مثل ہے روایت ابو بصیر کی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور روایت
عبدالرحیم قصیر کی امام محمد باقر علیہ السلام سے ان سب میں یہی ہے۔
کہ ایک رسالتمآبؐ منذر ہیں اور علیؑ بن ابی طالب ہادی اور اس مضمون
کی روایتیں اہل سُنت کے یہاں بھی ہیں۔

حاشیہ: انما انت منذر و لکل قوم ھاد

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا المنذر و علی ھاد واشار بیدہ الی علی وقال بک یھدی المھتدون۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں اور حضرت علی ہدایت کرنے والے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے اپنے ہاتھ سے حضرت علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا اے علیؑ ہدایت پانے والے تجھ سے ہدایت پاویں گے۔

۱- جلال الدین سیوطی — درمنثور جلد ۴ ص ۴۵ سطر ۱۲ محمد امین بیروت

۲- آلوسی — روح المعانی جلد ۱۳ ص ۹۷ سطر ۱۳ انتشارات جہان طہران

۳- امام رازی — کبیر جلد ۱۹ ص ۱۴ سطر ۱۰ طہران

۴- شوکانی — فتح القدیر جلد ۳ ص ۶۶ سطر آخر دار الکتب العربیہ مصر

۵- ابن جریر — طبری جلد ۱۳ ص ۶۳ سطر ۳۰ المطبعۃ المیمنہ "

۶- نیشاپوری — غرائب القرآن جلد ۱۳ ص ۷۳ سطر آخر "

۷- صدیق حسن خاں — فتح البیان جلد ص المطبعۃ العاصمہ "

۸- ابن کثیر — تفسیر جلد ۲ ص ۵۰۲ سطر ۱ احیاء الکتب العربیہ "

۹- ابن حیان — بحر المحیط جلد ۵ ص ۳۶۷ سطر ۱۲ مطبعہ سعادت "

۱۰- حسکانی — شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۲۹۳ بیروت

(بقیہ حاشیہ ص۱۶۸ سے آگے)

۱۱۔	ثناء اللہ پانی پتی	مظہری جلد ۵ ص۲۱ سطر ۱۱	اشاعت العلوم حیدرآباد
۱۲۔	ذہبی	میزان الاعتدال جلد ۱ ص۲۵۲ سطر ۸	مصر
۱۳۔	مناوی	کنوز الحقائق جلد ۱ ص۴۲ سطر ۱	سمندری فیصل آباد
۱۴۔	سیوطی	الجامع الصغیر جلد ۱ ص۴۲ سطر ۱	"
۱۵۔	حاکم	المستدرک جلد ۳ ص۱۳۰ سطر ۱	اشاعت العلوم حیدرآباد
۱۶۔	ذہبی	تلخیص المستدرک جلد ۳ ص۱۳۰ سطر ۱	"
۱۷۔	علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۷ ح ۲۶۳۱	"
۱۸۔	"	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۲ سطر ۱۷	مصر
۱۹۔	ابن صباغ مالکی	فصول مہمہ ص۱۰۷ سطر ۱۰	نجف
۲۰۔	ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغہ ص۱ سطر ۱۰ جلد ۱	بیروت
۲۱۔	شبلنجی مومن	نور الابصار ص۶۹ سطر ۲۵	مصر
۲۲۔	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۳۹ سطر ۳ ص۶۷ سطر ۲۰	رضویہ لاہور
۲۳۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۸۱ سطر ۲۰	بمبئی ۱۳۱۱ھ
۲۴۔	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۳۵ سطر ۶	امامیہ لاہور

عن ابن عباس فی قولہ تعالٰی انما انت منذر قال النبی انا المنذر وعلی الھادی بک یا علی یھتدون المھتدون۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس قول خدا انما انت منذر کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا کہ ڈرانے والا میں ہوں اور ہدایت

کرنے والے علیؑ ہیں ۔ اے علیؑ ہدایت حاصل کرنے والے تیرے
ذریعے ہدایت حاصل کریں گے ۔

۱۔	شوکانی	فتح القدیر جلد ۳ ص۲۶ سطر آخر		مصر
۲۔	ابن جوزی	زاد المسیر جلد ۴ ص۳۰	مکتب اسلامی	دمشق
۳۔	ذہبی	میزان الاعتدال جلد ۱ ص۲۲۵ سطر ۸	قاہرہ	مصر
۴۔	مناوی	کنوز الحقائق جلد ۱ ص۴۲ سطر ۱		سمندری
۵۔	گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص۱۰۹		نجف
۶۔	علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۷ حدیث ۲۱۲۶		حیدرآباد
۷۔	″	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۴ سطر ۱۷		مصر
۸۔	شبلنجی مومن	نور الابصار ص۶۹ سطر ۲۵		″
۹۔	خواندمیر	حبیب السیر جلد ۲ ص۱۲	حیدری	طہران
۱۰۔	شاہ تقی	روض الازہر ص۳۷۶		حیدرآباد
۱۱۔	حسکانی	شواہد التنزیل ص۲۹۳	اعلمی	بیروت
۱۲۔	محمد مبین ہندی	وسیلۃ النجات ص۱۳۲	گلشن فیض	لکھنؤ
۱۳۔	علی حیدرآبادی	مناقب ص۵۵	اعلم پریس	چہار مینار
۱۴۔	ابن صباغ	فصول المہمہ ص۱۰۷ سطر ۱۰		نجف
۱۵۔	ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۵۷		مصر
۱۶۔	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۳۹ سطر ۲، ص۶۷ سطر ۱۹		لاہور
۱۷۔	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۵۶ سطر ۳	امامیہ	لاہور

(حاشیہ جاری ہے)

روایت حضرت علیؑ

عن علی قال المنذر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والھادی رجل من بنی ھاشم یعنی نفسہ ۔

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ڈرانے والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہدایت کرنے والے بنو ہاشم کا ایک آدمی ہے۔ آپ نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

۱۔	امام حاکم	المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۹	حیدرآباد
۲۔	سیوطی	درمنثور جلد ۴ ص ۴۵ سطر ۱۸	محمد امین بیروت
۳۔	آلوسی	روح المعانی جلد ۱۳ ص ۹۷ سطر ۹	انتشارات جہاں طہران
۴۔	نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۷ ص ۴۱	دارالکتب العربی بیروت
۵۔	ابن کثیر	تفسیر جلد ۲ ص ۵۰۲	احیاء الکتب العربیہ مصر
۶۔	حسکانی	شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۲۹۹	بیروت
۷۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص ۹۸ سطر ۲۲	بمبئی

مزید تفصیل تفضیل علیؑ بنص جلی میں انشاء اللہ دی جا رہی ہے اس کتاب میں اس آیت کے ذیل میں ۱۵ قسم کے اسناد سے روایات اور عمدہ حوالہ جات تحریر کئے جا رہے ہیں ۔

انشاء اللہ

(بقیہ از صفحہ ۱۶۷ سے آگے)

حضرت ابوہریرہ اور ابو برزہ اور ابن عباس اور نیز خود حضرت امیرالمومنینؑ کے اسناد سے اور حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو صحیح السند قرار دیا ہے

حاشیہ ختم:

ان تمام روایات کے ہوتے ہوئے بھی کیا کوئی شخص پسندیدگی کی نظر سے دیکھ سکتا ہے فصل الخطاب کی اس کاوش کو جو انہوں نے بعض متاخرین کی تفسیروں سے اور میر باقر داماد کے حاشیہ قبسات سے بعض روایتوں کے درج کرنے میں اختیار کی ہے۔

اور لکھا ہے کہ روایات شیعہ اور سنی دونوں طریقوں سے کثرت کے ساتھ ہیں کہ اصل یوں تھی کہ انما انت منذر لعباد و علی لکل قوم ھاد۔ تم بس بندوں کے ڈرانے والے ہو اور علیؑ ہر قوم کے لئے راہنما ہے یہ شعر ہے۔ کہ جس کو قصیدہ خواں پڑھا کرتے ہیں اور کوئی شخص جو عربی زبان سے واقف ہو وہ اسے گوارہ نہیں کر سکتا کہ اس کی طرف اس شعر کے نظم کرنے کی نسبت دی جائے۔ اور طرق شیعہ و اہلسنت کا جو حوالہ دیا گیا ہے تو بے شک وشبہ ان طرق میں سوائے اس کے جو ہم نے سابقاً درج کیا ہے اور کچھ نہیں ہے اور وہ اس کے خلاف ہے جو محدث نوری نقل کر رہے ہیں۔

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

نیز کافی کی روایت ہے۔ ابو حمزہ سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کفار کا قول ہے۔ ربنا ما کنا مشرکین اس سے مراد ولایت علی بن ابی طالب کا انکار تھا یہ الفاظ صراحتاً بتلا رہے ہیں کہ یہ تفسیر کی حیثیت سے ہے۔ اس صراحت کے سبب سے تو صحیح ہو جائے گی۔ ابو بصیر کی ان دونوں ضعیف روایتوں کی جن سے بظاہر یہ پتہ چلتا ہے کہ بولایۃ علیؑ کے لفظ قرآن میں داخل تھے اور وہ حذف کر دیئے

گئے۔ عمر بن حنظلہ کی روایت ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورہ بقرہ کی اس آیت میں کہ متاعا الی الحول غیر اخراج آپ نے فرمایا مخرجات۔ عبارت کو دیکھتے ہوئے شبہ بھی نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ یہ مخرجات کا فقرہ بطور تفسیر بیان ہوا ہے۔ یعنی اخراج کے لفظ سے مخرجات مراد ہے نہ یہ کہ یہ لفظ یہاں پہ تھے اور قرآن مجید سے کم کر دیئے گئے۔ لیکن فصل الخطاب میں اسے بطور بیان نقص درج کیا گیا ہے۔

نیز ان روایات میں سے محمد بن مسلم کی صحیح السند روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو کتاب کافی میں باب منع الزکوٰۃ کے شروع میں درج ہے اور اس میں ہے کہ حضرت نے فرمایا یہی مراد ہے اس ارشاد حضرت سے کہ ان لوگوں کو طوق پہنائے جائیں گے۔ اس شئے کے جس کے ساتھ انہوں نے بخل کیا ہے یعنی جو انہوں نے بخل کیا ہے مال زکوٰۃ میں سے یہ روایت بالکل صراحت کے ساتھ اس امر کو بتلاتی ہے کہ من الزکوٰۃ کے لفظ بطور تفسیر ہیں جو امام نے بیان فرمائی ہے نہ یہ کہ وہ جزو قرآن ہے اس روایت کی یہ صراحت شرح قرار پائے گی۔ ابن ابی عمیر والی مرسل روایت کی جو امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ قول باری تعالےٰ ہے۔ سیطوقون ما بخلوا بہ من الزکوٰۃ یوم القیامہ اور اس روایت کے معنی بھی وہی ہوں گے کہ ما بخلوا بہ سے مراد من الزکوٰۃ ہے نہ یہ کہ وہ قرآن کا جزو ہے۔ اور کم کر دیا گیا ہے نیز انہی روایات میں سے صحیحہ ابو بصیر ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جیسا کہ کافی میں باب نص علی الائمۃ میں مذکور ہے اس روایت میں ہے کہ ابو بصیر نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت علیؑ اور آپؑ کی اولاد کا نام قرآن میں ذکر

کیوں نہ کر دیا۔ حضرت نے فرمایا ان لوگوں سے کہو کہ رسالتمآبؐ پر قرآن میں یہ نازل ہوا
کہ نماز واجب ہے لیکن خدا نے یہ بیان نہیں فرمایا کہ مغرب کی تین رکعت ہے اور
عشا کی چار رکعت یہاں تک کہ رسالتمآبؐ وہ تھے جنہوں نے لوگوں کے سامنے اس کی
تفسیر کر کے بتلایا اور اسی طرح زکوٰۃ و حج کے بارے میں قرآن میں اجمال سے کام لیا اور
رسولؐ نے تفصیل بتلائی اس روایت سے ظاہر ہے کہ امام نے لوگوں کے اس قول کو صحیح
قرار دیا کہ قرآن مجید میں امیر المومنین کا نام صراحتہً مذکور نہیں ہے اور نام جو بتلایا گیا
ہے وہ رسالتمآبؐ کی طرف سے بطور تفسیر حدیث من کنت مولاہ اور حدیث
ثقلین وغیرہ میں وارد ہوا ہے اس کی گواہ وہ روایت بھی ہے جو کافی میں اس کے
تھوڑی دور بعد صحیحہ فضلا میں وارد ہے۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے اور ابو الجارود
کی روایت حضرت سے اور ابو الانیم کی روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے کہ ان دونوں بزرگوں نے مقام استدلال میں اپنے اصحاب کے سامنے جب کہ
تقیہ کا موقع بھی نہ تھا یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل
فما بلغت رسالتہ کی تلاوت فرمائی اور اس میں فی علی کے فقرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض روایتوں میں جو اس مقام پر یا اور دوسرے
مقامات پر فی علی کے لفظ کا اضافہ ہے وہ بطور تفسیر و بیان ہے جیسے جبرئیل بطور
وحی خدا کی طرف سے لائے ہیں لیکن جزو قرآن نہیں ہے اور اس طرح کی وحی تو ہر
کلام رسالتمآب کے موافق تھی اس لئے کہ قرآن میں موجود ہے) آپ اپنی خواہش
نفس سے بات ہی نہیں کرتے جو کچھ آپ کا کلام ہوتا ہے وہ وحی ہوتی ہے جو خدا
کی طرف سے نازل ہوتی ہے نیز ان روایات میں سے فضیل کی روایت ہے۔ امام رضاؑ

سے کافی کے باب النکت من التنزیل فی الولایۃ میں کہ راوی نے عرض کی یہ آیت ھٰذا الذی کنتم بہ تکذبون حضرت نے فرمایا یعنی امیرالمومنین راوی نے عرض کی یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں اس روایت میں حضرت نے امیرالمومنین کا نام یعنی کی لفظ کے ساتھ ذکر کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ جزو قرآن نہیں ہے بلکہ بیان مراد اور ہٰذا کا لفظ کے اصلی مشارالیہ کے طور پر ہے۔ اب سائل کا یہ پوچھنا کہ یہ تنزیل ہے اور حضرت کا فرمانا کہ ہاں اس سے صاف ظاہر ہے کہ تنزیل سے مراد جزو قرآن ہی نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ جو چیز قرآن کی کسی آیت میں خصوصیت کے ساتھ مراد ہو اس کو وہ حضرات تنزیل کی لفظ سے یاد فرمایا کرتے تھے یہ روایت اور اس کی ایسی دوسری روایتیں تمام ان دلائل کو ختم کر دیتی ہیں جن سے فصل الخطاب کے اوراق پر کئے گئے ہیں اور ان روایات کی حقیقت بھی اس کے پہلے کھولی جا چکی ہے اور انہی مطالب کی طرف جو ہم نے بیان کئے علمائے اعلام کے کلمات میں جو ہم نے نقل کئے تھے اشارہ موجود ہے اگر کوئی شخص کہے کہ یہ روایت ضعیف السند ہے اور اسی طرح بعض اس کے قبل کی روایات تو ہم جواب میں کہیں گے کہ اکثر روایتیں جنہیں فصل الخطاب نے نقل کیا ہے وہ ایسی ہی یا اس سے زیادہ ضعیف السند ہیں جیسا کہ اشارۃً ہم نے اس کے روایات کے ضعیف کا پتہ دیا۔ اس کے علاوہ ہم نے جو صحیح السند روایتیں پیش کی ہیں وہی کیا کم ہیں اور وہ اثبات مطلب کے لئے کافی ہیں ان لوگوں کے لئے جو صاحبان عقل و تمیز ہوں۔

❁

اعتقاد شریف علوی

۴۷۔ شہنشاہ عراق ملک شاہ سلجوقی کے دربار میں سنہ ۴۸۵ھ سے قبل مذہب اہل سنت کے نمائندہ جناب شیخ عباسی سے مناظرہ کرتے ہوئے مذہب شیعہ کے نمائندہ جناب حسین بن علی علوی فرماتے ہیں۔

اولاً تو تحریف کی روایات بہت کم ہیں۔ ثانیاً جو روایتیں ہیں وہ موضوع اور جھوٹی ہیں شیعوں کو بدنام کرنے کے لیے گھڑی گئی ہیں اور ثالث ان کے راوی اور اسناد غیر صحیح ہیں۔ ہمارے بعض علماء سے جو اس بارے میں منقول ہے وہ ناقابل اعتماد ہے۔ کیونکہ ہمارے علماء عظام پر ہمیں اعتماد ہے وہ تحریف کے قائل نہیں تھے۔

مقاتل بن عطیہ — مؤتمر علماء بغداد مترجمہ ص۴۳ سطر ۱۳

مکتبہ انوار النجف — دریا خان

شہادت علماء اہل سنت

شیعان حیدر کرار کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و زیادتی سے منزہ ہے اس کے اثبات کے لیے آیات قرآن کریم۔ احادیث رسول اکرم۔ ارشادات آئمہ معصومین۔ اقوال علماء شیعہ تحریر کر دیئے ہیں۔ اب ذیل میں علماء اہلسنت کی وہ عبارات تحریر کی جاتی ہیں جو ہمارے عقیدے کی تائید اور دیگر متعصب و مفتری ملاؤں کی تکذیب کرتی ہیں۔

شہادت شیخ عبدالحق دہلوی

ہمیں تحریف کا طعنہ دینے والوں کے محدث اعظم جناب شیخ عبدالحق صاحب

دہلوی فتح المنان مقدمہ تفسیر حقانی کی جلد ا صفحہ ۶۳ سطر ۱ طبع شیخ غلام علی لاہور ۱۳۰۴ھ پر تحریر فرماتے ہیں آج تک ساعت سے لے کر خاتمہ تک کوئی محقق شیعہ بلکہ کوئی اہل اسلام بھی یہ عقیدہ (کہ قرآن میں کمی وزیادتی و تحریف ہوئی ہے) نہیں رکھتا۔ چنانچہ علماء شیعہ اس خیال کی برأت اپنی کتابوں میں بڑی شدومد سے کرتے ہیں۔

شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ اپنے رسالۂ عقائدیہ میں یہ کہتے ہیں کہ جو قرآن کہ اللہ نے حضرت کو دیا تھا وہی ہے جو اب لوگوں کے پاس موجود ہے نہ اس میں کچھ کم ہوا ہے نہ زیادہ۔

تفسیر مجمع البیان میں جو کہ شیعہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے سید مرتضیٰ کہتے ہیں کہ جو قرآن کہ عہد پیغمبرؐ میں تھا وہی اب بھی ہے۔ بلا تفاوت قاضی نور اللہ شوستری اپنی کتاب مصائب النواصب میں لکھتے ہیں کہ یہ بات جو شیعہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے کہ وہ قرآن میں تغیر و تبدل کے قائل ہیں محض غلط ہے محققین شیعہ میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں اور جو کوئی کہے تو اس کا کیا اعتبار رہے۔

ملا صادق شرح کلینی میں لکھتے ہیں کہ یہ قرآن اسی طرح امام مہدی تک سالم رہے گا۔ محمد بن حسن عاملی کہتے ہیں کہ جو روایات پر غور سے نظر کرے گا یقینی طور پر جان جاوے گا کہ قرآن مجید میں بچند وجوہ کمی وزیادتی ناممکن ہے اور بالفرض کوئی صاحب یہ عقیدہ بھی رکھے تو ہم اسے دو وجہ سے قائل کرتے ہیں۔

۱۔ یہ کہ آئمہ اہل بیت اور بنی ہاشم بالخصوص آل علیؑ اور خود حضرت علی اور بنی فاطمہؑ نے کیوں اپنے مصاحف کو محفوظ نہ رکھا بعد سے شیعہ ہی ہیں وہ قرآن مروج ہوتا

اور مستعمل ہوتا اور اگر ظاہر ا اسے نہ رکھتے چھپا ہی کے رکھتے ورنہ حفظ ہی کے طور متوارث رکھتے بلکہ اصل حمیت اسلام تو یہ تھی کہ اس خیانت قرآن کے بارے میں مخالفین کو ملی اردوس الاشہاد فضیحت کرتے اوّل تو جس طرح کچھ نہ کچھ لوگ ہر زمانے میں انکے ساتھ ہوتے رہے ہیں اس وقت بھی ہوتے ورنہ بنی ہاشم تو ضرور ساتھ دیتے اور اگر کوئی ساتھ نہ دیتا تو خدا تو ساتھ ضرور ہی دیتا کہ جس نے قریش کے مقابلے میں ایک یتیم۔ بے کس۔ بے زر یعنی سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد کی اور روئے زمین پر اس کا مذہب پھیلا دیا ورنہ خیر جس طرح امامت اور ریاست کے بارے میں نوبت بشہادت پہنچی اس خاص دینی کام کے لیئے پہنچی تو کیا تھا۔

زہے نصیب

شہادت شاہ عبد العزیز دہلوی

برصغیر کے مشہور عالم اور شیعہ کے خلاف تحفہ اثنا عشریہ نامی کتاب لکھنے والے صاحب کی عبارت سپرد قلم کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ریب وشک میں کروٹیں لینے والے حضرات مطمئن ہو جائیں گے۔

الف پس در جمیع روایات امامیہ موجود است کہ ہمہ اہل بیت ہمیں قرآن را میخواندند و بعام و خواص و دیگر وجوہ نظم و تمسک میکردند و بطریق استشہاد مے آوردند و آیات او تفسیرے کردند و تفسیریکہ منسوب است بامام حسن عسکری ہمیں قرآن است لفظا بلفظہ و صبیان و جواری و خرم و اہل و عیال خود را ہمیں قرآن تعلیم می فرمودند و بخواندن آن در نماز امر مے کردند۔

(تحفہ اثنا عشریہ باب پنجم صہ ١٣٩ سطر ١٥ از نولکشور۔ ترجمہ صہ ٢١٦ سطر ١٨ کراچی)

ترجمہ: امامیہ کی تمام روایات میں موجود ہے کہ تمام اہل بیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی قرآن کو پڑھتے تھے اور عام وخاص کے ساتھ اسی کے وجوہ پر تمسک کرتے تھے اور بطور گواہی اور حجت کے اسی کو پیش کرتے تھے اور اسی کی آیات کی تفسیر کرتے تھے اور وہ تفسیر کہ جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب ہے لفظ بلفظ یہی قرآن ہے اور اپنے لڑکوں اور کنیزوں اور خادموں اور اپنے اہل وعیال کو اسی قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم کرتے تھے۔

مولانا غلام دستگیر صاحب آنجہانی

جناب مولانا قبلہ غلام دستگیر صاحب اپنے رسالہ امامۃ البرہان مطبوعہ لاہور کے ص۵ سطر آخر پر تحریر فرماتے ہیں۔

پھر پادری صاحب شیعہ کی طرف سے قرآن کا تغیر و تبدل نقل کرتے ہیں۔ یہ بھی بے اصل بات ہے کیونکہ شیعہ کی معتبر کتب سے مثل تفسیر مجمع البیان وتفسیر صافی وصراط مستقیم ومصائب النوائب ورسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق وغیرہ سے ثابت ہے کہ محققین شیعہ کے نزدیک قرآن اتنا ہی ہے جو دفتین میں منقول ومسطور اور مسلمانوں میں مشہور ہے۔ کچھ کمی اور تغیر و تبدل اس میں نہیں ہوا ہے۔

رحمت اللہ ہندی

بعض شیعہ اعلام کا کلام نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ ان حقائق کی روشنی

میں ظاہر ہو گیا کہ فرقۂ شیعہ اثنا عشریہ کے علماء اعلام کے نزدیک ثابت شدہ نظریہ یہ ہے کہ وہ قرآن جو خداوند عالم نے اپنے نبی ؐ پہ نازل کیا وہ یہی ہے جو کتابی صورت میں لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اس سے زیادہ نہیں۔

(اظہار الحق جلد ۲ ص۸۹ بمبئی بحوالہ تنزیہہ الامامیہ)

عبد الغنی کشمیری

اثنا عشریہ کمی بیشی کے قائل نہیں اور یہ جو مشہور ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے دس پارے قرآن مجید کے گم کر دیئے اور بعض شیعہ سورہ حسنینؑ اور سورہ فاطمہؑ اور سورہ علیؑ پڑھا کرتے ہیں یہ جہلا کی گپ ہے آج تک سلف سے خلف تک کوئی محقق اثنا عشری یہ عقیدہ نہیں رکھتا۔

(مذاہب اسلامیہ ص۲۷۱ لاہور بحوالہ تنزیہہ الامامیہ)

اعتراض نمبر ۷

علماء اہلسنت کی طرف سے یہ اعتراض بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے تسلیم کیا کہ شیعہ کے نزدیک قرآن میں زیادتی نہیں البتہ کمی تو روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

یہ اعتراض کسی رسالے میں نہیں ملا۔ البتہ یار لوگ محافل میں سیدھے سادھے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ضرور کہتے ہیں۔ بندہ نے حفظ ماتقدم کے تحت لکھ کر جواب دینا چاہا ہے۔

ھ

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھوں
میں جانتا ہوں جو وہ لکھیں گے جواب میں

جواب

مذکورہ سوال کا جواب کچھ اس طرح سے ہوگا۔

۱۔ پچھلے صفحات میں ص۵۶ تا ص۸۱ تک ملاحظہ فرمایئے آیات قرآن کریم سے واضح کر دیا ہے کہ قرآن میں کمی نہیں ہو سکتی۔

۲۔ ص۸۱ سے ص۱۱۰ تک احادیث رسول اکرمؐ سے ثابت ہے کہ قرآن میں کمی نہ ممکن ہے۔

۳۔ ص۱۱۱ سے ص۱۳۴ تک ارشادات معصومین علیہم السلام سے واضح ہے کہ قرآن میں کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا خصوصاً امام جعفر صادقؑ اور امام علی نقیؑ کے ارشادات اور حضرت علیؑ اور حضرت طلحہ کا مکالمہ ہمارے دعوے کی بہت زیادہ تائید کرتا ہے۔

۴۔ ص۱۳۴ سے ص۱۴۶ تک اقوال علماء شیعہ سے بعض موجودہ قرآن میں کمی ہونے کے شبہ کو زائل کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔

۵۔ جناب قبلہ شیخ صدوق فرماتے ہیں جو خدائے ذوالجلال نے اپنے نبی پر نازل فرمایا وہ یہی قرآن ہے جو دو دفتوں کے درمیان لوگوں کے ہاتھ میں موجود ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ (اعتقادیہ صدوق ص۹۳ سطر۳)

۶۔ موصوف فرماتے ہیں۔ جو شخص ہماری طرف یہ منسوب کرے کہ یہ کتاب اس سے زیادہ ہے وہ جھوٹا ہے۔ (اعتقادیہ صدوق ص۹۳ سطر۳)

۷۔ صدوق اور اسکی جماعت اس طرف گئی ہے کہ قرآن مجید جو نازل ہوا ہے اس میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ (مرآۃ العقول ص۱۷۱ جلد۱)

۸- جناب شیخ طوسی فرماتے ہیں کہ کمی کے متعلق عام مسلمانوں کے مذہب
کا ظاہر یہی ہے کہ نقصان نہیں ہوا۔ اور ہمارے مذہب شیعہ کا بھی صحیح
مذہب یہی ہے۔ (تفسیر صافی صہ ۳۶ سطر ۵ - آلاء الرحمان صہ ۱)

۹- جناب سید مرتضیٰ نے فرمایا کہ جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر
آج تک امت مسلمہ نے قرآن کا اہتمام اتنی کوشش سے کیا ہے کہ اسکے
کم اور محرّف و متغیر ہونے کا خیال تک نہیں ہوسکتا۔ (تفسیر صافی جلد ۱ صہ ۳۴ سطر آخر)

۱۰- جناب طبرسی فرماتے ہیں کہ شیعوں کا صحیح عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں کمی واقع
نہیں ہوئی۔ (تفسیر مجمع البیان جلد ۱ صہ ۵ سطر ۱۲ - ۲۱)

۱۱- جناب فتح اللہ کاشانی فرماتے ہیں کہ قرآن کمی وزیادتی سے محفوظ ہے۔
(منہج الصادقین صہ ۵ سطر ۱۷)

۱۲- جناب ملا فیض کاشانی فرماتے ہیں انا لہ لحافظون اور لا یاتیہ الباطل
اور چند عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن میں کمی وزیادتی نہیں ہے۔
(تفسیر صافی صہ ۳۳)

۱۳- جناب محمد حسین طباطبائی فرماتے ہیں کہ اللہ کی حفاظت کے ساتھ قرآن کمی
وزیادتی سے محفوظ ہے۔ (المیزان جلد ۱۲ صہ ۱۱۱ سطر ۱۴)

۱۴- جناب علامہ حائری فرماتے ہیں کہ موجودہ قرآن ہر قسم کی کمی وبیشی سے بالکل
محفوظ ہے۔ (لوامع التنزیل پارہ ۱۴ صہ ۲۳)

۱۵- شیخ محمد صادق طہرانی فرماتے ہیں کہ جو کوئی قرآن میں کمی کا قائل ہے اس کا
قول مردود اور غیر مقبول ہے۔ (انیس الاعلام صہ ۲۸)

۱۶۔ جناب شیخ مفید۔ جناب شیخ طوسی۔ جناب شیخ بہائی اور ان کے علاوہ اور علماء نے بھی قرآن میں کمی نہ ہونے پر اجماع کیا ہے۔

(البیان جناب خوئی ص۲۳۳ سطر ۵)

۱۷۔ جناب شیخ بہائی کے نزدیک قرآن عظیم ہر کمی اور زیادتی سے محفوظ ہے۔ (کلم الطیب ص۲۹۵ سطر ۲۸)

۱۸۔ جناب سید عبدالحسین طیب فرماتے ہیں کہ جمہور علماء امامیہ بلکہ علماء اہلسنت کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید میں تھوڑی سی بھی تحریف یا کمی وزیادتی نہیں ہوئی۔ (کلم الطیب ص۲۹۱ سطر ۵)

۱۹۔ کشف الغطاء میں ہے کہ قرآن نقص کے عیب سے محفوظ ہے۔

(آلاء الرحمان ص۱۷)

اعتراض ۸

جناب مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی تنبیہ الحائرین کے ص۴ و ص۲۳ پر جناب قاضی مظہر حسین صاحب چکوالوی تجلیات صداقت پر ایک جائزہ کے ص۱۲ پر لکھتے ہیں کہ چار علماء کے سوا تمام علماء شیعہ قرآن میں کمی وزیادتی کے قائل ہیں۔

جواب

یہ محض الزام ہے بہتان ہے ورنہ ان علماء کے اسماء پیش کیے جائیں جو کمی وزیادتی کے قائل ہیں۔

بندہ نے ص۱۳۴ سے ص۱۷۶ تک متعدد علماء شیعہ کے اعتقادات اور

ان کے دلائل تحریر کر دیئے ہیں کہ قرآن میں زیادتی ہے نہ کمی۔ ان حضرات کی مختصر فہرست حاضر خدمت ہے۔

۱ - جناب قبلہ شیخ صدوق
۲ - جناب قبلہ شیخ مفید
۳ - جناب قبلہ سید مرتضیٰ
۴ - جناب قبلہ شیخ طوسی
۵ - جناب قبلہ طبرسی
۶ - جناب ملا فیض کاشانی
۷ - جناب فتح اللہ کاشانی
۸ - جناب محمد حسین طباطبائی
۹ - جناب شیخ محمد رضا مظفر
۱۰ - جناب سید علی حائری
۱۱ - جناب شیخ محمد صادق طہرانی
۱۲ - جناب شہید ثانی
۱۳ - جناب شیخ بہائی
۱۴ - جناب صدر الدین شیرازی
۱۵ - جناب ابن شہر آشوب
۱۶ - جناب ابن ابی جمہور احسائی
۱۷ - جناب عبداللہ لبشرینی
۱۸ - جناب محمد حسین آشتیانی
۱۹ - جناب ابوالقاسم صاحب قوانین
۲۰ - جناب شیخ جعفر
۲۱ - جناب شہشہانی
۲۲ - جناب محقق کلباسی
۲۳ - جناب سید ابوالقاسم الخوئی
۲۴ - جناب عبدالحسین طیب
۲۵ - جناب نور اللہ شوستری
۲۶ - جناب محمد بن حسن عاملی
۲۷ - جناب جواد البلاغی

وغیرہ

دورِ حاضر کے تمام شیعہ علماء بھی قرآن میں عدم کمی و زیادتی کے قائل ہیں۔

اعتراض ۹

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جناب ملا محمد باقر مجلسی حق الیقین میں حضرت عثمان کے ساتویں طعن میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان نے قرآن مجید سے مناقب اہل بیت اور ان کے اعداء کے مثالب نکال لینے کی خواہش کی۔

جواب

جناب قبلہ مجلسی صاحب کو اس عبارت سے قائل تحریف کہنا صحیح نہیں کیونکہ وہ مناقب و مثالب متن قرآن میں نہیں تھے جس کا ذکر آئندہ ص۲۵۷ پر مفصل ہوگا۔ کہ یہ تفسیر حواشی میں تھے۔ رہا فضائل آل محمدؐ اور انکے دشمنوں کے مطاعن ان کے اشارے تو ابھی بھی ہیں بشرطیکہ انہیں دیکھنے کے لئے یا بصیرت قلوب ہوں۔ بھلا آنکھوں اور دلوں کے اندھوں کو کب نظر آئیں گے۔ اس کا بیان بھی آئندہ ص۲۳۲ پر ملاحظہ فرمائیں گے۔

اعتراض نمبر ۱۰

جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے ص۲۴۸ پر فرماتے ہیں کہ شیعہ متقدمین تحریف کے اور متاخرین عدم تحریف کے قائل ہیں جناب شیخ صدوق۔ جناب [illegible] مرتضیٰ وغیرہ جو عدم تحریف کے قائل ہیں یہ سب متاخرین ہیں۔

جواب

شیعہ متقدمین و [illegible] متاخرین میں سے کوئی بھی متن قرآن میں کمی و زیادتی کا قائل نہیں ہے اگر کو [illegible] ہے تو اس کی نشاندہی کی جائے۔ اور معترض کا جناب صدوق

دعبزہ کو متاخرین سے شمار کرنا قابل تعجب ہے افسوس تو یہ ہے کہ یہ غلطی جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نے کی ہے جسے یار لوگ بہت بڑا عالم تصور کرتے ہیں۔

بہر حال چھوٹا ہو یا بڑا ہو جب باب علم سے بھٹک گئے تو ایسی غلطیاں نہ کریں تو کیا کریں۔

معترض اور انکے ساتھیوں کو اگر علم نہ ہو تو میں بتا دیتا ہوں کہ جناب قبلہ شیخ صدوق صاحب رحمۃ اللہ علیہ امام آخر الزمان عجل اللہ فرجہ کی دعا سے پیدا ہوئے اور ۳۸۱ھ میں رائے کے مقام پر اللہ کو پیارے ہوئے۔ جناب شیخ مفید صاحب جناب صدوق کے شاگرد اور سید شریف مرتضیٰ کے استاد تھے اور جناب سید شریف مرتضیٰ ۳۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۳۶ھ میں وفات پائی۔

اعتراض ۱۱

جناب مولانا احتشام الدین صاحب نصیحت الشیعہ کے ص۲۴۸ پر فرماتے ہیں کہ متقدمین شیعہ تحریف کے قائل تھے مگر جب ان پر ہماری طرف سے اعتراض شروع ہوئے اور شیعوں سے جوابات نہ بن سکے تو عدم تحریف کے قائل ہونے لگے۔

جواب

قرآن مجید کے متن میں کمی و زیادتی کے نہ متقدمین قائل نہ متاخرین۔ البتہ جب بعض حضرات نے شیعہ کے خلاف پروپیگنڈا شروع کیا گیا تو علماء شیعہ نے عقلی و نقلی دلائل سے مخالفین کا منہ بند کر دیا۔

اتنا تو جناب معترض نے بھی قبول کر لیا ہے کہ پہلے تھے قائل اب نہیں تو

اگر آپ کے نزدیک اب سب قرآن پر ایمان رکھتے ہیں کسی کے نزدیک کمی و زیادتی نہیں تو کتاب کس لئے تحریر فرمائی۔

مولانا صاحب کی اس تحریر کے بعد اب دور حاضر کے علماء اہل سنت کو چاہیے کہ آئندہ وہ کسی شیعہ کو نہ کہیں کہ تم تحریف کے قائل ہو۔

اعتراض ۱۲

ایک قبلہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ کیا وجہ ہے کہ سید شریف مرتضیٰ سے پہلے کسی شیعہ نے بھی تحریف کے سوالات کے جوابات نہیں دیئے کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان سے پہلے کے علماء شیعہ تحریف کے قائل تھے۔

جواب

معترض کا یہ اعتراض بھی بے سود ہے کیونکہ سید شریف مرتضیٰ کے استاد جناب قبلہ شیخ مفید صاحب تھے اور انکے استاد جناب قبلہ شیخ صدوق صاحب تھے ان دونوں نے عدم تحریف کے متعلق عقلی و نقلی دلائل سے واضح فرمایا کہ شیعوں کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و زیادتی سے پاک ہے۔

ملاحظہ فرمائیے اعتقادیہ شیخ صدوق ص۹۲ سطر ۱۷، تفسیر آلاء الرحمان ص۲۷ سطر ۸۔ تفسیر صافی ص۱۳ سطر آخر۔ مرأۃ العقول ص۱۷۱ جلد ۱ سطر ۲۷۔

رہا کہ جوابات کا آغاز جناب قبلہ سید شریف مرتضیٰ نے کیوں کیا تو اس کا سیدھا سادھا جواب یہ ہے کہ جب اعتراض ہوا اسی وقت جواب ہوتا ہے نہ کہ پہلے اگر ان سے پہلے علماء اہل سنت اعتراض فرماتے تو ان سے پہلے کے علماء بھی جواب دیتے۔

نوٹ سوال نمبر ۱۶ صفحہ 310 پر ہے

اعتراض ۱۳

جناب علامہ احسان الٰہی ظہیر کتاب الشیعہ والسنۃ کے صفحہ ۸۹ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی جلاء الاذھان کے اعتراض ۸۶ پر ۔ جناب مولانا عبدالستار تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے صفحہ ۱۵ پر ۔ جناب مولانا قمر الدین سیالوی مذہب شیعہ کے صفحہ پر ۔ مولانا احتشام الدین مراد آبادی نصیحت الشیعہ میں ۔ جناب مولانا محمد کرم الدین آفتاب ہدایت کے صفحہ پر اور جناب مولانا غلام رسول ناروالی ایمان بالقرآن کے صفحہ ، صفحہ پر یہ اعتراض فرماتے ہیں کہ شیعہ کا قرآن حضرت علیؑ نے مرتب فرمایا ۔ اصحاب نے لینے سے انکار کر دیا ۔ حضرت علیؑ اور ان کے بعد ان کی اولاد کے ذریعے امام مہدی تک پہنچا اور امام مہدی اسے لے کر غار میں چھپ گئے ۔ لہٰذا شیعہ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے ۔

ان سب نے اپنے حق میں یہ روایت بھی تحریر فرمائی ہے ۔ (اصول کافی جلد 5 صفحہ 310 باب 14 النوادر کتاب فضل القرآن حدیث نمبر 23)

قال اخرجہ علی الی الناس حین فرغ منہ وکتبہ فقال لھم ھٰذا کتاب اللہ عزوجل کما انزلہ اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد جمعتہ من اللوحین فقالوا ھو ذا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن لاحاجۃ لنا فیہ فقال اما واللہ ما ترونہ بعد یومکم ھٰذا ابدا انما کان علی ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤوہ (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۳ سطر ۵)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ اپنے جمع کردہ قرآن کو لوگوں کے پاس لائے اور کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ویسے ہے جیسے خداوند تعالےٰ نے اسے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم پر نازل فرمایا اور میں نے اسے دو دفتیوں سے جمع کیا ہے
ان لوگوں نے کہا ہمارے پاس ایک جامع ہے جس میں قرآن ہے۔
تمہارے قرآن کی ہمیں ضرورت نہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا خدا کی قسم
تم اس قرآن کو آج کے بعد کبھی نہ دیکھو گے۔ مجھے لازم تھا کہ تمہیں اپنے
جمع کردہ قرآن سے آگاہ کروں تاکہ تم اسے پڑھو۔

اس روایت شیعہ سے واضح ہوگیا کہ حضرت علیؑ کا جمع کردہ قرآن کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ افسوس بیچارے کیا کریں جس پہ ایمان ہے وہ ملتا نہیں اور جو ملتا ہے اس پہ ایمان نہیں۔

جواب

حضرات! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اہل سنت کے کتنے معتبر علماء نے اس اعتراض پہ زور لگایا ہے اور یہ ان کی کوئی جدت نہیں بلکہ ان سے پہلے کتنے حضرات میدان مناظرہ میں آئے اور آج بھی جب تحریف القرآن کی بحث چھڑتی ہے تو میاں مٹھو بولنے والے بزرگوں کا پرانا آموختہ یاد کر کے سیدھے سادھے عوام کو گمراہ کرنے کی سعی مذمومہ فرماتے ہیں۔ اور یہی اعتراض کرتے ہیں۔ ہمارے علماء کرام نے اپنے اپنے انداز میں اس کا کئی بار جواب دیا ہے مگر بایں ہمہ بر اور ان یوسف کی بارگاہ میں کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور وہ بڑی ڈھٹائی کے ساتھ بزاخفش کی طرح سر تکبر ہلا ہلا کر برابر یہی رٹ لگائے رکھتے ہیں کہ اس کا جواب علماء شیعہ نے نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔ بھلا ان علماء کرام سے کون پوچھے کہ اعتراض تو تم کر دیتے ہو جو جواب ملتا ہے اس کا جواب کیوں نہیں دیتے۔

جن علماء معترضین کی فہرست اس اعتراض میں ہے ان میں سے کئی اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں کئی زندہ ہیں اور ان میں سے کسی نے یہ رسالہ آج سے پچیس سال پہلے لکھا۔ کسی نے بیس سال پہلے اور کسی نے پندرہ۔ دس۔ پانچ سال پہلے لکھا اور اس عرصے کے دوران ہمارے علماء نے کئی بار تقریراً اور تحریراً دونوں صورتوں میں اس کا جواب دیا ہے لیکن حرام ہے جو ان میں سے کسی نے بھی جواب الجواب دیا ہو۔ تو اب آپ ہی فرمایئے کہ جواب کون نہیں دے سکتا۔ آپ کہیں گے کہ شیعہ کا جواب صحیح نہیں۔ چلو بقول آپکے صحیح نہیں۔ اچھا اگر ایسا ہے تو کیا تمہارے مذہب کے کسی عالم نے شیعہ کے جواب الجواب کا بالدلائل جواب دیا ہے اگر ایسا نہیں تو حقیقت طشت از بام ہو گئی اور تھوڑی سی بھی بصیرت رکھنے والا قاری یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہوگا کہ جواب علماء اہل سنت کے پاس نہیں نہ کہ علماء شیعہ کے پاس۔

کرہ پالوی کا جواب

مجھ سے پہلے بہت سے علماء نے جواب دیا ہے اگر میں وہی نقل کروں تو میرا کوئی کمال نہیں۔ لہذا میں نے ایک دوسرے نہج سے جواب دینے کی کوشش کی ہے اور اس جواب میں کافی نئی چیزیں لانے کا مصمم ارادہ کیا ہے۔ اب اس کا فیصلہ قارئین کر سکتے ہیں کہ بندہ نے کوئی جدت پیش کی ہے یا صرف پرانی ہی باتیں ہیں۔

۱۔ یہ روایت کتب شیعہ کے علاوہ کتب اہل سنت میں بھی موجود ہے جو تحقیق کرنا چاہے وہ مندرجہ ذیل کتب دیکھ سکتا ہے۔

۱۔ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری شرح بخاری جلد ۸ صفحہ ۴۲	مصر
۲۔ ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۲	//

۳۔ جلال الدین سیوطی — اتقان جلد ۲ ص ۲۲۴ — مصر

۴۔ شبلنجی — نورالابصار ص ۷۳ — "

۵۔ ابن حجر مکی — صواعق محرقہ ص ۷۶ — "

جب یہ روایت آپ کی مشہور کتب میں موجود ہے اور حضرت علیؑ آپکے چہیتے اور شیخین آپکے پہلے اور دوسرے خلیفے ہیں تو جو جواب جناب دیں گے وہی ہمارا تصور کر لینا چاہیئے۔

۲۔ جناب نے شیعہ کی کتاب اصول کافی سے یہ روایت تحریر فرمائی ہے تو اسی کافی کی شرح مرآۃ العقول جلد ۲ ص ۵۳۵ پہ یہ بھی ملاحظہ فرمالیجیے الثالث والعشرون ضعیف کہ تیئیسویں روایت ضعیف ہے تو قبلہ صاحبان جب روایت ہی ضعیف ہے تو اس روایت سے استدلال کیسا۔

اب ایک بات ان علماء عظام سے بھی ہوجائے کہ حضور کیا آپنے مرآۃ العقول میں یہ روایت اور اسکی شرح دیکھی تھی یا نہیں اگر نہیں دیکھی تو آپ کی جہالت کی دلیل محتاج دلیل نہیں۔ اگر دیکھی تھی تو کیا اس جملے کو سمجھے تھے یا نہیں اگر نہیں سمجھے تو پہلے والا نتیجہ واضح اور اگر آپ سمجھے تھے تو جان بوجھ کر ایک ضعیف روایت لکھنے سے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کیوں کی۔ ایسے مجرم کے لئے دو سزائیں ہیں زندہ کے لئے الگ اور مردہ کے لئے الگ۔ امید واثق ہے کہ ہر دو امیدوار اپنے مطلوب و مقصود کو ضرور پائیں گے۔

۳۔ حضرت علیؑ کا قرآن کیا تھا۔ کیا اس میں آیات و سورتیں اتنی تھیں یا زائد و کم دوسری بات ہرگز نہیں تھی بلکہ پہلی بات تھی کہ اس کی آیات اور سورتیں اتنی

تھیں۔ البتہ فرق یہ تھا کہ موجودہ قرآن کی ترتیب توقیفی ہے اور حضرت
علیؑ کے قرآن کی ترتیب نزولی تھی جس کا اظہار جناب نے بایں الفاظ فرمایا
ھٰذا کتاب اللّٰہ عز وجل کما انزلہ اللّٰہ علی محمدؐ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ
وسلم۔ یعنی یہ اللہ کی کتاب اسی طرح ہے جس طرح اللہ نے حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔

اس جملے سے حضرت علیؑ نے خود وضاحت فرمادی کہ میرا مرتبہ قرآن تنزیل
کے مطابق ہے۔

۴۔ حضرت علیؑ کا قرآن آیات اور سورتوں کے لحاظ سے موجودہ قرآن کے مطابق تھا
اس میں فرق یہ تھا کہ وہ تنزیل کے مطابق تھا۔ اس میں متن قرآن کے ساتھ ساتھ
تفسیری نوٹ بھی تھے جس کا تفصیلی بیان آئندہ صفحات میں ہوگا۔

۵۔ البتہ اصحاب کا یہ فرمانا عندنا مصحف جامع فیہ القرآن (کہ ہمارے
پاس ایسا مصحف ہے کہ جس میں قرآن ہے) تعجب سے خالی نہیں۔ کیونکہ
اگر ایسا ہوتا تو حضرت علیؑ کو سنگین نتائج برداشت کر کے قرآن مجید مرتب
کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو پوری تین خلافتیں قرآن کے جمع
کرنے میں پریشان کیوں ہوتیں اور حضرت زید بن ثابت جیسے لائق اور
تجربہ کار صحابی قرآن مجید کو جمع کرنا دشوار ترین کام کیوں سمجھتے وغیرہ۔

اگر تھا بھی سہی تو حضرت علیؑ کا قرآن بھی لے لیتے عمل اپنے ہی پہ کرتے لیکن
مرکز میں قرآن کی ایک ہی کاپی ہوتی ہے نہیں بلکہ کئی ہوتی ہیں۔

اور ایک نقطہ یہ بھی قابل توجہ ہے کہ حضرت عمر نے قرآن کو کھولنے کے بعد کیوں

اب فرمایا اگر قرآن کو قبول نہیں کرنا تھا تو ہاتھ میں ہی نہ لیتے۔ چلو پکڑ بھی لیا تھا تو کھولے بغیر واپس کر دیتے۔ لیکن ہاتھ میں لے کر کھول کر یکدم واپس کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عمرؓ کو ایسی عبارت نظر آئی جس سے خلیفہ جی کو اور انکے خواص کو نقصان پہنچتا تھا۔ وہ عبارت کیا تھی۔ اس سے کیا خوف تھا صفحہ ۳۵۷ پر ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن

۶- حضرت علیؑ کے مرتبہ قرآن کے متعلق علماء اہل سنت کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

عن عكرمة قال لما كان بعد بيعة ابي بكر فقعد علي ابن ابي طالب في بيته فقيل لابي بكر قد كره بيعتك فارسل اليه فقال أكرهت بيعتي قال لا والله قال ما اقعدك عني قال رايت كتاب الله يزاد فيه فحدثت نفسي ان لا البس ردائي الا الصلوٰة حتى اجمعه قال له ابوبكر فانك لنعم ما رايت قال محمد فقلت لعكرمة الفوه كما انزل الاوّل فالاوّل قال لو اجتمعت الانس والجن على ان يؤلفوه هٰذا التاليف ما استطاعوا واخرجه ابن اشتة في المصاحف من وجه آخر عن ابن سيرين وفيه انه كتب في مصحفه الناسخ والمنسوخ وان ابن سيرين قال تطلبت ذالك الكتاب وكتبت فيه الى المدينة فلم اقدر عليه

ترجمہ: عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر کی بیعت کے بعد حضرت علیؑ اپنے گھر میں بیٹھ گئے۔ بعض لوگوں نے حضرت ابوبکر کے پاس حضرت علی کی شکایت کی کہ وہ آپ کی بیعت کو ناپسند فرماتے

ہیں۔ ابو بکر نے آپ کو کہلا بھیجا کہ کیا آپ میری خلافت کو بُرا خیال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں[1]۔ ابو بکر نے کہا پھر آپ کو کس چیز نے بٹھا دیا ہے۔ فرمایا میں نے دیکھا کہ کتاب الٰہی میں زیادتی کی جارہی ہے پس میرے دل میں آئی کہ میں سوائے نماز کے ردا نہیں اوڑھوں گا جب تک قرآن جمع نہ کرلوں۔ حضرت ابو بکر نے کہا آپ نے بہت اچھا خیال کیا۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ سے کہا کہ حضرت علیؑ نے قرآن کو تنزیل کے مطابق یعنی اول پھر اول بس اسی ترتیب سے جمع کیا تھا۔ انہوں نے کہا اگر جن و انس دونوں مل کر اس تالیف پہ اپنے اپنے قرآن جمع کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے۔ پھر فرمایا آپ نے مصحف میں ناسخ و منسوخ دونوں قسم کی آیات جمع کیں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو تلاش کیا اور مدینے تک خط لکھے مگر میں قادر نہ ہو سکا۔

۱۔ اتقان ص۲۵ جلد ا سطر آخر
۲۔ فتح الباری جلد ۳ ص۲۴۴
۳۔ تیسیر الباری ص۱۲۷ پارہ نمبر۲
۴۔ استیعاب ص۳۴۵ ترجمہ محمد بن سیرین
۵۔ تاریخ الخلفاء ص۱۳۱ سطر ۲ دہلی
۶۔ مناہل العرفان جلد ا ص۲۴۷
۷۔ کتاب المصاحف ص۱۰
۸۔ تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص۱۱۳ نجف
۹۔ حلیتہ الاولیا جلد ا ص۶۷
۱۰۔ مناقب خوارزمی ص۵۶
۱۱۔ طبقات ابن سعد ص۳۳۸ جلد ۲
۱۲۔ سیرت حلبیہ ص۳۶ جلد ۳

---

[1] یہ روایت سنی کتب کی ہے ورنہ حضرت نے کئی بار خلافت حضرت ابو بکر سے اظہار ناپسندیدگی فرمایا۔

۱۳- صواعق محرقہ ص۱

۷- مذکورہ کتب اہل سنت میں مندرجہ ذیل عبارت بھی ملاحظہ فرمائیے۔

من محمد بن سیرین قال لما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابطاء علی عن بیعۃ ابی بکر فلقیہ ابوبکر فقال اکرھت امارتی فقال لا ولکن آلیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوٰۃ حتی اجمع القرآن فزعموا انہ کتبہ علی تنزیلہ فقال محمد لو اصیب ذالک الکتاب کان فیہ العلم۔

ترجمہ: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت علیؑ نے بیعت ابوبکر سے توقف کیا تو ابوبکر آپ سے ملے اور کہا گیا کہ آپ میری حکومت کو اچھا نہیں سمجھتے حضرت علیؑ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم جب تک میں قرآن کو جمع نہ کر لوں میں سوائے نماز کے ردا نہ ڈالوں گا۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت علی کا قرآن تنزیل کے مطابق تھا۔ محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ اگر یہ کتاب مل جاتی تو اس میں کثیر علم تھا۔

۱- اتقان ص۵۷ جلد ۱ سطر ۲۹ ۔ ۲- فتح الباری جلد ۹ ص۴۲
۳- تیسیر الباری پارہ نمبر ۲ ص۱۲۷ ۔ ۴- تاریخ الخلفاء ص۱۳۰ دہلی
۵- استیعاب ص۳۴۵ ۔ ۶- تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص۱۱۳
۷- طبقات ابن سعد ص۳۳۸ جلد ۲ ۔ ۸- حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۷
۹- سیرت حلبیہ ص۳۶۰ جلد ۳

۱؎ یہ روایت بھی سنی کتب سے ہے۔

حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن نزول کے مطابق تھا شروع میں سورہ اقراء۔
پھر سورہ مدثر پھر سورہ قلم اسی طرح پہلے مکی سورتیں پھر مدنی۔

تیسیر الباری پ ۲۰ ص ۱۲۷ حاشیہ

۸۔ شیعہ عالم محمد باقر مجلسی مرأۃ العقول جلد ۱ ص ۱۷۱ سطر ۱۳ پر فرماتے ہیں۔

والفه بحسب ما وجب من تاليفه فقدم المكى على المدنى والمنسوخ على الناسخ۔

ترجمہ: حضرت علی نے قرآن کو اس کی شان کے مطابق تالیف فرمایا اور منسوخ کو ناسخ سے پہلے رکھا۔

(اتقان جلد ۱ ص ۵۹ سطر ۴)

۹۔ شیخ مفید در کتاب الارشاد و رسالہ السرویہ مے نویسد
کہ علی در مصحف خود منسوخ را بر ناسخ مقدم فرمود۔

ترجمہ: جناب شیخ مفید ارشاد اور رسالہ سرویہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی نے اپنے مصحف میں منسوخ کو ناسخ پر مقدم رکھا۔

(آلاء الرحمان ص ۱۷، مناقب ص ۲۶ جلد ۲)

ولقد جئتهم بالكتاب كملا مشتملا على التنزيل والتاويل۔

ترجمہ: میں اصحاب کے پاس ایسی کتاب مکمل لے کر آیا جس میں تنزیل اور تاویل تھی۔

(آلاء الرحمان ص ۱۰، احتجاج طبرسی ص ــــ)

۱۰۔ خلاصہ اینکہ گفتہ اند مصحف امیرالمومنین علی بترتیب تاریخ نزول آیات گرد آوری شدہ وشان نزول آیات واوقات نزول وتاویل متشابہات را داشتہ وناسخ ومنسوخ را تعیین کردہ وعام وخاص کیفیت قرأت را بیان میداشتہ است۔

ترجمہ: یعنی حضرت علی کا مصحف تاریخ نزول آیات کی ترتیب کے مطابق تھا اور اس میں شان نزول آیات اور اوقات نزول اور تاویل متشابہات مذکور تھی ناسخ ومنسوخ متعین اور عام وخاص کے ساتھ کیفیت قرأت بیان کی گئی تھی۔

حبیب السیر جلد ۱ صفحہ ۱ ۔منہاج النجاۃ جلد ۱ حاشیہ صفحہ ۲۹ بحوالہ تاریخ قرآن ڈاکٹر محمود رامیار صفحہ ۱۷ سطر ۶ اچاپخانہ بانک بازرگانی ایران

۱۱۔ اہل سنت کے مشہور عالم جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی ازالۃ الخفاء مقصد دوئم صفحہ ۲۷۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

ونصیب او از احیاء علوم دینیہ آں است کہ جمع کردہ قرآن را بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وترتیب دادہ بود آنرا لیکن تقدیر مساعد شیوع آں نشد۔

ترجمہ: یعنی حضرت علی علیہ السلام نے جس قدر علوم دینیہ میں روح پیدا کی اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآن مجید کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں جمع کیا تھا اور ترتیب دیا تھا مگر تقدیر نے اس کے شائع ہونے میں مدد نہیں کی۔

سبحان اللہ، کتنی محنت کی تھی حضرت علیؑ نے جس سے محروم کر دیا گیا۔ ورنہ آج ہر آیت کی تاریخ نزول بھی ہوتی اور ہر آیت کی تفسیر بھی۔

حضرت علی کا قرآنی علم

حضرت علیؑ نے جو قرآن مرتب فرمایا تھا اس میں تفسیری حواشی تھے جو کہ موجودہ قرآن میں نہیں۔ محمد بن سیرین کا قول تو آپ پڑھ ہی چکے ہیں کہ اگر وہ قرآن مل جاتا تو اس میں علم کثیر تھا۔ یقیناً یہ سچ ہے کیونکہ رسول اکرم کے بعد جتنا علم حضرت علیؑ کے پاس تھا کسی کے پاس نہیں۔

عن ابن مسعود قال ان القرآن انزل علی سبعة احرف ما منها حرف الا وله ظهر وبطن وان علیا عنده من الظاهر والباطن

ترجمہ: ابن مسعود سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ تحقیق قرآن سات حرفوں پہ نازل ہوا ہے کوئی حرف اس کا ایسا نہیں جس کے لئے ظاہر و باطن نہ ہو اور بتحقیق علی کے پاس اس کا ظاہر و باطن ہے۔

۱۔ ابو نعیم اصفہانی حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۶۵ سطر ۱۱ مطبع السعادۃ مصر

۲۔ سید احمد بن محمد فتح العلی صفحہ ۳۵

۳۔ عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب صفحہ ۱۲۳ سطر آخر رضویہ لاہور

۴۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودت صفحہ ۵ سطر ۱۵ بمبئی ۱۳۱۱ھ

۵۔ 〃 〃 صفحہ ۶ سطر ۱۳ 〃

۶۔ خواجہ پارسائی بخاری فصل الخطاب مع ینابیع صفحہ ۳۱۳ سطر ۲ 〃

عن ابن عباس قال اذا ثبت لنا الشیٔ عن علی لم نعدل الی غیرہ

ترجمہ: ابن عباس کہتے ہیں کہ جب ہمیں کوئی بات حضرت علی سے ثابت ہو جاتی ہے تو ہم ان کے غیر کی طرف رجوع نہیں کرتے تھے۔

عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب ص۱۲۳ سطر ۵ رضویہ لاہور

ابن عباسؓ کا علم اور علیؑ

عن ابن عباس قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود صبح فرأیت نفسی فی جنبہ کالفوارۃ فی جنب البحر المثعنجر۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک رات جناب علیؑ باء بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہو گئی مگر وہ تفسیر پوری نہ ہوئی مجھے اپنی جان ان کے پاس مثل ایک فوارے کے معلوم ہوتی تھی بحر زخار کے مقابلے میں۔

۱۔ سید مرتضیٰ حسینی	تاج العروس جلد ۳ ص۲۸۷		قاہرہ	مصر
۲۔ ابن منظور مصری	لسان العرب جلد ۴ ص۱۰۳		دار الصادر	بیروت
۳۔ محمد طاہر	مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۱۳		نولکشور	لکھنؤ
۴۔ ابن اثیر	النہایہ جلد ۱ ص۱۵۲		خیریہ	مصر
۵۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۱ ص۶ سطر ۱۲			قاہرہ
۶۔ عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۲۳ سطر ۷		رضویہ	لاہور
۷۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۵ سطر آخر			بمبئی

جو انسان نقطے کی تفسیر اتنی کر سکتا ہے خدا جانے تمام قرآن کی تفسیر کرے تو کتنا ہو جائے۔

علم ابن عباس علم علی کی نسبت

عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی من علم اللہ وعلم علی من علم النبی وعلمی من علم علی وما علمی وعلم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر۔

ترجمہ: کلبی کی روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کے علم کی تعلیم دی گئی اور علیؑ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی تعلیم دی گئی۔ میرا علم علی کے علم سے ماخوذ ہے۔ میرا علم اور صحابہ کا علم علی کے علم کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے پانی کے ایک قطرے کو سات سمندروں کے اندر ڈال دیا جائے۔

۱۔ النبہانی	الشرف المؤید ص۵۸ سطر ۱۹		مصر	
۲۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص۵۸ سطر ۱۶	بمبئی	۱۳۱۱ھ	
۳۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۱	امامیہ	لاہور	

تمام اصحاب کے سردار اور مفسر قرآن ابن عباس اور علیؑ کے علم کا ذرا تقابل تو فرمائیے۔

حضرت ابن عباس فن تفسیر میں حضرت علی کے شاگرد تھے۔

۱۔ امام رازی	اربعین ص۴۶۸ سطر ۸	مصر
۲۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج ص۶ جلد ۱ سطر ۱۲	مصر

٣- محمد بن طلحہ شافعی	مطالب السئول ص۲۵		لکھنؤ
۴- سید احمد زینی دحلان	السیرۃ النبویہ جلد ۲ ص۱۱		قاہرہ
۵- ابن عطیہ	الجامع المحررۃ ص۲۶۳		〃
۶- برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۲ ص۲۰۷		〃

تفسیر نقطۂ باء

عن ابن عباس قال یشرح لنا علی نقطۃ الباء من بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم لیلۃ فانفلق عمود صبح -

ترجمہ: جناب ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک رات جناب علی با بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرمانے لگے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر مکمل نہ ہوئی -

١- سید مرتضیٰ حسین	تاج العروس جلد ۳ ص۲۸۴		قاہرہ
۲- ابن منظور مصری	لسان العرب جلد ۴ ص۱۰۳	دار الصادر	بیروت
۳- محمد طاہر	مجمع بحار الانوار جلد ۳ ص۱۳۱	نولکشور	لکھنؤ
۴- ابن اثیر	النہایہ جلد ۱ ص۱۵۲	خیریہ	مصر
۵- ابن ابی الحدید	شرح نہج ص۶ جلد ا سطر ۱۲		قاہرہ
۶- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۴۳ سطر ۷	رضویہ	لاہور
۷- سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر آخر		بمبئی

حضرت علیؑ نقطۂ باء ہیں

ان جمیع اسرار الکتب السماویۃ فی القرآن وجمیع ما فی القرآن فی الفاتحۃ وجمیع ما فی الفاتحۃ فی البسملۃ وجمیع ما فی البسملۃ فی باء البسملۃ

وجمیع ما فی باء البسملۃ فی النقطۃ التی ھی تحت الباء قال الامام علی کرم اللہ وجھہ انا النقطۃ التی تحت الباء۔

ترجمہ: تمام آسمانی کتب کے راز قرآن میں موجود ہیں اور تمام قرآن کا علم سورہ فاتحہ میں موجود ہے۔ تمام فاتحہ کا علم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔ تمام بسم اللہ کا علم بسم اللہ کے باء میں موجود ہے اور تمام باء بسم اللہ کا علم باء کے نقطے میں موجود ہے امام علی علیہ السلام نے فرمایا میں وہ نقطہ ہوں جو بسم اللہ کی باء کے نیچے موجود ہے۔

۱۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۶۹ سطر۲ بمبئی ۱۳۱۱ھ

۲۔ کمال الدین الدر المعظم مع ینابیع ص۲۳۴ سطر۱۳ ؍؍

۳۔ ابن آلوسی بغدادی جلاء العینین ص۸۷ بغداد

تفسیر باء بسم اللہ

قال علی لو شئت لاوقرت لکم ثمانین بعیرا من معنی الباء

ترجمہ: اگر میں چاہتا تو تمہارے لئے حرف باء کے معنی کی تفسیر کے اسی اونٹ لاد دیتا۔

۱۔ شعرانی لطائف المنن جلد۱ ص۱۷۱ مصر

۲۔ محمد صالح کشفی کوکب دری ص۳۵ سطر۱۹ امامیہ لاہور

عن ابن عباس قال اخذ بیدی الامام علی لیلۃ مقمرۃ فخرج الی البقیع بعد العشاء وقال اقرء یا عبد اللہ فقرأت بسم اللہ الرحمن الرحیم فتکلم لی فی اسرار الباء الی بزوغ الفجر۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس نے کہا کہ ایک چاندنی رات کو حضرت علی نماز عشاء کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بقیع کی طرف لے گئے فرمایا اے عبداللہ پڑھو میں نے تسمیہ کی تلاوت کی آپ مجھے صبح کے طلوع ہونے تک بائے بسم اللہ کے رموز سے آگاہ کرتے رہے۔

۱۔ سلیمان قندوزی — ینابیع المودت ص۵۰ سطر ۱ — بمبئی

۲۔ 〃 — 〃 اردو ص۱۱۳ سطر آخر — شیعہ بک ایجنسی لاہور

۳۔ کمال الدین — الدر المنظم مع ینابیع ص۳۳۳ سطر ۱ — بمبئی

قال علی لو شئت لا وقرت بباء بسم اللہ سبعین بعیرا

ترجمہ: حضرت علی نے فرمایا اگر میں چاہتا تو باء بسم اللہ کی تفسیر سے ستر اونٹ لاد دیتا۔

۱۔ محمد بن طلحہ شافعی — مطالب السئول ص۸۹ — بمبئی

۲۔ محمد صالح کشفی — کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۲ — امامیہ — لاہور

تفسیر الحمد

عن علیؑ قال لو شئت لا وقرت من تفسیر الفاتحۃ سبعین بعیرا

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو سورۃ الحمد کی تفسیر اس قدر بیان کروں جس سے ستر اونٹوں کا بار ہو جائے۔

۱۔ سلیمان قندوزی — ینابیع المودت ص۵۲ سطر ۱ — بمبئی

۲۔ کمال الدین — الدر المنظم مع ینابیع ص۳۲۲ سطر ۹ — 〃

۳۔ کاکوروی   الروض الازہر ص۳۳   حیدر آباد

۴۔ عبدالہادی ابیاری جالیۃ الکدر ص۶   مصر

۵۔ بھجت آفندی   تاریخ آل محمد ص۱۵۰   آفتاب طبع چہارم

۶۔ محمد صالح کشفی   کوکب دری ص۲۹۶ سطر ۱۲   امامیہ   لاہور

وانظر الی ماروی عن علی بن ابی طالب انہ قال لوشئت لاوقرت حمل سبعین بعیرا من تفسیر فاتحۃ الکتاب فھو بالقوۃ فی معرفتہ لا بالفعل اذلا یساعدہ الوقت واذا صح کذالک وھو صحیح اذ لا یقول کذالک الا ومعہ من تفسیرھا ما یبلغ ذالک فلابد ان یکون فی نفسہ انہ یوقر حمل سبعین بعیرا وانہ یمکن ان یکون معانیھا ما یبلغ اکثر من ذالک ایضا فاذا ساعدہ الوقت استطاع ان یوقر سبعین بعیرا اخری۔

ترجمہ: ذرا آپ دھیان سے دیکھیں حضرت علی کے اس قول کو جس میں جناب نے فرمایا ہے کہ اگر میں خواہش کروں تو ستر اونٹوں کا بار سورہ فاتحہ کی تفسیر سے بھر دوں اس کا مطلب یہ ہے کہ جناب کو اتنا لکھنے کی طاقت ہے کیونکہ معرفت اتنی حاصل ہے نہ یہ کہ بالفعل اس کا تحریر کرنا ممکن ہے کیونکہ وقت اور زمانے میں اتنی وسعت نہیں ہے اور جب کہ یہ معنی درست ہو گیا اور حقیقت ایسی ہی ہے اس لئے کہ حضرت علیؑ نے ایسا نہیں کہا جب تک کہ انکی نظر میں سورہ حمد میں اتنے ہی مطالب نہ تھے جو اس حد تک پہنچ جائیں اس سے یہ نتیجہ نکلا

کہ الحمد میں اتنے مطالب موجود ہیں کہ ستر اونٹوں کا بوجھ لکھا جا سکتا ہے اور ممکن ہے کہ اس میں اس سے زیادہ مطالب ہوں کہ اگر وقت میں گنجائش ہوتی تو آپ اس کے علاوہ اور ستر اونٹوں کا بار لکھ دیتے۔

افسوس کہ جس علیؑ کے تفسیری نوٹوں سے مزین قرآن کو مہربانوں نے رد کر دیا ان کے مقاصد تو حل ہو گئے لیکن امت مسلمہ عظیم خزانے سے محروم ہو گئی کیونکہ جو امام ایک نقطے۔ ایک لفظ اور ایک سورت کی اتنی وزنی تفسیر کر سکتے ہیں۔ اگر وہ تمام قرآن کی تفسیر کرے تو کتنا وزن ہو گا۔

قد ارسل هرقل ملك الروم رسولا الی عمر بن خطاب رضی الله عنه يسئله عن خواص سواقط الفاتحة واسرارها فاخبره بها علی رضی الله فحصل لرسول ملك الروم غم وحزن لمعرفة الامام علی اسرار هذه الحروف وقال الكلمة اسم وفعل وحرف وقال سلونی عن اسرار يعسوب فانی وارث علوم الانبياء والمرسلين۔

ترجمہ: روم کے بادشاہ ہرقل نے ایک قاصد کو حضرت عمر بن خطاب کے پاس اس غرض کے لئے روانہ کیا کہ وہ آپ سے سورہ فاتحہ کے سواقط اور اسرار کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت علیؑ نے اس قاصد کو ان باتوں سے آگاہ کیا۔ امام کا ان حروف کے رازوں سے واقف ہونے کے باعث قاصد کو حزن و غم ہوا۔ حضرت نے فرمایا کلمہ اسم۔ فعل اور حرف ہوتا ہے۔ فرمایا مجھ سے

غیب کی باتوں کے متعلق سوال کر دلیں انبیاء اور رسل کے علوم کا وارث ہوں۔

۱۔ کمال الدین — الدر المنظم مع ینابیع ص۳۴۳ سطر ۲ — بمبئی

۲۔ شیخ سلیمان قندوزی — ینابیع المودت ص۳۴۳ سطر ۲ — "

قیصر روم نے حضرت علیؑ کو خط لکھا کہ قرآن میں وہ کون سی سورت ہے جس میں دوزخ کے دروازوں کی شمار کے موافق سات آیتیں ہیں اور سات حروف نحی۔ سے اس میں نہیں ہیں کیونکہ ہم نے انجیل میں پڑھا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھے دوزخ کے ساتوں دروازے اس پر بلند ہو جاتے ہیں۔ امیر المومنینؑ نے انہیں جواب دیا کہ وہ سورت فاتحہ ہے جسے سبع مثانی کہتے ہیں اور وہ سات حرف ثا۔ جیم۔ ذا۔ شین ظا۔ خا اور فا ہیں جو اس میں نہیں ہیں۔ وہ یہ جواب پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

محمد صالح کشفی — کوکب دری ص۱۳۳ سطر ۷ — امامیہ — لاہور

اعلم بما انزل اللہ

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال اعلمھم بما انزل اللہ علی بن ابی طالب۔

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے سب سے زیادہ علیؑ جانتے ہیں۔

عینی حنفی — مناقب سیدنا علی ص۱۶

اعلم بما بین اللوحین

قال الشعبی ما کان احد من هذہ الامۃ اعلم بما بین اللوحین و بما انزل علی محمد من علیؑ۔

ترجمہ: شعبی کا بیان ہے کہ جو کچھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہ نازل ہوا اور جو کچھ ان دو دفتیوں کے درمیان ہے اسے ساری امت سے زیادہ حضرت علیؑ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

محمد بن یوسف زرندی   نظم درر السمطین ص۱۲۹   نجف

اعلم آیات اللہ

عن عمر بن خطاب قال قال رسول اللہ لعلی انت اعلمھم بآیات اللہ۔

ترجمہ: جناب عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ حضور اکرم نے حضرت علی کے لئے فرمایا تم سب سے زیادہ آیات خدا کو جاننے والے ہو۔

عبید اللہ امرتسری   ارجح المطالب ص۱۳۹ سطر۲   رضویہ   لاہور

اعلم قرآن و سنت

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ لا علم الناس بھما

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کتاب و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے ہے۔

ابن قتیبہ دینوری   الامامت والسیاست ص۱۰۳ جلد۱   مصر

مَن عندہ علم الکتاب

عن محمد بن حنفیہ انہ قال ومن عندہ علم الکتاب علی بن

ابی طالب -

ترجمہ: محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ اس آیت ومن عندہ علم الکتاب سے مراد حضرت علیؑ ہیں -

۱- ابن مغازلی	مناقب علی ص۳۱۴ سطر۵	مکتبۃ اسلامیہ	طہران
۲- حسکانی	شواہد التنزیل جلد ۱ ص۳۰۷		بیروت
۳- عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۰۶ سطر۲۱	رضویہ	لاہور
۴- //	// ص۱۴۰ سطر۲	//	//
۵- سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۸۵ سطر۱۰		بمبئی
۶- محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۳۴ سطر۴	امامیہ	لاہور

دعوئ سلونی

عن ابی الطفیل قال شہدت علیا یقول سلونی واللہ لاتسئلونی الا اخبرتکم سلونی عن کتاب اللہ فواللہ ما من آیۃ الا وانا اعلم بلیل نزلت ام بنہار ام فی سھل ام فی جبل۔

ترجمہ: حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ میں حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ فرما رہے تھے۔ پوچھو خدا کی قسم ہے کہ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے۔ کہ میں تمہیں اس سے خبر نہ دوں گا۔ مجھ سے کتاب خدا کے متعلق پوچھو۔ خدا کی قسم ہے کوئی آیت ایسی نہیں کہ میں اسے جانتا ہوں کہ رات میں نازل ہوئی ہے یا دن میں یا ہموار زمین میں یا پہاڑ پر۔

۱۔	ابو نعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۶۸ سطر ۲	مصر
۲۔	ابن سعد	طبقات الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۳۵ سطر ۶	〃
۳۔	علی المتقی	کنز العمال جلد ۶ ص ۴۰۵ حدیث ۶۱۳۹	حیدرآباد
۴۔	〃 〃	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۴۸ سطر ۱۱	مصر
۵۔	ابن کثیر	تفسیر حاشیہ فتح البیان جلد ۹ ص ۳۰۶	〃
۶۔	〃	الکاف الشاف ص ۱۵۹ مصطفےٰ محمد	〃
۷۔	ابن عبدالبر	الاستیعاب جلد ۲ ص ۴۶۳ سطر ۲ ص ۴۷۵ سطر ۲	حیدرآباد
۸۔	ابن حجر عسقلانی	اصابہ جلد ۲ ص ۵۰۳ سطر ۱	〃
۹۔	محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص ۸۳ سطر ۱۲ القدس	مصر
۱۰۔	〃	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۹۸ سطر ۵ الخانجی	〃
۱۱۔	محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص ۵۳ سطر ۴	نجف
۱۲۔	المناوی	فیض القدیر جلد ۳ ص ۴۶ سطر ۲۳	مصر
۱۳۔	ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص ۲۸ سطر ۱	نجف
۱۴۔	خوارزمی	مقتل الحسین ص ۴۳ سطر ۱۱	〃
۱۵۔	خواندمیر	حبیب السیر ص ۹ سطر ۲۰	طہران
۱۶۔	شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفا جلد ۲ ص ۲۶۸ سطر ۱۲	کراچی
۱۷۔	محمد بن صبان	اسعاف الراغبین ص ۱۶۰ سطر ۴	مصر
۱۸۔	ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۱ ص ۲۰۵ سطر ۱۵	بیروت
۱۹۔	ابوالحسین کلابی	مسند دمشق ص ۳۴ سطر ۱ مکتبہ اسلامیہ	طہران

۲۰۔ درۃ سکتوی — محاضرالاوائل ص۶۶ — آستانہ

۲۱۔ جلال الدین سیوطی — تاریخ الخلفاء ص۱۲۰ سطر ۱۷ مجتبائی — دہلی

۲۲۔ ابن حجر مکی — صواعق محرقہ ص۱۲۰ سطر ۱ مطبعہ قاہرہ — مصر

۲۳۔ جمال الدین زرندی — نظم درر السمطین ص۱۲۹ مطبعۃ القضاۃ — ״

۲۴۔ تفتازانی — شرح مقاصد جلد ۲ ص۲۲۰ — آستانہ

۲۵۔ خوارزمی — مناقب ص۵۶ — تبریز

۲۶۔ حاکم — المستدرک ص۳۶۰ جلد ۲ — حیدرآباد

۲۷۔ حسن علی محدث — تفریح الاحباب ص۳۵۰ سطر ۲۰

۲۸۔ ابن اثیر جزری — اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۲ سطر ۲۰ — مصر

۲۹۔ عبیداللہ امرتسری — ارجح المطالب ص۱۳۳ سطر ۱۱ — رضویہ — لاہور

۳۰۔ سلیمان قندوزی — ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۱۳ — بمبئی

۳۱۔ علی ہمدانی — مودۃ القربیٰ ص۱۲ سطر آخر — امامیہ — لاہور

علم نزول آیات

عن ابن سعد سمعت علیا یقول واللہ ما نزلت آیۃ الا وقد علمت فیما نزلت این نزلت وعلی من نزلت وان ربی وھب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا۔

ترجمہ: ابن سعد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ سے سنا کہ قرآن کی کوئی بھی ایسی آیت نہیں جسے میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس معاملے میں نازل ہوئی۔ کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی کیونکہ خدا نے مجھے دل دانا

اور زبان ناطق عطا کی ہے۔

۱۔ ابو نعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۸ سطر ۲		مصر
۲۔ ابن سعد	طبقات الکبریٰ جلد ۲ ص۲۳۵ سطر ۶		//
۳۔ درۃ السکتوی	محاضرۃ الاوائل ص۶۶	آستانہ	
۴۔ قرمانی	اخبار الدول ص۱۰۳		بغداد
۵۔ خطیب خوارزمی	المناقب ص۵۴		تبریز
۶۔ محمد بن صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۹ سطر ۱۰	عبدالواحد	مصر
۷۔ حسن حمزاوی	مشارق الانوار ص۹۱	شرقیہ	//
۸۔ احمد مغربی	فتح الملیٰ ص۳۸		//
۹۔ ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲ سطر ۱	مطبعہ قاہرہ	//
۱۰۔ جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲		لاہور
۱۱۔ عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۳۴ سطر ۱۷	رضویہ	//
۱۲۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر ۱۲		بمبئی
۱۳۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۲۹۷ سطر ۱۷	امامیہ	لاہور

چاروں کتابوں کا علم

عن علیؑ قال لو ثنیت لی الوسادۃ وجلست علیھا لحکمت بین اھل التوراۃ بتوراتھم وبین اھل الانجیل بانجیلھم وبین اھل الزبور بزبورھم وبین اھل القرآن بقرآنھم۔

ترجمہ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر میرے لئے مسند بچھائی

جائے اور میں اس پہ مبعوث تو اہل تورات کے لئے انکی تورات سے اور اہل انجیل کے لئے ان کی انجیل سے ۔ اہل زبور کے لئے ان کی زبور سے اور اہل قرآن کے لئے ان کے قرآن سے حکم کروں ۔

۱۔ امام رازی	اربعین ص۴۶۷ سطر۶	مصر
۲۔ تفتازانی	شرح مقاصد جلد۲ ص۲۲۰	آستانہ
۳۔ محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص۵۹ سطر۱۷	بمبئی
۴۔ ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص۱۶ سطر۱۸	نجف
۵۔ خطیب خوارزمی	مقتل حسینؑ ص۴۷ سطر۱۶	″
۶۔ خواندمیر	حبیب السیر جلد۱ ص۹ سطر۲۲	طہران
۷۔ المبرد	الفاضل ص۳ دارالکتب	مصر
۸۔ عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۱۲ سطر آخر رضویہ	لاہور
۹۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر آخر	بمبئی

القرآن مع علیؑ

عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ يقول علی مع القرآن والقرآن مع علی حتی يردا علی الحوض ۔

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہونگے ۔

١۔ نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد ص ١٣٢ سطر ٢٢	دارالکتب العربی بیروت
٢۔ حاکم	المستدرک جلد ٣ ص ١٢٤ سطر ١٤	حیدرآباد
٣۔ طبرانی	المعجم الصغیر جلد ١ ص ١٤٩ سطر ٨	"
٤۔ علی المتقی ہندی	کنزالعمال جلد ٦ ص ١٥٣ نمبر ٢٥٣٠	"
٥۔ "	منتخب کنزالعمال جلد ٥ ص ٣٠ سطر ٣٥	مصر
٦۔ ذہبی	تلخیص المستدرک جلد ٣ ص ١٢٤ سطر ٧	حیدرآباد
٧۔ محمد بن سلیمان	جمع الفوائد جلد ٢ ص ٣٣٨ حدیث نمبر ٩-٤٨٠	مکتبہ اسلامیہ سمندری
٨۔ ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص ١٢٤ سطر ١	مصر
٩۔ جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص ١٢٢ سطر ١	لاہور
١٠۔ شاہ اسماعیل	منصب امامت ص ٨٢ سطر ٦	"
١١۔ شبلنجی مومن	نورالابصار ص ٧٣ سطر ٢٤	مصر
١٢۔ حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص ٣٥٣ سطر ٤	
١٣۔ عبدالرؤف المناوی	الکواکب الدریہ جلد ١ ص ٣٩ ازہریہ	"
١٤۔ محمد صبان	اسعاف الراغبین ص ١٢٦ سطر ٢١	"
١٥۔ یوسف نبہانی	الفتح الکبیر جلد ٢ ص ٢٤٢	"
١٦۔ سیوطی	الجامع الصغیر جلد ٢ ص ٦٥ سطر ١٧	سمندری
١٧۔ گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص ٣٥٣	نجف
١٨۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص ٤٧ سطر ١١	بمبئی
١٩۔ خوارزمی	المناقب ص ١٠٧	تبریز

۲۰۔ عبیداللہ امرتسری ارجح المطالب ص۳۴۲ سطر۳ رضویہ لاہور

قرآن ناطق

لما اراد اهل الشام ان يجعلوا القرآن حكما بصفين قال الامام علی رضی الله عنه انا القرآن الناطق۔

ترجمہ: صفین کی لڑائی کے روز جب شام والوں نے قرآن کو حکم بنانے کا ارادہ کیا تو امام علی علیہ السلام نے فرمایا میں خود قرآن ناطق ہوں یعنی بولنے والا قرآن ہوں

۱۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودۃ ص۵۷ سطر۸ بمبئی

۲۔ 〃 〃 اردو ص۱۴۱ سطر۲ لاہور

۳۔ شاہ اسماعیل منصب امامت ص۱۲۵ سطر۱۰ 〃

رکاب میں قدم رکھنے سے پہلے تلاوت

روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپؑ سواری کرتے وقت گھوڑے کی رکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوت قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب میں پاؤں رکھتے تو ختم کلام مجید کر لیتے۔ دوسری روایت کے مطابق آپ گھوڑے پر پوری طرح بیٹھنے سے پہلے قرآن کریم ختم کر لیتے۔

عبدالرحمان جامی شواہد النبوت ص۲۸۰ سطر۲۱ مکتبہ نبویہ لاہور

محمد صالح کشفی کوکب دری ص۳۵۴ سطر۱۵ امامیہ 〃

مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ حضرت علی علیہ السلام سب سے زیادہ قرآن کے عالم تھے اور تفسیر قرآن کے استاد حضرت ابن عباس اور دوسرے سبھی آپ کے

مقابلے میں ایسے تھے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

جو علیؑ ایک نقطے ایک لفظ۔ ایک آیت اور ایک سورت کی تفسیر کرے تو بار گراں بن جائے۔ اس علیؑ کی مکمل تفسیر سے جان بوجھ کر محروم کر دیا گیا اور چند ہستیوں کے مفاد پر امت کے مفاد کو قربان کر دیا گیا۔ ہائے افسوس صد افسوس

اے امت مسلمہ توں نے تو قیامت کی

اصحاب نے انکار کیوں کیا؟

ہر سلیم الطبع۔ انصاف پسند اور عقل مند یہ سوچنے پر مجبور رہے کہ وہ مرتبہ قرآن جو عکرمہ کے نزدیک اتنا بلند کہ تمام انس وجن مل جائیں تو اس کی مثل مرتب نہ کر سکیں اور محمد بن سیرین کے نزدیک اس میں علم کثیر اور تواریخ کے مطابق وہ قرآن نزول کے مطابق اور تفسیری حواشی سے مزین تھا۔ اسے قبول کیوں نہ کیا گیا؟۔ اگر وہ قبول کر لیا جاتا تو کم از کم امت مسلمہ کے پاس باب مدینہ علم کی تفسیر تو ہوتی کوئی پہلا خلیفہ سمجھ کر کوئی چوتھا خلیفہ سمجھ کر اسے قبول کر لیتا چلو باقی حضرات نہ لیتے (جس طرح کلام علیؑ نہج البلاغۃ کو شیعہ کے سوا کسی نے قبول نہ کیا) حضرت علیؑ کے تابعدار شیعیان حیدر کرارؑ تو ضرور لیتے۔

یہ سوال ہر انسان ذی عرفان کے ذہن میں ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اتنا خزانہ کیوں نہ قبول کیا گیا۔ جبکہ مورخین، محدثین، مفسرین کے نزدیک وہ متن کے لحاظ سے موجودہ قرآن کے مطابق تھا۔ آیات کی ترتیب نزول سے بھی فائدہ تھا نقصان نہ تھا۔ البتہ تفسیری نوٹ میں اچھے کام کرنے والوں اور برے کام کرنے والوں کی فہرست ضرور تھی۔ منافقوں کے نام بھی تھے اور مرتدوں کے بھی انشاءاللہ

اس کا ذکر آگے آئے گا۔

ایک یہ صورت سامنے آتی ہے کہ وہ تفسیری حواشی انکار کرنے والوں کے حق میں تھے یا مخالفت میں اگر حق میں تھے تو انکار کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اگر مخالفت میں تھے اور ظاہر بھی یہی ہوتا ہے کہ چند آدمیوں کی غرض نے قیامت تک کے مسلمانوں کو اس قیمتی ترین خزانے سے محروم کر دیا۔ مقصد یہ تھا کہ قیامت تک یہ تفسیری نوٹ نہ رہیں اور جن پر طعن تھا وہ محفوظ رہیں۔ اس مقصد میں اہل اقتدار کامیاب رہے۔

موجودہ قرآن کی ترتیب نزولی نہیں

کتب خاصہ و عامہ سے کالشمس فی نصف النہار واضح اور عیاں ہو گیا ہے کہ حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن تنزیل باری تعالیٰ کے مطابق و موافق تھا۔ اور عثمان کا مرتبہ قرآن جو اس وقت رائج ہے ترتیب نزولی کے خلاف ہے۔

اگر کوئی مہربان انکار کرتا ہے تو وہ بدیہیات کا منکر ہے اور خیالوں کی دنیا میں بستا ہے۔ بدیہی بات دلیل کی محتاج نہیں ہوتی۔ لیکن پھر بھی چند اشارے پیش کئے جاتے ہیں تا کہ شک کرنے والے شک کی دنیا سے نکل کر یقین کی منزل پا لیں۔

موجودہ قرآن ترتیب نزولی کے خلاف ہے اس کے اثبات کے لئے اگر آزادی سے دلائل تحریر کئے جائیں تو

سمندر چاہیئے اس بحر بے کراں کیلئے

تاہم موقعہ و محل کا خیال کرتے ہوئے مختصر جائزہ حاضر خدمت ہے۔

۱۔ قرآن کا نزول مکے میں شروع ہوا پھر ہجرت کر کے حضور اکرمؐ مدینے تشریف لے گئے۔ پھر مکہ فتح ہوا تو حضورؐ مکے میں تشریف لائے وغیرہ تاریخ اس

آمد و رفت سے لبریز ہے۔

حضورؐ جہاں جہاں تشریف لے جاتے آیات قرآن وہاں وہاں نازل ہوتی رہتیں لیکن موجودہ قرآن میں مکی مدنی پھر مدنی میں کوئی ترتیب نہیں۔ جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام کے قرآن میں تھا انہوں نے بالکل نزول کے مطابق ترتیب وار مرتب فرمایا۔ لیکن اسلام کے سرکردہ حضرات نے چند ذاتی اغراض کی وجہ سے اسے رد کر کے ایک تاریخی گنجینہ سے محروم فرما دیا۔

۲۔ خدا نے مکی آیات کو مدنی سورتوں میں اور مدنی آیات کو مکی سورتوں میں نازل فرمایا تھا لیکن موجودہ قرآن میں مکی سورتوں میں بعض مدنی اور مدنی سورتوں میں بعض مکی آیات موجود ہیں جن کی مختصر نشاندہی آئندہ صفحہ ۲۱۷ پہ دی جا رہی ہے۔

۳۔ قرآن مجید میں ماضی کے واقعات مسلسل تھے لیکن موجودہ قرآن میں ایسا نہیں ہے بعض مقامات پہ ایک واقعہ چل رہا ہے تو درمیان میں ایسی آیت بھی آ جاتی ہے جس کا ماقبل و مابعد سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح کے تمام نہیں بعض مقامات کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔

۴۔ سورہ احزاب میں آیت ۲۸ سے لے کر آیت ۳۴ تک صیغے تانیث کے ہیں اور ازواج نبی کا ذکر ہے لیکن سلسلۂ آیات میں آیت تطہیر کو رکھ دیا تاکہ ماقبل و مابعد کی وجہ سے یہ آیت بھی ازواج نبیؐ سے متعلق ہو جائے حالانکہ ماقبل و مابعد لفظی اور معنوی لحاظ سے اس سے بہت مختلف ہے اور آیت تطہیر کو یہاں کیوں رکھا گیا اس کے بارے میں گفتگو کرنا کوئی ضروری نہیں کیونکہ قرآن کی گہرائیوں میں جانے والا اور تاریخ سے تعلق رکھنے والا ہر انسان بخوبی سمجھ لے گا کہ فضائل آل محمدؐ

کو چھپانے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کئے گئے۔

خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں

۵۔ عورتوں کے عدے کے متعلق سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۴ میں ارشاد ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْر۔

ترجمہ: اور تم میں سے جو لوگ بیبیاں چھوڑ کے مر جائیں تو یہ عورتیں چار مہینے دس روز اپنے کو روکیں اور جب مدت پوری کر لیں تو شریعت کے مطابق جو کچھ اپنے حق میں کریں اس بارے میں تم پر کوئی الزام نہیں ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے۔

اس آیت میں عورت کی عدت چار مہینے دس دن مذکور ہے۔ اب ذرا البقرہ کی آیت ۲۴۰ پڑھیئے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْم۔

ترجمہ: اور تم میں سے جو لوگ اپنی بیبیاں چھوڑ کر مر جائیں ان پر اپنی بیبیوں کے حق میں سال بھر تک کے نان و نفقہ اور نہ نکالنے کی وصیت کرنی ہے پس اگر عورتیں خود نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر کچھ الزام نہیں ہے اور خدا ہر شئے پہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں عدت ایک سال مذکور ہے۔ پڑھنے والا پڑھکر پریشان ہوگا کہ پہلے چار ماہ دس دن کی مدت مذکور ہے اور اس آیت میں ایک سال حیران و پریشان انسان کیا کرے پتہ نہیں پہلی مدت کو بڑھا دیا ہے یا پچھلی والی مدت کو گھٹا دیا ہے اگر گھٹا دیا ہے تو اس کا ذکر بعد میں کیوں۔

ایسے سوالات تب پیدا ہوئے جب جامع نے منسوخ کو پہلے نہ رکھا۔ کیونکہ اصول بھی یہی ہے اور حقیقت حال بھی یہی کہ منسوخ پہلے ہوتا ہے اور ناسخ بعد میں لیکن یہاں ناسخ آیت پہلے اور منسوخ بعد میں رکھ دی گئی اسی لئے پریشانی ہوئی۔

۶۔ سورہ ہود آیت ع۴۴ میں خداوند تعالےٰ حضرت نوح کی کشتی کا ذکر کرتا ہے۔

وَ قِيلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِي مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِي وَ غِيضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَ قِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ۔

ترجمہ: اور جب حکم دیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی گھٹ گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور ہر طرف پکار دیا گیا کہ ظالم لوگوں کو دوری ہے۔

اب اس سے اگلی آیت پڑھیئے۔

وَ نَادٰى نُوحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِي مِنْ اَهْلِي وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ۔ ہود ع۴۵

ترجمہ: اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کی اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تو سارے حاکموں سے بڑا حاکم ہے۔

اب ذرا ضد کو چھوڑ کر۔ باطل سے منہ موڑ کر بنظر انصاف دیکھو پھر سوچو اگر بات سمجھ میں آئے تو جھوٹے عقیدے کو ترک کرنے کی کوشش کرو۔

اب پہلی آیت کو دیکھو تو اس کے مطابق ۔طوفان آچکا ۔حضرت نوحؑ کا بیٹا غرق ہو چکا کشتی سارا کام تمام کر کے کوہ جودی پر قرار پا چکی ۔ اب حضرت نوحؑ کا اپنے بیٹے کے لیئے دعا مانگنا چہ معنی دارد۔

دراصل یہ آیت پہلے تھی اور پہلی آیت بعد میں تھی لیکن سلیکشن کمیٹی نے ایسا نہ کیا۔

۷۔ سورہ انفال میں آیت ۵ اور ۶ میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ۔

ترجمہ ؛ جس طرح تمہارے پروردگار نے تمہیں بالکل ٹھیک تمہارے گھر سے (جنگ بدر) میں نکالا تھا۔ اور مومنین کا ایک گروہ اس سے ناخوش تھا کہ وہ لوگ حق کے ظاہر ہونے کے بعد بھی تم سے سچی بات میں جھگڑتے تھے اس طرح کرنے لگے گویا وہ زبردستی موت کے منہ میں دھکیلے جا رہے ہیں۔

اس کے بعد چند آیات کے فاصلے پر آیت ۱۵ میں فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ۔

ترجمہ: اے ایمان دارو جب تم سے کفار سے میدان جنگ میں
مقابلہ ہو تو ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرنا۔

یہاں بھی قاری سوچنے پر مجبور ہو گا کہ پہلے آیت ۵ تا ۶ میں جنگ بدر کا ذکر ہو چکا۔ جنگ ختم ہو گئی اور بعد میں مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی ترغیب کا کیا مطلب۔ دراصل بات یہاں بھی تقدیم و تاخیر کی ہے۔

۸۔ سورہ لقمان آیت ۱۳ میں ہے۔

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے اس کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے بیٹا خبردار کبھی کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا کیونکہ شرک یقینی بڑا سخت گناہ ہے۔

اس کے بعد آیت ۱۴ میں وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اور آیت ۱۵ میں وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ یہ دونوں آیات نصیحت حضرت لقمان سے کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ اب آیت ۱۶ میں ملاحظہ فرمائیے۔

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ
فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ۔

ترجمہ: اے بیٹا اس میں شک نہیں کہ وہ عمل اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور پھر وہ کسی سخت پتھر کے اندر یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو تو بھی خدا اسے حاضر کر دے گا۔ بے شک خدا بڑا باریک بین واقف کار ہے۔

آیت نمبر ۱۳ - ۱۶ میں حضرت لقمان کی نصیحت کا ذکر ہے لیکن درمیان میں دو ایسی آیات رکھ دی گئیں ہیں جن کا ماقبل و مابعد سے کوئی تعلق نہیں۔
ایسی کافی مثالیں ہیں لیکن خوف طوالت سے بچتے ہوئے اسی پہ اکتفا کیا جاتا ہے۔

۹۔ عامہ و خاصہ کے نزدیک یہ حقیقت مسلم الثبوت ہے کہ سب سے پہلے آیت اقرأ باسم ربك الذی خلق نازل ہوئی علامہ سیوطی نے بھی اتقان کے جلد ۱ ص۲۳ سطر آخر میں یہی تحریر فرمایا ہے۔ لیکن موجودہ قرآن میں یہ سورہ آخری پارے میں ہے۔

۱۰۔ تفسیر طبری جلد ۶ ص۵ ۔ ابوالفتوح جلد ۲ ص۳۴۲ میں ہے کہ آیت الیوم اکملت آخر میں نازل ہوئی ہے لیکن اب یہ چھٹے پارے میں ہے۔

حضرت عمر کا بیان

۱۱۔ الاتقان جلد ۱ ص۶۳ پہ علامہ جلال الدین سیوطی رقمطراز ہیں۔

زبیر سے روایت ہے کہ حارث بن خزیمہ سورہ برأت کی دو آیات لائے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ دونوں آیتیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھیں اور انہیں یاد کیا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا واللہ میں بھی اسکی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی ان دونوں کو سنا تھا کاش کہ یہ تین آیتیں ہوتیں تو میں ان کا ایک علیحدہ سورہ بنا دیتا۔ بہر حال اب تم قرآن کا آخری سورہ دیکھو اور ان دونوں کو اس کے آخر میں لگا دو۔

حضرت عمر کے اس بیان حقیقت ترجمان سے معلوم ہو گیا کہ انہوں نے نہ تعلیم رسولؐ

کا خیال کیا نہ نزول خدا کا بلکہ اپنی مرضی سے جو کچھ چاہا جیسے چاہا کیا۔

جامع القرآن حضرت عثمان کا بیان

۱۲۔ حضرت عثمان جن کے دور میں موجودہ قرآن کو کتابی شکل دی گئی کا بیان ذی عرفان ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان سے کہا کہ تم نے سورۂ برائت جو کہ مئین سے ہے اور سورۂ انفال جو کہ مثانی سے ہے ملا دیں انکے درمیان بسم اللہ بھی نہ رکھی تو کہنے لگے کہ جب آنحضرت پر سورت نازل ہوتی تو فرما دیتے کہ اس جگہ رکھ دو اور سورۂ برات آخر قرآن سے تھی از روئے نزول کے آنحضرتؐ نے انتقال کیا اور یہ بتایا نہیں کہ اسے کہاں رکھیں اور اس کا قصہ متشابہ تھا۔ اس لئے ہم نے ان دونوں کو ملا دیا۔

(جامع ترمذی جلد دوم ص ۱۳۶ نولکشور، سنن ابوداؤد ص ۱۹۵ لاہور، مشکوٰۃ جلد دوم ص ۳۲۶)

- اس روایت سے معلوم ہوا کہ از روئے نزول آخری سورت برائت ہے۔
- حضرت عثمان نے تسلیم فرمایا کہ موجودہ قرآن کی تشکیل واقعات کی مشابہت سے دی گئی ہے نہ اس میں نزول کا خیال رکھا گیا ہے نہ تعلیم رسول خدا کا۔

لیکن ہمیں اس سے بھی اختلاف ہے کیونکہ پہلے ثابت کر دیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مقام پر ایک واقعے کے درمیان میں غیر متعلقہ آیات رکھ دی گئی ہیں۔

- اگر واقعات کے مشابہ ترتیب دی جاتی تو وہ بھی نزول کے مطابق ہوتی کیونکہ خدا نے خود واقعات کے مطابق آیات بھیجی ہیں لیکن موجودہ ترتیب نہ ترتیب نزولی ہے۔ نہ واقعاتی بلکہ توقیفی۔

ملا ۲۷۶ پر وضاحت سے ثابت کیا جا رہا ہے کہ موجودہ قرآن میں واقعات وغزوات کی ترتیب کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔

پہلے کونسی آخر میں کونسی

مفسرین قرآن نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ کونسی سورت پہلے نازل ہوئی اور کونسی آخر میں۔ موجودہ ترتیب کے علاوہ حقیقی بھی روایات ہیں ہمارے مدعا کی تائید کرتی ہیں۔

۱۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کی سب سے پہلی سورت اقرأ باسم الخ ہے۔

(اتقان جلد ۱ صفحہ ۲۳ سطر ۲۹ فہرست ابن ندیم صفحہ ۳۷ سطر ۱۸)

۱۴۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ قرآن کے پہلے سورہ اقرأ باسم ربک اور نون والقلم ہیں۔

اتقان جلد ۱ صفحہ ۲۳ سطر آخر

۱۵۔ حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھا کہ قرآن کی کونسی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تو انہوں نے فرمایا۔ یا ایھا المدثر۔ (اتقان جلد ۱ صفحہ ۲۴ سطر ۴)

۱۶۔ سورہ بقرہ کی آیت ۲۷۸ یا ایھا الذین آمنوا اتقوا ... ان کنتم مؤمنین آخری آیت ہے۔

اتقان جلد ۱ صفحہ ۳۶
تفسیر طبری جلد ۳ صفحہ ۷۵
مسند احمد بن حنبل صفحہ ۲۶
ابن ماجہ صفحہ ۲۷۶
تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۵۵۸

۱۷۔ آخری آیت سورہ بقرہ کی آیت ۲۸۱ ہے اور وہ واتقوا یوما الخ وھم

لا یظلمون ہے۔ (اتقان فصل ۳ حاشیہ ص۲۷)

۱۸۔ آخری آیت یا ایھا الذین آمنوا تا واللہ بکل شئ علیم ہے بقرہ ۲۸۲
اتقان جلد ا ص۲۷ نوع ہشتم

۱۹۔ آخری آیت فاستجاب لھم الخ ذکر و انثیٰ ہے العمران ۱۹۵
اتقان جلد ا ص۲۸

۲۰۔ ومن یقتل مومنا الخ عذابا عظیما آخری آیت ہے نساء ۹۳
بخاری اردو جلد ۲ ص۶۹۲ ۱۷۱۳ فتح الباری جلد ۸ ص۳۷۹
مسلم ص۱۵۸
اتقان جلد ا ص۲۸

۲۱۔ آخری آیت ولنفتنونک الخ فی الکلام النساء ۱۷۶
فتح الباری جلد ۱۲ ص۲۲
سنن بیہقی جلد ۶ ص۲۲۶
مسلم ص۵۸

۲۲۔ سورہ مائدہ مکمل آخر قرآن ہے۔
اتقان جلد ا ص۲۷ نوع ہشتم

۲۳۔ الیوم اکملت لکم دینکم المائدہ ۳ آخر قرآن ہے۔
تفسیر طبری جلد ۶ ص۵۱ ابوالفتوح جلد ۲ ص۳۷۲

۲۴۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ جب رسول خدا نے غدیر خم کے میدان میں من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا تو آیۂ الیوم اکملت لکم نازل ہوئی۔ واضح ہے کہ غدیر خم میں یہ کارروائی حجۃ الوداع یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری حج کے بعد ہونا قرار پائی تھی لہذا یہ آیت

آخری آیات میں شمار ہوگی۔

آیت تکمیل دین غدیر خم کے میدان میں نازل ہونے کا ذکر ان علماء اہل سنت نے کیا ہے۔

۱۔ جلال الدین سیوطی	درمنثور جلد ۲ ص۲۵۹	بیروت
۲۔ آلوسی	روح المعانی جلد ۶ ص۵۵ سطر ۶	طہران
۳۔ ابن کثیر	تفسیر قرآن جلد ۲ ص۱۴ سطر ۴	مصر
۴۔ شوکانی	فتح القدیر جلد ۳ ص۵۷	"
۵۔ خطیب خوارزمی	مقتل خوارزمی ص۴۷ سطر ۱۵	نجف
۶۔ ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۴۹ سطر آخر	مصر
۷۔ خطیب بغدادی	تاریخ بغداد جلد ۸ ص۲۹۰ سطر ۱۱	مصر
۸۔ ابن مغازلی	مناقب ص۱۹ سطر ۱	طہران
۹۔ خطیب خوارزمی	مناقب ص۸۰	تبریز
۱۰۔ سیوطی	اتقان ص۳۱ جلد ۱	مصر
۱۱۔ ابن جوزی	تذکرہ ص۳۳ ۲	نجف
۱۲۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۲۶ سطر ۱۱ امامیہ	لاہور
۱۳۔ حسکانی	شواہد التنزیل جلد ۱ ص۱۶۶	بیروت
۱۴۔ احمد بن ابی یعقوب	تاریخ یعقوبی ص۳۲ جلد ۲	لندن
۱۵۔ توفیق ابو علم	اہلبیت ص۱۱۲ سعادۃ	مصر
۱۶۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص۱۰۸ سطر ۳	بمبئی

۱۷- ابن عساکر تاریخ کبیر جلد ۶ ص۳۴۳ مصر

۱۸- عبیداللہ امرتسری ارجح المطالب ص۵۸۰ سطر ۵ رضویہ لاہور

ذرا سوچئے اور سمجھئے کہ اگر چھٹے پارے میں دین مکمل ہوگیا تو باقی قرآن کو بھیجنے کا کیا مقصد ہے۔

۲۵- مختلف اصحاب سے روایت ہے کہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک غدیر خم کے دن نازل ہوئی جس دن رسول خدا نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ جس کسی کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے ظاہر ہے کہ واقعہ غدیر خم حضور اکرم کی وفات سے صرف دو ماہ قبل ہوا اس لحاظ سے یہ آیت بھی آخری آیات سے شمار ہوگی۔

غدیر خم[1] کی مختصر کارروائی ان کتب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱- جلال الدین سیوطی	درمنثور جلد ۲ ص۲۹۸ سطر ۱۰	محمد امین دمج	بیروت
۲- شوکانی	فتح القدیر جلد ۲ ص۵۷ سطر ۱۵	مصطفیٰ البابی	مصر
۳- آلوسی	روح المعانی جلد ۶ ص۱۷۲ سطر ۲۱	انتشارات جہان	ایران
۴- ابن کثیر	تفسیر جلد ۲ ص۱۴ سطر ۴	احیاء الکتب العربیہ	مصر
۵- قاضی ثناء اللہ	مظہری جلد ۹ ص۱۲۲ سطر ۱۱	اشاعت العلوم	حیدرآباد
۶- واحدی	اسباب النزول ص۱۵۰ سطر ۱۷		مصر
۷- ترمذی	جامع ص۵۳۳ سطر ۱۲	نور محمد	کراچی

---

[1] آیت تبلیغ کا شان نزول مندرجہ ذیل نمبر کی کتب میں ہے۔

نمبر پہلی کتاب اوپر دیکھیں۔ ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۲۵-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-

۸- خطیب تبریزی مشکوٰۃ ص۵۶۵ سطر ۵ نور محمد کراچی

۹- ابن حجر عسقلانی فتح الباری جلد ۷ ص۶۱ سطر ۱ خیریہ مصر

۱۰- ابن ماجہ سنن ص۱۲ سطر ۱۶ کراچی

۱۱- مبارکپوری تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص۳۲۶ دار الکتب العربی بیروت

۱۲- ملا علی قاری المرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ ص۳۴۱ سطر ۲۲ امدادیہ ملتان

۱۳- امام حاکم المستدرک جلد ۳ ص۱۰۹ سطر ۱۴ نصر الحدیث ریاض

۱۴- ذہبی تلخیص جلد ۳ ص۱۱۰ سطر ۶ ″ ″

۱۵- احمد بن حنبل مسند جلد ۱ ص۲۱۸ سطر ۲ دار المعارف مصر

۱۶- نور الدین ہیثمی مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۰۱ سطر ۳ دار الکتب العربی بیروت

۱۷- ابن اثیر جزری جامع الاصول جلد ۹ ص۴۶۸ ح۶۴۷۶ سنۃ محمدیہ مصر

۱۸- ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص۱۴۳ سطر ۵ ″

۱۹- سیوطی الجامع الصغیر جلد ۲ ص۶۵ سطر ۱۱ مکتبۃ اسلامیہ سمندری

۲۰- عبدالرؤف مناوی کنوز الحقائق ص۱۵ سطر ۵ جلد ۲ ″ ″

۲۱- جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء ص۱۱۹ سطر ۱۳ مجتبائی دہلی

۲۲- ابن اثیر جزری اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۸ سطر ۱۸ مکتبۃ اسلامیہ طہران

۲۳- عبدالرحمان شیبانی تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۵۱ سطر ۱۵ مصطفیٰ البابی مصر

۲۴- ابن عبدالبر استیعاب جلد ۲ ص۷۳ سطر ۲۰ دائرۃ المعارف حیدرآباد

۲۵- ابن حجر عسقلانی اصابہ جلد ۴ ص۵۰۲ سطر ۲۲ مصطفیٰ محمد مصر ۱۹۳۹

۲۶- ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص۱۰ سطر ۴ دار احیاء العربی بیروت

۲۷. علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۲ ح ۲۵۲۲	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۲۸. "	منتخب کنز جلد ۵ ص ۳۰ سطر ۱۶	"	مصر
۲۹. امام رازی	اربعین ص ۴۷۲ سطر ۸	"	حیدرآباد
۳۰. محب الدین طبری	ذخائر العقبی ص ۶۷ سطر ۷	قدسی	مصر
۳۱. "	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۱۷ سطر ۲۲	حسینیہ	"
۳۲. محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص ۵۵ سطر ۲	جعفری	لکھنؤ
۳۳. شیخ یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص ۱۱۱ سطر ۲۰		مصر
۳۴. عبدالرؤف مناوی	فیض القدیر جلد ۴ ص ۳۵۶ سطر ۱۶	مصطفیٰ محمد	قاہرہ
۳۵. ابن صباغ	فصول المہمہ ص ۲۳ سطر ۶		نجف
۳۶. ابن عبد ربہ	عقد الفرید ص ۱۳ جلد ۲ سطر ۱		مصر
۳۷. نسائی	خصائص ص ۱۰ سطر ۱	حیدریہ	نجف
۳۸. خوارزمی	مقتل حسین ص ۴۲ سطر ۹	زہرا	"
۳۹. حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص ۳۴۹ سطر آخر		دہلی
۴۰. ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۴۳ سطر ۱۹	السعادۃ	مصر
۴۱. غیاث الدین خواند میر	حبیب السیر جلد ۲ جزء ۱ ص ۸ سطر ۱۲		نولکشور
۴۲. برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۰۸ سطر ۱۵		مصر
۴۳. خطیب بغدادی	تاریخ بغداد ص ۲۹۰ جلد ۸ ص ۱		"
۴۴. ذہبی	دول الاسلام جلد ۱ ص ۲۰ سطر ۳	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۴۵. ابن جوزی	صفۃ الصفوہ جلد ۱ ص ۱۲۱ سطر ۶	"	"

۴۶- حسین بن علی	معارج النبوۃ رکن ۴ ص۳۲۹ سطر ۱۵		نولکشور
۴۷- شاہ اسماعیل	منصب امامت ص۱۳۰ سطر ۱	سہیل اکیڈیمی	لاہور
۴۸- شبلنجی مومن	نور الابصار ص۶۹ سطر ۳	عبدالواحد	مصر
۴۹- محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۳۰ سطر ۱۲	//	//
۵۰- ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۲ سطر ۴	مکتبۃ القاہرہ	قاہرہ
۵۱-	سفینۃ الاولیاء ص۲۳ سطر ۲		لاہور
۵۲- شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفا مقصد دوئم ص۲۶۱ سطر ۲۲		کراچی
۵۳- ابو نعیم اصفہانی	اخبار اصفہان جلد ۱ ص۱۰۷ سطر ۱۶		لندن
۵۴- دولابی	الکنی والاسماء جلد ۱ ص۱۶۰ سطر ۱۱		حیدرآباد
۵۵- ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص۲۹ سطر ۱۷	حیدریہ	نجف
۵۶- ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۱ ص۲۸۹ سطر ۳۰	دار الکتب العربیہ	مصر
۵۷- قطب الدین دہلوی	مظاہر حق ص۶۹۳ جلد ۴ سطر ۶		نولکشور
۵۸- محمد فواد باقی	مفتاح کنوز السنہ ص۳۵۳ کالم ۲ سطر ۲		لاہور
۵۹- ابن مغازلی	مناقب ص۱۸ سطر ۱۰	مکتبۃ اسلامیہ	طہران
۶۰- ابو الحسین کلابی	مسند دمشق ص۳۴۴ سطر آخر	//	//
۶۱- امام غزالی	سر العالمین ص۲۱ سطر ۵		نجف
۶۲- ابو نعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۳۶۴	دار الکتب العربی	بیروت
۶۳- سمہودی	وفاء الوفا جلد ۲ ص۱۷۳		مصر
۶۴- حسین بن مسعود	مصابیح السنہ جلد ۲ ص۲۰۲	الخیریہ	//

۶۵- ذہبی	تاریخ اسلام ص ۱۹۶/۲		مصر
۶۶- شیخ عبدالحق	مدارج النبوت جلد ۲ ص ۵۲۱ سطر ۸		نولکشور
۶۷- گنجی	کفایۃ الطالب ص ۲۴۲		نجف
۶۸- یوسف بن موسیٰ	المختصر ص ۳۵۱		مصر
۶۹- نورالدین کرکی	نفحات اللاہوت ص ۲۸		//
۷۰- شاہ اسماعیل	تقویۃ الایمان ص ۴۴ سطر ۱۵	مجیدی	کانپور
۷۱- نوووی	ریاض الصالحین ص ۱۵۳		مصر
۷۲- خوارزمی	مناقب ص ۹۳		تبریز
۷۳- شہاب الدین عسقلانی	تہذیب التہذیب جلد ۷ ص ۳۳۷		حیدرآباد
۷۴- ابن حمزہ	البیان والتعریف جلد ۲ ص ۱۳۶		حلب
۷۵- بدخشی میرزا محمد بن رستم	نزل الابرار ص ۱۹		
۷۶- گمشخانوی	رموز الاحادیث ص ۱۶۸	آستانہ	
۷۷- سیوطی	الحاوی ص ۷۹	نوریہ رضویہ	فیصل آباد
۷۸- محمد صالح کشفی	کوکب دری ص ۱۹۲ سطر ۱۷	امامیہ	لاہور
۷۹- زرقانی	شرح مواہب جلد ۷ ص ۱۳	ازہریہ	مصر
۸۰- زرندی	نظم درر السمطین ص ۱۱۲	مطبوعۃ القضاۃ	
۸۱- تقی الدین	نزہۃ الناظرین ص ۳۹	المیمنہ	//
۸۲- مقریزی	الخطط والآثار ص ۲۲	نوادر الاحیاء	لبنان
۸۳- احمد ساعاتی	بدائع المنن جلد ۲ ص ۵۰۳		مصر

۸۴- ابن منذر	الجرح والتعدیل جلد ۴ ق ۲ ص ۴۳۱		حیدر آباد
۸۵- حافظ بخاری	الکنیٰ ۱ ص ۶۶		״
۸۶- ابن طولون	شذرات ذہبیہ ص ۵۲		مصر
۸۷- قرمانی	اخبار الاول ص ۱۰۲		بغداد
۸۸- نابلسی	ذخائر المواریث جلد ۱ ص ۲۱۳		قاہرہ
۸۹- عسقلانی	الکاف الشاف جلد ۲۶ ص ۲۹		مصر
۹۰- بیہقی	الاعتقاد ص ۱۹۵		״
۹۱- بخاری	تاریخ کبیر جلد ۲ قسم ۲ ص ۱۹۴		حیدر آباد
۹۲- قلندر ہندی	الروض الازہر ص ۱۰۰		״
۹۳- شفشاوی	سعد الشموس والاقمار ص ۲۰۹		قاہرہ
۹۴- صدیق حسن خان	فتح البیان ص ۲۵۱ جلد ۷	بولاق	مصر
۹۵- نبہانی	الفتح الکبیر جلد ۲ ص ۲۴۲		״
۹۶- علوی بن طاہر	القول الفصل جلد ۲ ص ۲۲۱		جاوا
۹۷- ابن ابی حاتم	الجرح والتعدیل جلد ۴ ص ۱۳۴		حیدر آباد
۹۸- تفتازانی	شرح مقاصد جلد ۲ ص ۲۱۲	آستانہ	
۹۹- خطیب بغدادی	موضع اوہام الجمع جلد ۱ ص ۹۱		مصر
۱۰۰- ابن قتیبہ	الامامت والسیاست جلد ۱ ص ۱۰۹	مصطفیٰ البابی	״
۱۰۱- ابو الفرج اصفہانی	الاغانی جلد ۸ ص ۳۰۷	دار الفکر	״
۱۰۲- میر محمد	علم الکتاب ص ۲۶	انصاری	دہلی

۱۰۳۔ محمد بہجت	نقد میزان المیزان ص۲۲	قمریہ	مصر
۱۰۴۔ بہجت آفندی	تاریخ آل محمد ص۴۸	آفتاب	
۱۰۵۔ حسن خاں	منہاج الوصول ص۹۲	شاہجہانی	
۱۰۶۔ جاحظ	العثمانیہ ص۱۳۳	دارالکتب	مصر
۱۰۷۔ ابن قتیبہ دینوری	مختلف الحدیث ص۵۲		//
۱۰۸۔ ابوعبداللہ اندلسی	قضاۃ قرطبہ ص۲۵۹		//
۱۰۹۔ ابومنصور ثعالبی	ثمار القلوب ص۵۱۱		قاہرہ
۱۱۰۔ ابوعبیداللہ بکری	معجم جلد ۲ ص۳۶۸		//
۱۱۱۔ قاضی عیاض	شفا جلد ۲ ص۴۱		مصر
۱۱۲۔ ابن عساکر	تاریخ دمشق ص۳۲۱		//
۱۱۳۔ عبدالقادر بن احمد	منتخب تاریخ ص۶۶ جلد ۴	الترقی	شام
۱۱۴۔ ابن اثیر جزری	النہایہ جلد ۴ ص۲۴۶	المیزیہ	مصر
۱۱۵۔ یاقوت حموی	معجم البلدان جلد ۲ ص۳۸۹		//
۱۱۶۔ لاہجی	المواقف جلد ۲ ص۶۱۱	آستانہ	
۱۱۷۔ تفتازانی	شرح مقاصد جلد ۲ ص۲۱۹	//	
۱۱۸۔ محمد زمجی اسفزاری	روضات الجنات ص۱۵۸	الکلیۃ	طہران
۱۱۹۔ عطاء اللہ الحسینی	روضۃ الاحباب ص۵۶		نولکشور
۱۲۰۔ مناوی	فیض القدیر جلد ۱ ص۵۷		قاہرہ
۱۲۱۔ //	الکواکب الدریہ جلد ۱ ص۳۹	ازہریہ	مصر

۱۲۲- حوت بیروتی	اسنی المطالب ص۲۲	مصطفیٰ الحلبی	مصر
۱۲۳- قلندر ہندی	الروض الازہر ص۹۹		حیدرآباد
۱۲۴- نبہانی	الشرف المؤبد ص۱۱۱		مصر
۱۲۵- ساعاتی	بلوغ الامانی مع فتح الربانی جلد۲۱ ص۲۱۳		"
۱۲۶- عمر رازی	نہایۃ العقول ص۱۹۹		"
۱۲۷- شیخ داؤد	صلح الاخوان ص۱۱۷		بمبئی
۱۲۸- بلاذری	انساب جلد۱ ص۵۴		مصر
۱۲۹- ابن قتیبہ	المعارف ص۱۹۴		"
۱۳۰- سید علی ہمدانی	مودت القربیٰ ص۵۰ سطر آخر		لاہور
۱۳۱- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۷۹ سطر۱	رضویہ	"
۱۳۲- سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص۹۸ سطر		بمبئی
۱۳۳- توفیق ابو علم	اہل بیت ص۱۱۲	السعادۃ	مصر
۱۳۴- احمد بن ابی یعقوب	تاریخ یعقوبی جلد۲ ص۳۲		لندن
۱۳۵- حسکانی	شواہد التنزیل جلد۱ ص۱۶۶		بیروت
۱۳۶- سیوطی	اتقان جلد۱ ص۳۱		مصر
۱۳۷- محمد رشید رضا	تفسیر المنار ص۴۶۳ سطر۶		"
۱۳۸- ابو السعود	تفسیر جلد۸ ص۲۹۲ مع کبیر		"
۱۳۹- عبد الرحمان صفوری	نزہۃ المجالس جلد۲ ص۲۰۹		قاہرہ
۱۴۰- ابو ربیع کلاعی	الاکتفاء ص۲۴۰		مصر

۱۴۱۔ خطیب شربینی سراج المنیر جلد۴ ص۳۶۶ مصطفی البابی مصر

۱۴۲۔ کرکی نفحات اللاہوت ص۲ نجف

۲۶۔ بعض صحابیوں نے روایت کی ہے کہ آیت سأل سائل بعذاب واقع المعارج ۱ غدیر خم میں نازل ہوئی جب ولایت علی کے منکر حارث بن نعمان فہری نے عذاب مانگا۔

اس لحاظ سے یہ آیت بھی آخری آیات سے شمار ہو گی۔

مندرجہ ذیل علماء نے مذکورہ آیت کا غدیر خم میں نازل ہونا ذکر کیا ہے۔

۱۔ محمد رشید رضا المنار جلد ۶ ص۴۶۴ مطبعۃ المنار مصر

۲۔ ابوالسعود تفسیر مع کبیر ص۲۹۲ جلد ۸ الشرقیہ ”

۳۔ برہان الدین حلبی سیرت حلبیہ جلد۳ ص۳۰۸ سطر ۱۱ ”

۴۔ ابن حمزہ البیان والتعریف جلد ۲ ص۳۰۶ حلب

۵۔ زرقانی شرح مواہب جلد ۷ ص۱۳ ازہریہ مصر

۶۔ زرندی نظم درر السمطین ص۹۳ مطبوعۃ القضاۃ

۷۔ ابن جوزی تذکرۃ الخواص ص۱۹ نجف

۸۔ مناوی فیض القدیر جلد ۲ ص۶۱۸ مصر

۹۔ عبدالرحمان صفوری نزہتہ المجالس جلد ۲ ص۲۰۹ قاہرہ

۱۰۔ ابن صباغ مالکی الفصول المہمہ ص۲۵ سطر ۲ نجف

۱۱۔ خطیب شربینی سراج المنیر جلد۴ ص۳۶۴ مصطفی البابی مصر

۱۲۔ حسکانی شواہد التنزیل جلد ۲ ص۲۸۶ بیروت

۱۳۔ کمرہ کی نفحات اللاہوت ص۲۷ نجف

۱۴۔ عبداللہ امرتسری ارجح المطالب ص۶۵ سطر ۱۸ رضویہ لاہور

۱۵۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۲۲۸ سطر ۱۷ بمبئی

۱۶۔ شبلنجی مومن نورالابصار ص۶۹ سطر ۲۹ عبدالواحد مصر

۲۷۔ یہ حقیقت تو سبھی جانتے ہیں اور یہ بھی دل سے مانتے ہیں کہ دعوت ذوالعشیرہ آغاز اسلام میں ہوئی اور یہ بھی روز روشن کی طرح پہچانتے ہیں۔ کہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین بھی اسی موقعے پہ نازل ہوئی لیکن اب یہ پ ۱۹ کی سورہ الشعراء کی آیت ۲۱۴ ہے۔

لہٰذا اس کی بھی موجودہ ترتیب نزولی نہیں ہے۔

اور دعوت ذوالعشیرہ کا اہتمام اور آیت مذکورہ کا شان نزول ملاحظہ فرمائیے اور خلافت علیؑ کا پہلا اعلان سنئے کہ یہ ولی ہے یہ وصی ہے اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

۱۔ ابن جریر طبری تفسیر جلد ۱۹ ص۶۹ سطر ۳ مطبعہ میمنیہ مصر

۲۔ ثناءاللہ پانی پتی مظہری جلد ۷ ص۸۴ سطر ۲۰ اشاعت العلوم حیدر آباد

۳۔ علاؤالدین خازن خازن جلد ۵ ص۱۲۷ سطر ۱۸ مصطفیٰ البابی مصر

۴۔ بغوی معالم التنزیل جلد ۵ ص۱۲۷ سطر ۳۲ " "

۵۔ ابن کثیر تفسیر جلد ۳ ص۳۵۱ سطر ۲۴ احیاء الکتب العربیہ "

۶۔ ابن ابی الحدید شرح نہج جلد ۳ ص۲۵۴ سطر ۱۶ دارالکتب العربیہ "

۷۔ ابن عساکر تاریخ دمشق جلد ۱ ص۸۴ بیروت

۸۔ ابن اثیر	کامل جلد ۲ ص۱۲۲ سطر ۲	المنیریہ	مصر
۹۔ ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۱ ص۲۰۳	السعادۃ	〃
۱۰۔ ابن جریر طبری	تاریخ جلد ۳ ص۲۱۷ سطر ۱۹	دارالقاموس الحدیث	بیروت
۱۱۔ نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد ص۱۱۳ جلد ۹ سطر ۶	دارالکتب العربی	〃
۱۲۔ علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص۱۵۳ ۶۱۰۲	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۱۳۔ 〃	منتخب کنز جلد ۵ ص۳۱ سطر ۸	دارالمعارف	مصر
۱۴۔ فخرالدین رازی	اربعین ص۴۷۳ سطر ۱۴	دائرۃ المعارف	〃
۱۵۔ جلال الدین سیوطی	الثمالی جلد ۲ ص۱۶۹	ادبیہ	〃
۱۶۔ 〃	المختصر جلد ص۱۵		〃
۱۷۔ محمد خاوندشاہ	روضۃ الصفا جلد ۲ ص۲۷۸ سطر آخر		نولکشور
۱۸۔ خواندمیر	حبیب السیر جلد اوّل جزء سوئم ص۱۶ سطر ۱۶		مصر
۱۹۔ برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۳ ص۳۰۹ سطر ۲۰		〃
۲۰۔ حسین بن علی	معارج النبوۃ رکن ۴ ص۲۱۹ سطر ۴		نولکشور
۲۱۔ ذہبی	میزان الاعتدال جلد ۲ ص۱۷۶		مصر
۲۲۔ ابن سعد	طبقات الکبریٰ جلد ۱ ص۸۷ سطر ۱۲	دار صادر	بیروت
۲۳۔ محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۹۸ سطر ۵	حسینیہ	مصر
۲۴۔ نسائی	خصائص ص۸۶ سطر ۱۳	زہرا	نجف
۲۵۔ تفتازانی	شرح مقاصد ص۷	آستانہ	
۲۶۔ ابوالفدا	تاریخ جلد ۱ ص۱۱۶	دارالفکر	بیروت

٢٧- شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفا جلد ٣ ص ٢٧٧		کراچی
٢٨- امام حاکم	المستدرک جلد ٣ ص ١٣٣		حیدرآباد
٢٩- بدخشی	نزل الابرار ص ١٦		
٣٠- مصطفیٰ رشدی	روضۃ الندیہ ص ٥٣	خیریہ	مصر
٣١- حسکانی	شواہد التنزیل جلد ١ ص ٢٠		بیروت
٣٢- زرندی	نظم درر السمطین ص ٨٢	مطبعۃ القضاۃ	
٣٣- ابن کثیر	سیرت ص ٢٥٩ جلد ١	عیسیٰ الحلبی	قاہرہ
٣٤- ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص ٤٢	حیدریہ	نجف
٣٥- ابن خلدون	تاریخ ص ١٣٨ جلد ١		مصر
٣٦- ابن جوزی	الوفاء ص ١٨٣ جلد ١	دار الکتب الحدیثیہ	//
٣٧- احمد بن حنبل	مسند جلد ١ ص ١٥٩		//
٣٨- ساعاتی	بلوغ الامانی مع فتح الربانی جلد ٢٠ ص ٢٢٤		//
٣٩- زبیدی	اتحاف ص ٢٤٢	طبعہ قدیمہ	//
٤٠- محمد یوسف حنفی	حیاۃ الصحابہ جلد ١ ص ٨١	دار القلم	دمشق
٤١- گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص ٨٩		
٤٢- سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص ٨٦ سطر ٨		بمبئی
٤٣- ابن وردی	تاریخ جلد ١ ص ١٣٨		نجف
٤٤- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ٣٧ سطر ١١	رضویہ	لاہور
٤٥-	گبن جلد ٣ ص ٩٩٤		

۴۶۔ کارلائل ص۶۱

۴۷۔ ایرونگ ص۳۷

۴۸۔ اوکلی ص۱۵

۴۹۔ ڈیون پورٹ ص۵

۵۰۔ جلال الدین سیوطی لباب النقول جلد ۳ ص۳۷ مصر

مباھلہ

۲۸۔ کتب عامہ سے یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ مباہلہ سنہ۹ھ میں ہوا جس میں آیت فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونسائکم الخ نازل ہوئی اور اب یہ پارہ ۳ سورہ العمران کی آیت ۶۱ ہے معلوم ہوا کہ اس آیت کی بھی ترتیب نزولی نہیں ہے۔

اس آیت کا شان نزول اور میدان مباہلہ میں پنجتن پاکؑ کا جانا اور اہل نجران کا معافی مانگنا مندرجہ ذیل کتب اہل سنت میں ملاحظہ فرمائیے۔ ان کتب میں مذکورہ آیت اور واقعہ مباہلہ کا یا تو اجمالی ذکر ہے یا تفصیلی اس آیت کی تفسیر و تفصیل اور اسناد و استدلال دوسری کتاب تفضیل علیؑ بنص جلی میں دی جارہی ہے یہاں صرف چند حوالے درج کئے جارہے ہیں۔

۱۔ امام رازی کبیر جلد ۸ ص۸۵ سطر ۱۱ دار الکتب العلمیہ طہران

۲۔ ابن جریر طبری تفسیر جلد ۳ ص۱۹۲ سطر ۱۷ ص۱۹۵ سطر ۲۰ المیمنہ مصر

۳۔ آلوسی روح المعانی جلد ۳ ص۱۶۷ سطر ۱ انتشارات جہاں طہران

۴۔ زمخشری کشاف جلد ۱ ص۳۶۷ سطر ۲ ص۳۶۸ سطر ۱ مصطفیٰ البابی مصر

۵۔ علاؤالدین خازن خازن جلد ۱ صفحہ ۳۵۱ سطر آخر مصطفی البابی مصر

۶۔ بغوی معالم التنزیل جلد ۱ صفحہ ۳۶۰ سطر ۷ 〃

۷۔ سیوطی درمنثور جلد ۲ صفحہ ۳۹ سطر ۲ محمد امین بیروت

۸۔ ابن کثیر تفسیر جلد ۱ صفحہ ۳۷ سطر آخر صفحہ ۲۸۵ سطر ۱۳ جلد ۳ مصر

۹۔ بیضاوی تفسیر جلد ۱ صفحہ ۶۳ سطر ۱۳ جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ سطر ۱۰ 〃

۱۰۔ نسفی تفسیر مدارک التنزیل جلد ۱ صفحہ ۱۶ سطر ۱۶ داراحیاء الکتب العربیہ مصر

۱۱۔ صدیق حسن خاں فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۳ سطر ۱ العاصمہ مصر

۱۲۔ ثناء اللہ مظہری جلد ۲ صفحہ ۶۱ سطر ۱۲ اشاعت العلوم حیدرآباد

۱۳۔ محمد بن احمد کلبی التسہیل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹ سطر ۱۱ داراحیاء الکتب العربی مصر

۱۴۔ شوکانی فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۱۶ سطر ۲۶ مصطفی البابی الحلبی 〃

۱۵۔ ابن جوزی زاد المسیر جلد صفحہ ۳۹۹ سطر ۱۰ مکتبہ اسلامی 〃

۱۶۔ حسین واعظ کاشفی حسینی جلد ۱ صفحہ ۷ سطر ۱۹ نولکشور

۱۷۔ علاؤالدین کوکنی تفسیر تبصیر الرحمان جلد ۱ صفحہ ۱۱۴ بولاق مصر

۱۸۔ ابوحیان بحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۷۹م النصر الحدیثیہ ریاض

۱۹۔ قرطبی تفسیر احکام القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ مطبعۃ السعادۃ مصر

۲۰۔ خطیب شربینی تفسیر سراج المنیر جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ 〃

۲۱۔ نیشاپوری تفسیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۶ مع طبری المیمنہ 〃

۲۲۔ سیوطی جلالین جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ سطر ۹ 〃

۲۳۔ ابوالسعود تفسیر مع کبیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ الشرقیہ 〃

۲۴۔ طنطاوی	تفسیر الجواہر جلد ۲ ص ۱۲	مصطفیٰ البابی	مصر
۲۵۔ محمد رشید رضا	المنار جلد ۳ ص ۳۲۱	مکتبۃ المنار	//
۲۶۔ علی بن احمد واحدی	اسباب النزول ص ۷۵ سطر ۱۹		//
۲۷۔ ابوبکر جصاص	احکام القرآن جلد ۲ ص ۱۶	البہیہ	//
۲۸۔ حسین واعظ	تفسیر المواہب جلد ۱ ص ۱۷		طہران
۲۹۔ حسین واعظ کاشفی	تفسیر حسینی ص ۱۱۱ سطر ۱۰	نولکشور	لکھنؤ
۳۰۔ ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۶ سطر ۷	مکتبۃ اسلامیہ	طہران
۳۱۔ عبدالرحمان	تیسیر الوصول جلد ۲ ص ۵۱ سطر ۲۲	مصطفیٰ البابی	مصر
۳۲۔ رازی	اربعین ص ۴۶۵ سطر ۱۰	دائرۃ المعارف	عثمانیہ
۳۳۔ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص ۲۵ سطر ۳	القدسی	مصر
۳۴۔ محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص ۲۴ سطر ۶ ص ۲۵ سطر ۱۷	جعفری	لکھنؤ
۳۵۔ ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص ۱۶ سطر ۱۴	حیدریہ	نجف
۳۶۔ ابن صباغ	الفصول المہمہ ص ۷ سطر ۹	//	نجف
۳۷۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج ص ۱۰ سطر ۸ جلد ۴	دارالکتب العربیہ	مصر
۳۸۔ حسین بن علی	معارج النبوۃ رکن ۴ ص ۳۱۸ سطر ۵		نولکشور
۳۹۔ شبلنجی مومن	نور الابصار ص ۹۸ سطر ۲۱ ص ۹۹ سطر ۲	عبدالواحد	مصر
۴۰۔ ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص ۵۵ سطر ۱۴ ص ۱۵۲ ص ۲۲۹ سطر ۱۲	مکتبۃ القاہرہ	قاہرہ
۴۱۔ ابن مغازلی	مناقب ص ۲۶۳ سطر ۳	مکتبۃ اسلامیہ	طہران
۴۲۔ علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ ص ۲۷ سطر ۳	امامیہ	لاہور

۴۳۔ بیہقی	السنن الکبریٰ ص۶۳	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۴۴۔ قاضی عیاض	الشفا جلد ۲ ص۴۱	آستانہ	
۴۵۔ ابن تیمیہ	منہاج السنہ جلد ۳ ص۳۴		قاہرہ
۴۶۔ ابن اسماعیل برزنجی	مقاصد الطالب ص۱۱		مصر
۴۷۔ احمد بن حنبل	المسند جلد ۱ ص۱۸۵		״
۴۸۔ سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۶۵		״
۴۹۔ حسن نجار	اتحاف ص۱۵۴		״
۵۰۔ ابو محمد حسینی	انتہاء الافہام ص۱۹۷		لکھنؤ
۵۱۔ ابن مسعود	المنتقیٰ ص۱۸۸		مصر
۵۲۔ قرمانی	اخبار الاول ص۸۰		بغداد
۵۳۔ عبدالغنی نابلسی	ذخائر المواریث ص۲۲۰		قاہرہ
۵۴۔ احمد بن حنبل	مسند ص۱۸۵ سطر ۱		مصر
۵۵۔ مسلم	صحیح جلد ۲ ص۵۸۶ سطر ۱۲	نور محمد	کراچی
۵۶۔ ترمذی	جامع ص۵۳۴ سطر ۱۶	״	״
۵۷۔ خطیب تبریزی	مشکوٰۃ ص۶۳ سطر ۷، ص۵۶۸ سطر ۲	״	״
۵۸۔ ابن ماجہ	سنن ص۱۲ سطر ۳ - ۱۶	״	״
۵۹۔ بخاری	صحیح ص۱۹۵ جلد ۲ سطر ۳	العثمانیہ	مصر
۶۰۔ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری جلد ۷ ص۶۰ سطر ۲	خیریہ	״
۶۱۔ عینی	عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۲۱۴ سطر ۱۲ ص۲۱۵ سطر ۵	منیریہ	״

۶۲	قسطلانی	ارشاد الساری جلد ۶ ص ۹۵ سطر ۱۸	نولکشور	کانپور
۶۳	محمد عبدالرحمان	تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص ۳۳۰ سطر	دار الکتب العربی	بیروت
۶۴	عینی	المرقات جلد ۱۱ ص ۳۳۵ سطر آخر ص ۳۳۷ سطر آخر	امدادیہ	ملتان
۶۵	حاکم	المستدرک جلد ۳ ص ۱۳۳ سطر ۵	النصر الحدیث	ریاض
۶۶	ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۷ سطر	مکتبہ اسلامیہ	طہران
۶۷	〃	جامع الاصول جلد ۹ ص ۴۶۸ ح ۶۴۴۷	السنۃ المحمدیہ	مصر
۶۸	نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۰۹ سطر ۱۱	دار الکتب العربی	بیروت
۶۹	ابن حجر عسقلانی	اصابہ جلد ۴ ص ۵۰۱ سطر ۲ ص ۵۰۳	مصطفی محمد	مصر
۷۰	ابن عبدالبر	استیعاب جلد ۲ ص ۴۷۲ سطر آخر	دائرۃ المعارف	حیدر آباد
۷۱	ذہبی	تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص ۱۰ سطر ۶	دار احیاء العربی	بیروت
۷۲	علی المتقی ہندی	کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۲ ح ۲۴۹۹ / ۲۵۰۴		حیدر آباد
۷۳	〃	منتخب کنز جلد ۵ ص ۳۱ سطر ۲، ص ۳۵	دار المعارف	مصر
۷۴	طبرانی	المعجم الصغیر جلد ۲ ص ۱۷۰	مطبع انصاری	دہلی
۷۵	خوارزمی	المناقب ص ۶۴		تبریز
۷۶	ابن جوزی	تذکرہ ص ۱۰ سطر ۶	حیدریہ	نجف
۷۷	محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص ۶۳ سطر ۹	قدسی	مصر
۷۸	محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص ۵۷ سطر آخر	جعفری	لکھنؤ
۷۹	خطیب بغدادی	تاریخ بغداد جلد ۸ ص ۵۳ سطر ۴		قاہرہ
۸۰	محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۹۸ سطر	حسینیہ	مصر

۸۱- محمد بن یوسف زرندی	نظم درر السمطین ص۱۰۷	مطبعة القضاة		
۸۲- ابن سعد شاہی	مرآۃ الجنان جلد ۱ ص۱۰۹	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۸۳- ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۳۹ جلد ۵ ص۵۲	السعادۃ	مصر
۸۴- شیخ عبد القادر	سعد الشموس والاقمار ص۲۰۹		قاہرہ
۸۵- علوی بن طاہر	القول الفصل ص۲۱۶		جاوا
۸۶- محمد یوسف کاندھلوی	حیاۃ الصحابہ جلد ۲ ص۷۸۲	دار القلم	دمشق
۸۷- شیخ ساعاتی	بدائع المنن جلد ۲ ص۵۰۴		مصر
۸۸- محمد بن سلیمان الفاسی	جمع الفوائد جلد ۲ ص۲۱۱	مکتبۃ اسلامیہ	سمندری
۸۹- شہاب الدین	المستطرف جلد ۱ ص۱۲۷		قاہرہ
۹۰- المناوی	الکواکب الدریہ جلد ۱ ص۴۴		مصر
۹۱- محمد بن عبد المعطی	اخبار الاول ص۲۷		//
۹۲- عبد اللہ شبراوی	الاتحاف ص۷		//
۹۳- مصطفی رشدی	الروضۃ الندیہ ص۱۳		//
۹۴- یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص۵۹		//
۹۵- محمد بن مخلوف	طبقات مالکیہ جلد ۲ ص۷۲	سلفیہ	//
۹۶- گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص۲۸		
۹۷- محمد بن رستم بدخشی	نزل الابرار ص۱۵		
۹۸- ابن سعدہ	رفع اللبس والشبہات ص۱۲		مصر
۹۹- کافی تونسی	السیف الیمانی المسلول ص۹۰	الترقی	شام

۱۰۰-	خاندمیر	علم الکتاب ص۲۶۳	انصاری	دہلی
۱۰۱-	ابونعیم	دلائل النبوۃ ص۲۹۵		حیدرآباد
۱۰۲-	ابومحمد بصری	انتہاء الافہام ص۱۹۸		لکھنؤ
۱۰۳-	ابوالفرج اصبہانی	الاغانی جلد ۱۰ ص۲۹۵	دارالفکر	
۱۰۴-	ذہبی	تاریخ اسلام جلد ۲ ص۱۹۴		قاہرہ
۱۰۵-	برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۳ ص۲۱۳ ص۳۵		//
۱۰۶-	بلاذری	فتوح البلدان ص۷۵		//
۱۰۷-	تفتازانی	شرح مقاصد ص۲۱۹ جلد ۲	آستانہ	
۱۰۸-	ابوعبداللہ محمد بن عبدالباقی	شرح مواہب جلد ۴ ص۳	ازہریہ	مصر
۱۰۹-	تقی الدین مقریزی	امتاع الاسماع ص۵۰۲		قاہرہ
۱۱۰-	عضدالدین	المواقف جلد ۲ ص۶۱۴	آستانہ	
۱۱۱-	علوی عطاس	تاریخ حضرموت جلد ۲ ص۲۴۴		مصر
۱۱۲-	ابن قیم	زادالمعاد جلد ۵ ص۱۷۸	ازہریہ	//
۱۱۳-	عبدالقادر حنفی	آئمۃ الہدیٰ ص۱۲۶		قاہرہ
۱۱۴-	ابوبکر علوی	رشفۃ الصادی ص۲۵		//
۱۱۵-	ذہبی	سیر اعلام النبلاء جلد ۳ ص۱۹۲	دارالمعارف	مصر
۱۱۶-	عینی حیدرآبادی	مناقب علی ص۵۴	اعلم پریس	چہارمینار
۱۱۷-	جمال الدین عاقولی	الرصف ص۳۸۲	الامل السالمیہ	کویت
۱۱۸-	ابوعلم	اہلبیت ص۱۹۵	السعادۃ	قاہرہ

۱۱۹۔ طحاوی	العقیدۃ الطحاویۃ ص۳۱۱	دار القدیر		مصر
۱۲۰۔ راغب اصفہانی	محاضرات الادباء جلد۱ ص۳۴۵			بیروت
۱۲۱۔ صدیق حسن خان	ادراک ص۴۹			نولکشور
۱۲۲۔ باکثیر حضرمی	وسیلۃ المآل ص۷۶			دمشق
۱۲۳۔ محمد مبین ہندی	وسیلۃ النجاۃ ص۲۰۵	گلشن فیض		لکھنؤ
۱۲۴۔ ابن محبوب	التاج الجامع جلد۳ ص۲۹۶			قاہرہ
۱۲۵۔ رفاعی	ضوء الشمس ص۹۹			اسلامبول
۱۲۶۔ سیوطی	معترک الاقران جلد۲ ص۵۲	دار الفکر		بیروت
۱۲۷۔ محمد مہدی عامر	قصہ کبیرہ ص۳۳۷	دار الکتب العربی		″
۱۲۸۔ حسکانی	شواہد التنزیل جلد۱ ص۱۲۲			″
۱۲۹۔ حسین بن حکم	تنزیل الآیات ص۵			طہران
۱۳۰۔ دیار بکری	تاریخ خمیس جلد۲ ص۱۹۶	وہبیہ		مصر
۱۳۱۔ تقی الدین	خزانۃ الادب ص۳۷۳			بیروت
۱۳۲۔ بغوی	مصابیح السنہ جلد۲ ص۲۰۴	خیریہ		مصر
۱۳۳۔ ابن ملک	مبارک الازہار جلد۲ ص۳۵۶	آستانہ		
۱۳۴۔ ابن حجر عسقلانی	الکاف الشاف ص۲۶	مصطفیٰ محمد		مصر
۱۳۵۔ معین الدین کاشفی	معارج النبوۃ جلد۱ ص۳۱۵			لکھنؤ
۱۳۶۔ عبد الحق دہلوی	مدارج النبوۃ ص۵۰۰			بمبئی
۱۳۷۔ شبراوی	اتحاف ص۵	مصطفیٰ الحلبی		مصر

١٣٨- حموینی	کفایۃ الخصام ص٣٩		طہران
١٣٩- صدیق حسن خاں	حسن الاسوۃ ص٢٢		قسطنطنیہ
١٤٠- احمد زینی دحلان	سیرت نبویہ مع سیرت حلبیہ جلد٣ ص٦		مصر
١٤١- شاہ اسماعیل شہید	تقویۃ الایمان ص٦١ سطر٨	مجیدی	کانپور
١٤٢- ابن تیمیہ	منہاج السنہ جلد٣ ص٦ جلد٤ ص٢		قاہرہ
١٤٣- ذہبی	المنتقیٰ منہاج الاعتدال ص١٦٨ ص٣٠٣		״
١٤٤- ابن اسماعیل نابلسی	ذخائر المواریث جلد٤ ص٢٤		״
١٤٥- یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص٩		مصر
١٤٦- ״	جواہر البحار جلد٤ ص٤٢		قاہرہ
١٤٧- حضرمی	القول الفصل ص٢١ جلد٢		جاوا
١٤٨- احمد بن سودہ	رفع اللبس والشبہات ص٦٥		مصر
١٤٩- منصور بن علی	التاج الجامع الاصول جلد٣ ص٣٠٨		قاہرہ
١٥٠- علی بن سلطان ہروی	جمع الوسائل جلد١ ص١٤٧		״
١٥١- عبداللہ شیبانی	تیسیر الوصول ص١٦		نولکشور
١٥٢- عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص٦٣ سطر١٥	رضویہ	لاہور
١٥٣- محمد صالح کشفی	کوکب دری ص٢٥٤ سطر٥	امامیہ	״
١٥٤- سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص٢٣٣ سطر١٩		بمبئی

٢٩- ٤٢ ص٢١٧ پر وضاحت کردی گئی ہے کہ آیہ تطہیر جان بوجھ کر یا سہواً یا مجبوراً سورہ احزاب میں رکھ دی گئی ہے حالانکہ لفظی اور معنوی اور محلّی

لحاظ سے اس کی یہاں سیٹنگ صحیح نہیں۔

اب کئی صاحبان فرماتے ہیں کہ آیۂ تطہیر سورہ دھر کا حصہ ہے۔ لیکن روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ اس دن نازل ہوئی جس دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ کو ایک چادر کے نیچے بٹھایا اور فرمایا اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی اور روایات سے یہ بھی ثابت ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلے میں جانے سے پہلے چادر تطہیر بچھا کر کے مذکورہ جملہ فرمایا۔ اس لحاظ سے آیہ تطہیر ۱۰ھ میں نازل ہوئی اور یہ اختتام نزول قرآن سے صرف ایک سال پہلے کی بات ہے جبکہ موجودہ قرآن میں یہ آیت پارہ ۲۲ سورۂ احزاب میں ہے۔

آیۂ تطہیر کا شان نزول اور جناب ختمی مرتبت کا حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت امام حسنؑ، حضرت امام حسین علیہم السلام کو چادر تطہیر میں بٹھانے کا مختلف الفاظ میں ذکر مندرجہ ذیل کتب اہل سنت میں ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ سیوطی — در منثور جلد ۵ ص ۱۹۸ سطر ۳۲ محمد امین دمج بیروت

۲۔ ابن کثیر — تفسیر جلد ۳ ص ۴۸۳ سطر ۲۶ ص ۴۸۵ سطر ۱-۴-۱۲ احیاء الکتب العربیہ مصر

۳۔ ثناء اللہ — مظہری جلد ۷ ص ۳۴۰ سطر ۷ اشاعت العلوم حیدر آباد

۴۔ زمخشری — کشاف جلد ۱ ص ۳۶۷ سطر ۱ مصطفی البابی مصر ۱۳۶۷ھ

۵۔ بیضاوی — تفسیر جلد ۲ ص ۲۴۵ سطر ۱۰ " " ۱۳۸۸ھ

۶۔ طبری — تفسیر جلد ۲۲ ص ۶ سطر ۳۳ میمنہ مصر

۷۔ شوکانی	فتح القدیر جلد ۴ ص ۲۷ سطر ۲۰	مصطفیٰ البابی	مصر ۱۳۵۰ھ
۸۔ شیخ اسماعیل حقی	روح البیان جلد ۷ ص ۱۷۱ سطر آخر		مصر
۹۔ بغوی	معالم التنزیل جلد ۵ ص ۲۱۳		قاہرہ
۱۰۔ صدیق حسن خاں	فتح البیان جلد ۷ ص ۲۷۷	بولاق	مصر
۱۱۔ واحدی نیشاپوری	اسباب النزول ص ۲۶۶		قاہرہ
۱۲۔ ترمذی	جامع ص ۳۵۱ ۵ سطر ۱۱	نور محمد	کراچی
۱۳۔ عینی	عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص ۲۲۳ سطر ۱	المنیریہ	مصر
۱۴۔ ״	المرقات جلد ۱۱ ص ۳۷ سطر آخر	امدادیہ	ملتان
۱۵۔ حاکم	المستدرک جلد ۳ ص ۱۴۷ سطر ۵	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۱۶۔ ذہبی	تلخیص جلد ۳ ص ۱۳۷ سطر ۱	״	״
۱۷۔ نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۱۹ سطر آخر	دار الکتب العربی	بیروت
۱۸۔ ابن اثیر	اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۹ سطر ۱۷	مکتبہ اسلامیہ	طہران
۱۹۔ عبد الرحمان شیبانی	تیسیر الوصول جلد ۲ ص ۱۶۵ سطر ۱	مصطفیٰ البابی	مصر
۲۰۔ ابن حجر	اصابہ جلد ۴ ص ۵۰۲ سطر ۱۹	مصطفیٰ محمد	״
۲۱۔ ابن عبد البر	استیعاب جلد ۲ ص ۷۳۴ سطر آخر ص ۲۷۲ سطر ۲	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۲۲۔ محب الدین طبری	ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۸۸ سطر ۱۶	حسینیہ	مصر
۲۳۔ ״	ذخائر العقبیٰ ص ۱۶ سطر آخر ص ۱۷ سطر ۹	قدسی	״
۲۴۔ محمد بن طلحہ	مطالب السئول ص ۲۵ سطر ۴ ص ۵۳ سطر ۱۹	جعفری	لکھنؤ
۲۵۔ ابن صباغ	فصول مہمہ ص ۸ سطر ۶		نجف

۲۶- ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۳۸ سطر ۴	السعادۃ	مصر
۲۷- سیوطی	خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۶۳ سطر آخر	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۲۸- شبلنجی	نور الابصار ص ۹۹ سطر ۲۰		مصر
۲۹- محمد صبان	اسعاف الراغبین ص ۸۳ سطر ۲۰	عبدالواحد	″
۳۰- سیوطی	تاریخ الخلفاء ص ۱۱۹ سطر ۱۱	مجتبائی	دہلی
۳۱- ابن حجر	صواعق محرقہ ص ۱۰۶ سطر ۸ ص ۱۲۳ سطر آخر	مکتبۃ القاہرہ	مصر
۳۲- شاہ اسماعیل	تفویتہ الایمان ص ۱۶۰ سطر ۸	مجیدی	کانپور
۳۳- نسائی	خصائص ص ۱۳ سطر ۱	زہرا	نجف
۳۴- محمد فواد	مفتاح کنوز السنہ ص ۱۶ سطر ۵	سہیل اکیڈمی	لاہور
۳۵- شاہ اسماعیل	منصب امامت ص ۶۹ سطر ۲		″
۳۶- امام حنبل	مسند جلد ۶ ص ۲۹۸ سطر ۱۲ - جلد ۱ ص ۱۸۵		مصر
۳۷- مغازلی	مناقب ص ۳۰۲ سطر ۲ ص ۳۰۲ سطر ۴	مکتبہ اسلامیہ	طہران
۳۸- سید علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ ص ۹۶ سطر آخر	امامیہ	لاہور
۳۹- بیہقی	سنن کبریٰ جلد ۲ ص ۱۴۹	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۴۰- ابن تیمیہ	منہاج السنہ ص ۲ جلد ۳ ص ۲ سطر ۴		قاہرہ
۴۱- ابن اسماعیل نابلسی	ذخائر المواریث جلد ۴ ص ۲۷۷		″
۴۲- علی کرکی	نفحات اللاہوت ص ۵۳		نجف
۴۳- ذہبی	المنتقیٰ ص ۱۶۸	المغرب الاقصیٰ	قاہرہ
۴۴- علی ہرفنہ	جمع الوسائل جلد ۱ ص ۱۶۷	ادبیہ	″

۴۵۔ صدیق حسن خاں	حسن الاسوۃ ص۱۱۵	آستانہ	
۴۶۔ منصور بن علی	التاج الجامع للاصول جلد ۳ ص۳۰۸		قاہرہ
۴۷۔ یوسف نبہانی	الشرف المؤبد ص۹		مصر
۴۸۔ احمد بن سودہ	رفع اللبس والشبہات ص۶۵		″
۴۹۔ یوسف نبہانی	جواہر البحار ص۸۲ جلد ۴		قاہرہ
۵۰۔ محمد بن یوسف	السیف الیمانی المسلول ص۹	ترقی	شام
۵۱۔ حضرمی	القول الفصل جلد ۲ ص۲۱۰		جاوا
۵۲۔ ″	رشفۃ الصادی ص۱۵		قاہرہ
۵۳۔ مسلم	صحیح جلد ۲ ص۱۱۹	محمد علی	مصر
۵۴۔ خوارزمی	المناقب ص۶۳		تبریز
۵۵۔ ابن جوزی	تذکرہ ص۲۲	حیدریہ	نجف
۵۶۔ زرندی	نظم درر السمطین ص۱۰۰	القضاۃ	
۵۷۔ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری جلد ۷ ص۶۰		مصر
۵۸۔ ابن اسعد شافعی	مرآۃ الجنان جلد ۱ ص۱۰۹		حیدرآباد
۵۹۔ عبدالقادر	سعد الشموس والاقمار ص۲۰۹		قاہرہ
۶۰۔ علی متقی ہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۵۳		مصر
۶۱۔ حافظ بخاری	تاریخ کبیر جلد ۱ ص۷ قسم ۲		حیدرآباد ۱۷۱۹
۶۲۔ احمد بن علی	تاریخ بغداد جلد ۹ ص۱۲۶		قاہرہ
۶۳۔ نبہانی	انوار محمدیہ ص۴۳۲		بیروت

۶۴- محمد بن صبان	اخلاق النبی ص۱۱۶	الهلالی	
۶۵- ابن اثیر	النہایہ جلد۱ ص۲۹۶	خیریہ	مصر
۶۶- ابونعیم	اخبار اصفہان جلد۱ ص۱۰۸ جلد۲ ص۲۵۳		//
۶۷- احمد بن علی	موضح اوہام الجمع والتفریق جلد۲ ص۲۸۱		حیدرآباد
۶۸- ذہبی	تاریخ اسلام ص۶		مصر
۶۹- سیوطی	مفحمات الاقران ص۳۲		قاہرہ
۷۰- ذہبی	سیر اعلام النبلاء جلد۲ ص۵۹		مصر
۷۱- یوسف بن موسیٰ	المعتصر جلد۲ ص۲۶۶		حیدرآباد
۷۲- ابن عساکر	تاریخ دمشق جلد۴ ص۲۰۴		شام
۷۳- قرمانی	اخبار الاول ص۱۲۰		بغداد
۷۴- ابن حجر	تہذیب التہذیب جلد۲ ص۲۹۷		حیدرآباد
۷۵- حسن حمزاوی	مشارق الانوار ص۱۱۳		مصر
۷۶- ابن حمزہ	البیان والتعریف ص۱۳۹		حلب
۷۷- احمد زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد۳ ص۳۲۹		مصر
۷۸- قنائی	الجواہر الحسان ص۲۹۴	بولاق	//
۷۹- عبدالہادی	جالبۃ الکدر ص۱۹۶		//
۸۰- ابن آلوسی	جلاء العینین ص۳۹		بغداد
۸۱- حسن نجار	الاشراف ص۱۰		مصر
۸۲- قسطلانی	المواہب اللدنیہ جلد۷ ص۲		//

۸۳-	احمد بن عبد الحمید	عمدة الاخبار ص۷۹	طرابزونی	
۸۴-	حسین کاشفی	المواہب العلیہ ص۲۴		مصر
۸۵-	مراغی	تحقیق النصرة ص۷۵		″
۸۶-	سمہودی	وفاء الوفاء ص۳۳۱ جلد ۱		″
۸۷-	تقی الدین	شفاء السقام جلد ۲ ص۳۵۹	دار احیاء الکتب العربیہ	قاہرہ
۸۸-	ذہبی	تاریخ اسلام جلد ۲ ص۹۷		مصر
۸۹-	ساعاتی	بلوغ الامانی جلد ۱۸ ص۲۳۸		″
۹۰-	صفوری	نزہۃ المجالس جلد ۲ ص۲۲۲		قاہرہ
۹۱-	امام بخاری	الکنیٰ ص۲۵		حیدر آباد
۹۲-	طبری	منتخب ذیل المذیل ص۸۳	استقامہ	مصر
۹۳-	ذہبی	میزان الاعتدال جلد ۲ ص۱۷۱		قاہرہ
۹۴-	محمد بن عبد اللہ	عیون الاثر جلد ۲ ص۴	قدسی	″
۹۵-	بہجت آفندی	تاریخ آل محمد ص۴۲		آفتاب
۹۶-	ساعاتی	بدائع المنن جلد ۲ ص۴۹۵		قاہرہ
۹۷-	عبد الغفار ہاشمی	ائمۃ الہدیٰ ص۱۴۵		″
۹۸-	ابراہیم بن محمد بیہقی	المحاسن والمساوی ص۲۹۷		بیروت
۹۹-	قرمانی	اخبار الاول ص۱۲		بغداد
۱۰۰-	ابن حجر عسقلانی	فتح الباری ص۶ جلد ۷		مصر
۱۰۱-	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۶ سطر ۱۰	رضویہ	لاہور

۱۰۲۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودۃ ص۸۷ سطر ۱ بمبئی

۱۰۳۔ محمد صالح کشفی کوکب دری ص۱۲۹ سطر ۱۵ لاہور

نمبر ۳۔ جب خمسہ مطہرین علیہم السلام میدان نجران میں آئے اور نصاریٰ کے سربراہ نے ہار تسلیم کرنے کا اعلان کیا تو بعض حضرات کا خیال ہے کہ آیۂ ہذا نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین - اگر یہ تفسیری روایت صحیح ہے تو اس آیت کو آیۂ مباہلہ کے ساتھ ہونا چاہیے جبکہ آیۂ مباہلہ پارہ نمبر۳ آل عمران کی نمبر۶۱ ہے اور آیۂ مذکورہ پارہ نمبر۱۱ التوبہ کی آیت نمبر۱۱۹ ہے - اسی لئے علماء اہل سنت نے اس آیت کو خمسہ مطہرین کی شان میں تحریر کیا ہے -

۱۔ جلال الدین سیوطی درمنثور جلد۳ ص۲۹۰ سطر ۲-۳ محمد امین بیروت

۲۔ سید محمود آلوسی روح المعانی جلد۱۱ ص۴۱ سطر۱۴ انتشارات جہاں طہران

۳۔ ثناء اللہ پانی پتی مظہری جلد۴ ص۳۲۰ سطر۸ اشاعت العلوم حیدرآباد

۴۔ محمد بن علی شوکانی فتح القدیر جلد۲ ص۳۹۵ سطر۲۱ مصطفیٰ البابی مصر

۵۔ نواب صدیق حسن خان فتح البیان جلد۴ ص۱۷۶ عاصمہ //

۶۔ خوارزمی مناقب ص۱۸۹ تبریز

۷۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودۃ ص۹۵ سطر۲ محلاتی بمبئی

۸۔ ابن حجر مکی صواعق محرقہ ص۵۲ مکتبۃ القاہرہ مصر

۹۔ ابن جوزی تذکرۃ الخواص ص۲۰ حیدریہ نجف

۱۰۔ گنجی شافعی کفایۃ الطالب ص۱۱۱ //

۱۱۔ حسکانی شواہد التنزیل جلد۱ ص۲۵۹ بیروت

۱۲- صالح کشفی　کوکب دری ص۱۲۷ سطر آخر　امامیہ　لاہور

۱۳- عبیداللہ امرتسری　ارجح المطالب ص۱۷ سطر ۱۲　رضویہ　〃

۳۱- وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ الزمر ۳۳

میں صدق بہ سے مراد حضرت علیؑ ہیں اور بعض علماء اہل سنت کے نزدیک حضرت ابوبکر ہیں۔ یہاں یہ بحث بے سود ہے کہ کون مراد ہیں کون نہیں اس کی مکمل تفصیل میری دوسری کتاب تفضیل علی میں ملاحظہ فرمایئے۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ جو بھی مصدق رسالت ہو۔ اس آیت کا مقام یہ نہیں ہے جہاں اب ہے بلکہ آغاز قرآن میں ہے کیونکہ تصدیق آغاز میں ہوتی ہے۔ انتہا میں نہیں۔

اور آیۂ مذکورہ کے متعلق بعض علماء اہل سنت کا بیان مندرجہ ذیل کتب میں پڑھیے کہ یہ آیت حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے

۱- جلال الدین سیوطی　درمنثورہ جلد ۵ ص۳۲۸ سطر ۲۵　محمد امین　بیروت

۲- سید محمود آلوسی　روح المعانی جلد ۲۴ سطر ۱۹　انتشارات جہان　طہران

۳- محمد بن علی شوکانی　فتح القدیر جلد ۴ ص۴۵۵ سطر ۹　مصطفیٰ البابی　مصر

۴- حسین واعظ کاشفی　حسینی ص۳۶۳ سطر ۱۹　نولکشور　کانپور

۵- ابوعبداللہ قرطبی　قرطبی جلد ۱۵ ص۲۵۶　دارالکتب العربیہ　مصر ۱۳۵۷ھ

۶- ابن حیان اندلسی　البحر المحیط جلد ۷ ص۴۲۸　النصر الحدیثیہ　ریاض

۷- حسکانی　شواہد التنزیل ص۱۲۲ جلد ۲　بیروت

۸- ابن مغازلی　مناقب ص۲۷ سطر ۱　مکتبہ اسلامیہ　طہران

۹- محمد صالح کشفی کوکب دری ص۱۳۵ سطر ۱۳ امامیہ کتب خانہ لاہور
۱۰- عبیداللہ امرتسری ارجح المطالب ص۱۷ سطر ۳ رضویہ "

دوستو! میرا مقصد صرف فضائل اہل بیت کی آیات جمع کرنا نہیں اس کے لئے تو میں نے الگ تفضیل علی کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کتاب میں عقلی اور نقلی دلائل سے اپنے مقصد کو عیاں کیا ہے۔

یہاں صرف یہی بتانا مقصود ہے کہ آیات کی موجودہ ترتیب نزول کے مطابق نہیں ہے۔ تمام غزوات سے متعلق آیات کی ترتیب تمام واقعات سے منسلک آیات ان کی ترتیب کے مطابق نہیں ہیں جس سے واضح ہے موجودہ ترتیب نزول کے مطابق نہیں ہے۔

۳۲- علماء اہل سنت فرماتے ہیں کہ سورۂ برأت کا آخری حصہ آخر قرآن ہے۔
بخاری جلد ۲ ص۹۶ ۱۶۶۵ کراچی مجمع الزوائد جلد ۷ ص۳۶
زوائد المسند جلد ۵ ص۱۱۷ الاتقان جلد ۱ ص۲۷

۳۳- بعض کہتے ہیں سورہ کہف کی یہ آیت آخر قرآن ہے فمن کان یرجوا الخ ربہ احدا۔ (اتقان جلد ۱ ص۲۸)

۳۴- بعض کہتے ہیں سورۂ اذا جاء نصر اللہ مکمل آخر قرآن ہے۔
بخاری کتاب البیوع باب ۲۵ مسلم کتاب ۱۵۴
مسند حنبل جلد ۵ ص۳۶

۳۵- سورہ مزمل۔ تنزیل کے لحاظ سے تیسری سورت ہے۔
لغات القرآن از عبدالدائم جلالی جلد ۵ ص۹۱ سطر ۱۲ دہلی

۳۶۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ سورۃ بنی اسرائیل ۔ کہف ، مریم ۔ طٰہٰ ۔ انبیاء عتاق اوّل میں سے ہیں ۔

بخاری شریف سعیدی ترجمہ جلد ص۹۹۲ حدیث ۲۱۰۲

۳۷۔ سب سے پہلے مکے میں سورہ اقرأ باسم اور آخر میں مومنون اور مدینے میں سب سے پہلے ویل للمطففین اور آخر میں برأت نازل ہوئی ۔

اتقان جلد ۱ ص۲۵ سطر ۱

۳۸۔ مدینے میں سب سے پہلے سورہ قدر نازل ہوئی ۔ اتقان جلد ۱ ص۲۵ سطر ۸

بخاری شریف مطبوعہ سعیدی کراچی جلد ۲ ص۹۹۳ حدیث ۱۸۹۴ میں ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب میں کم سن بچی تھی اور کھیلتی تھی تو اسی زمانے میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ یہ آیت نازل ہوئی بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ اور سورہ بقرہ اور سورہ نساء اس وقت نازل ہوئیں ۔ جب میں آپ کے پاس تھی ۔

لیجیے حضرات فیصلہ فرمائیے کہ موجودہ ترتیب میں بل الساعۃ موعدھم قرآن کے پارہ ۲۷ کی سورہ قمر میں ہے جو اس وقت نازل ہوئی جب بی بی عائشہ بچی تھی اور جب بی بی عائشہ کی شادی ہوئی تو سورہ بقرہ و نساء نازل ہوئی یہ پہلے اور وہ آیت بعد میں آخر یہ سب کیا ہے ۔

۳۹۔ قرآن کا کچھ حصہ مکی ہے کچھ مدنی ۔ ۱۷ رمضان ۴۱ھ میلاد النبیؐ سے لے کر ۵۳ھ یا بقول صاحب معجم القرآن ۵۲ھ میلادی نبوی تک نازل شدہ حصہ مکی کہلاتا ہے جس کی مقدار مجموعہ کے لحاظ سے ۱۹/۳۰ کی ہے ۔ باقی حصہ ۱۱/۳۰

مدنی ہے۔ دیکھو لغات القرآن جلد ۵ ص ۹۱ سطر ۱ کالم ۲ (دہلی)

۴۔ موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں ہے ملاحظہ فرمائیے ایک اور دلیل۔

کہ موجودہ قرآن میں مکی سورے اور مدنی سورے الگ الگ نہیں ہیں۔

حالانکہ نزول قرآن میں مکی اور مدنی سورے الگ الگ تھے۔

تاریخ القرآن کے ص ۵۵ اور اتقان جلد ۱ ص ۲۵ سطر ۱۰ طبع مصر پر مکی اور مدنی سورتوں کی ترتیب حسب ذیل ہے۔

مکی سورتیں

۱ اقراء باسم	۱۱ والکافرون	۲۱ الم نشرح	۳۱ بنی اسرائیل
۲ الفاتحہ	۱۲ قل ہو اللہ	۲۲ الھٰکم التکاثر	۳۲ السباء
۳ واللیل اذا یغشیٰ	۱۳ یا ایھا المزمل	۲۳ فلق	۳۳ حم الزخرف
۴ والعصر	۱۴ اذا الشمس کورت	۲۴ قدر	۳۴ الذاریات
۵ ارایت الذی یکذب	۱۵ والضحیٰ	۲۵ والشمس	۳۵ تنزیل السجدہ
۶ والناس	۱۶ الکوثر	۲۶ القارعۃ	۳۶ الطور
۷ ن والقلم	۱۷ الم ترکیف	۲۷ ق	۳۷ سأل سائل
۸ تبت یدا	۱۸ والنجم	۲۸ ص	۳۸ البروج
۹ والفجر	۱۹ یا ایھا المدثر	۲۹ الفرقان	۳۹ القیامۃ
۱۰ والعادیات	۲۰ سبح اسم ربک	۳۰ الواقعہ	۴۰ البلد

۴۱ الاعراف	۵۱ والتین	۶۱ الحاقہ	۷۱ قریش
۴۲ الملائکہ	۵۲ ویل لکل ھمزہ	۶۲ والسماء انفطرت	۷۲ والمرسلات
۴۳ الشعراء	۵۳ الطارق	۶۳ اذا السماء انشقت	۷۳ اقتربت الساعۃ
۴۴ یونس	۵۴ الجن	۶۴ الروم	۷۴ یٰس
۴۵ الزمر	۵۵ کہیعص	۶۵ العنکبوت	۷۵ طٰہٰ
۴۶ حم الدخان	۵۶ طس	۶۶ ویل للمطففین	۷۶ طسم القصص
۴۷ الغاشیہ	۵۷ الصافات	۶۷ الکہف	۷۷ لقمان
۴۸ الانبیاء	۵۸ حم المومن	۶۸ النحل	۷۸ حم السجدہ
۴۹ المؤمنون	۵۹ حم الجاثیہ	۶۹ تبارک	۷۹ حم الاحقاف
۵۰ عم یتساءلون	۶۰ انا ارسلنا	۷۰ النازعات	۸۰ حمعسق

مدنی سورتیں

۱ البقرہ	۶ آل عمران	۱۱ انفال	۱۶ النور
۲ المائدہ	۷ الممتحنہ	۱۲ اذا جاء نصر اللہ	۱۷ الحجرات
۳ الحج	۸ المنافقون	۱۳ المجادلہ	۱۸ سبح الحوریین
۴ التحریم	۹ الجمعہ	۱۴ التغابن	
۵ الفتح	۱۰ توبہ	۱۵ الاحزاب	

موجودہ ترتیب اس کے خلاف ہے۔ ص ۵۰

ﮩ

مصحف علیؑ

۴۱۔ موجودہ ترتیب ۔ حضرت علی علیہ السلام کے مرتبہ مصحف کے خلاف ہے جبکہ حضرت علیؑ کی ترتیب نزول کے مطابق تھی ۔

جناب جلال الدین سیوطی الاتقان جلد ۱ ص۶۲ سطر ۹ پر اور جناب محمود رامیار صاحب شہرستانی کے حوالے سے تاریخ القرآن کے ص۱۶۸ سطر ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں ۔

کہ حضرت علی علیہ السلام نے ترتیب نزول کے مطابق قرآن جمع کیا اس میں پہلے اقراء باسم پھر یا ایہا المدثر پھر نون پھر یا ایّہا المزمل پھر تبت ید ا پھر تکویر۔

پس اسی طرح آخر تک مکی پھر مدنی ۔

تیسیر الباری پارہ نمبر ۲۰ ص۱۲۷ کے حاشیے پر بھی یہ عبارت ہے ۔

۴۲۔ بعض علماء اہل سنت تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے نزول کی ترتیب کے مطابق قرآن جمع فرمایا۔

چنانچہ ملاحظہ فرمائیے

حبیب السیر جلد ۱ ص۲ — صواعق محرقہ ص۷۶

فتح الباری جلد ۹ ص۴۲۴ — تیسیر الباری پارہ نمبر ۲۰ ص۱۲۷

حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۷ — سیرت حلبیہ جلد ۳ ص۳۶۱

طبقات ابن سعد ص۳۳۸ جلد ۲ — تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص۱۱۳

استیعاب ص۳۴۵ — تاریخ الخلفاء ص۱۳۰ دہلی

جناب قبلہ مجلسی مرآۃ العقول جلد ا صلے ا سطر ۱۳ پہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت علیؑ نے قرآن کو اس کی شان کے مطابق تالیف فرمایا اور منسوخ کو ناسخ سے پہلے رکھا۔ مناقب جلد ۲ صـ۶۶

۴۳۔ جناب جواد البلاغی صاحب قبلہ جناب شیخ مفید کا ارشاد تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنے مصحف میں منسوخ کو ناسخ پر مقدم رکھا۔ (آلاء الرحمان صـ۱۸)

۴۴۔ حضرت علیؑ کا مصحف تاریخ نزول آیات کی ترتیب کے مطابق تھا اور اس میں شان نزول آیات اور اوقات نزول اور تاویل متشابہات مذکور تھی۔ ناسخ و منسوخ متعین اور عام وخاص کے ساتھ کیفیت قرأت بیان کی گئی تھی۔

منہاج النجاۃ جلد ا حاشیہ صـ۲۹ بحوالہ تاریخ قرآن ڈاکٹر محمود رامیار صـ۱۷۱ سطر ۱۶۔ چاپخانہ بانک بازرگانی۔ ایران۔

موجودہ ترتیب میں مذکورہ تفصیلات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا گیا۔ کئی مقامات پر مدنی سورتوں کو مکی سورتوں پر مقدم اور کئی مقامات پر منسوخ کو ناسخ سے مؤخر رکھا گیا ہے جس سے پریشانی ہوتی ہے۔

مصحف ابن عباسؓ

۴۵۔ موجودہ ترتیب: حضرت عبداللہ ابن عباس استاد المفسرین کے مرتبہ مصحف کے بھی خلاف ہے۔

ابو عبداللہ زنجانی تاریخ القرآن طبع بیروت کے صـ۷۶ پر اور جناب محمود رامیار صاحب تاریخ القرآن کے صـ۱۸۷ سطر ۱۱ پر بحوالہ تفسیر شہرستانی نقشۂ ہذا تحریر فرماتے ہیں۔

۱ اقراء
۲ ن
۳ والضحیٰ
۴ المزمل
۵ المدثر
۶ الفاتحہ
۷ تبت یدا
۸ کورت
۹ الاعلیٰ
۱۰ واللیل
۱۱ والفجر
۱۲ الم نشرح
۱۳ الرحمان
۱۴ والعصر
۱۵ الکوثر
۱۶ التکاثر
۱۷ الدین
۱۸ الفیل
۱۹ الکافرون
۲۰ الاخلاص
۲۱ النجم
۲۲ الاعلیٰ
۲۳ القدر
۲۴ والشمس
۲۵ البروج
۲۶ والتین
۲۷ قریش
۲۸ القارعۃ
۲۹ القیامۃ
۳۰ الھمزہ
۳۱ والمرسلات
۳۲ ق
۳۳ البلد
۳۴ الطارق
۳۵ القمر
۳۶ ص
۳۷ اعراف
۳۸ الجن
۳۹ یٰس
۴۰ الفرقان
۴۱ الملائکہ
۴۲ مریم
۴۳ طٰہٰ
۴۴ الشعراء
۴۵ النمل
۴۶ القصص
۴۷ بنی اسرائیل
۴۸ یونس
۴۹ ہود
۵۰ یوسف
۵۱ مومن
۵۲ حم السجدہ
۵۳ حم عسق
۵۴ الزخرف
۵۵ الدخان
۵۶ الجاثیہ
۵۷ الاحقاف
۵۸ الذاریات
۵۹ الغاشیہ
۶۰ الکہف
۶۱ النحل
۶۲ نوح
۶۳ ابراہیم
۶۴ انبیاء
۶۵ والنازعات
۶۶ انشقت
۶۷ الروم
۶۸ العنکبوت
۶۹ المطففون
۷۰ البقرہ
۷۱ الانفال
۷۲ آل عمران
۷۳ الحشر
۷۴ الاحزاب
۷۵ انفطرت
۷۶ النور

۷۷ الممتحنہ	۸۵ التحریم	۹۳ الصافات	۱۰۱ محمد
۷۸ النسان	۸۶ التغابن	۹۴ لقمان	۱۰۲ الواقعہ
۷۹ طلاق	۸۷ الصف	۹۵ المعارج	۱۰۳ والعادیات
۸۰ لم یکن	۸۸ المائدہ	۹۶ الفتح	۱۰۴ الفلق
۸۱ الجمعہ	۸۹ التوبہ	۹۷ النساء	۱۰۵ الناس
۸۲ الم السجدہ	۹۰ النصر	۹۸ اذا زلزلت	
۸۳ المنافقون	۹۱ الحجر	۹۹ الحج	
۸۴ المجادلۃ	۹۲ الانعام	۱۰۰ الحدید	

موجودہ ترتیب اس کے بھی خلاف ہے اور یہ ترتیب حضرت ابن عباس کے مصحف کی ہے جن کے متعلق حضور اکرمؐ نے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ یا اللہ ابن عباس کو حکمت عطا کر۔ مشکوٰۃ ص۲۵۴ جلد ۳ سطر ۱۴ مطبع رحمانیہ لاہور

مشکوٰۃ مترجمہ کی جلد ۳ ص۲۵۱ سطر ۱۹ مکتبہ رحمانیہ لاہور پر ہے کہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کی طرف ملایا اور فرمایا اے اللہ اس کو حکمت سکھلا ایک روایت میں ہے کہ اس کو کتاب اللہ سکھلا۔

۴۶۔ مصحف ابن مسعود

۱ البقرہ	۴ الاعراف	۷ یونس	۱۰ ہود
۲ النساء	۵ الانعام	۸ براۃ	۱۱ یوسف
۳ آل عمران	۶ المائدہ	۹ النحل	۱۲ کہف

۱۳ بنی اسرائیل
۱۴ الانبیاء
۱۵ طٰہ
۱۶ المؤمنون
۱۷ الشعراء
۱۸ الصافات
۱۹ الاحزاب
۲۰ الحج
۲۱ القصص
۲۲ طس
۲۳ النمل
۲۴ النور
۲۵ الانفال
۲۶ مریم
۲۷ العنکبوت
۲۸ الروم
۲۹ یٰس
۳۰ الفرقان
۳۱ الحجر
۳۲ الرعد
۳۳ سباء
۳۴ الملائکۃ
۳۵ ابراہیم
۳۶ ص
۳۷ والذین کفرو
۳۸ لقمان
۳۹ الزمر
۴۰ حم
۴۱ المؤمن
۴۲ الزخرف
۴۳ السجدہ
۴۴ حمعسق
۴۵ الاحقاف
۴۶ الجاثیہ
۴۷ الدخان
۴۸ انا فتحنا لك
۴۹ والحشر
۵۰ تنزیل السجدہ
۵۱ والطلاق
۵۲ ن والقلم
۵۳ الحجرات
۵۴ تبارک الذی
۵۵ التغابن
۵۶ المنافقون
۵۷ الجمعۃ
۵۸ الصف
۵۹ قل اوحی
۶۰ انا ارسلنا
۶۱ المجادلۃ
۶۲ الممتحنۃ
۶۳ تحریم
۶۴ الرحمان
۶۵ النجم
۶۶ الطور
۶۷ الذاریات
۶۸ اقتربت الساعۃ
۶۹ الواقعہ
۷۰ النازعات
۷۱ المعارج
۷۲ المدثر
۷۳ المزمل
۷۴ المطففین
۷۵ عبس
۷۶ ہل اتی
۷۷ المرسلات
۷۸ القیامۃ
۷۹ النباء
۸۰ اذا الشمس کورت
۸۱ اذا السماء انفطرت
۸۲ الغاشیہ
۸۳ سبح
۸۴ واللیل
۸۵ والفجر
۸۶ والبروج
۸۷ اذا السماء انشقت
۸۸ اقراء باسم

۸۹ البلد	۹۵ لم یکن	۱۰۱ الھاکم	۱۰۷ کافرون
۹۰ الضحیٰ	۹۶ والشمس	۱۰۲ قدر	۱۰۸ تبت
۹۱ الطارق	۹۷ والتین	۱۰۳ اذازلزلت	۱۰۹ توحید
۹۲ العادیات	۹۸ ویل لکل ھمزہ	۱۰۴ العصر	۱۱۰ الم نشرح
۹۳ ارأیت	۹۹ الم ترکیف	۱۰۵ اذاجاء	
۹۴ القارعۃ	۱۰۰ قریش	۱۰۶ الکوثر	

الاتقان ص ۶۴ سطر ۲۲ مصر　　　الفہرست ابن ندیم ص ۱۲۶ سطر ۶

تاریخ القرآن محمود رامیار ص ۱۲۶ سطر ۶

یہ ترتیب حضرت ابن مسعود کے مصحف کی ہے جن کے متعلق جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے کہ وہ جس طرح قرآن مجید نازل ہوا ہے تر و تازہ پڑھے تو وہ عبداللہ بن مسعود سے پڑھے۔

اصابہ جلد ۳ ص ۲۷۴　　　اسد الغابہ جلد ۳ ص ۹۶

استیعاب جلد ۱ ص ۳۷۱

ابن مسعود کہتے ہیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ سے زیادہ قرآن کو جانتا ہے تو میں اس کے پاس چلا جاؤں۔

بخاری جلد ۲ ص ۹۹۶ ح ۲۱۱۰ مطبعہ سعیدی کراچی۔

۴۷- مصحف ابی بن کعب

۱ الحمد	۳ النساء	۵ الانعام	۷ المائدہ
۲ البقرہ	۴ آل عمران	۶ الاعراف	۸ یونس

٩ الانفال
١٠ براءة
١١ ہود
١٢ مریم
١٣ الشعراء
١٤ الحج
١٥ یوسف
١٦ الکہف
١٧ النحل
١٨ الاحزاب
١٩ بنی اسرائیل
٢٠ الزمر
٢١ طٰہ
٢٢ الانبیاء
٢٣ النور
٢٤ المؤمنون
٢٥ سباء
٢٦ العنکبوت
٢٧ المؤمن
٢٨ الرعد
٢٩ القصص
٣٠ النمل
٣١ الصافات
٣٢ ص
٣٣ یٰس
٣٤ الحجر
٣٥ حمعسق
٣٦ الروم
٣٧ الحدید
٣٨ الفتح
٣٩ القتال
٤٠ الظہار
٤١ ملک
٤٢ سجدہ
٤٣ نوح
٤٤ الاحقاف
٤٥ ق
٤٦ الرحمان
٤٧ الواقعہ
٤٨ الجن
٤٩ النجم
٥٠ المعارج
٥١ المزمل
٥٢ المدثر
٥٣ اقتربت
٥٤ الدخان
٥٥ لقمان
٥٦ الجاثیہ
٥٧ الطور
٥٨ الذاریات
٥٩ ن
٦٠ الحاقۃ
٦١ الحشر
٦٢ الممتحنہ
٦٣ المرسلات
٦٤ النبأ
٦٥ لااقسم بیوم القیامۃ
٦٦ اذا الشمس کورت
٦٧ اذا طلقتم النساء
٦٨ النازعات
٦٩ التغابن
٧٠ عبس
٧١ المطففین
٧٢ اذا السماء انشقت
٧٣ والتین
٧٤ والزیتون
٧٥ اقرأ
٧٦ الحجرات
٧٧ المنافقون
٧٨ الجمعۃ
٧٩ تحریم
٨٠ الفجر
٨١ لااقسم بہذا البلد
٨٢ واللیل
٨٣ اذا السماء انفطرت
٨٤ والشمس

٨٥ السماء	٩٢ الضحیٰ	٩٩ ویل لکل ھمزة	١٠٦ قدر
٨٦ الطارق	٩٣ الم نشرح	١٠٠ اذا زلزلت	١٠٧ کافرون
٨٧ اعلیٰ	٩٤ القارعة	١٠١ العادیات	١٠٨ اذا جاء
٨٨ الغاشیة	٩٥ التکاثر	١٠٢ الفیل	١٠٩ تبت
٨٩ الصف	٩٦ العصر	١٠٣ قریش	١١٠ الصمد
٩٠ التغابن	٩٧ خلع	١٠٤ ارأیت	١١١ فلق
٩١ لم یکن	٩٨ حفد	١٠٥ کوثر	١١٢ الناس

الاتقان ص٦٣ سطر٧ — فہرست ابن ندیم ص ٤٠ سطر١٢

تاریخ القرآن محمود رامیار ص١٨٢ سطر ١٨

موجودہ ترتیب مذکورہ ترتیب کے بھی خلاف ہے اور ابی بن کعب قرآن کے سات قاریوں سے اور حضرت عمر کی طرف سے تراویح کے لئے منتخب ہونے والے پہلے امام و پیش نماز ہیں۔

اور آپ کے متعلق حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں۔

بخاری اردو جلد٢ ص٩٩٧ ٢١١٣ سعیدی کراچی۔

٤٨۔ مصحف امام جعفر صادق ؑ

١ اقرأ	٤ المدثر	٧ اعلیٰ	١٠ والضحیٰ
٢ ن	٥ تبت	٨ واللیل	١١ الم نشرح
٣ المزمل	٦ کورت	٩ والفجر	١٢ والعصر

۱۳ والعادیات
۱۴ الکوثر
۱۵ التکاثر
۱۶ الدین
۱۷ الکافرون
۱۸ الفیل
۱۹ الفلق
۲۰ الناس
۲۱ الاخلاص
۲۲ والنجم
۲۳ الاعمیٰ
۲۴ القدر
۲۵ والشمس
۲۶ البروج
۲۷ والتین
۲۸ قریش
۲۹ القارعة
۳۰ القیامة
۳۱ الھمزة

۳۲ المرسلات
۳۳ ق
۳۴ البلد
۳۵ الطارق
۳۶ القمر
۳۷ ص
۳۸ الاعراف
۳۹ الجن
۴۰ یٰس
۴۱ الفرقان
۴۲ الملائکة
۴۳ مریم
۴۴ طٰہ
۴۵ الواقعہ
۴۶ الشعراء
۴۷ النمل
۴۸ القصص
۴۹ بنی اسرائیل
۵۰ یونس

۵۱ ہود
۵۲ یوسف
۵۳ الحجر
۵۴ انعام
۵۵ الصافات
۵۶ لقمان
۵۷ سباء
۵۸ الزمر
۵۹ المؤمن
۶۰ حم السجدہ
۶۱ حم عسق
۶۲ الزخرف
۶۳ الدخان
۶۴ الجاثیہ
۶۵ الاحقاف
۶۶ الذاریات
۶۷ الغاشیہ
۶۸ الکہف
۶۹ النحل

۷۰ نوح
۷۱ ابراہیم
۷۲ الانبیاء
۷۳ المومنون
۷۴ الم السجدہ
۷۵ الطور
۷۶ الملک
۷۷ الحاقہ
۷۸ المعارج
۷۹ النباء
۸۰ والنازعات
۸۱ انفطرت
۸۲ انشقت
۸۳ الروم
۸۴ العنکبوت
۸۵ المطففون
۸۶ البقرہ
۸۷ الانفال
۸۸ آل عمران

۷۰	نوح
۷۱	ابراہیم
۷۲	الانبیاء
۷۳	المومنون
۷۴	الم السجدہ
۷۵	الطور
۷۶	الملک
۷۷	الحاقہ
۷۸	المعارج
۷۹	النباء
۸۰	والنازعات
۸۱	انفطرت
۸۲	انشقت
۸۳	الروم
۸۴	العنکبوت
۸۵	المطففون
۸۶	البقرہ
۸۷	الانفال
۸۸	آل عمران

۸۹ الاحزاب	۹۶ الرحمان	۱۰۳ الحج	۱۱۰ التغابن
۹۰ الممتحنہ	۹۷ الانسان	۱۰۴ المنافقون	۱۱۱ الفتح
۹۱ النساء	۹۸ الطلاق	۱۰۵ المجادلۃ	۱۱۲ التوبہ
۹۲ اذا زلزلت	۹۹ لم یکن	۱۰۶ الحجرات	۱۱۳ المائدہ
۹۳ الحدید	۱۰۰ الحشر	۱۰۷ التحریم	
۹۴ محمد	۱۰۱ النصر	۱۰۸ الصف	
۹۵ الرعد	۱۰۲ النور	۱۰۹ الجمعہ	

تاریخ القرآن ابوعبداللہ زنجانی طبع لبنان

ھذا بحوالہ تفسیر شہرستانی

موجودہ ترتیب اس ترتیب کے بھی خلاف ہے جبکہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی ترتیب نزول کے زیادہ مطابق نظر آتی ہے۔

۴۹- موجودہ ترتیب

۱ الفاتحہ	۸ الانفال	۱۵ الحجر	۲۲ الحج
۲ البقرہ	۹ التوبۃ	۱۶ النحل	۲۳ المؤمنون
۳ العمران	۱۰ یونس	۱۷ بنی اسرائیل	۲۴ النور
۴ النساء	۱۱ ہود	۱۸ الکہف	۲۵ الفرقان
۵ المائدہ	۱۲ یوسف	۱۹ مریم	۲۶ الشعراء
۶ الانعام	۱۳ الرعد	۲۰ طٰہٰ	۲۷ النمل
۷ الاعراف	۱۴ ابراھیم	۲۱ الانبیاء	۲۸ القصص

۲۹ العنکبوت
۳۰ الروم
۳۱ لقمان
۳۲ السجدہ
۳۳ الاحزاب
۳۴ السباء
۳۵ الفاطر
۳۶ یٰس
۳۷ والصّفّت
۳۸ ص
۳۹ الزمر
۴۰ المؤمن
۴۱ حم السجدہ
۴۲ الشوریٰ
۴۳ الزخرف
۴۴ الدخان
۴۵ الجاثیہ
۴۶ الاحقاف
۴۷ محمّد

۴۸ الفتح
۴۹ الحجرات
۵۰ ق
۵۱ الذاریات
۵۲ الطور
۵۳ النجم
۵۴ القمر
۵۵ الرحمان
۵۶ الواقعہ
۵۷ الحدید
۵۸ المجادلہ
۵۹ الحشر
۶۰ الممتحنہ
۶۱ الصف
۶۲ الجمعہ
۶۳ المنافقون
۶۴ التغابن
۶۵ الطلاق
۶۶ التحریم

۶۷ الملک
۶۸ القلم
۶۹ الحاقۃ
۷۰ المعارج
۷۱ نوح
۷۲ الجن
۷۳ المزمل
۷۴ المدثر
۷۵ القیامۃ
۷۶ الدھر
۷۷ المرسلات
۷۸ النباء
۷۹ النازعات
۸۰ عبس
۸۱ التکویر
۸۲ الانفطار
۸۳ التطفیف
۸۴ الانشقاق
۸۵ البروج

۸۶ الطارق
۸۷ الاعلیٰ
۸۸ الغاشیہ
۸۹ الفجر
۹۰ البلد
۹۱ الشمس
۹۲ اللیل
۹۳ الضحیٰ
۹۴ الانشراح
۹۵ التین
۹۶ العلق
۹۷ القدر
۹۸ البیّنہ
۹۹ الزلزال
۱۰۰ العادیات
۱۰۱ القارعۃ
۱۰۲ التکاثر
۱۰۳ العصر
۱۰۴ الھمزہ

۱۰۵ الفیل ۱۰۸ الکوثر ۱۱۱ اللہب ۱۱۴ الناس

۱۰۶ القریش ۱۰۹ الکافرون ۱۱۲ الاخلاص

۱۰۷ الماعون ۱۱۰ النصر ۱۱۳ الفلق

مذکورہ ترتیب موجودہ قرآن کی ہے اور اس سے پہلے جو مصاحف کی ترتیب تحریر کی گئی ہے وہ سب اس کے خلاف ہے۔ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان کی ترتیب ہذا سے پہلے جتنے بھی مصاحف تھے سب کی ترتیب اس کے خلاف تھی اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس چونکہ حضرت علیؑ کا مصحف تھا اور وہ ترتیب نزول کے مطابق تھا اسی لئے ان کی ترتیب سور نزول کے زیادہ مطابق ہے۔

۴۹۔ مکی سورتوں میں مدنی آیات آگے ص۵۰۱

مکی آیات مکی سورتوں میں اور مدنی آیات مدنی سورتوں میں تھیں لیکن موجودہ قرآن میں مکی سورتوں میں مدنی آیات اور مدنی سورتوں میں مکی آیات کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ چند مقامات کی نشاندھی حاضر خدمت ہے۔

۵۰۔ علامہ سیوطی تفسیر درمنثور جلد ۴ ص۶۹ سطر ۱۳ پہ فرماتے ہیں کہ سورت ابراہیم مکی ہے لیکن اس میں دو آیات جنگ بدر (مدینہ) میں نازل ہوئیں اور وہ یہ ہیں۔ الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا

۵۱۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورت شعراء مکی ہے لیکن اس کی آخری پانچ آیات مدنی ہیں۔ تفسیر کبیر جلد ۲۴ ص۱۱۸ سطر ۱ طبع طہران

تفسیر درمنثور جلد ۵ ص۸۲ سطر ۲۵ بیروت

٥٢ - ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورہ لقمان مکے میں نازل ہوئی لیکن تین آیات (ولوان ما فی الارض من شجرۃ اقلام) مدنی ہیں -

تفسیر کبیر جلد ٢٥ ص١٣٩ سطر ١ ، در منثور جلد ٥ ص١٥٨ سطر ٢٨

٥٣ - سورت ہود مکی ہے مگر آیات نمبر ١٢ - ١٧ - ١١٤ مدنی ہیں -

تفسیر کبیر جلد ١٧ ص١٧٧ سطر ١ طہران

٥٤ - سورہ الحج مکی ہے مگر تین آیات ھذان خصمان الی صراط الحمید مدنی ہیں - (کبیر جلد ٢٣ ص٢ سطر ١ طہران)

٥٥ - سورہ القصص مکی ہے لیکن الذین اتیناھم الکتاب من قبلہ ھم بہ یوقنون الی لا نبتغی الجاھلین اور ان الذی فرض علیک القرآن مدنی ہے۔

کبیر جلد ٢٤ ص٢٢٤ سطر ١ طہران

٥٦ - سورہ یوسف مکی ہے مگر آیات نمبر ١ - ٢ - ٣ - ٧ مدنی ہیں -

کبیر جلد ١٨ ص٨٣ سطر ١ طہران

٥٧ - سورہ نحل کی ١٢٥ آیات مکی ہیں اور تین مدنی ہیں -

کبیر جلد ١٩ ص٢١٧ سطر ١ طہران

٥٨ - سورہ نحل کی ٤٠ آیات مکی اور باقی ٨٨ آیات مدنی ہیں -

اتقان جلد ١ ص٢٥ سطر ١٩ مصر

٥٩ - سورہ العنکبوت کی پہلی دس آیات مکی اور باقی مدنی ہیں -

تفسیر کبیر جلد ٢٥ ص٢٥ سطر ١ طہران

۶۰- سورہ الروم مکی ہے لیکن آیت ۱۷ مدنی ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۲۵ ص۹۵ سطر ۱ طہران

۶۱- سورہ سبا مکی ہے لیکن آیت ویری الذین اوتو العلم الذی انزل الیک مدنی ہے۔

کبیر جلد ۲۵ ص۲۳۵ سطر ۱ طہران

۶۲- سورہ دخان مکی ہے سوائے انا کاشفوا العذاب کے۔

تفسیر کبیر جلد ۲۷ ص۲۳۶ سطر ۱ طہران

۶۳- سورہ الرعد مکی ہے مگر لا یزال الذین کفروا اور من عندہ علم الکتاب مدنی ہیں۔

تفسیر کبیر جلد ۱۸ ص۲۳ سطر ۸ - طہران

مدنی سورتوں میں مکی آیات

مدنی سورتوں میں صرف مدنی آیات نازل ہوئیں تھیں لیکن موجودہ ترتیب کے مطابق چند مدنی سورتوں میں مکی آیات بھی ہیں ان میں سے چند کی نشاندہی سپرد قلم کی جاتی ہے۔

۶۴- حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ سورۂ حج مدینے میں نازل ہوئی۔ لیکن اس کی چار آیات وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الی عذاب یوم مقیم وھذان[1] خصمان الی صراط الحمید مدنی ہیں۔

تفسیر کبیر جلد ۲۳ ص۲ سطر ۱ طہران ، درمنثور جلد ۴ ص۳۴۲ سطر ۲۹ بیروت

---

[1] یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے بدر کے روز جنگ کی ہے۔

حاشیہ:

وہ جناب حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت عبیدہ بن حارث اور عتبہ بن ربیعہ شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

نواب صدیق حسن خان	فتح البیان جلد ۶ ص ۳۲۶	عاصمہ	مصر
حسین بن مسعود بغوی	معالم التنزیل جلد ۵ ص ۷	مصطفی البابی	//
امام فخر الدین رازی	تفسیر کبیر جلد ۲۳ ص ۲۹	دار الکتب العلمیہ	طہران
ابن حیان اندلسی	بحر المحیط جلد ۶ ص ۳۶۰	النصر الحدیثیہ	ریاض
حسن بن محمد نیشاپوری	غرائب القرآن جلد ۱۷ ص ۷۶	میمنہ	مصر
ابو عبد اللہ قرطبی	قرطبی ص ۱۵ جلد ۱۲	دار الکتب العربی	مصر ۱۳۵۷ھ
ابن جریر طبری	تفسیر جامع البیان جلد ۱۷ ص ۱۳۱	المیمنہ	مصر
جلال الدین سیوطی	لباب النقول ص ۱۵۰		//
//	اسباب النزول ص ۲۳۰		//
ابن حجر عسقلانی	فتح الباری جلد ۸ ص ۳۵۹	خیریہ	مصر ۱۳۲۵ھ
بیہقی	سنن کبری ص ۲۷۶ جلد ۳ ص ۱۳۱ جلد ۹	دائرۃ المعارف	حیدر آباد
خطیب قسطلانی	ارشاد الساری جلد ۷ ص ۲۹۶	نولکشور	کانپور
ابن حجر عسقلانی	جامع الاصول جلد ۲ ص ۳۲۲	السنۃ المحمدیہ	مصر ۱۳۷۲ھ
امام حاکم	المستدرک ص ۳۸۶ جلد ۲	دائرۃ المعارف	حیدر آباد
طحاوی	مشکل الآثار جلد ۲ ص ۲۶۸		//
گنجی شافعی	کفایت الطالب ص ۱۲۰		نجف
محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص ۸۹	القدسی	مصر

حاشیہ:

زرندی	نظم درر السمطین ص ۹۳	مطبعۃ القضاۃ	
محمد بن عبدالباقی	شرح المواہب جلد ۱ ص ۲۱۸	ازہریہ	مصر
ابن کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص ۲۷۳	السعادۃ	"
امام ابو حنیفہ	فقہ اکبر ص ۸۰	مجتبائی	دہلی
مرتضیٰ زبیدی	تاج العروس جلد ۱۰ ص ۶۷		قاہرہ
محمد طاہر بن علی	مجمع بحار الانوار ص ۱۷۳ جلد ۱	نولکشور	لکھنؤ
جلال الدین سیوطی	معترک الاقران جلد ۲ ص ۵۶	دراسات قرآنیہ	مصر
ابن منظور مصری	لسان العرب جلد ۱۴ ص ۱۳۲	دار الصادر	بیروت
ابن برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۱۶۰		قاہرہ
حسن بن محمد شاط	اشارۃ الدجی ص ۵۲ جلد ۱	مدنی	"
محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۰۷	حسینیہ	قاہرہ
ابو داؤد	مسند ص ۶۵	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
خوارزمی	مناقب ص ۱۰۴		تبریز
حسکانی	شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۳۸۶		بیروت
سلمان الفاسی	جمع الفوائد جلد ۲ ص ۱۰۱	مکتبۃ اسلامیہ	سمندری
عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ۶۲ سطر آخر	رضویہ	لاہور

---

۶۵ - سورۂ انفال مدنی ہے لیکن آیت ۳۰ تا ۳۶ مکی ہیں۔

کبیر جلد ۱۵ ص ۱۱۳ سطر ۱

۶۶ - سورہ توبہ مدنی ہے لیکن آخری دو آیتیں مکی ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۱۵ ص ۲۱۵ سطر ۱)

۶۷- سورہ رعد کے مدنی ہونے پر اجماع ہے لیکن ولو ان قرانًا سیرت به الجبال مکی ہے۔

تفسیر کبیر جلد ۱۸ ص۲۳ سطر ۶

۶۸- سورہ رعد مدنی ہے مگر ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ مکی ہے۔

تفسیر درمنثور جلد ۴ ص۴۲ سطر ۸

۶۹- واقعات اور موجودہ ترتیب

جب یہ حقیقت طشت از بام ہوگئی کہ موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں تو پھر اس میں کوئی شک نہ رہے گا۔ کہ موجودہ ترتیب میں آیات اور واقعات کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے بندہ نے اس سلسلے میں ہر آیت کا مطالعہ غائر کیا ہے اور آخر کار یہی نتیجہ ثابت ہوا ہے کہ کہیں واقعہ بعد میں ہے تو ذکر پہلے اور کہیں واقعہ پہلے ہے تو ذکر بعد میں حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں تھا۔

اور عقل بھی اسے تسلیم نہیں کرتی کہ واقعہ ابھی ہوا نہیں اور اس کے ہو جانے کی رپورٹ پہلے آگئی ہو۔ یہاں اس شک کا دفعیہ بھی ضروری ہے۔ کہ کوئی کم عقل یہ نہ کہہ دے کہ قرآن میں تو قیامت کے واقعات کی خبر پہلے دے دی گئی ہے۔ تو دوستو خبر اور ہے اور واقعے کے گذر جانے کی رپورٹ اور ہے۔ اور ہماری تو بحث بھی صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے واقعات سے ہے کہ وہ واقعات جس ترتیب سے ہوئے ان کی ترتیب کا موجودہ قرآن کی ترتیب میں حساب نہیں رکھا گیا۔ حالانکہ خدا نے ان کو واقعات

کے مطابق نازل فرمایا تھا۔

یہ بات تو عام آدمی بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا لئے ذوالجلال ایک ایسی جنگ کا ذکر کر دے اور اس میں یہ بیان کر دے کہ تم بھاگ گئے تم شکست کھا گئے اور انھوں نے فتح پائی وغیرہ وغیرہ اور جنگ ایسی ہوئی نہ ہو تو غیر مسلم یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا قرآن و خدا جھوٹا ہے اور ایسے واقعے پر غیر مسلموں کو اعتراض کرنے کا واقعی حق حاصل تھا لیکن کفار کا ایسا دعویٰ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا تھا۔

اگر میں ہر آیت کو تاریخی ترتیب کے مطابق پیش کروں اور اس پہ بالوضاحت بحث کروں تو دوستو صرف اس حصہ کے لئے ہزاروں صفحات چاہئیں جبکہ زمانہ طوالت کا متحمل نہیں لہذا چند واقعات کی نشاندہی حاضر خدمت ہے۔

۷۰۔ واقعۂ ابرھہ

اس واقعے کی تفصیل تاریخ کی کتب میں ملاحظہ فرمائیے ہمارے نو عنوان سے اس کا اتنا تعلق ہے کہ یہ واقعہ یکم عام الفیل میں ہوا یعنی نزول قرآن سے چالیس سال پہلے ہوا اور اس کا ذکر قرآن کے آخری پارے میں ہے۔

۷۱۔ شرح صدر

تمام علماء اہل سنت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نزول قرآن سے پہلے سینہ[1] چاک کیا گیا نعوذ باللہ اور اس سلسلے میں انھوں نے جو فلسفہ

---

[1] اہل سنت کی ان روایات اور الم نشرح کی اس تفسیر سے ہمارے مذہب کا اتفاق نہیں ہے تفصیل کے لئے تفاسیر شیعہ ملاحظہ فرمائیے۔

پیش کیا ہے اس کا ذکر ان کی کتب میں مفصل موجود ہے اور انہی کی تفاسیر کے مطابق اس کا ذکر قرآن کے آخری پارے سورہ الم نشرح میں ہے۔

۷۲۔ نزول اقرأ باسم

یہ حقیقت محتاج دلائل نہیں کہ قرآن کی تنزیل کا آغاز اقرأ باسم سے ہوا۔ اور اگر قرآن کی موجودہ ترتیب نزول کے مطابق ہوتی تو قرآن اقرأ سے شروع ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے۔

۷۳۔ واقعۂ معراج

یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال قبل ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۱۵ میں ہے اور واقعہ ہجرت۔ تحویل کعبہ۔ مباہلہ۔ تبلیغ سورہ برأت غزوہ تبوک، غزوہ حنین، غزوہ بدر، بدر ثانی، غزوہ احد، تیمم اور روزے کا وجوب اس سے بعد میں ہوا لیکن ان سب کا ذکر پہلے ہے۔

۷۴۔ واقعہ ہجرت

حضور اکرم کا مکہ چھوڑ کر غار میں جانا اور پھر مدینے تشریف لے جانا یہ واقعہ یکم ربیع الاول بروز پنجشنبہ ۱۳ بعثت کو ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۱۰ سورہ توبہ کی آیت ۴۰ میں ہے لیکن مباہلے کا واقعہ ٹھیک دس سال بعد میں ہوا اور اس کا ذکر اس سے بہت پہلے ہوا سورہ تبلیغ کا واقعہ ہجرت سے ۹ سال بعد میں ہوا لیکن اس کا ذکر پہلے جنگ بدر دو سال بعد میں۔ جنگ احد ہجرت سے تین سال بعد میں ہوئی لیکن ذکر پہلے۔

مفسرین نے یہ بھی تسلیم فرمایا ہے کہ ہجرت کی رات جب حضرت علیؑ بستر رسولؐ

پر سوئے تو آیہ و من الناس من یشری الخ نازل ہوئی لیکن اس کا ذکر پارہ ۲ سورہ بقرہ کی آیت ۲۰۷ میں ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک رات میں نازل ہونے والی آیات میں اتنا فاصلہ کیوں؟ اگر ترتیب نزول کے مطابق ہوتی تو ایسا نہ ہوتا۔

اب ذرا مندرجہ ذیل کتب میں حضرت علی کے بستر رسول ؐ پر سونے کی کیفیت اور آیہ مذکورہ کا شان نزول بھی ملاحظہ فرمائیے۔

سید محمود آلوسی	روح المعانی جلد ۲ ص ۹۳ سطر ۲۹	انتشارات جہان طہران
امام رازی	کبیر جلد ۵ ص ۲۰۴ سطر ۱۸	دار الکتاب العلمیہ ״
ابن جریر طبری	تفسیر ص ۱۴۲ جلد ۹ سطر ۱۲	المیمنہ مصر
محمود زمخشری	کشاف جلد ۲ ص ۱۳۱ سطر ۱۵	مصطفی البابی ״
قرطبی	الجامع لاحکام القرآن جلد ۳	مصر ۱۹۳۶ء
نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۲۰ سطر ۲	دار الکتاب العربی بیروت
ابن صباغ مالکی	فصول المہمہ ص ۳۱ سطر ۲۰	نجف
ابن کثیر دمشقی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۳۸ سطر ۵	السعادۃ مصر
خاوند شاہ	روضۃ الصفا جلد ۲ ص ۲۹۷ سطر ۱۸	نولکشور
خواند میر	حبیب السیر جزو سوم از جلد اول ص ۲۲ سطر ۱۳	نولکشور
برہان الدین حلبی	سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۱۹۰ سطر ۲۵	قاہرہ
ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۳ ص ۲۷ سطر ۱۹	دار الکتب المصریہ ״
معین الدین کاشفی	معارج النبوت رکن ۲ ص ۴ سطر ۱۸	نولکشور

مسعودی	اثبات الوصیت ص۱۱۹ سطر ۱۶		نجف
شبلنجی مومن	نور الابصار ص۶۶ سطر ۳۵	عبد الواحد	مصر
ابن اثیر جزری	کامل جلد ۳ ص۶۳ سطر آخر	المنیریہ	〃
ابن جریر طبری	تاریخ جلد ۹ ص۲۰۴ سطر ۱۲	دار القاموس الحدیثیہ	بیروت
ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص۳۵ سطر ۱۲	حیدریہ	نجف
امام نسائی	خصائص ص۲۳ سطر ۸	زہرا	〃
خطیب بغدادی	تاریخ بغداد ص۱۹۱ جلد ۱۴ سطر آخر		قاہرہ
مطہر بن طاہر	البدأ والتاریخ جلد ۳ ص۱۶۵	الخانجی	مصر
علوی طاہر	القول الفصل ص۲۲۶ جلد ۲		جاوا
موفق بن احمد خوارزمی	مناقب ص۶۶		تبریز
مقریزی	امتاع الاسماع ص۳۸		قاہرہ
برزنجی	مقاصد الطالب ص۶	گلزار حسینی	لکھنؤ
دیار بکری	خمیس جلد ۱ ص۳۲۵	المطبعۃ الوہبیہ	مصر ۱۲۸۳ھ
مبین سہالوی	وسیلۃ النجات ص۶۸	گلشن فیض	لکھنؤ
صفوری	نزہۃ المجالس جلد ۲ ص۲۰۹		قاہرہ
قلندر ہندی	روض الازہر ص۷۴		حیدرآباد
زبیدی حنفی	اتحاف جلد ۸ ص۲۰۲	المیمنہ	مصر
زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد ۱ ص۳۰۶		〃
شیخ عبد الحق دہلوی	مدارج النبوۃ ص۷۹ سطر ۲	نولکشور	لکھنؤ

گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص۱۱۴		نجف
امام حاکم	المستدرک ص۱۴۲ جلد ۳		حیدر آباد
ذہبی	تلخیص ص۱۴۲ جلد ۳		"
محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۲۱ سطر ۳	امامیہ	لاہور
سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص۷۵ سطر ۱۴		بمبئی
عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۸۴ سطر ۳	رضویہ	لاہور
حسین واعظ کاشفی	تفسیر حسینی ص۵۴ سطر آخر	نولکشور	لکھنؤ

۷۵۔ تحویل کعبہ

سنہ ۲ ھ کو یہ واقعہ ہوا یعنی نزول قرآن کے ۱۴ سال بعد لیکن اس کا ذکر پارہ نمبر ۲ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۴۴ میں ہے تو کیا ۱۴ سال میں صرف ایک ہی پارہ نازل ہوا تھا یا یہ آیت بعد کی تھی یہاں رکھ دی گئی۔

۷۶۔ غزوۂ بدر

یہ غزوہ سنہ ۲ ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ نمبر ۳ سورہ العمران کی آیت نمبر ۱۳ میں درمیان میں کچھ آیات پھر پارہ نمبر ۴ سورہ العمران کی آیت نمبر ۱۲۳ تا نمبر ۱۲۴ پھر درمیان میں اور آیات پھر آیت نمبر ۱۶۲ تا نمبر ۱۶۷ میں پھر سورہ انفال پارہ نمبر ۹ میں۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس واقعے کے درمیان غیر متعلقہ آیات کا بار بار ذکر ہے تو کیا یہ سب آیات بدر ۔۔۔۔۔ میں نازل ہوئیں اگر ایسا ہے تو ثابت کیا جائے ورنہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان آیات کی ترتیب بھی نزول کے خلاف ہے۔

ص۲۲ پر تحریر کیا ہے کہ سورہ انفال کی آیت ۵ میں جنگ بدر کے اختتام کا ذکر ہے لیکن اس سے چند آیات بعد میں بدر کی تیاری کا ذکر ہے لیکن اس سے چند آیات بعد میں بدر کی تیاری کا ذکر ہے حالانکہ تیاری پہلے ہوتی ہے اختتام بعد میں ۔

مزے کی بات یہ ہے کہ اسی سورہ العمران کی آیت ۶۱ میں مباہلے کا ذکر ہے جبکہ مباہلہ جنگ بدر سے تقریباً ۸ سال بعد میں ہوا اور سورہ دخان بدر سے پہلے نازل ہوئی لیکن اب یہ پارہ ۲۵ میں ہے ۔

۷۷ ۔ غزوۂ احد

اس کا ذکر موجودہ ترتیب کے مطابق پارہ ۴ سورہ العمران کی آیت ۱۲۱، ۱۲۲ درمیان میں کچھ آیات پھر ۱۲۵ تا ۱۲۹ درمیان میں اور آیات پھر ۱۳۹ درمیان میں کچھ اور آیات پھر ۱۶۰ درمیان میں اور آیات پھر ۱۶۸ ، ۱۶۹ ہیں ۔

آپ ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں بھی حسب سابق ایک واقعہ کے درمیان میں دوسری آیات کا ذکر ہے اگر یہ آیات غزوۂ احد کے دن نازل ہوئی ہیں تو ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں ، لیکن یہ ثابت تو کیا جائے ورنہ ہمارا دعوی ثابت ہے اور یہ بھی یاد رکھئے کہ جنگ بدر کا واقعہ پہلے ہوا اور ذکر بعد میں اور مباہلے کا واقعہ بعد میں اور ذکر پہلے ۔

۷۸ ۔ غزوۂ بنی نضیر

اس کا ذکر پارہ ۲۸ سورۂ حشر کی آیت ۲ تا ۶ میں ہے جبکہ غزوہ خندق غزوہ بنی قریظہ ۔ غزوۂ خیبر ۔ غزوہ حنین ۔ غزوہ تبوک ۔ واقعہ بدر ثانی ۔

صلح حدیبیہ ۔ بیعت رضوان ۔ فتح مکہ ۔ واقعہ افک یہ سب واقعات اس کے بعد ہوئے اور ذکر پہلے ہے ۔

۷۹ ۔ بدر ثانی

یہ واقعہ ۳ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۵ سورہ نساء کی آیت ۸۳ میں ہے لیکن آیات ہجرت ۔ آیۂ غار اور آیہ من الناس اس کے بعد میں ہیں حالانکہ یہ اس سے چار سال پہلے نازل ہوئیں تھیں ۔

۸۰ ۔ غزوہ خندق

یہ غزوہ ۵ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۲۱ سورۂ الاحزاب کی آیت ۹ میں ہے اور یہ بھی سوچئے کہ واقعہ افک ۔ وجوب تیمم ۔ مباہلہ تبلیغ سورہ برأت ۔ فتح مکہ ۔ غزوہ تبوک ۔ غزوہ حنین بعد میں ہوئے لیکن ان کا ذکر اس سے پہلے ہوا ہے ۔

۸۱ ۔ غزوہ بنی مصطلق

یہ واقعہ ۲ شعبان ۵ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۲۸ سورہ المنافقون کی آیت ۱ تا ۸ میں ہے اور مباہلہ ۔ تبلیغ برأت ۔ فتح مکہ ۔ صلح حدیبیہ ۔ بیعت رضوان ۔ غزوہ تبوک ۔ غزوہ حنین ۔ غزوہ بنی قریظہ بعد میں ہوئے لیکن ذکر اس سے پہلے ۔

۸۲ ۔ واقعہ افک

یہ واقعہ شعبان ۵ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۱۸ سورۂ نور کی آیت ۱۱ میں ہے ۔ غزوہ بنی مصطلق کا ذکر اٹھائیسویں پارے میں حالانکہ وہ

اس سے پہلے ہوا تھا اتنا فرق کیوں؟ علاوہ ازیں وجوب تیمم۔ تبلیغ برات۔
مباہلہ۔ غزوہ حنین۔ غزوہ تبوک کے جیسے واقعات افک کے بعد میں ہوئے
لیکن ان کا ذکر اس سے پہلے۔

۸۳۔ غزوہ بنی قریظہ

یہ واقعہ ۵ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۲۱ سورۂ احزاب کی آیت ۲۶ میں ہے۔ واقعہ مباہلہ تبلیغ برأت۔ غزوہ حنین، غزوہ تبوک ایسے واقعات اس سے بعد میں ہوئے لیکن ذکر اس سے پہلے ہے۔

۸۴۔ صلح حدیبیہ

یہ واقعہ ۶ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۲۶ سورۂ فتح کی آیت ۱۲ میں ہے غزوہ بنی مطلق۔ غزوہ بنی نضیر ایسے واقعات پہلے لیکن ذکر بعد میں ہے اور مباہلہ۔ تبلیغ برأت۔ غزوہ حنین، غزوہ تبوک ایسے واقعات بعد میں لیکن ذکر پہلے ہے۔

۸۵۔ بیعت رضوان

یہ بیعت ۶ھ میں ہوئی اور اس کا ذکر پارہ ۲۶ الفتح کی آیت ۱۸ میں ہے بیعت رضوان کی آیت انا فتحنا کی آیت سے پہلے نازل ہوئی ہے۔ لیکن موجودہ قرآن کی ترتیب میں ذکر اس سے بعد میں ہے۔

۸۶۔ غزوۂ خیبر

یہ غزوہ ۷ھ میں ہوا اس کا ذکر پارہ ۲۶ سورہ الفتح کی آیت ۱۸ تا ۲۰ میں ہے اور اس واقعہ سے جو چند واقعات پہلے ہوئے ان کا ذکر بعد میں

اور جو بعد میں ہوئے ان کا ذکر پہلے ۔

اور خیبر وہ واقعہ ہے جس میں حضور اکرم نے حضرت علی کو علم عطا فرمایا اور حضرت علیؑ نے یہ جنگ فتح کر کے اسلام کو طاقت ور بنا دیا ملاحظہ فرمائیے ۔

۱۔ امام بخاری	صحیح جلد ۲ ص۱۹۴ سطر ۱۷	العثمانیہ	مصر ۱۳۵۱ھ
۲۔ خطیب قسطلانی	ارشاد الساری جلد ۶ ص۹۳ سطر ۲۰	نولکشور	کانپور
۳۔ بدر الدین عینی	عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۲۱۴ سطر ۲	المنیریہ	مصر
۴۔ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری جلد ۷ ص۶۰ سطر ۱۵	خیریہ	//
۵۔ امام مسلم	صحیح جلد ۲ ص۲۸۷ سطر ۳	نور محمد	کراچی
۶۔ ترمذی	جامع ص۵۳۲ سطر ۱۶	//	//
۷۔ عبد الرحمان مبارکپوری	تحفۃ الاحوذی جلد ۴ ص۹۶ سطر ۱۵	دار الکتب العربی	بیروت
۸۔ خطیب تبریزی	مشکوٰۃ ص۵۶۳ سطر ۲۴	نور محمد	کراچی
۹۔ ابن ماجہ	سنن ص۱۲ سطر ۴	//	//
۱۰۔ عینی بدر الدین	المرقات جلد ۱۱ ص۳۴۲ سطر ۹	امدادیہ	ملتان
۱۱۔ امام حاکم	المستدرک ص۱۳۵ جلد ۳ سطر ۱۵		حیدر آباد
۱۲۔ ذہبی	تلخیص جلد ۳ ص۱۳۵ سطر ۵		//
۱۳۔ ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۸ سطر ۸	مکتبہ اسلامیہ	طہران
۱۴۔ //	جامع الاصول جلد ۹ ص۴۷۱ ، ۴۸۳	السنۃ المحمدیہ	مصر
۱۵۔ عبد الرحمان شیبانی	تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۵۱ سطر ۱۸	مصطفیٰ البابی	//
۱۶۔ نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد ص۱۲۴ جلد ۹ سطر ۱	دار الکتب العربی	بیروت

۱۷۔ ابو نعیم	حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صہ ۶۳ سطر ۷	دار الکتب العربی	بیروت
۱۸۔ احمد بن حنبل	مسند ۴ صہ ۵۳ سطر ۱۳	دائرۃ المعارف	مصر
۱۹۔ ابن حجر	اصابہ جلد ۴ صہ ۵۰۳ سطر ۷	مصطفیٰ محمد	مصر ۱۹۳۹ء
۲۰۔ ابن عبد البر	استیعاب جلد ۲ صہ ۴۷۳ سطر ۲۳	دائرۃ المعارف	حیدر آباد
۲۱۔ علی المتقی ہندی	کنز العمال جلد ۶ صہ ۳۹۳ ح ۶۰۱۴		حیدر آباد
۲۲۔ جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء صہ ۱۱۹ سطر ۴	مجتبائی	دہلی
۲۳۔ امام رازی	اربعین صہ ۴۶۹ سطر ۶	دائرۃ المعارف	حیدر آباد
۲۴۔ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ صہ ۴۲ سطر آخر	قدسی	مصر
۲۵۔ محمد بن طلحہ	مطالب السئول صہ ۵۱ سطر ۱۶	جعفری	لکھنؤ
۲۶۔ یوسف نبہانی	الشرف المؤبد صہ ۵۷ سطر ۱۳		نجف
۲۷۔ ابن جوزی	تذکرۃ الخواص صہ ۲۳ سطر ۸	حیدریہ	//
۲۸۔ ابن صباغ مالکی	فصول مہمہ صہ ۲ سطر ۸		//
۲۹۔ نسائی	خصائص صہ ۵۳ سطر ۸	زہرا	//
۳۰۔ خوارزمی	مقتل حسین صہ ۱۱۶ سطر ۱۹	//	//
۳۱۔ نور الدین سمہودی	وفاء الوفا جلد ۱ صہ ۳۳۷ سطر ۹	مطبعۃ الادب	مصر
۳۲۔ ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ صہ ۳۳۷ سطر ۷	سعادۃ	//
۳۳۔ ابو الفداء	المختصر جلد ۲ صہ ۴۲ سطر ۱	دار الفکر	بیروت
۳۴۔ ابن جریر طبری	تاریخ الامم جلد ۳ صہ ۹۳ سطر ۱۹	دار القاموس الحدیثیہ	//
۳۵۔ خاوند شاہ	روضۃ الصفا جلد ۲ صہ ۳۷۴ سطر ۱۱		

۳۶- برہان الدین	سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۱۲ سطر ۲۰		قاہرہ
۳۷- ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۳ ص ۲۴۲ سطر ۱۶	دارالکتب العربیہ	مصر
۳۸- خطیب بغدادی	تاریخ بغداد جلد ۸ ص ۵ سطر ۱۶		قاہرہ
۳۹- ابن جوزی	صفقۃ الصفوہ جلد ۱ ص ۱۲۰ سطر ۶	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۴۰- ابن ملک	مبارک الاذہار جلد ۲ ص ۲۹۲ سطر ۷	حافظ محمد	انقرہ
۴۱- شبلنجی مومن	نور الابصار ص ۷۲ سطر ۱۲	عبد الواحد	مصر
۴۲- محمد صبان	اسعاف الراغبین ص ۱۱۹ سطر ۳	〃	〃
۴۳- ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص ۱۲۱ سطر ۱۷	مکتبۃ القاہرہ	قاہرہ ۱۳۸۵
۴۴- ابن اثیر	کامل ص ۱۴۹ جلد ۲ سطر ۶	المنیریہ	مصر
۴۵- ولی اللہ دہلوی	ازالۃ الخفا مقصد ۲ ص ۲۹ سطر ۱۷		کراچی
۴۶- علی متقی ہندی	منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۴۵ سطر ۵	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۴۷- حسن حمزاوی	مشارق الانوار ص ۹۵ م ۱۵۶۱		مصر
۴۸- قطب الدین	مظاہر حق جلد ۴ ص ۶۹۳ سطر ۶		نولکشور
۴۹- محب الدین طبری	الریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۸۴ سطر ۱۶	حسینیہ	قاہرہ
۵۰- محمد فواد	مفتاح کنوز السنہ ص ۲۵۳ کالم ۲ سطر ۳۳	سہیل اکیڈیمی	لاہور
۵۱- ابن مغازلی	مناقب ص ۱۷۷ سطر آخر	مکتبہ اسلامیہ	طہران
۵۲- ابو الحسین کلابی	مسند دمشق ص ۱۲۴ سطر ۸	〃	〃
۵۳- سید علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ ص ۸۱ سطر ۱۵	امامیہ	لاہور
۵۴- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ۶۰۲ سطر ۱۲	رضویہ	〃

۵۵۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۲۱۹ سطر ۷	امامیہ	لاہور
۵۶۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص۲۰ سطر ۱۱		بمبئی
۵۷۔ خوارزمی	مناقب ص۱۰۲		تبریز
۵۸۔ بیہقی	سنن کبریٰ جلد ۹ ص۱۰۶		حیدرآباد دکن
۵۹۔ ابن مسعود	مصابیح السنہ جلد ۲ ص۲۰۱	الخیریہ	مصر
۶۰۔ ابن اثیر جزری	النہایہ جلد ۲ ص۳۶	المنیریہ	//
۶۱۔ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص۷۲	مکتبۂ قدسی	//
۶۲۔ شہاب الدین نویری	نہایۃ الارب جلد ۲ ص۲۵۲		قاہرہ
۶۳۔ زرندی	نظم درر السمطین ص۹۸	مطبعۃ القضاۃ	
۶۴۔ ابن قیم جوزی	زاد المعاد جلد ۴ ص۲۰۰	ازہریہ	مصر
۶۵۔ تفتازانی	شرح مقاصد جلد ۲ ص۲۱۹		آستانہ
۶۶۔ ابن ربیع	طرح التثریب جلد ۱ ص۸۶	جمعیۃ النشر	مصر
۶۷۔ محمد بن طولون	الشذورات الذہبیہ ص۵۲		بیروت
۶۸۔ محمد طاہر بن علی	مجمع بحار الانوار جلد ۱ ص۲۷۴	نولکشور	لکھنؤ
۶۹۔ ابن حمزہ حسینی	البیان والتعریف جلد ۲ ص۲۵۸		حلب
۷۰۔ محمد مرتضیٰ زبیدی	تاج العروس جلد ۷ ص۱۳۳		قاہرہ
۷۱۔ عبدالقادر	سعد الشموس والاقمار ص۲۱۴	المتقدم	//
۷۲۔ محمد بن یوسف	السیف الیمانی المسلول ص۶۲		//
۷۳۔ یوسف نبہانی	الشرف المؤید ص۵۷		نجف

۷۴۔ محمد عبد الغفار	آئمۃ الہدیٰ ص۳۹		قاہرہ
۷۵۔ رضی الدین	مشارق الانوار جلد۲ ص۲۹۲		آستانہ
۷۶۔ ابن منظور مصری	لسان العرب جلد۱۴ ص۳۵۲	دار الصادر	بیروت
۷۷۔ عبد الغنی نابلسی	ذخائر المواریث جلد۲ ص۶۵		القاہرہ
۷۸۔ ابو داؤد	المسند ص۳۲		حیدر آباد
۷۹۔ ذہبی	تاریخ اسلام جلد ۲ ص۱۹۳		قاہرہ
۸۰۔ ابن سعد	طبقات کبریٰ جلد۲ ص۱۱۱	دار المعارف	مصر
۸۱۔ بغوی	معالم التنزیل جلد۶ ص۱۶۶		قاہرہ
۸۲۔ عبد الرحمان مراکشی	الروض الانف جلد ۲ ص۲۴۲		مصر
۸۳۔ خازن	تفسیر جلد۲ ص۱۶۵		قاہرہ
۸۴۔ دمیری	حیاۃ الحیوان جلد۱ ص۲۷۳		؍؍
۸۵۔ عبد الہادی	جالیۃ الکدر ص۴		مصر
۸۶۔ ابن سید الناس	عیون الاثر ص۱۳۲ جلد۲	مکتبۃ القدسی	قاہرہ
۸۷۔ مقریزی	امتاع الاسماع ص۳۱۴		مصر
۸۸۔ بخاری	تاریخ کبیر جلد۴ قسم ۱ ص۲۶۲		حیدر آباد
۸۹۔ محمد بن طیبہ	الانصاف ص۵۸	دار الکتب	قاہرہ
۹۰۔ ابن تیمیہ	منہاج السنۃ جلد۲ ص۱۹۹		؍؍
۹۱۔ ابو العباس قلقشندی	صبح الاعشیٰ جلد۱۰ ص۱۴۲		؍؍
۹۲۔ ابن ہشام	سیرت نبویہ جلد ۲ ص۳۳۴	حلبی	مصر

۹۳۔ ساعاتی	بلوغ الامانی جلد ۱ ص ۱۱۹		مصر
۹۴۔ علی بن احمد	جوامع السیرۃ ص ۱۳		؍؍
۹۵۔ ابوالیمن حنبلی علیمی	الانس الجلیل	مطبعہ وہبیہ	قاہرہ
۹۶۔ شہاب الدین نویری	نہایۃ الارب جلد ۱۷ ص ۲۵۲		؍؍
۹۷۔ کرکی	نفحات اللاہوت ص ۵۸		نجف
۹۸۔ ساعاتی	الفتح الربانی جلد ۱ ص ۱۲		مصر
۹۹۔ عضد الدین لائجی	المواقف ص ۶۱۵		قسطنطنیہ
۱۰۰۔ میر سید علی حسینی حنفی	شرح مواقف ص ۶۱۵		؍؍
۱۰۱۔ ابو محمد حسینی	انتہار الافہام ص ۱۰۹		نولکشور
۱۰۲۔ ابونعیم اصفہانی	دلائل النبوۃ ص ۳۹۷		حیدرآباد دکن
۱۰۳۔ قاضی عیاض	الشفاء جلد ۱ ص ۲۷۶		آستانہ
۱۰۴۔ بیہقی	الاعتقاد ص ۱۵۱		کامل مصباح
۱۰۵۔ عبدالرؤف مناوی	کنوز الحقائق		مصر
۱۰۶۔ ؍؍	الکواکب الدریہ جلد ۱ ص ۲۱	ازہر	؍؍
۱۰۷۔ ابن سعد یافعی	مرآۃ الجنان جلد ۱ ص ۱۰۹		حیدرآباد
۱۰۸۔ علوی بن طاہر	القول الفصل ص ۲۱۶		جاوا
۱۰۹۔ شیخ محمود ابوریہ	اضواء علی السنۃ ص ۲۰۴		قاہرہ
۱۱۰۔ ابونعیم	اخبار اصفہان جلد ۲ ص ۲۵		لیدن
۱۱۱۔ محمد بن طلحہ شافعی	مطالب السؤول ص ۳۱		طہران

۱۱۲- نورالدین سمہودی	تاریخ مدینہ منورہ جلد۱ ص۳۳۷		مصر
۱۱۳- " "	خلاصۃ الوفاء ص۲۳۱		"
۱۱۴- سیوطی	الحاوی للفتاوی جلد۲ ص۱۴		قاہرہ
۱۱۵- ابوالمحاسن یوسف	المعتصر جلد۲ ص۳۳۲		حیدرآباد
۱۱۶- ابن حجر عسقلانی	تہذیب التہذیب جلد۱ ص۲۳۷		"
۱۱۷- ابومحمد مولوی بصری	انتہاء الافہام ص۱۱۱		نولکشور
۱۱۸- ابن خلدون	تاریخ اردو جلد۳ ص۱۷		لاہور
۱۱۹- شبلی نعمانی	سیرۃ النبی جلد اوّل ص۳۵۶	معارف شہرا	اعظم گڑھ
۱۲۰- عطاء اللہ الحسینی	روضۃ الاحباب ص۳۸۵		نولکشور
۱۲۱- محمد بن عبدالباقی	شرح زرقانی جلد۲ ص۲۲۳	ازہریہ	مصر
۱۲۲- واقدی	مغازی ص۲۷۱		
۱۲۳- ابن عبدالبر	استیعاب جلد۲ ص۲۳۴	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۱۲۴- ابن حجر	اصابہ ص		"
۱۲۵- حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص۳۰۶		دہلی
۱۲۶- شمس الدین جزری	اسنی المطالب ص۱۱		مصر
۱۲۷- شاہ محمد حیدر	سیرت العلویہ ص۲۳۹		دہلی
۱۲۸- شیخ عبدالحق	اشعۃ اللمعات جلد۴ ص۳۶۸		نولکشور
۱۲۹- بغوی	مصابیح السنہ جلد۲ ص۲۷۵		نجف
۱۳۰- صدرالدین حنفی	روائح المصطفیٰ ص۱۷		دہلی

١٣١- محمد مبین — وسیلۃ النجاۃ ص۸۵ — گلشن فیض — لکھنؤ

١٣٢- ابن حجر عسقلانی — تہذیب التہذیب جلد ۷ ص۳۳۷ — حیدرآباد

١٣٣- محمد خاوندشاہ — روضۃ الصفا جلد ۲ ص۳۷۴ — نولکشور

١٣٤- مسعودی — مروج الذہب جلد ۲ ص۱۰۳ — بھیہ — مصر

٨٧- فدک

یہ خیبر کی واپسی پر ملا لیکن اس کا ذکر خیبر سے پہلے ہے یعنی خیبر کا ذکر پارہ ۲۶ سورہ الفتح کی آیت ۲۶ میں جبکہ فدک کا ذکر پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل اور پارہ ۲۱ سورہ الروم میں ہے۔ اور ایک دوسری بات تعجب سے خالی نہیں ہے کہ یہ واقعہ مدنی ہے جبکہ یہ دونوں سورے مکی ہیں۔

٨٨- فتح مکہ

یہ واقعہ ۸ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۲۶ الفتح کی آیت ۲۷ میں ہے اور اسی موقعہ پر قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا نزول بھی ہوا لیکن یہ آیت موجودہ ترتیب کے مطابق پارہ ۱۵ بنی اسرائیل کی آیات ۸۰ اور ۸۱ ہیں۔ ایک موقعہ پر نازل ہونے والی آیات میں اتنا فاصلہ کیوں؟

٨٩- بت شکنی

مندرجہ ذیل کتب اہل سنت میں ملاحظہ فرمایئے کہ قل جاء الحق کے نزول کے موقعہ پر حضرت علی علیہ السلام نے حضور اکرم کے کاندھوں پر سوار ہو کر بت توڑے۔

١- بدرالدین عینی — عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۲۱۵ سطر ۱۷ — المنیریہ — مصر

٢- علی المتقی ہندی — کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۷ نمبر ۶۱۵۱ — دائرۃ المعارف — حیدرآباد

٣-	محب الدین طبری	ریاض النضرہ جلد ٢ ص٢٠٢ سطر ٢٢	حسینیہ	مصر
٤-	"	ذخائر العقبیٰ ص٨٥ سطر ١٦	قدسی	"
٥-	محمد بن طلحہ	مطالب السؤول ص٣٣ سطر ٧	جعفری	لکھنؤ
٦-	نسائی	خصائص ص١٣ سطر ٢	حیدریہ	نجف
٧-	برہان الدین حلبی	سیرت نبویہ ص٩٩ جلد ٣ سطر آخر		قاہرہ
٨-	ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ٣ ص٣٣ سطر ٧	دارالکتب المصریہ	مصر
٩-	محمد فواد	مفتاح کنوز السنہ ص٣٥٥ سطر ٦	کامل سہیل اکیڈمی	لاہور
١٠-	خطیب بغدادی	تاریخ بغداد ص٣٠٢ سطر ١٣		قاہرہ
١١-	ابن مغازلی	مناقب ص٢٠٢ سطر ٥	مکتبہ اسلامیہ	طہران
١٢-	ابوالحسین کلابی	مسند دمشق ص١٣ سطر ٢	"	"
١٣-	سید علی ہمدانی	مودت القربیٰ ص١٧ سطر ١٣	امامیہ	لاہور
١٤-	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص٥١ سطر ٦	رضویہ	"
١٥-	سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص١١٣ سطر ١٣		بمبئی
١٦-	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص٢٢٥ سطر ٦	امامیہ	لاہور
١٧-	احمد بن حنبل	مسند جلد ١ ص٨٣	المیمنہ	مصر
١٨-	ابن جوزی	صفوۃ الصفوہ جلد ١ ص١١٩		حیدرآباد
١٩-	"	تذکرۃ الخواص ص٣١		نجف
٢٠-	نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ٦ ص٣٢	دارالکتب العربی	بیروت
٢١-	علی المتقی الہندی	منتخب کنز العمال جلد ٥ ص٥٢	دائرۃ المعارف	مصر

۲۲- امام حاکم	المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۶	حیدرآباد
۲۳- خطیب بغدادی	موضح اوہام الجمع جلد ۲ ص ۴۳۲	"
۲۴- خوارزمی	مناقب ص ۳۳	تبریز
۲۵- ذہبی	تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۵	حیدرآباد
۲۶- زرندی	نظم درر السمطین ص ۱۲۵	مصر
۲۷- زینی دحلان	سیرت نبویہ ص ۲۸۵ جلد ۲	قاہرہ
۲۸- احمد ساعاتی	الفتح الربانی ص ۲۲۴	مصر
۲۹- عبدالرحمٰن بن سلام صفوری	نزہۃ المجالس جلد ۲ ص ۷۸	قاہرہ
۳۰- حسکانی	شواہد التنزیل جلد ۱ ص ۳۵	بیروت

۹۰- غزوہ حنین

یہ غزوہ سنہ ۸ھ میں ہوا اور اس کا ذکر سورہ توبہ کی آیت ۲۵ اور ۲۶ میں ہے یہ سورہ مدنی ہے جبکہ واقعہ مکے میں ہوا۔ علاوہ ازیں غزوہ بنو قریظہ۔ غزوہ بنو نضیر۔ غزوہ بنو مصطلق۔ واقعہ افک اس سے پہلے ہوئے لیکن ذکر اسکے بعد میں اور مباہلہ اور تبلیغ برائت کا واقعہ بعد میں لیکن ذکر پہلے ہے۔

۹۱- غزوۂ تبوک اور حدیث منزلت

یہ واقعہ سنہ ۹ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۱۰ سورہ توبہ کی آیت ۳۸ اور ۱۳۲ میں ہے یہ واقعہ مکے میں ہوا اور اس کا ذکر مدنی سورت میں ہے واضح رہے کہ اس غزوہ میں جاتے ہوئے حضور نے حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ بناتے ہوئے فرمایا تھا یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ

لا نبی بعدی اے علی تیری منزلت ایسی ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیے ۔

۱۔ امام بخاری	صحیح جلد ۲ ص۱۹۵ سطر ۳	العثمانیہ	قاہرہ
۲۔ بدر الدین عینی	عمدۃ القاری جلد ۱۶ ص۲۱۴ سطر ۲ ص۲۱۸ سطر ۱۵	المنیریہ	مصر
۳۔ ابن حجر عسقلانی	فتح الباری جلد ۷ ص۶۰ سطر ۱۰	المنیریہ	״
۴۔ خطیب قسطلانی	ارشاد الساری جلد ۶ ص۹۵ سطر ۱۸	نولکشور	کانپور
۵۔ ترمذی	جامع ص۵۳۲ سطر ۱۲	نور محمد	کراچی
۶۔ مسلم	صحیح جلد ۲ ص۲۷۶ سطر ۱۲ - ۱۵	״	״
۷۔ ابن ماجہ	سنن ص۱۲ سطر ۳ - ۱۶	״	״
۸۔ عبد الرحمان مبارکپوری	تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی جلد ۴ ص۳۲۳ سطر ۲		بیروت
۹۔ خطیب تبریزی	مشکوٰۃ ص۵۶۳ سطر ۱۷	نور محمد	کراچی
۱۰۔ عینی بدر الدین	المرقات شرح مشکوٰۃ جلد ۱۱ ص۳۳۵ سطر آخر	امدادیہ	ملتان
۱۱۔ حاکم	المستدرک جلد ۳ ص۱۳۳ سطر ۵		حیدر آباد
۱۲۔ ذہبی	تلخیص جلد ۳ ص۱۳۳ سطر ۱۰		״
۱۳۔ ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۷ سطر ۲	مکتبہ اسلامیہ	طہران
۱۴۔ ״	جامع الاصول جلد ۹ ص۴۶۸ ح۶۴۷۷	السنۃ المحمدیہ	مصر
۱۵۔ عبد الرحمان شیبانی	تیسیر الوصول جلد ۲ ص۱۵۱ سطر ۱۶	مصطفیٰ البابی	״
۱۶۔ نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص۱۰۹ سطر ۱۱	دار الکتاب العربی	بیروت
۱۷۔ ابن حجر عسقلانی	اصابہ جلد ۴ ص۵۰ سطر ۲	دائرۃ المعارف	حیدر آباد

١٨- ابن عبدالبر — استیعاب جلد ٢ ص ٤٦٢ سطر آخر — اشاعت العلوم — حیدرآباد

١٩- ذہبی — میزان الاعتدال جلد ١ ص ٢٦٣ سطر ٨ ص ٣١٩ سطر ٥ — قاہرہ

٢٠- جلال الدین سیوطی — جامع الصغیر جلد ٢ ص ٦٥ سطر ١٠ — اسلامیہ — طہران

٢١- محمد فؤاد — کنوز السنہ جلد ٢ ص ١٩١ سطر ١٩ — سہیل اکیڈیمی — لاہور

٢٢- جلال الدین سیوطی — تاریخ الخلفاء ص ١١٨ سطر آخر — مجتبائی — دہلی

٢٣- ذہبی — تذکرۃ الحفاظ جلد ١ ص ١٠ سطر ٦ — داراحیاء العربی — بیروت

٢٤- علی المتقی الہندی — کنزالعمال جلد ٦ ص ١٥٢ ٢٤٩٩/٢٥٠٤ — حیدرآباد

٢٥- " — منتخب کنزالعمال جلد ٥ ص ٣١ سطر ٢ — مصر

٢٦- طبرانی — المعجم الصغیر ص ١٧ سطر ٢ — انصاری — دہلی

٢٧- محب الدین طبری — ذخائر العقبیٰ ص ٦٣ سطر ٩ ص ١٢٠ سطر ١ — قدسی — قاہرہ

٢٨- محمد بن طلحہ — مطالب السؤل ص ٥٧ سطر آخر — جعفری — لکھنؤ

٢٩- یوسف نبہانی — الشرف المؤبد ص ١١٢ سطر ٥ — قاہرہ

٣٠- عبدالرؤف مناوی — فیض القدیر جلد ٤ ص ٣٥٧ سطر ٣ — مصطفیٰ محمد — "

٣١- ابن جوزی — تذکرۃ الخواص ص ١٨ سطر ١٦ — حیدریہ — نجف

٣٢- ابن صباغ مالکی — الفصول المہمہ ص ٢١ سطر آخر ص ٢٢ سطر ١٩ — "

٣٣- جلال الدین سیوطی — اللآلی المصنوعہ ص ٢٧ سطر ٧ — ادبیہ — قاہرہ

٣٤- ابن سعد واقدی — طبقات الکبیرات ص ١٥ جلد ٣ سطر ٦ — بریل — لندن

٣٥- نسائی — خصائص ص ٦ سطر ١ ص ٧ سطر ٣ ص ٥ سطر ١٠ ص ٨ سطر ٣ ص ٩ سطر ٩ ص ١٠ سطر ١

٣٦- خوارزمی — مقتل الحسین ص ٤٨ سطر آخر — زہرا — نجف

۳۷-	ابن کثیر	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۳۴ سطر ۱۶، ص۳۳۵ سطر ۱۱	السعادۃ	مصر
۳۸-	ابو الفدا	المختصر جلد ۲ ص۵۴ سطر ۱۴	دار الفکر	بیروت
۳۹-	ابن جریر طبری	تاریخ الامم جلد ۳ ص۴۴۳ سطر ۲	دار القاموس الحدیثیہ	״
۴۰-	برہان الدین حلبی	سیرت نبویہ جلد ۳ ص۱۵۱ سطر ۱۲		مصر
۴۱-	ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۴ ص۲۲ سطر آخر	دار الکتب العربیہ	״
۴۲-	خطیب بغدادی	تاریخ بغداد جلد ۸ ص۵۳ سطر ۴		قاہرہ
۴۳-	شمس الدین ذہبی	دول الاسلام جلد ۱ ص۲۰ سطر ۴	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۴۴-	ابن جوزی	صفۃ الصفوہ جلد ۱ ص۱۲۱ سطر ۱	״	قاہرہ
۴۵-	معین الدین کاشفی	معارج النبوۃ رکن ۴ ص۳۹۵ سطر ۸		نولکشور
۴۶-	ابن ملک	مبارک الازہار جلد ۲ ص۲۲ سطر ۱۱	حافظ محمد	انقرہ
۴۷-	مومن	نور الابصار ص۶۸ سطر ۳۱	عبد الواحد	مصر
۴۸-		سفینۃ الاولیاء ص۲۳ سطر آخر		دہلی
۴۹-	ابن اثیر جزری	کامل ص۱۹ جلد ۲ سطر ۱۴	المنیریہ	قاہرہ
۵۰-	شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفا مقصد ۲ ص۲۶ سطر ۱۷		کراچی
۵۱-	حسن حمزاوی	مشارق الانوار ص۴۹۵ ، ۱۵۶۵		قاہرہ
۵۲-	ابن سید الناس	عیون الاثر جلد ۱ ص۲۱ سطر ۷	مکتبہ قدسی	مصر
۵۳-		مظاہر حق ص۲۹۲ جلد ۴ سطر ۲۶		نولکشور
۵۴-	شیخ عبد الحق	اسماء الرجال مع مشکوٰۃ ص۶۰۲ سطر آخر	نور محمد	کراچی
۵۵-	محب الدین طبری	ریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۲ سطر ۱۴	حسینیہ	مصر

۵۶۔ محمد فواد   مفتاح کنوز السنہ ص۳۵۲ کالم ۲ سطر ۲۱ سہیل اکیڈیمی لاہور

۵۷۔ فخر الدین رازی   اربعین ص۴۷۳ سطر ۱۴   دائرۃ المعارف حیدر آباد

۵۸۔ احمد بن حنبل   مسند جلد ۱ ص۱۴۳ سطر ۱۷ ص۲۷۶ سطر ۱۵ ص۲۵۸ سطر ۹ جلد ۳
ص۱۳۴ سطر ۵ ص۲۷۱ سطر ۸

۵۹۔ ابن مغازلی   مناقب ص۲۸ سطر ۹-۱۲ ص۲۹ سطر ۳-۱۱ ص۳۰ سطر ۵-۱۳
مکتبہ اسلامیہ   طہران

۶۰۔ ابن حجر مکی   صواعق محرقہ ص۱۷۹ سطر ۲۳   مکتبۃ القاہرہ   قاہرہ

۶۱۔ شاہ اسماعیل   تقویۃ الایمان ص۴۴ سطر ۱-۷   مجیدی   کانپور

۶۲۔ سید علی ہمدانی   مودۃ القربیٰ ص۲۷ سطر ۱   امامیہ   لاہور

۶۳۔ سلیمان قندوزی   ینابیع المودت ص۱۴ سطر ۸-۱۵   محلاتی   بمبئی

۶۴۔ محمد صالح کشفی   کوکب دری ص۱۵۴   امامیہ کتب خانہ   لاہور

۶۵۔ عبید اللہ امرتسری   ارجح المطالب ص۵۲۶   مکتبہ رضویہ   ″

۶۶۔ ساعاتی   بدائع المنن جلد ۲ ص۵۰۳   قاہرہ

۶۷۔ مقریزی   الامتاع ص۲۹   ″

۶۸۔ ابن امیہ   المجبر ص۱۲۵   ″

۶۹۔ ابن داؤد   مسند ص۲۸ حدیث ۲۰۵   دائرۃ المعارف   حیدر آباد

۷۰۔ خوارزمی   مناقب ص۸۳   تبریز

۷۱۔ محب الدین طبری   الریاض النضرہ جلد ۲ ص۱۶۲   حسینیہ   قاہرہ

۷۲۔ یوسف بن اسماعیل   منتخب الصحیحین ص۲۶   التقدم   مصر

۷۳- یوسف بنہانی	الفتح الکبیر جلد ۱ ص ۲۷۷			نجف
۷۴- محمد بن عبدالباقی	شرح مواہب جلد ۳ ص ۶۹		ازہریہ	قاہرہ
۷۵- عبدالحق دہلوی	مدارج النبوت جلد ۲ ص ۵۳۴		سطر ۲۰	نولکشور
۷۶- حسین بن مسعود بغوی	مصابیح السنہ جلد ۱ ص ۲۰۱		الخیریہ	قاہرہ
۷۷- عبدالرحمان رازی	علل الحدیث جلد ۲ ص ۳۹۰		سلفیہ	//
۷۸- ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۴ ص ۲۶		مکتبۂ اسلامیہ	طہران
۷۹- عبدالقادر	منتخب جلد ۴ ص ۱۹۶		الشرقی	شام
۸۰- بیہقی	سنن کبریٰ جلد ۹ ص ۴۲		دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۸۱- عبدالرحمان شیبانی	تیسیر الوصول جلد ۲ ص ۱۴۷		مصطفیٰ البابی	قاہرہ
۸۲- نواب صدیق حسن خان	حسن الاسوۃ ص ۲۹۰		آستانہ	
۸۳- مصطفیٰ راشدی	الروضۃ الندیہ ص ۱۳		الخیریہ	//
۸۴- عبدالعزیز	نزہۃ الناظرین ص ۳۹			//
۸۵- احمد ساعاتی	بلوغ الامانی جلد ۲۱ ص ۲۰۲		مع فتح الربانی	//
۸۶- محمد بن یوسف	السیف الیمانی ص ۲۷			//
۸۷- محمد بن حارث	قضاۃ قرطبہ ص ۲۶		سید عزت عطار	
۸۸- ابن عساکر	تاریخ دمشق ص ۳۲۱			بیروت
۸۹- نورالدین کرخی	نفحات اللاہوت ص ۳۰			نجف
۹۰- ابوالمحاسن کنانی	تنزیہ الشریعہ جلد ۱ ص ۳۸۲			قاہرہ
۹۱- ابن حجر عسقلانی	لسان المیزان جلد ۲ ص ۳۸۲			حیدرآباد

۹۲- جلال الدین سیوطی	ذیل اللآلی ص۵۹		لکھنؤ
۹۳- نورالدین	شرح عین العلم ص۳۵۶	المنیریہ	مصر
۹۴- شیخ طاہر لفتنی	تعلیق تاریخ رقہ		//
۹۵- ابونعیم اصفہانی	اخبار اصفہان جلد ا ص۲۸۱	بریل	لندن
۹۶- ابن سعد	طبقات جلد ۳ ص۲۴	دار صادر	بیروت
۹۷- ذہبی	تاریخ اسلام ص۹۲ جلد ۴		مصر
۹۸- بخاری	تاریخ کبیر جلد ۴ قسم ا ص۳۰۱		حیدرآباد
۹۹- خطیب بغدادی	موضع اوہام الجمع جلد ا ص۳۹		قاہرہ
۱۰۰- ابونعیم	تاریخ اصبہان جلد ۲ ص۳۲۸	بریل	لیدن
۱۰۱- قلندری ہندی	الروض الازہر ص۹۵		حیدرآباد
۱۰۲- وردیفی خزامی	سعد الشموس ص۲۰۹	العلمیہ	قاہرہ ۱۳۴۰
۱۰۳- ابونعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء جلد ۸ ص۲۶۸	دار الکتب العربی	بیروت
۱۰۴- گنجی	کفایۃ الطالب ص۱۵۱		نجف
۱۰۵- ابوعثمان جاحظ	العثمانیہ ص۱۳۴	دار الکتب	مصر
۱۰۶- ابن عبدربہ	عقد الفرید جلد ۲ ص۱۹۴	الشرقیہ	//
۱۰۷-	انصاف ص۵۸	المکیہ	قاہرہ
۱۰۸- محی الدین شافعی	الاذکار ص۳۵۲		//
۱۰۹- ابن تیمیہ	منہاج السنہ جلد ۳ ص۱۱ جلد ۴ ص۸۶		//
۱۱۰- ابن سعد یافعی	مرآۃ الجنان جلد ا ص۱۰۹		حیدرآباد

۱۱۱- تفتازانی شرح مقاصد جلد ۲ صـ ۲۱۳ آستانہ

۱۱۲- ابوالعباس الاعشیٰ جلد ۹ صـ ۳۸۹ جمعیتہ النشر قاہرہ

۱۱۳- بہلول بہجت تاریخ آل محمد صـ ۵۲ آفتاب چہارم

۱۱۴- برزنجی مقاصد الطالب صـ ۸ گلزار حسنی

۱۱۵- ابوالمحاسن قاوقجی اللؤلؤ المرفوع صـ ۱۰۴ قاہرہ

۱۱۶- محمد بن احمد بیجوری المواہب اللدنیہ صـ ۲ مطبعہ بولاق مصر

۱۱۷- عبدالغنی نابلسی ذخائر المواریث صـ ۱۳۳ قاہرہ

۱۱۸- ابن ربیع زبیدی طرح التثریب صـ ۸۵ جلد ۱ جمعیتہ النشر مصر

۱۱۹- عضد الدین لائجی المواقف جلد ۲ صـ ۶۱۲ آستانہ

۱۲۰- ابن عربی معافری العواصم من القواصم صـ ۱۸۱ قاہرہ

۱۲۱- ابو قتیبہ دینوری تاویل مختلف الحدیث صـ ۶ //

۱۲۲- محمود عبدالرزاق ظلمات ابی ریہ صـ ۱۷۲ سلفیہ //

۱۲۳- جوینی ارشاد صـ ۲۲۴ خانجی مصر

۱۲۴- عبدالہادی ابیاری جالیۃ الکدر صـ ۴ قاہرہ

۱۲۵- محمد بن حارث قضاۃ قرطبہ جلد ۳ صـ ۲۶۱ سید عزت عطارہ مصر

۱۲۶- حوت بیرونی اسنی المراتب صـ ۱۳۶ مصطفی الحلبی //

۱۲۷- عبدالحی بن عماد شذرات الذہب جلد ۱ صـ ۵ قاہرہ

۱۲۸- خزرجی خلاصہ تذہیب الکمال صـ ۲۳۲ مطبعہ خیریہ مصر

۱۲۹- محمد طاہر معنوی مجمع بحار الانوار جلد ۳ صـ ۳۵۰ نولکشور لکھنؤ

۱۳۰۔ کرخی	نفحات اللاہوت ص۲۹		نجف
۱۳۱۔ ابن ہشام	سیرت نبویہ ص۵۱۹ جلد۲	حلبی	مصر
۱۳۲۔ ابن منظور	لسان العرب ص۸۰ جلد ۹	دار الصادر	بیروت
۱۳۳۔ ابوالمحاسن	المعتصر ص۱۲۹ جلد ۱		حیدرآباد
۱۳۴۔ ابن قیم	زاد المعاد علی مواہب ص۱۱ جلد ۵	ازہریہ	مصر
۱۳۵۔ زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد ۲ ص۳۰۳		قاہرہ
۱۳۶۔ شیخ عبدالحق دہلوی	مدارج النبوۃ جلد ۲ ص۵۳۴ سطر ۳		نولکشور
۱۳۷۔ ابن حمزہ	البیان والتعریف جلد ۲ ص۱۱		حلب
۱۳۸۔ زرندی	نظم درر السمطین ص۱۹۳ مطبعۃ القضاۃ		
۱۳۹۔ ابن باکثیر	وسیلۃ المآل ص۱۶۰		قاہرہ
۱۴۰۔ قرمانی	اخبار الدول ص۱۲۲		بغداد
۱۴۱۔ محمد بن طیب	الصافات ص۵۸	ملکیہ	مصر
۱۴۲۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ۴ ص۲۲		"
۱۴۳۔ ذہبی	دول الاسلام جلد ۱ ص۳		حیدرآباد
۱۴۴۔ عندلیب محمد حنفی	علم الکتاب ص۲۶	مطبعہ انصاری	دہلی
۱۴۵۔ مصطفیٰ رشدی	روضۃ ندیہ ص۱۳	خیریہ	مصر
۱۴۶۔ علوی بن طاہر	القول الفصل جلد ۲ ص۲۱۸		جاوا

۸۷۔ تبلیغ برائت

یہ واقعہ سنہ ۹ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۱۰ میں ہے اور مباہلے کا واقعہ اسکے

بعد ہوا لیکن ذکر پہلے ہے۔ اور مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سورۂ برأت کی دس آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئیں تو حضرت ابوبکر کو دے کر مکے والوں کی طرف روانہ کیا کہ ان کو سنائیں پھر حضور نے مجھے بلوا کر ارشاد فرمایا کہ جاؤ ابوبکر جہاں بھی ہو ان سے کاغذ لے کر مکے والوں کو تم جا کر یہ سناؤ میں چلا اور جحفہ کے مقام پر جا ملا اور ان سے خط لے لیا۔ ابوبکر جب واپس آئے تو عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا میرے بارے میں کوئی بات نازل ہوئی ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آ کر بہ ضرور کہا تھا کہ آپ کی جانب سے کوئی دوسرا شخص اسے ہرگز ادا نہیں کر سکتا آپ یا کہ وہ شخص جو آپ سے ہو۔

۱۔ ابن جریر طبری	تفسیر جلد ۱۰ صفحہ ۴۱ سطر ۲۔۲۷	المیمنۃ	مصر
۲۔ نیشاپوری	تفسیر جلد ۱۰ صفحہ ۳۹ سطر آخر۔۲۸	"	"
۳۔ امام بخاری	صحیح جلد ۳ صفحہ ۸۹ سطر ۲	العثمانیہ	قاہرہ
۴۔ جلال الدین سیوطی	جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۶۵ سطر ۸	مکتبۃ اسلامیہ	طہران
۵۔ عبدالروف مناوی	کنوز الحقائق جلد ۲ صفحہ ۱۵ سطر ۱۲	"	"
۶۔ مبارکپوری	تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی جلد ۴ صفحہ ۲۲۵ سطر ۵	دار الکتب العربی	بیروت
۷۔ بدر الدین عینی	المرقات جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۲ سطر ۲۲	امدادیہ	ملتان
۸۔ ابن اثیر جزری	جامع الاصول جلد ۹ صفحہ ۴۷۵ ح ۶۴۹۶	السنۃ المحمدیہ	مصر
۹۔ عبدالرحمان شیبانی	تیسیر الوصول صفحہ ۱۵۲ جلد ۲ سطر ۳	مصطفی البابی	"

۱۰- نورالدین ہیثمی — مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۱۹ سطر ۱ دارالکتب العربی بیروت

۱۱- ابن عبدالبر — استیعاب جلد ۲ ص ۲۷ سطر ۱۸ دائرۃ المعارف حیدرآباد

۱۲- محب الدین طبری۔ ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۱۷۳ سطر ۳ — حسینیہ — قاہرہ

۱۳- " — ذخائر العقبیٰ ص ۶۹ سطر ۹ — القدسی — "

۱۴- محمد بن طلحہ — مطالب السئول ص ۵۹ سطر آخر — جعفری — لکھنؤ

۱۵- یوسف نبہانی — الشرف المؤبد ص ۵۵ سطر آخر — مصر

۱۶- ابن صباغ مالکی — فصول المہمہ ص ۲۲ سطر ۲ — نجف

۱۷- نسائی — خصائص ص ۶۳ سطر ۲ ص ۹۱ سطر ۴ نعمانیہ — "

۱۸- حسین بن علی محدث — تفریح الاحباب ص ۲۱۲ سطر ۹

۱۹- ابن کثیر دمشقی — البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۴۳ سطر آخر — السعادۃ — قاہرہ

۲۰- بلاذری — انساب الاشراف جلد ۱ ص ۳۸۳ سطر ۷ دارالمعارف — "

۲۱- جلال الدین سیوطی — المختصر جلد ۲ ص ۵۵ سطر ۱۳ — "

۲۲- ابن ابی الحدید — شرح نہج جلد ۴ ص ۱۰۸ سطر ۷ دارالکتب العربیہ — "

۲۳- ابن جوزی — تذکرۃ الخواص ص ۳۷ سطر ۸ — حیدریہ — نجف

۲۴- محمد فواد — مفتاح کنوز السنۃ ص ۳۵۳ سطر ۲۳ کالم ۳ سہیل اکیڈیمی — لاہور

۲۵- سید علی ہمدانی — مودت القربیٰ ص ۶۷ سطر ۱۸ — امامیہ — "

۲۶- عبیداللہ امرتسری — ارجح المطالب ص ۶۱۳ سطر ۱۳ — رضویہ — "

۲۷- محمد صالح کشفی — کوکب دری ص ۱۴۳ سطر ۱ — امامیہ — "

۲۸- سلیمان قندوزی — ینابیع المودت ص ۷۲ سطر ۲۳ — بمبئی

۲۹- ابن کثیر تفسیر جلد ۲ ص۳۲۲ احیاء الکتب العربیہ قاہرہ

۳۰- شوکانی فتح القدیر جلد ۳ ص۲۱۹ مصطفیٰ البابی الحلبی 〃

۳۱- حسکانی شواہد التنزیل جلد ۱ ص۲۳۱ بیروت

۳۲- ابن جوزی تذکرۃ الخواص ص۴۲ حیدریہ نجف

۳۳- جمال الدین الروضۃ ص۲۷ مکتبۃ اہل سالمیہ کویت

۳۴- شاہ ولی اللہ دہلوی ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص۹۹ کراچی

۳۵- محب اللہ سہالوی وسیلۃ النجات گلشن فیض لکھنؤ

۳۶- عبداللہ حنبلی مختصر سیرت رسول ص۱۲۴ قاہرہ

۳۷- محمد مہدی قصہ کبیرہ ص۲۳۲ 〃

۳۸- محمد بن یعقوب فیروزآبادی - بصائر ذوی التمییز ص۱۲۵ 〃

۳۹- ابن حجر عسقلانی فتح الباری جلد ۸ ص۲۵۶ خیریہ 〃

۴۰- جلال الدین سیوطی درمنثور جلد ۳ ص۲۱۰ محمد امین بیروت

۴۱- علی المتقی الہندی کنزالعمال جلد ۱ ص۲۴۷ ۱۳۱۴ء دائرۃ المعارف حیدرآباد

۴۲- احمد بن حنبل مسند جلد ۱ ص۱۵۰ المیمنۃ مصر

۴۳- بیضاوی تفسیر ص۲۷۵ جلد ۲ مصطفیٰ البابی قاہرہ

۴۴- زرقانی شرح مواہب جلد ۳ ص۹۱ ازہریہ 〃

۴۵- خوارزمی مناقب ص۹۹ تبریز

۴۶- بدرالدین عینی عمدۃ القاری جلد ۸ ص۶۳۷ المیتریہ قاہرہ

۴۷- محمد رشید رضا المنار جلد ۱۰ ص۱۵۷ مکتبۃ المنار 〃

۴۸- بیہقی	سنن کبریٰ جلد ۹ ص۲۲۴	دائرۃ المعارف	قاہرہ
۴۹- ابن جریر طبری	تفسیر جلد ۲ ص۲۱۲	المیمنہ	״
۵۰- محمد بن طلحہ	مطالب السؤل ص۱۷	جعفری	لکھنؤ
۵۱- معین الدین کاشفی	معارج النبوۃ جلد ۱ ص۳۱۵		نولکشور
۵۲- شیخ عبدالحق	مدارج النبوۃ جلد ۲ ص۲۹۲ سطر ۱۵		״
۵۳- نسائی	خصائص ص۲۸	حیدریہ	نجف
۵۴- خازن	تفسیر جلد ۳ ص۷۴	مصطفیٰ البابی	قاہرہ
۵۵- بغوی	معالم التنزیل جلد ۳ ص۴۹	״	״
۵۶- فخرالدین رازی	کبیر جلد ۱۵ ص۲۱۸	دارالکتب العربیہ	طہران
۵۷- طنطاوی	تفسیر جلد ۵ ص۸۱		قاہرہ
۵۸- ابن حیان اندلسی	بحر المحیط جلد ۵ ص۷	النصر الحدیثیہ	ریاض
۵۹- حسین واعظ	الاموال ص۱۶۵		قاہرہ
۶۰-	تفسیر حسینی ص۲۷۸ سطر ۳		نولکشور

۹۳- مباہلہ

ص۲۳۹ پر تحریر کر دیا گیا ہے کہ واقعہ مباہلہ سنہ ۱۰ھ میں ہوا اور اس کا ذکر پارہ ۳ العمران کی آیت ۶۱ میں ہے۔ البتہ یہ بات قابل غور ہے کہ تبلیغ برأت۔ فتح مکہ۔ صلح حدیبیہ۔ بیعت رضوان۔ ہجرت۔ بدر ثانی۔ افک غزوہ تبوک۔ غزوہ حنین۔ غزوہ خیبر۔ غزوہ بنی مصطلق۔ غزوہ بنی قریظہ۔ غزوہ خندق۔ غزوہ بنی نضیر پہلے ہوئے لیکن انکا ذکر مباہلے کے بعد ہوا ہے۔

۹۴۔ اعمال

ہر عمل کے بارے میں بحث کرنا طوالت کا باعث بنتا ہے مختصر عرض ہے جناب سید سلیمان ندوی سیرت النبی جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ سطر ۱۱ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس کے بعد نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور بعض اخلاقی احکام گنائے گئے ہیں یہ آیتیں تحویل قبلہ کی آیت کے ساتھ ۲ھ میں نازل ہوئیں۔

اب ذرا توجہ فرمائیے اور فیصلہ کیجئے کہ تحویل کعبہ کی آیت پارہ ۲ سورہ البقرہ نمبر ۱۴۴ ہے لیکن اس کے قریب میں ایسی کوئی آیت نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یا تو اعمال مذکورہ کی آیات کی ترتیب صحیح نہیں یا تحویل قبلہ والی آیت کی ترتیب صحیح نہیں۔

۹۵۔ وضو

جناب موصوف سیرت النبی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ سطر ۹ پر فرماتے ہیں کہ آیت وضو سورہ مائدہ میں ہے اور اس سورے کی اکثر آیتیں ہجرت کے چار پانچ سال بعد کی ہیں۔

اس عبارت سے ان لوگوں کو تقویت پہنچتی ہے جو سورہ المائدہ کو آخری سوروں میں شمار کرتے ہیں اور عقل و نقل بھی اسی کا تقاضہ کرتی ہے۔ لیکن موجودہ قرآن میں یہ سورہ چھٹے پارے میں ہے۔

۹۶ تیمم

کتب تواریخ و تفاسیر میں واضح ہے کہ تیمم کا وجوب غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر ۵ھ میں ہوا اور اس کا ذکر بھی سورہ المائدہ کی آیت ۶ میں ہے۔

جو کہ نزول کے اعتبار سے قرآن کے آخری سوروں میں سے ہے۔ لیکن یہ عجیب ماجرا ہے کہ غزوہ بنی مصطلق جو اس سے کچھ دن قبل ہوا اس کا ذکر پارہ ۲۸ میں ہے اور تیمم کا ذکر پارہ ۶ میں اور مباہلہ بعد میں ہوا لیکن ذکر پہلے ہے۔

۹۷۔ نماز

نماز آنحضرتؐ کی بعثت کے ساتھ فرض ہوئی چنانچہ دوسری ہی وحی میں حکم ہوا وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ پارہ ۲۹ المدثر ع ۳

ملاحظہ فرمائیے سیرت النبیؐ جلد ۲ صفحہ ۱۱ سطر ۳

ندوی صاحب کے فرمان سے معلوم ہوا کہ سورہ مدثر نزول کی حیثیت سے پہلی سورتوں سے ہے لیکن موجودہ ترتیب میں یہ پارہ ۲۹ میں ہے۔

شروع شروع میں رات کو نماز پڑھنے کا حکم تھا۔ جس کا ذکر پارہ ۲۹ سورہ مزمل کی پہلی آیات میں ہے۔

يَآ أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلاً نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلاً أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً۔ المزمل ع ۱ تا ۴

ترجمہ: اے میرے چادر لپیٹنے والے رسول رات کو نماز کے واسطے کھڑے ہو مگر پوری رات نہیں تھوڑی رات آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر دو یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

اس کے بعد صبح و شام کی دو رکعتیں فرض ہوئیں جس کا ذکر سورہ دھر کی آیت ۲۵

میں ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

ترجمہ: اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔

اس کے بعد ان کے ساتھ نمازِ تہجد کا حکم پارہ ۲۹ سورہ مزمل کی آیت نمبر ۲۰ میں فرمایا اور پنجگانہ نماز تو ہجرت سے ایک سال قبل شب معراج کو ہوئی جس کا ذکر سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۷۸ میں ہے۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

ترجمہ: اے رسول سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک نماز پڑھا کرو اور نمازِ صبح بھی کیونکہ صبح کی نماز پر گواہی ہوتی ہے۔

یہ سید سلیمان ندوی کی سیرت النبی کی بحث کا خلاصہ ہے ظاہر ہے کہ یہ سب اوائل اسلام میں ہوا تھا نہ کہ آخر میں مگر اس کا ذکر انتیسویں پارے میں ہوتا ہے۔ اسکا لئے خود سید سلیمان ندوی سیرت النبی کی جلد ۲ صفحہ ۱۱ سطر ۷ پر اور جناب عبدالدائم جلالی صاحب لغات القرآن کی جلد ۵ صفحہ ۹ سطر ۱۲ طبع دہلی پر تحریر فرماتے ہیں کہ سورہ مزمل تنزیل کے لحاظ سے تیسری سورت ہے۔

اب سود کی طرف توجہ کیجئے تو یہ ۸ھ میں حرام ہوا لیکن اس کا ذکر ابتدائے قرآن پارہ ۳ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۷۵ و ۲۷۶ میں ہے۔ شراب ۷ھ میں حرام ہوئی اور اس کا ذکر سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۹۰ میں ہے۔ آیۂ یوصیکم اللہ ۴ھ میں نازل ہوئی لیکن اب پارہ ۴ میں ہے۔

اعتراض ۱۴۱

جب قرآن کی ترتیب صحیح نہیں تو اس کا فائدہ کیا؟

جواب

آپ کے سوال کا جواب تو حضرت عائشہ نے آج سے چودہ سو سال پہلے دے دیا تھا کاش کہ آپ بخاری شریف کی یہ روایت پڑھتے۔

یوسف بن مالک سے روایت ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس تھا کہ ایک عراقی آیا اور پوچھا کون سا کفن بہتر ہے؟ انہوں نے کہا افسوس ہے تجھ پر تجھے کیا چیز تکلیف دیتا ہے؟ اس نے کہا اے ام المومنین مجھے اپنا مصحف دکھلائیے۔ انہوں نے پوچھا کیوں؟ اس نے کہا اس لئے کہ میں قرآن کو اس کی ترتیب کے موافق کر لوں کیونکہ لوگ ترتیب کے خلاف پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں جو آیت بھی چاہو پہلے پڑھ لو۔ سورہ مفصل میں سب سے پہلے وہ سورت نازل ہوئی ہے جس میں جنت اور جہنم کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کی طرف مائل ہوئے تو حلال وحرام کی آیت نازل ہوئی۔ اگر پہلے ہی یہ آیت نازل ہو جاتی کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم کبھی شراب نہیں چھوڑیں گے اور اگر یہ آیت نازل ہوتی کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز زنا نہیں چھوڑیں گے اور جب میں کم سن بچی تھی اور کھیلتی تھی تو اسی زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی بل الساعۃ موعدھم اور سورہ بقرہ اور سورہ نساء اس وقت نازل ہوئیں جب میں آپ کے پاس تھیں۔

بخاری مکتبہ سعیدی کراچی جلد ۲ صـ ۹۹۳ حدیث نمبر ۸۹۴

حضرت عائشہ کی طرح ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آیات کے مقدم و مؤخر ہونے سے قرآن کا مقصد ضائع نہیں ہوتا۔

غرض تو قرآن کے اوامر کی تعمیل اور نواہی سے پرہیز ہے اگر وہ مقدم ہوں تب بھی عمل ہوگا اگر مؤخر ہوں گے تب بھی ہوگا۔

البتہ قرآن کا اعجاز ضرور ہے کہ آیات مقدم و مؤخر ہیں لیکن مطلب و مقصد واضح ہے جبکہ عام کتاب و مضمون کے فقرات آگے پیچھے کر دیئے جائیں تو نہ مطلب پورا نہ مقصد عیاں۔

اعتراض ۱۵

یہ قرآن حضرت عثمان کا مرتبہ ہے۔ شیعان علیؑ کو چاہیئے کہ وہ حضرت علیؑ کا قرآن لائیں۔

جواب

بندۂ حقیر و پر تقصیر نے دلائل قاطعہ سے واضح کر دیا ہے کہ حضرت علیؑ کا قرآن متن کے لحاظ سے موجودہ قرآن سے کم و زائد نہیں تھا۔ اگر پھر بھی اعتراض ہے تو جس طرح ہمارے امام حضرت علیؑ ہیں اسی طرح جناب کے بھی تو ہیں اگر ہمارے پہلے تو حضور کے چوتھے ہیں۔ اور جس طرح ہماری کتب میں بھی موجود ہے۔ البتہ ہمارا تو ہمارے بارہویں امام آج نہ سہی کل سے کر ضرور تشریف لائیں گے۔ لیکن جناب کا کون لائے گا۔

اعتراض ۱۶

سید ابو الاعلیٰ مودودی تفہیم القرآن کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ موجودہ ترتیب

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرتب فرمائی تھی اور حضرت جبرائیل اسی ترتیب کے مطابق دور فرمایا کرتے تھے۔

جواب

موجودہ ترتیب صاحبان اقتدار اور ان کی کمیٹی کی مرتبہ ہے۔ جیسا کہ پیچھے پت ۲۴ پر حضرت عمر کی روایت درج کردی ہے کہ انہوں نے اپنی مرضی سے سورہ برأت کی کچھ آیات آخر میں رکھ دیں اور بھی کافی مقامات پر ایسا ہوا۔

اگر یہ ترتیب رسول اکرمؐ کے زمانے میں تھی تو پوری تین خلافتیں اور لائق و ہونہار صحابی زید بن ثابت کیوں پریشان ہوتے اور کیوں تکالیف اٹھاتے۔

اگر موجودہ ترتیب حضور اکرمؐ کے زمانے میں تھی تو حضرت علیؑ نزول کے مطابق کیوں جمع کرتے جو کہ اتنا مشکل ترین کام تھا بقول اصحاب کے کہ جن وانس بھی مل کر نہیں کر سکتے تھے۔

بتائیے موجودہ ترتیب بے ربط ہے یا جو خدا نے نازل فرمائی تھی اگر وہ بے ربط ہے تو توحید پر الزام آتا ہے اگر وہ مربوط تھی تو حضور اکرمؐ نے بقول جناب اس میں تقدیم و تاخیر کیوں کی اور حضرت جبرائیل کو خدا نے ایسا کرنے کو کیوں فرمایا یہ اہل سنت کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ان ثلاثہ کو بچانے کے لئے ان ثلاثہ پر الزام لگایا ہے۔

صفحات میں واضح کردیا گیا ہے کہ موجودہ ترتیب میں واقعات۔ غزوات کا کوئی ربط نہیں اور کئی مقام پر ایک سلسلے کے درمیان میں غیر متعلقہ آیات موجود ہیں۔ یا بعض مقامات میں مقدم آیات کو مؤخر اور مؤخرہ آیات کو مقدم کردیا گیا ہے تو یہ سب

حضور اکرمؐ تو نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ معصوم تھے لہذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ ثلاثہ کی مہربانی ہے لیکن اہل سنت ان کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اعتراض ۱۷

اگر حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن امام مہدی لائیں گے تو کیا ہم ان کو نہیں مانتے؟

جواب

سبحان اللہ کیا کہنے میرے مہربان ہمارے امام مہدی تو امام حسن عسکری کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور وہ قرآن ان کے والد کے پاس تھا جو ان کو آئمہ معصومینؑ کے واسطے سے ملا۔

لیکن جناب کے نزدیک تو امام مہدی پیدا ہوں گے اگر ان کے بزرگوں کے پاس قرآن ہے تو دنیا میں تلاش کرو کہ کس خوش نصیب گھرانے میں پیدا ہوں گے۔ اس طرح سے ہمیں اتنا قیمتی خزانہ بھی مل جائے گا اور امام زمانہ کی تلاش بھی نہیں کرنا پڑے گی۔

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اعتراض ۱۸

جناب مولانا احتشام الدین مراد آبادی نصیحت الشیعہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا وقد جمعتہ من اللوحین یعنی میں نے اسے دو لوحوں سے مرتب کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا جناب کو اپنے حافظہ پر اعتماد نہیں تھا؟

جواب

سمجھ نہیں آتی کہ اہل سنت بھائی حضرت علی علیہ السلام کی عداوت کو سعادت کیوں سمجھتے ہیں۔ ایک طرف تو حضرت علیؑ کو خلیفہ رابعہ ماننے کا دعویٰ ہے۔ دوسری طرف جناب کی گستاخی کو روا سمجھتے ہوئے امیر شام کی نصرت و یاری کا ثبوت فراہم فرماتے ہیں۔

بہرحال حضرت علیؑ کے مذکورہ فرمان سے مندرجہ ذیل نتائج آشکار ہوتے ہیں۔

۱۔ مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ میں نے اسے دو لوحوں یعنی لوح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے دل کی لوح سے جمع کیا ہے۔

۲۔ مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؑ نے جو پیغمبر سے قرآن سن کر تحریر کیا تھا وہ بھی ایک لوح تھی اور حضرت علی کو جو یاد تھا وہ بھی لوح تھی تو اس لحاظ ان کو دو لوحوں سے امام پاک نے مرتب فرمایا ہوگا۔

۳۔ اگر دونوں لوحیں تسلیم کر لی جائیں تو یہ کب لازم آتا ہے کہ امام معصوم وہ لوحیں کسی سے مانگ کر لائے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؑ نے خود لکھی ہوں۔

اعتراض ۱۹

حضرت علیؑ نے وہ لوحیں خود کیوں لکھیں؟ کیا اس لیئے تو نہیں کہ کہیں سب کچھ بھول نہ جائے۔

جواب

حضرت علیؑ کے حافظے پر اعتراض کرنا صرف نواصب اور دشمنان علیؑ کا حصہ

ہے ورنہ محب علی کبھی ایسی گستاخی نہیں کر سکتا۔

حضرت علیؑ کا حافظہ

حضرت علی علیہ السلام کے حافظے کی تصدیق تو خود خدائے ذوالجلال نے قرآن میں فرمادی ہے کاش کہ رسالت میں شک کرنے والے حضرات قرآن کی یہ آیت پڑھتے اور اس پر ایمان رکھتے۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۔الحاقہ:۱۲

ترجمہ: تاکہ ہم اسے تمہارے لئے یادگار بنائیں اور اسے یاد رکھنے والے کان یاد رکھیں۔

اب اس کی تفسیر میں یہ حدیث بھی پڑھیے۔

عن ابن عباس قال لمّا نزلت هذه الاٰيةُ وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَاعِيَةٌ قال رسول اللّٰه صلعم سألت اللّٰه عزوجل ان يجعلها اذنك يا علی وقال علی فما نسيت شيئًا بعد ذالك۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت وتعیہا اذن واعیہ نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے خدا سے سوال کیا ہے کہ یا علی وہ اسے تیرے کان بنا دے۔ حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے اس کے بعد مجھے کوئی بات نہیں بھولی۔

۱۔ جلال الدین سیوطی درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۶۰ سطر ۱۱-۱۲ محمد امین بیروت

۲۔ ابن کثیر تفسیر جلد ۱۲ صفحہ ۴۱۳ سطر ۲۲ احیاء الکتب العربیہ مصر

۳۔ سید محمود آلوسی روح المعانی جلد ۲۹ صفحہ ۴۳ سطر ۷ انتشار اجہان طہران

۴۔ محمود بن عمر زمخشری کشاف جلد ۱ ص۳۰ سطر ۱۷ مصطفی البابی مصر

۵۔ فخر الدین رازی کبیر جلد ۳۰ ص۱۰۷ سطر ۴ دار الکتب العلمیہ طہران

۶۔ ابن جریر تفسیر طبری جلد ۲۹ ص۳۱ سطر ۲۶ المیمنہ قاہرہ

۷۔ نیشاپوری غرائب القرآن جلد ۲۹ ص۳۱ سطر ۱ 〃 〃

۸۔ ابن حیان اندلسی بحر المحیط جلد ۸ ص۳۲۲ سطر ۱۵ النصر الحدیثیہ ریاض

۹۔ واحدی اسباب النزول ص۳۳۹ الہندیہ مصر

۱۰۔ سیوطی لباب النقول ص۲۲۵ مصطفی الحلبی 〃

۱۱۔ قرطبی تفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۸ ص۲۶۴ قاہرہ

۱۲۔ ابو نعیم اصفہانی حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص۶۷ سطر ۲۲ دار الکتب العلمیہ بیروت

۱۳۔ علی المتقی الہندی کنز العمال جلد ۶ ص۴۰۸ ح۶۱۱۶ دائرۃ المعارف حیدر آباد

۱۴۔ فخر الدین رازی اربعین ص۴۶۶ سطر ۱۴ 〃 〃

۱۵۔ محمد بن طلحہ مطالب السئول ص۶۹ سطر ۱۴ جعفری لکھنؤ

۱۶۔ ابن صباغ مالکی فصول المہمہ ص۱۰۷ سطر ۱۴ نجف

۱۷۔ مومن شبلنجی نور الابصار ص۶۹ سطر ۲۲ عبد الواحد قاہرہ

۱۸۔ ابن مغازلی مناقب ص۲۶۵ سطر ۸ ص۳۱۹ سطر ۲ المکتبۃ الاسلامیہ طہران

۱۹۔ علی المتقی الہندی منتخب کنز العمال جلد ۵ ص۳۸ المیمنہ قاہرہ

۲۰۔ گنجی شافعی کفایۃ الطالب ص۱۱۱ نجف

۲۱۔ عبد الرؤف مناوی الکواکب الدریہ ص۳۹ مطبعۃ الازہر مصر

۲۲۔ احمد بن محمد بن صدیق فتح العلی ص۱۹ المطبعۃ الاسلامیہ ازہر مصر

مصنف	کتاب	ناشر	مقام
٢٣۔ حسکانی	شواہد التنزیل جلد ٢ ص ٢٧٥	اعلمی	بیروت
٢٤۔ ابوعبداللہ الحسینی	اعراب ثلاثین سورۃ ص ١٠٣	دارالکتب	مصر
٢٥۔ تفتازانی	شرح مقاصد جلد ٢ ص ٢٢٢		آستانہ
٢٦۔ محمد بن محمد	طبقات مالکیہ جلد ٢ ص ٢	مطبعہ سلفیہ	قاہرہ
٢٧۔ خوارزمی	مناقب ص ١٤٦		تبریز
٢٨۔ نورالدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ١ ص ١٣١	مکتبہ قدسی	قاہرہ
٢٩۔ شاہ تقی	الروض الازہر ص ١٠٨		حیدرآباد
٣٠۔ راغب اصفہانی	محاضرات الادباء جلد ١ ص ٣٩	مکتبہ حیات	بیروت
٣١۔ ابن حجر عسقلانی	الکاف الشاف ص ١٧٧	مصطفیٰ محمد	مصر
٣٢۔ "	لسان المیزان جلد ٦ ص ٣٧٦		حیدرآباد
٣٣۔ زرندی	نظم درر السمطین ص ٩٢		مطبعۃ القضاۃ
٣٤۔ ابن ابی الحدید	شرح نہج جلد ٢ ص ٢٦٣		قاہرہ
٣٥۔ ابن ابی الحدید	معترک الاقرآن جلد ٢ ص ٣٦		مکتبہ دراسان
٣٦۔ سیوطی	وسیلۃ النجات ص ١٣٦	گلشن فیض	لکھنؤ
٣٧۔ محب اللہ سہالوی	اہل البیت ص ٢٢٥	السعادۃ	مصر
٣٨۔ عینی	مناقب علی ص ٥٥		اعلم پریس
٣٩۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص ١٢٣ سطر ٩	امامیہ	لاہور
٤٠۔ عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ٥٧ سطر ٦	رضویہ	"
٤١۔ سید علی ہمدانی	مودۃ القربیٰ ص ٥٧ سطر آخر	امامیہ	"

۴۲۔ سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۹۵ سطر ۲۰ بمبئی

بہرحال اسی طرح کی اور بھی روایات کثیر تعداد میں ہیں جن سے حضرت علیؑ کی قوت حافظہ واضح ہوتی ہے۔ حضرت علیؑ نے خود لوحوں کو اس لئے تیار کیا تھا کہ جناب کی یادگار رہ جائے کیونکہ حافظہ یا زبانی علم موصوف کی زندگی تک رہتا ہے لیکن تحریر کافی دیر تک رہتی ہے یہ تو اصول ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ تقریر تحریر کی نسبت بہت محدود ہے۔

اعتراض ۲۰

شیعان علی کا عقیدہ ہے کہ ایک امام کا علم دوسرے امام کو منتقل ہو جاتا ہے۔ تو پھر حضرت علی نے لوحوں کو کیوں تحریر کیا؟

جواب

علوم کا ایک امام سے دوسرے امام تک پہنچنا اپنے مقام پر بالکل درست ہے مگر قرآن مجید کی آیات جب نازل ہوتی تھیں تو رسول اکرمؐ حضرت علی کو لکھوا دیتے تھے تو کیا رسول اکرمؐ کا لکھوانا اور حضرت علیؑ کا لکھنا کوئی غلط کام تھا جس پر اعتراض کیا جائے۔

اعتراض ۲۱

جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ میں فرماتے ہیں کہ قرآن کا مختلف پرچوں میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اکرمؐ کی زندگی میں قرآن جمع نہیں تھا۔

❁

جواب

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضور اکرمؐ آیات کے نزول کے وقت حضرت علیؑ کو لکھا دیتے تھے۔ لہذا حضور اکرمؐ کی وفات کے وقت حضرت علیؑ کے پاس کامل قرآن تھا فرق یہ تھا کہ قرآن مختلف حصوں میں تھا۔ حضور اکرمؐ کی وفات کے فوراً بعد چند ماہ میں ایک کتابی شکل بنا کر صاحبان اقتدار کو پیش کر دیا۔

اتنی بات تو امام بخاری نے بھی تسلیم کی ہے کہ حضورؐ کے اصحاب میں سے چار انصاریوں نے حضور اکرمؐ کے زمانے میں قرآن جمع کر لیا تھا۔

بخاری جلد ۲ ص۹۹۷ ح۲/۱۱۱ مطبعہ سعیدی کراچی

اعتراض نمبر ۲۲

اگر قرآن پہلے جمع تھا تو حضرت علیؑ نے کیوں جمع کیا؟

جواب

مذکورہ اوراق میں ثابت کر دیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ نے حضور اکرمؐ کی زندگی میں قرآن کو جمع کر لیا تھا۔ لیکن حکومت وقت کے لئے اور امت مسلمہ کیلئے ایک کتابی شکل حضور اکرم کی وفات کے بعد دی۔ اسی لئے تو چند ماہ میں مرتب کر لیا ورنہ کئی سال درکار تھے۔

البتہ آپ فرمائیں کہ اگر قرآن مجید حضور اکرم کی زندگی میں جمع تھا تو اصحاب ثلاثہ اور دیگر حضرات کیوں پریشان نظر آئے اور زید بن ثابت اور خلیفہ اول اس کام کو مشکل ترین کیوں سمجھتے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک یہ قرآن خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی

کے زمانۂ اقتدار میں بھی مکمل نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ جناب سیوطی اتقان ص۵۷ میں فرماتے ہیں مات ابوبکر ولم یجمع القرآن وقتل عمر ولم یجمع القرآن۔ یعنی حضرت ابوبکر مر گئے اور قرآن جمع نہ ہوا اور عمر قتل کر دیئے گئے اور قرآن جمع نہ ہو سکا۔

قرآن کے جمع کرتے وقت اصحاب کو پریشانی

امام بخاری نے اپنی صحیح میں قرآن کا جمع کرنا اور اصحاب ثلاثہ کا پریشان ہونا بالوضاحت تحریر فرمایا ہے۔ اختصار کی خاطر مطبعہ سعیدی کا ترجمہ انہی کی زبانی حاضر خدمت ہے۔

حضرت زید بن ثابت روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان فرمایا۔ کہ یمامہ کی خونریزی کے زمانے میں مجھے حضرت ابوبکر نے بلا بھیجا۔ اس وقت حضرت عمر بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ حضرت عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قرآن پڑھنے والے شہید ہو گئے اور مجھے اندیشہ ہے کہ بہت سے مقامات میں قاریوں کا قتل ہو گا۔ تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا۔ اس لئے میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ آپ قرآن کے جمع کرنے کا حکم دیں۔

حضرت ابوبکر کا بیان ہے کہ میں نے عمر سے کہا کہ تم کیونکر وہ کام کرو گے جس کو رسول اکرمؐ نے نہیں کیا۔ حضرت عمر نے کہا خدا کی قسم یہ بہتر ہے اور عمر مجھ سے بار بار اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے میرا سینہ کھول دیا اور میں نے بھی اس میں وہی مناسب خیال کیا جو

عمر نے خیال کیا۔

زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ تم ایک جوان آدمی ہو ہم تم کو متہم بھی نہیں کر سکتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وحی لکھتے تھے اس لئے قرآن کو تلاش کر کے جمع کر دو۔ خدا کی قسم اگر مجھے کسی پہاڑ کو اٹھانے کی تکلیف دیتے تو قرآن کو جمع کرنے سے جس کا انہوں نے مجھے حکم دیا تھا زیادہ وزن نہ ہوتا۔ میں نے کہا کہ آپ لوگ کس طرح وہ کام کریں گے۔ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا خدا کی قسم یہ خیر ہے اور بار بار اصرار کر کے مجھ سے کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالے نے میرا سینہ اس کے لئے کھول دیا جس کے لئے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سینے کھولے تھے چنانچہ میں نے قرآن کو کھجور کے پٹھوں اور پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ سورہ توبہ کی آخری آیت میں نے ابوخزیمہ انصاری کے پاس پائی جو مجھے کسی کے پاس نہیں ملی اور وہ آیت یہ تھی لقد جاءکم رسول من انفسکم الخ سورۂ برأت کے آخر تک۔ چنانچہ یہ صحیفے حضرت ابوبکر کے پاس رہے یہاں تک کہ اللہ تعالے نے انہیں اٹھا لیا۔ پھر حضرت عمر کے پاس ان کی زندگی میں پھر حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہے۔

بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۸۹ حدیث ۱۸۹۱   استیعاب جلد ۱ صفحہ ۱۹۲ حالات زید بن ثابت

تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۷ سطر ۶   تاریخ فقہ اسلامی صفحہ ۱۵۷

اتقان صفحہ ۵۷ سطر ۱۸

نتائج

اس روایت سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں ۔

۱۔ رسول خدا نے جمع قرآن کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کو بار بار کہا ۔

اس نتیجے سے حضورؐ اکرم پر حرف آتا ہے کہ آپ نے اپنے شاہد و گواہ اور معجزے کی خبر تک نہ لی ۔ اس کے فضائل تو بہت بیان کئے لیکن اس کے جمع ہونے کی طرف توجہ تک نہ کی ۔

یہ سب کچھ اس لئے وضع کیا گیا تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ رسول خدا کو احساس تک نہ تھا بلکہ یہ تو حضرت عمر ہی تھے ۔ جن کی تحریک سے قرآن جمع ہوا ۔ یہ روایت بالکل اسی طرح کی ہے جس طرح ابواب مناقب اصحاب میں حضور اکرمؐ کی نسبت اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور یہ باور کرایا گیا ہے کہ یہ کمالات آنحضرتؐ میں نہ تھے بلکہ ان مہربانوں میں تھے نعوذ باللہ من ذالک ۔

چونکہ کتاب پہلے طویل ہو گئی ہے لہذا انکی نشاندہی سے اعراض مناسب ہے ۔

۲۔ اس روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا جمع کرنا زیادہ بہتر ہے تو کیا ہم یہ پوچھنے کی جسارت کر سکتے ہیں کیا اس امر خیر کو رسول اکرم نہیں جانتے تھے ۔ اگر نہیں جانتے تھے تو نعوذ باللہ حضرت عمر کی نسبت حضور کا علم کم ہوا ۔ اور اگر جانتے تھے تو کیا کیوں نہیں ؟ ۔ ہاں حضرت عمر نے کافی ایسے کام کئے جو رسول اکرم نے نہیں کئے تھے ۔ اور بعض ایسے کام نہیں

کئے تھے جو رسولِ اکرم نے کئے تھے۔ بعض ایسے کام کو بند کر دیا جنہیں قرآن اور رسولِ اکرم نے جاری کیا تھا۔ اور بعض ایسے جاری کر دیئے تھے جیسے قرآن اور رسولِ اکرم نے شروع نہیں کیا تھا۔

ان تفصیلات کا ذکر مختلف کتب تواریخ کے ساتھ ساتھ الفاروق شبلی نعمانی میں دیکھئے۔

یا رلوگ شیعان حیدر کرار پر اعتراض دھرتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ حضور اکرمؐ کی بجائے حضرت علیؑ کو نبی بننا چاہیئے تھا حالانکہ ایسا عقیدہ کسی اثنا عشری شیعہ کا نہیں ہے۔

البتہ برادران اہل سنت کی کتب سے ضرور واضح ہوتا ہے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بجائے حضرت عمر بن خطاب کو نبی بننا چاہیئے تھا۔

۳۔ مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زید بن ثابت کا انتخاب اس لئے کیا گیا تھا کہ وہ جوان سال تھے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب حضورؐ اکرم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور حضرت علیؑ کو بیعت کرنے کے لئے لایا گیا اور حضرت علیؑ نے انکار کیا اور اپنے استحقاق کا دعویٰ کیا تو صاحبان اقتدار نے کہا۔

یا بن عم انّک حدیث السن وھٰؤلاء مشیخۃ قومک لیس لک مثل تجربتھم ومعرفتھم بالامور ولا اریٰ ابا بکر الّا اقوی علی ھٰذا الامر منک۔ دیکھئے ابواب بیعت ابی بکر

ترجمہ: اے چچا کے بیٹے تم سن کے لحاظ سے چھوٹے ہو اور یہ

لوگ تم سے عمر میں بڑے ہیں تمہارا تجربہ ان امور کا ان کے برابر نہیں ہے اور میں ابو بکر کو اس معاملے کے لئے تم سے طاقتور پاتا ہوں۔

الامامۃ والسیاست۔ تاریخ طبری۔ البدایہ والنہایہ۔ طبقات ابن سعد کامل۔ شرح حدیدی۔ ابو الفدا۔ خمیس۔ ابن خلدون

افسوس خلافت کے وقت حضرت علیؑ کو بچہ کہہ کر ٹھکرا دیا اور قرآن کے جمع کرتے وقت حضرت زید کو اس لئے منتخب کر لیا کہ وہ جوان سال ہے۔

دوستو ذرا غور کرو دربار ایک ہے زمانہ ایک ہے متکلم ایک ہے حضرت علیؑ کو جن کی اس وقت عمر ۳۵ سال تھی۔ ان کو کم سن سمجھ کر مناسب نہ سمجھا گیا۔ اور حضرت زید بن ثابت کو جن کی پیدائش سلہھ سے ۱۱ سال قبل ہے۔ بقول صاحب استیعاب ص۱۹۲ جو اس وقت ۲۲ سال کے تھے) قرآن جمع کرنے کے لئے منتخب کیا جا رہا ہے۔

ذرا آپ ہی توجہ فرمائیں کہ جس کی عمر حضور اکرمؐ کے بعد ۱۱ سال ہے۔ اور قرآن تو حضور اکرمؐ کی زندگی میں ۲۳ سال نازل ہوتا رہا۔ وہ زیادہ مناسب تھے یا ان کی نسبت بزرگ اصحاب

جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۴۔ اس روایت سے واضح ہے کہ حضرت زید بن ثابت قرآن کو جمع کرنے کے لئے راضی نہ تھے حالانکہ آپ کو اس امر خیر کے لئے بخوشی تیار ہو جانا چاہیئے تھا۔

۵- اس روایت سے واضح ہے کہ زید بن ثابت کے نزدیک قرآن کا جمع کرنا پہاڑ اٹھانے سے بھی مشکل تھا۔ ایسا کیوں؟ یہ سوال ہر ذی فہم کے دماغ میں کھٹکے گا کیونکہ حضورِ اکرم کے اصحاب کی کثیر تعداد موجود تھی جن میں کئی ایک حافظ قرآن بھی تھے ان کی موجودگی میں اس معاملے کو کیوں اتنا وزنی اور مشکل سمجھا گیا؟

۶- اس روایت سے واضح ہے کہ خدا نے حضرت ابوبکر اور حضرت زید کا دل کھول دیا اپنے نبی کا دل کیوں نہ کھولا؟

۷- اس روایت سے واضح ہے کہ زید بن ثابت نے قرآن کو کھجور کے پٹھوں پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے حاصل کیا۔

افسوس حضرت زید دربدر پھرتے رہے لیکن مدینۃ العلم کے در پر تشریف نہ لائے۔ ایک در کو چھوڑ دیا تو یہ حالت نہ ہوتی تو کیا ہوتا۔

اور جس طریقے سے انہوں نے قرآن جمع کیا تو اس لحاظ سے شک بھی ہو سکتا ہے۔

اس سے اہل سنت کے نزدیک کمی و زیادتی کا احتمال بھی ہو سکتا ہے کیونکہ حضرت زید نے لوگوں کے حافظے پر اعتبار کیا۔ خبر نہیں کس کس سے پوچھا اور کس سیاسی گروہ کے لوگ تھے۔

۸- اس روایت سے واضح ہوتا ہے کہ سورہ توبہ کی آخری آیات انہیں صرف ابو خزیمہ انصاری کے پاس سے ملیں کسی اور سے نہ ملیں۔

اب یہ کہاں سے ثابت ہو کہ اہل سنت کے نزدیک یہ قرآن کا حصہ تھا یا

ہنیں کیونکہ کسی اور کے پاس تو تھی ہنیں ۔ کیونکہ حضرت زید بن ثابت ان اصحاب کے پاس گئے ہوں گے جنہوں نے قرآن کو حفظ بھی کیا ہوا تھا اور حضور کو سنانے بھی تھے اور بقول امام بخاری ۔ ابی بن کعب ۔ معاذ بن جبل ۔ ابو زید ۔ ابو درداء نے تو حضور اکرم کی زندگی میں قرآن جمع کر لیا تھا ۔ (بخاری جلد ۲ ص۹۹۷ سعیدی کراچی) ان کے پاس بھی یہ آیات نہ ملیں اور یہ آیت صرف ابوخزیمہ کے پاس سے ملی ۔ ہمیں افسوس سے کہنا اور لکھنا پڑتا ہے کہ فدک کے بارے میں تو اتنی سختی کہ حضرت فاطمہؑ حضرت علیؑ جیسے معصوموں کی شہادت کو جھٹلا دیا اور اصل قرآن جمع کرتے وقت ایک صحابی کی بات بغیر گواہی کے تسلیم کر لی ۔

۹- اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرات اصحاب ثلاثہ اور خود حضرت زید بن ثابت حافظ قرآن نہ تھے ۔

ایک عمدہ نقطہ

اگر آپ کے پاس عقل و انصاف ہے تو خدا کے لئے جواب دیجئے کہ جب حضرت علیؑ قرآن لے کر داخل دربار خلافت ہوئے تو حضرت ابوبکر اور ان کے ساتھیوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس کتاب ہے ہمیں تمہارے قرآن کی ضرورت نہیں ۔

کیا آپ اپنے خلفاء کے اس جواب کی تائید کرتے ہیں یا تردید؟ اگر تردید کرتے ہیں تو مطلب حاصل اگر تائید کرتے ہیں تو فرمائیے کہ کیا واقعی اس وقت ان کے پاس قرآن تھا یا نہیں؟ اگر تھا تو حضرت زید بن ثابت

کو اتنی پریشانیوں میں کیوں ڈالا ۔ اگر نہیں تھا تو حضرت علیؑ کو کیوں کہا کہ ہمارے پاس قرآن ہے ؟

حضرت عثمان کا قرآن جمع کرنا اور جلانا

اب ذرا صحیح بخاری کی یہ روایت بھی ملاحظہ فرمائیے ۔ اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے مطبع سعیدی کے اردو ترجمے سے من وعن عبارت حاضر خدمت ہے ۔

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان حضرت عثمان کے پاس پہنچے اس وقت وہ اہل شام و عراق کو ملا کر فتح آرمینیا و آذربائیجان میں جنگ کرا رہے تھے ۔ قرأت میں اہل عراق شام کے اختلاف نے حضرت حذیفہ کو بے چین کر دیا چنانچہ حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین اس امت کی خبر لیجئے قبل اس کے کہ وہ یہود و نصاریٰ کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں ۔

حضرت عثمان نے حضرت حفصہ کو کہلا بھیجا کہ تم وہ صحیفے میرے پاس بھیج دو ۔ ہم اس کو چند صحیفوں میں نقل کرا کر پھر تمہیں واپس کر دیں گے ۔ حضرت حفصہ نے یہ صحیفے حضرت عثمان کو بھیج دیئے حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر ۔ سعید بن عاص ۔ عبدالرحمان بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو ان لوگوں نے اس کو مصاحف میں نقل کیا اور حضرت عثمان نے ان تینوں قریشیوں سے کہا کہ جب تم میں اور زید بن ثابت میں کہیں (قرأت) قرآن میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لئے کہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے ۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب ان صحیفوں کو مصاحف

میں نقل کر لیا گیا تو حضرت عثمان نے وہ صحیفے حضرت حفصہ کے پاس بھجوا دیئے اور نقل شدہ مصاحف میں سے ایک ایک تمام علاقوں میں بھیج دیئے اور حکم دے دیا کہ اس کے سوائے جو قرآن صحیفہ یا مصاحف میں ہے جلا دیا جائے۔

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھ سے خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت کا قول نقل کیا کہ میں نے مصاحف کو نقل کرتے وقت سورہ احزاب کی ایک آیت نہ پائی حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ ہم نے اسے تلاش کیا تو وہ آیت مجھے حضرت خذیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی اور وہ آیت یہ ہے مِنَ المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ الخ یعنی ایمانداروں سے آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا۔ تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں شامل کر دیا۔

۱۔ بخاری شریف جلد ۲ ص ۹۹ حدیث ۲۰۹۶ مطبعہ سعیدی کراچی
۲۔ مشکوٰۃ ص ۱۵ سطر ۱۲ دہلی
۳۔ اتقان ص ۸۴ سطر ۱۸ مصر
۴۔ روضۃ الاحباب ص ۲۲۶ جلد ۲ سطر ۳ نولکشور
۵۔ خمیس جلد ۲ ص ۳۰۴ سطر ۳۱
۶۔ مظاہر حق ص ۲۴۲ جلد ۲
۷۔ سنن بیہقی جلد ۲ ص ۴۱
۸۔ مشکل الآثار ص ۷ جلد ۳
۹۔ خازن جلد ۱ ص ۸ مصر
۱۰۔ اعثم کوفی ص ۱۴۷ سطر ۸ بمبئی
۱۱۔ صواعق محرقہ ص ۱۰۱ سطر ۸ مصر
۱۲۔ تحفہ نذریہ ص ۵۵ سطر ۱۹
۱۳۔ تاریخ فقہ اسلامی ص ۱۶۰
۱۴۔ کنزالعمال جلد ۱ ص ۲۸۱

حقائق

اس روایت سے چند حقائق واضح ہوتے ہیں۔

۱۔ حضرت عثمان کے پاس قرآن نہ تھا۔

۲۔ حضرت عثمان کے زمانے میں بھی لوگ متن قرآن میں اختلاف رکھتے تھے

۳۔ عراق اور شام میں تو اس قدر اختلاف تھا کہ حضرت زید بن ثابت پریشان ہو گئے۔

۴۔ یہ اختلاف اتنا شدید تھا کہ حضرت زید بن ثابت نے اسے امت کی گمراہی کا سبب قرار دے دیا۔

۵ حضرت عثمان نے حضرت حفصہ سے قرآن (بشکل صحائف) منگوا کر ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ خلیفۂ اول کے زمانے میں حضرت زید بن ثابت جس صحیفے کو جمع کیا تھا وہ ناکافی تھا بلکہ اسے مرتب کرنے کے لئے چند اور افراد کی ضرورت تھی۔

۶ حضرت عثمان نے جو چار رکنی کمیٹی مقرر کی تھی ان میں سے کسی نے بھی قرآن کے تمام نزول کے زمانے کو نہیں پایا تھا اور سوائے عداوت علیؑ کے ان میں کوئی کمال نہ تھا۔

زید بن ثابت

۱۔ حضرت زید بن ثابت سلہ ھ کو ۱۱ سال کے تھے یہ حقیقت کسی حوالے کی محتاج نہیں۔ اس لحاظ سے حضرت زید بن ثابت کے ہوش سنبھالنے سے پہلے بہت سا قرآن نازل ہو چکا تھا۔

۲۔ حضرت زید بن ثابت کی کم سنی کی وجہ سے حضورؐ نے ان کو جنگ بدر میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی۔

۳۔ حضرت زید بن ثابت کی کم سنی کی طرف حضرت عبداللہ بن مسعود کا وہ قول بھی اشارہ کرتا ہے جس میں حضرت نے فرمایا کہ یہ حضرت عثمان مجھے فرماتے ہیں کہ میں قرآن کو زید بن ثابت کے مطابق پڑھوں۔ خدا کی قسم میں نے حضور اکرم سے ستر سورتیں اس وقت حاصل کیں جبکہ زید بن ثابت بچوں کے ساتھ کھیلتا تھا۔ (الاستیعاب ص۳۷۳ باب عبداللہ بن مسعود)

کیا اس روایت سے یہ ثابت نہیں ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود جن کے بے شمار فضائل ہیں انہوں نے حضرت زید بن ثابت کی رکنیت کو مسترد کر دیا۔

۴۔ حضرت زید بن ثابت کو حضرت علیؑ کی عداوت کی سبب لیا گیا چنانچہ علامہ ابن عبدالبر استیعاب جلد ا ص۱۹۲ میں لکھتے ہیں کہ زید بن ثابت سے حضرت عثمان بہت محبت رکھتے تھے اور وہ حضرت عثمان کی جماعت سے تھے۔ اور وہ حضرت علیؑ کے ساتھ کسی بھی جنگ میں شامل نہیں ہوئے۔

عبداللہ بن زبیر

حضرت عبداللہ بن زبیر سنہ ۳ھ میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے ان کے ہوش سنبھالنے سے پہلے قرآن ختم ہو چکا تھا لہٰذا وہ بھی آیات قرآن کی صحیح ترتیب نہیں دے سکتے۔

اور انکی دشمنی حضرت علیؑ سے ڈھکی چھپی نہیں یہ وہی مہربان ہیں جن کی سعی و کاوش سے جنگ جمل برپا ہوئی۔

سعید بن عاص

یہ ہجرت کے سنہ ۲ھ میں پیدا ہوئے اور ان کے ہوش سنبھالنے سے بھی پہلے قرآن ختم ہو چکا تھا۔ اور انکی عداوت حضرت علیؑ کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان کے باپ کو حضرت علیؑ نے جنگ بدر میں قتل کیا تھا۔ (استیعاب جلد ۲ ص۵۵۵)

عبدالرحمان بن حارث

یہ بھی اختتام قرآن کے وقت صرف دس سال کے تھے لہٰذا یہ بھی مکی اور مدنی سورتوں اور آیات کے نزول سے بے خبر تھے اور دشمنی حضرت علیؑ میں اہم مقام رکھتے تھے۔

۵۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضرت عثمان نے ایسے حضرات کا انتخاب فرمایا کہ جنہوں نے نہ نزول کا زمانہ پایا اور نہ ہی اس سلسلے میں تجربہ کار تھے۔ جبکہ ان کے مقابلے میں ہزاروں اصحاب ایسے موجود تھے کہ جن کے سامنے آیات قرآن نازل ہوئیں اور رسول اکرمؐ نے مختلف صحابیوں کو لکھوایا خصوصاً حضرت علیؑ کو تو مکمل قرآن لکھوایا۔ لیکن حضرت عثمان نے صرف سیاسی مقاصد کی خاطر ایسے نوجوانوں کو پسند کیا جو ان کی پارٹی کے تھے۔

۶۔ حضرت عثمان کے قرآن جمع کرنے پر پھر ذرا غور فرمائیے کہ جس کام کو حضرت زید بن ثابت اور حضرت عثمان نے اہم سمجھا کیا حضور اکرمؐ اس کی اہمیت سے ناواقف تھے۔؟

اور اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع نہیں تھا۔ تو حضورؐ

اصحاب کو ختم قرآن کا حکم کیوں کر دیتے تھے؟

اور یہ بھی واضح کیا جائے کہ اگر حضرت عثمان کے زمانے تک قرآن جمع نہیں ہوا تھا اور بخاری کی مذکورہ روایت کے مطابق لوگ گمراہ ہو رہے تھے۔ تو بتایا جائے کہ انکی گمراہی کا ذمے دار کون تھا؟

یا یہ نتیجہ نکالا جائے کہ محدود افراد کی خاطر رسالت اور توحید کی جان بوجھ کر توہین کی گئی ہے اور یہ فسانہ گھڑا گیا ہے کہ حضورؐ نے جان بوجھ کر قرآن جمع کرنے میں غفلت کی تھی۔ نعوذ باللہ

۷۔ اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عثمان نے اختلاف قرآن کے وقت قریش کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن نے تو یہ فیصلہ فرمایا کہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ فَارْجِعُوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰی اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ لیکن میرے دوستوں کے اولوالامر صاحب اسلام کے آئین کو مرتب کرتے وقت قریش کے محتاج ہیں۔ جبکہ قریش میں غیر مسلم بھی شامل ہیں۔

ان کے مقابلے میں حضور کے صحابی موجود ہیں جنہوں نے خود حضور سے قرآن سنا اور یاد کیا اور لکھا۔

۸۔ اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک صحیفے اور اس کی نقول کے سوا سب صحائف کو بحکم حضرت عثمان جلا دیا گیا۔

اب اس معاملے کے بارے میں ذرا غور و فکر سے سوچئے کہ کیا وہ جو ان صحائف کے علاوہ تھے ان میں اور جو جلا دیئے گئے ان میں فرق تھا یا نہیں۔ اگر نہیں تھا تو

ان کو جلایا کیوں گیا؟ - اگر فرق تھا تو وہ صحیفے حضور اکرمؐ کے زمانے سے آ رہے تھے کیا ان میں غیر قرآن تھا یا نہیں اگر نہیں تھا تو جلایا کیوں؟ اگر تھا تو کیا ان اصحاب کو علم تھا یا نہیں؟ اگر تھا تو جان بوجھ کر قرآن اور غیر قرآن کو کیوں ملائے رکھا۔ اگر علم نہیں تھا تو یقیناً ان کو قرآن اور غیر قرآن کا علم نہیں تھا۔ جو رسول اکرم کے زمانے میں تھے جن کے سامنے قرآن نازل ہوا تو ان چار ارکان کو کیسے علم ہو گیا کہ یہ قرآن ہے یا غیر قرآن جو نزول کے سارے زمانے کو جانتے ہی نہ تھے۔

اگر صحائف کو مفقود کرنا ہی مقصود تھا تو انکے ذرائع اور بھی ہیں جلانے کے راستے کو کیوں اختیار کیا گیا۔ اگر آج کے زمانے میں کوئی صاحب بوسیدہ قرآن کے اوراق کو خلیفہ ثالث کی سیرت پر چلتے ہوئے جلا دے تو سارے ملک میں مذمت شروع ہو جائے گی۔ جو فعل قابل مذمت ہے اس فعل کے کرنے سے خلیفہ ثالث کس طرح قابل آفرین ہونگے۔

مروان کا قرآن جلانا

۹- حضرت عثمان کے اس کارنامے سے دوسروں کو بھی حوصلہ ہوا کہ وہ قرآن کریم کو جلا کر تابعداری کا ثبوت فراہم فرمائیں۔

چنانچہ مروان صاحب نے حضرت حفصہ سے مصحف مانگا تو انہوں نے جواب دے دیا۔ حضرت حفصہ کی وفات کے بعد عبداللہ بن عمر سے مستعار منگوایا گیا اور اسے جلا دیا۔

فتح الباری جلد ۹ ص ۲۶
بخاری ترجمہ وحیدی حاشیہ پ ۲۰ ص ۱۲۳

۱۰- حضرت عثمان کے اس فعل حسنہ سے مفتیان اسلام نے اوراق حسنہ کو

جلا دینے کا حکم فرمایا چنانچہ ملاحظہ فرمائیے صحیح مسلم شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۲۶۳

جواز احراق ورقها فيها ذكر الله لمصلحته كما فعل عثمان

والصحابة بالمصحف ۔

ترجمہ: جن اوراق میں ذکر الٰہی ہو انہیں مصلحت کے لئے جلا دینا

جائز ہے ۔ جیسا کہ حضرت عثمان اور دیگر صحابہ نے قرآن جلا دیا ۔

ہائے افسوس آج کا جاہل مسلمان تو قرآن کے الفاظ و اوراق کو چوم کر رکھ دیتا ہے لیکن امت مسلمہ کے قائدین نے کس طرح قرآنوں کو نذر آتش کر دیا ۔ سمجھ نہیں آتی کہ حضور اکرم کی وفات کے بعد مسلمانوں کو آگ کہاں سے مل گئی کوئی قرآن کے پاروں کو جلا رہا ہے تو کوئی رسول کے گھرانے کو کھلے میدان میں جلا رہا ہے ۔ حالانکہ رسول اکرم ان دونوں سے تمسک رکھنے کا حکم فرما گئے تھے تو اسے امت مسلمہ کیا تمسک کا یہی حق ہے ؟

آگ خیموں میں لگی دیکھی تو تعجب کیسا

یہ وہ امت ہے جو قرآن بھی جلا دیتی ہے

۱۱ ۔ اب ذرا پھر بخاری کی روایت کی طرف لوٹیئے اور سوچیے کہ ارکان کمیٹی فرماتے ہیں کہ ہمیں سورہ احزاب کی یہ آیت بسیار تلاش کے بعد حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی اور وہ یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما عاهد والله عليه ہے ۔

عجیب اتفاق ہے کہ اس آیت کے بارے میں حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچا زاد بھائی عبیدہ بن حارث

کے حق میں نازل ہوئی ہے میرا چچا احد کے دن عبیدہ بن حارث بدر کے روز اپنا کام پورا کر گئے۔ اب میں اس امت کے بدبخت کے انتظار میں ہوں جو مجھے قتل کرے گا۔ ملاحظہ فرمائیے

۱۔ علاؤالدین خازن	خازن جلد ۵ صفحہ ۲	مصطفی البابی	قاہرہ
۲۔ ابو محمد بغوی	معالم التنزیل جلد ۵ صفحہ ۲۰۳	″	″
۳۔ حسکانی	شواہد التنزیل جلد ۲ صفحہ ۱		بیروت
۴۔ ابن حجر مکی	صواعق محرقہ صفحہ ۱۲۴ سطر ۲	مکتبۃ القاہرہ	قاہرہ
۵۔ ابن صباغ مالکی	الفصول المہمہ صفحہ ۱۱۳		نجف
۶۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت صفحہ ۷۶ سطر ۲		بمبئی
۷۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری صفحہ ۱۴۵ سطر ۲	امامیہ	لاہور
۸۔ عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب صفحہ ۲۷ سطر ۱	رضویہ	″

۱۲۔ یہ آیت صرف ایک آدمی خزیمہ بن ثابت کے پاس سے ملی۔ اس سے یہ شک بھی پیدا ہوتا ہے کہ ایسی آیات بھی ہو سکتی ہیں جو جمع ہونے سے رہ گئی ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ان کو زید بن ثابت بھی بھول گئے ہوں۔

۱۳۔ حضرت عثمان کی منتخب چار رکنی کمیٹی کے لئے یہ بھی یاد رکھئے کہ جب حضرت عمر بوقت آخر خلیفے کا تقرر کرنے لگے تو لوگوں نے پوچھا

ادلک علیہ عبد اللہ بن عمر فقال قاتلک اللہ واللہ ما اردت اللہ بھذا ویحک کیف استخلف رجل عجز عن طلاق امرأتہ

ترجمہ: کہ آپ اپنے بیٹے عبداللہ کو خلیفہ مقرر کر دیں انہوں نے جواب

دیا خدا تجھے غارت کرے یہ تو نے کیا کہا میں اسے خلیفہ مقرر کروں
جو عورت کو طلاق دینے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا۔

تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۲۵	ابن خلدون صفحہ ۱۲۶
حبیب السیر جلد ا صفحہ ۲۷	شمس التواریخ صفحہ ۱۲۱۴
شرح حدیدی صفحہ ۱۰۹ جلد ۲	کامل جلد ۳ صفحہ ۲۷
تاریخ ابو الفدا صفحہ ۱۶۵ جلد ا	خمیس جلد ۲ صفحہ ۲۷۲

یہ واضح رہے کہ اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر ۴۷ سال کے قریب تھی تو جب اتنی عمر والا قابل انسان قرآن کے ایک فیصلے کا اقدام نہیں کر سکتا تو حضرت زید بن ثابت سارا قرآن کس طرح جمع کر سکتے ہیں۔

اعتراض ۲۳

حضرت علیؑ نے اپنے دور خلافت میں اپنا مرتبہ قرآن رائج کیوں نہ کیا؟

جواب

حضرت علیؑ نے اپنا مرتبہ قرآن شائع کیوں نہ کیا اس کی چند وجوہ ہو سکتی ہیں۔

۱۔ اگر حضرت علیؑ اپنا مرتبہ قرآن رائج کر دیتے تو اختلاف کثیر ہوتا اور امت مسلمہ میں اہل کتاب کی طرح اس موضوع پر کئی گروہ ہو جاتے۔

۲۔ حضرت عثمان کا مرتبہ قرآن قریہ قریہ بستی بستی پہنچ چکا تھا اور یہ علاقہ بھی کافی وسیع تھا۔ اگر اس وقت حضرت علیؑ اپنا مرتبہ قرآن رائج کر دیتے تو کسی کے پاس حضرت علیؑ کا اور کسی کے پاس حضرت عثمان کا قرآن ہوتا اور اس وقت امت مسلمہ سیاسی لحاظ سے دو پارٹیوں میں تقسیم ہو چکی تھی

بعض حضرت علیؓ کے حامی اور بعض معاویہ بن ابو سفیان کے لہٰذا حضرت علیؓ سے عقیدت رکھنے والے حضرت کے قرآن کو اور معاویہ سے محبت رکھنے والے حضرت عثمان کے قرآن کو اختیار کرتے۔

۳- حضرت علیؓ اگر اپنا قرآن رائج کرتے تو ضروری تھا کہ تمام عالم اسلام سے حضرت عثمان کا مرتبہ قرآن حاصل کرتے اور پھر تمام علاقے میں اپنا قرآن رائج کرتے لیکن اس کے لئے کافی عرصہ درکار تھا اور پُرامن ماحول لازم تھا لیکن چند مہربانوں کی تحریک پر مسلمانوں نے حضرت علیؓ کو جنگوں میں ہی الجھائے رکھا بھلا وہ اپنا قرآن کیا اور کیسے رائج کرتے۔

۴- حضرت علیؓ کو اپنا مرتبہ قرآن شائع کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ اس کا متن وہی تھا جو حضرت عثمان کے مرتبہ قرآن کا تھا فرق یہ تھا کہ حضرت علیؓ کا قرآن نزول کی ترتیب کے مطابق تھا اور حواشی میں تفسیری نوٹ تھے۔ متن کے لحاظ سے دونوں قرآنوں میں کوئی فرق نہ تھا لہٰذا اس کے رائج نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں لازم آتا۔

الفاظ کے چکر میں الجھتے نہیں دانا
غواص کو موتی کی طلب ہے کہ صدف کی

۵- پیچھے صفحہ ۱۹۷ پر شاہ ولی اللہ دہلوی کی کتاب ازالۃ الخفاء کے مقصد دوئم کے صفحہ ۲۷۳ سے یہ عبارت نقل کر دی گئی ہے کہ حضرت علیؓ نے عمدہ صفات کا مالک ایک قرآن حضور اکرم کی زندگی میں مرتب فرما دیا تھا لیکن تقدیر نے اسے شائع نہ ہونے دیا۔

میرے دوستوں کے نزدیک جب والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالےٰ کا عقیدہ بنیادی حیثیت رکھتا ہے تو اعتراض شیعہ یا ان کے امام پر نہ فرمایئے بلکہ خدائے ذوالجلال پہ فرمایئے جس نے اپنی قدرت سے اسے شائع نہ ہونے دیا۔

۶۔ اگر حضرت علیؑ اپنے دور حکومت میں اپنا مرتبہ قرآن رائج کر دیتے تو ہر آنے والا حکمران اقتدار سنبھالتے ہی قرآن کو نئے طریقے پر مرتب کرتا۔ اور اسے رائج کر دیتا تو اس طرح انجیل کی طرح قرآن کی بھی اصلیت ختم ہو جاتی۔

۷۔ اگر حضرت علیؑ اپنا مرتبہ قرآن رائج کرتے تو حزب اختلاف اسے سیاسی رنگ دے کر ہنگامے شروع کر دیتی کہ دیکھو بنی ہاشم نے اسلام کو ذاتی جاگیر سمجھ رکھا ہے کہ جو چاہتے ہیں کر دیتے ہیں۔ دیکھو حضرت عثمان سے ذاتی رنجش کی وجہ سے حضرت علیؑ نے عمداً اپنا قرآن رائج کر دیا ہے۔

۸۔ حلال مشکلات نے روضہ کافی کے ص۹۵ پہ خود وضاحت فرما دی ہے کہ مجھ سے پہلے صاحبان اقتدار نے کچھ ایسے عوامل کئے ہیں جن سے مخالفت رسولؐ واقع ہوتی ہے اگر میں ان امور کو رسول اکرمؐ کے زمانے کے مطابق ڈھال دوں تو میری فوج چھوڑ کر چلے جائے گی اور میں اکیلا رہ جاؤں گا یا چند مخلص ساتھی رہ جائیں گے۔

اس مختصر تحریر سے واضح ہے کہ حضرت علیؑ نے خلفاء کے عوامل کو چھوا تک نہیں کیونکہ حضرت علیؑ کے تابعداروں میں اکثریت ان کی تھی جو

حضرت علیؑ کو چوتھا خلیفہ اور ثلاثہ کو حقیقی جانشین تصور کرتے تھے - تو اگر حضرت علیؑ ایسا کرتے تو اندرون خانہ ہی خانہ جنگی شروع ہو جاتی -

۹ - اصح الکتب صحیح بخاری کی جلد دوئم ص۱۵۵ سطر ۸ مطبعہ سعیدی کراچی سے یہ بھی ملاحظہ فرمائیے -

عبداللہؓ بن عمر اور حضرت عائشہ زوجہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں - انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ کیا تم کو اس بات کا علم نہیں کہ تیری قوم کے آدمیوں یعنی قریش نے جب کعبہ کو اپنے وقت میں تعمیر کیا تو حضرت ابراہیمؑ کی بنیادوں سے اس کو چھوٹا کر دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ اسے پھر اسی طرح بنا دیجئے آپ نے ارشاد فرمایا میں کر دیتا مگر تیری قوم نے نیا اسلام قبول کیا -

صحیح مسلم جلد ا ص۱۵ باب نقض الکعبہ

اہل سنت کی مشہور کتب سے ثابت ہوا کہ دین کے مالک نے صرف شر و اختلاف سے ڈرتے ہوئے ایک ضروری کام کو ترک کر دیا اور اسی روایت کی شرح میں جناب ملا علیؒ قاری - جناب خطیب قسطلانی - جناب ابن حجر عسقلانی بخاری کی شرحوں میں اور جناب نووی مسلم کی شرح میں اسی روایت کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عمل خیر کے بجا لانے میں اختلاف و شر کا خطرہ ہو تو اسے چھوڑ دینا سنت مصطفٰےؐ ہے - لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؑ نے بھی شر اور اختلاف پیدا ہونے کی وجہ سے اپنا مرتبہ قرآن رائج نہ کیا -

ث

اعتراض ۲۴

حضرت مولانا احتشام الدین صاحب مرادآبادی نصیحت الشیعہ میں فرماتے ہیں جو قرآن حضرت علیؑ نے جمع کیا تھا وہ بغیر مشورے کے کیا تھا اور کسی کو بھی اس میں شامل نہ کیا تھا تو پھر ایسے قرآن کو اصحاب کیسے قبول کرتے جو ایک شخص کی ذاتی رائے سے مرتب کیا گیا تھا۔

جواب

۱۔ حضرت زید بن ثابت اگر اکیلے قرآن جمع کریں تو کوئی اعتراض نہیں جبکہ زید بن ثابت کے جمع کرنے میں شکوک و شبہات کا احتمال ہوسکتا ہے جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ لیکن اگر حضرت علیؑ اکیلے قرآن جمع کریں تو قابل اعتبار نہیں۔ جبکہ ازالۃ الخفاء ص۲۷۳ مقصود دوم شاہ ولی اللہ کے نزدیک یہ قرآن آپ نے حضور اکرم کی زندگی میں جمع کر لیا تھا۔

۲۔ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ یہ ایک آدمی کی ترتیب ہے بلکہ یہ جواب دیا تھا کہ ہمارے پاس کتاب موجود ہے۔

البتہ مولانا موصوف نے ایک جدت پیدا کی ہے اور ایک ایسا جواب تیار کیا ہے جس کا اصحاب ثلاثہ کو علم نہ تھا۔ اسی لئے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض موضوعات میں علماء اہل سنت اپنے خلفاء سے زیادہ عالم تھے اور جو ان لوگوں نے اثبات خلافت ثلاثہ کے لئے دلائل نکالے ہیں ان سے اصحاب ثلاثہ غافل تھے پیج ہے۔

مدعی سست گواہ چست

— سبحان اللہ۔ مولانا موصوف نے اعتراض خوب وضع فرمایا ہے۔ ہمیں ان دوستوں پر افسوس ہوتا ہے کہ رسولؐ خدا نے تو لوگوں کو تلاوت قرآن کا حکم دیا تھا نہ کہ یہ کہ تم اس کی ترتیب کے لئے اجماع اور شوریٰ کے چکروں میں پڑجاؤ۔

حقیقت تو یہ ہے کہ برادران اہل سنت کے ہاں کوئی اصول نہیں۔ حضرت ابوبکر کے لئے اجماع تو حضرت عمر کے لئے نص اور حضرت عثمان کے لئے شوریٰ ان میں سے کونسا اصول صحیح ہے اگر نص تو خلافت ابی بکر و عثمان کا انعقاد انکے خلاف اگر شوریٰ تو خلافت ابی بکر و عمر کا انعقاد اس کے خلاف اگر اجماع تو خلافت عمر و عثمان کا انعقاد اس کے خلاف۔

میرا مقصد خلافت کی بحث کو چھیڑنا نہیں بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ یار دوستوں کے ہاں کوئی اصول نہیں بلکہ ابن الوقتی ان کا سرمایۂ زندگی ہے۔

اگر حضرت زید بن ثابت اکیلے قرآن جمع کریں تو عین اسلام ہے اگر حضرت علیؑ کریں تو زبردست گناہ ہے۔

اعتراض ۲۵

جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ میں تفسیر قمی کی ایک عبارت تحریر فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قرآن میرے بعد صحیفوں میں۔ کپڑوں میں اور کاغذوں میں پڑا ہوا ہے۔ تم سب اسے لیجیو اور جمع کیجیو اور ضائع مت کیجیو جیسے کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی کتابوں کو ضائع فرما دیا۔

✣

جواب

حضور اکرم کا فرمانا بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ آپ کے اہل بیت کے پاس قرآن تو موجود تھا لیکن اس کی کتابی شکل نہیں تھی۔ اس وصیت کے ذریعے آپ نے حضرت علیؑ اور دوسرے افراد اہل بیت کو تلقین فرمائی کہ میرے بعد تم پہلا کام یہ کرنا ہے اور حضرت علیؑ نے ایسا ہی کیا۔

اعتراض ۲۶

موصوف فرماتے ہیں کہ کیا اس وصیت میں اصحاب شامل تھے؟

جواب

ہرگز نہیں کیونکہ حضور کو یقین تھا کہ آپکی وفات کے بعد اقتدار کی رسہ کشی میں لوگ کیا کچھ کریں گے اور ایسے حالات میں ان سے وصیت کرنا بے سود ہے۔ البتہ حضرت علیؑ اور دوسرے اہل بیت ہر حال میں جمع اور قرآن کو نہیں چھوڑیں گے۔ لہذا انہی کو جمع قرآن کی وصیت کی جاتی ہے۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ ابھی رسول خدا قبر میں بھی نہ گئے تھے کہ لوگ خلافت کے حصول کے لئے آپ کے کفن دفن کو چھوڑ کر سقیفہ چلے گئے۔

چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

۱- تاریخ طبری جلد ۳ ص ۱۹۸
۲- کامل جلد ۲ ص ۱۲۳
۳- شرح مواقف ص ۷۳۶
۴- شرح عقائد النسفی ص ۱۱۰
۵- امامت وسیاست ص ۱۳
۶- سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۹۲
۷- کنزالعمال جلد ۳ ص ۱۴۰
۸- شرح فقہ اکبر ص ۱۷۵
۹- فتح الباری ص ۵۶۵

اعتراض نمبر ۲۸

جب رسُول اکرمؐ کی زندگی میں قرآن جمع نہیں ہوا تھا تو حضرت علیؑ کو ترتیب نزول کیسے معلوم ہوئی۔

جواب

حضرت علیؑ کے پاس قرآن جو مختلف حصوں میں تھا ان میں ہر آیت کی تاریخ نزول تحریر تھی جس کا مفصل ذکر پہلے کر دیا گیا ہے البتہ اسے کتابی شکل حضورؐ کے بعد دی۔

اعتراض نمبر ۲۹

مولانا احتشام الدین مراد آبادی نصیحت الشیعہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ وصیت میں جمع کے صیغے ہیں تو اس صورت میں اکیلے حضرت علیؑ کس طرح شمار ہو سکتے ہیں۔

جواب

۱۔ پہلے واضح کر دیا گیا ہے کہ یہ وصیت اصحاب سے متعلق ہی نہ تھی کہ وہ اس میں شامل ہوتے۔

۲۔ یہ وصیت آل محمدؐ کو تھی اور چونکہ حضور اکرمؐ کے بعد اہل بیت کے سردار حضرت علیؑ تھے لہذا انہوں نے سب کی طرف سے اکیلے ہی یہ کام انجام فرمایا۔

۳۔ حدیث ثقلین (جس کا مفصل ذکر صفحہ ۹۲ پر کر دیا گیا ہے) میں اصحاب محمدؐ کو حکم ہے کہ وہ قرآن اور اہل بیت سے تمسک کریں تو اس لحاظ سے اصحاب کو چاہیئے کہ وہ اہل بیت کا خیال رکھیں اور اہل بیت کے لئے

فرض تھا کہ وہ قرآن کا خیال رکھیں اور حالات نے واضح کر دیا کہ لوگ ذاتی خواہشات اور سیاسی مقاصد کے لئے قرآن و عترت حتیٰ کہ خود رسالت مآب ص کو چھوڑتے رہے ہیں۔

اگر سمجھ نہ آئی ہو تو کربلا کے میدان میں آ یئے یہ یہ قرآن و اسلام کے قوانین کا تمسخر اڑا رہا ہے لیکن اصحاب کی کثیر تعداد دیکھتی رہی میدان میں کوئی نہ آیا، آیا تو وہی آیا جو قرآن کا صحیح وارث تھا۔

۲۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر پہ میرے پاس وارد ہوں گے۔

۱۔ نور الدین ہیثمی مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۳۴ سطر ۲۲ دار الکتب العربی بیروت
۲۔ حاکم المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۴ سطر ۱۴ حیدر آباد
۳۔ طبرانی المعجم الصغیر جلد ۱ ص ۱۴۹ سطر ۸ 〃
۴۔ علی المتقی ہندی کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳ ح ۲۵۳۰ 〃
۵۔ 〃 منتخب کنز العمال جلد ۵ ص ۳۰ سطر ۳۵ مصر
۶۔ ذہبی تلخیص المستدرک جلد ۳ ص ۱۲۴ سطر ۷ حیدر آباد
۷۔ محمد بن سلیمان جمع الفوائد جلد ۲ ص ۳۲۸ ح ۸۰۹ ۷ مکتبۂ اسلامیہ سمندری
۸۔ ابن حجر مکی صواعق محرقہ ص ۱۲۴ سطر ۱ مصر
۹۔ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲ سطر ۱ لاہور

۱۰۔ شاہ اسماعیل — منصب امامت ص۸۳ سطر ۹ — لاہور

۱۱۔ شبلنجی مومن — نور الابصار ص۱۱۳ سطر ۲۴ — مصر

۱۲۔ حسن علی محدث — تفریح الاحباب ص۳۵۳ سطر ۲

۱۳۔ عبدالرؤف مناوی — الکواکب الدریۃ جلد ۱ ص۳۹ — ازہریہ — مصر

۱۴۔ محمد صبان — اسعاف الراغبین ص۱۲۶ سطر ۲۱ — ״

۱۵۔ یوسف نبہانی — الفتح الکبیر جلد ۲ ص۲۴۲ — ״

۱۶۔ سیوطی — الجامع الصغیر جلد ۲ ص۶۵ سطر ۷ مکتبہ اسلامیہ — سمندری

۱۷۔ گنجی شافعی — کفایۃ الطالب ص۲۵۳ — نجف

۱۸۔ سلیمان قندوزی — ینابیع المودۃ ص۴۰ سطر ۱۱ — بمبئی

۱۹۔ خوارزمی — مناقب ص۱۰۷ — تبریز

۲۰۔ عبیداللہ امرتسری — ارجح المطالب ص۴۴۲ سطر ۳ — رضویہ — لاہور

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جتنا قرآن سے تعلق حضرت علیؑ کا تھا کسی کا نہیں۔ لہذا جمع قرآن کا وصیت کا تعلق بھی سب سے زیادہ حضرت علیؑ سے ہے۔

۵۔ تمام حضرات تسلیم کرتے ہیں اور مختلف مذاہب کی کتب میں یہ روایت موجود ہے کہ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ہم جناب رسالتمآبؐ کی تشریف آوری کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضور گھر سے برآمد ہوئے کہ کفش مبارک کا تسمہ ٹوٹا ہوا تھا۔ جناب امیر علیہ السلام کی طرف نظر ڈال کر فرمایا تم میں ایک ایسا شخص ہے کہ لوگوں سے قرآن

کی تاویل پر جنگ کرے گا جس طرح سے کہ میں نے اس کی تنزیل پر جنگ کی ہے حضرت ابوبکر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں ؟ فرمایا نہیں - عمر کہتے ہیں یا رسول اللہ وہ شخص میں ہوں ؟ فرمایا نہیں بلکہ وہ جوتا سینے والا ہے -

١- امام احمد بن حنبل مسند جلد ٣ ص ٣٣ سطر ٢١ المیمنہ قاہرہ
٢- نور الدین ہیثمی مجمع الزوائد جلد ٩ ص ١٣٣ سطر ١٨ دار الکتب العربی بیروت
٣- ابو نعیم اصفہانی حلیۃ الاولیاء جلد ١ ص ٦٧ سطر ١٦ " "
٤- امام حاکم المستدرک جلد ٣ ص ١٢٢ سطر ١ حیدرآباد
٥- ذہبی تلخیص المستدرک جلد ٣ ص ١٢٣ سطر "
٦- علی المتقی الہندی کنز العمال جلد ٦ ص ١٥٥ ح ٢٥٨٦ دائرۃ المعارف "
٧- " منتخب کنز العمال جلد ٥ ص ٣٣ سطر المیمنہ قاہرہ
٨- محب الدین طبری ریاض النضرہ جلد ٢ ص ١٩٢ سطر ١ حسینیہ "
٩- " ذخائر العقبی ص ٧٦ سطر ١٧ القدسی "
١٠- نسائی خصائص ص ٤٠ التقدم مصر
١١- تقی الدین نزہۃ النواظر ص ٣٩ المیمنہ "
١٢- ابو المحاسن المعتصر ص ٢٢١ حیدرآباد
١٣- جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء ص ١٢١ سطر ٢٢ مجتبائی دہلی
١٤- محمد بن طلحہ مطالب السئول ص ٧٥ سطر ١٧ جعفری لکھنؤ
١٥- حسن بن علی محدث تفریح الاحباب ص ٣٥٢ سطر آخر

۱۶- ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۶ سطر آخر السعادۃ قاہرہ

۱۷- ابن ابی الحدید معتزلی شرح نہج جلد ۱ ص۲۰۵ سطر ۲۵ دائرۃ المعارف مصر

۱۸- جلال الدین سیوطی خصائص کبریٰ جلد ۲ ص۱۳۸ سطر ۶ " حیدرآباد

۱۹- ابن حجر مکی صواعق محرقہ ص۱۲۳ سطر ۲۵ مکتبۃ القاہرہ قاہرہ

۲۰- محمد فواد مفتاح کنوز السنۃ ص۳۵۵ سطر آخر سہیل اکیڈیمی لاہور

۲۱- ابن مغازلی مناقب ص۵۴ سطر ۸ مکتبۃ اسلامیہ طہران

۲۲- ابوالحسین کلابی مسند دمشق ص۳۸۴ سطر ۵ " "

۲۳- ابن اثیر جزری اسد الغابہ جلد ۴ ص۳۲ مصر ۱۲۸۵

۲۴- ذہبی تاریخ اسلام جلد ۲ ص۲۰۲ حیدرآباد

۲۵- زرندی نظم درر السمطین ص۱۱۵ مطبعۃ القضاۃ

۲۶- ہروی شرح فقہ اکبر ص۶۷ قاہرہ

۲۷- صفوری بغدادی نزہۃ المجالس جلد ۲ ص۲۰۹ "

۲۸- بہجت آفندی تاریخ آل محمد ص۱۲۲ مطبعہ آفتاب

۲۹- ابن حجر عسقلانی اصابہ جلد ۲ ص۳۸۴ مصطفیٰ محمد مصر

۳۰- قلندر ہندی الروض الازہر ص۱۱۱ حیدرآباد

۳۱- گنجی شافعی کفایۃ الطالب ص۱۹ نجف

۳۲- عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب ص۴۷۷ سطر آخر رضویہ لاہور

۳۳- سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۹۲ سطر ۱ بمبئی

۳۴- محمد صالح کشفی کوکب دری ص۱۶۸ سطر ۱۶ امامیہ لاہور

۳۵۔ ابن عبدالبر   الاستیعاب جلد ۲ ص۴۷۹   دائرۃ المعارف حیدرآباد

۳۶۔ سید صدرالدین   دوائح المصطفیٰ ص۱۰

۳۷۔ خوارزمی   مناقب ص۴۳   تبریز

۳۸۔ محمد بن اسماعیل   روضۃ القدیہ ص۳۴   خیریہ   قاہرہ

۳۹۔ حسن علی محدث   تفریح الاحباب ص۳۱۲

۴۰۔ علی بن برہان الدین   سیرت حلبیہ جلد ۳ ص۷۵   قاہرہ

۶۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ سب سے زیادہ تعلق حضرت علیؑ کو ہے لہٰذا وصیت کا تعلق بھی آپ سے زیادہ ہو سکتا ہے۔

۷۔ اگر اصحاب بھی مراد لئے جائیں تو پھر بھی حضرت علیؑ زیادہ مستحق ہیں کیونکہ تمام صحابہ سے زیادہ قرآن کو جاننے والے حضرت علیؑ ہیں۔ چونکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور دیگر اصحاب کئی دفعہ اپنے مسائل حل کرانے کے لئے حضرت علیؑ کے پاس آئے۔

۸۔ مسائل حضرت ابوبکر

مندرجہ ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت ابوبکر نے کئی بار حضرت علی سے مسائل حل کرائے۔

۱۔ ابن قیم   الداء والدواء ص۲۴۸   مطبعہ مدنی

۲۔ ″   الجواب الکافی ص۱۲۶   قاہرہ

۳۔ ″   اعلام الموقعین جلد ۴ ص۳۷۸   السعادۃ   مصر

۴۔ بیہقی   السنن الکبریٰ ص۲۳۲ جلد ۸   حیدرآباد

۵- ذہبی — الکبائر ص۵۸ — مصطفیٰ احمد — مصر

۶- عبید اللہ امرتسری — ارجح المطالب ص۱۶۱ سطر۱۵ — رضویہ — لاہور

۷- محمد بن محمد — طبقات مالکیہ ص۱۲ جلد ۲ — مطبعہ سلفیہ — قاہرہ

۸- ابن عساکر — تاریخ دمشق ص۴۴۴ — لیدن

۹- محب الدین طبری — الریاض النضرہ جلد ۱ ص۱۲۹ — مصر

۱۰- // — ذخائر العقبیٰ ص۹۷ — القدسی — قاہرہ

۱۱- سیوطی — ذیل اللئالی ص۴۹ — لکھنؤ

۱۲- محمد صالح کشفی — کوکب دری ص۳۳۵ سطر۱۳ — امامیہ — لاہور

۹- لولا علی لہلک عمر

حضرت عمر نے کئی بار حضرت علیؑ سے مسائل حل کروائے اور شکریے کے طور پہ فرمایا کہ اگر حضرت علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا۔

۱- ابن عبدالبر — استیعاب جلد۲ ص۴۶۴ سطر۲۷ — دائرۃ المعارف — حیدرآباد

۲- فخرالدین رازی — اربعین ص۴۶۶ سطر۲۱

۳- ابوقتیبہ دینوری — تاویل مختلف الحدیث ص۲۰۲ سطر۹ — النصر الحدیثیہ — ریاض

۴- محب الدین طبری — ذخائر العقبیٰ ص۸۲ سطر۳ — القدسی — قاہرہ

۵- // — ریاض النضرہ ص۱۹۴ سطر۱۴ — حسینیہ — //

۶- محمد بن طلحہ — مطالب السئول ص۴۶ سطر۱ — جعفری — لکھنؤ

۷- عبدالرؤف مناوی — فیض القدیر جلد۴ ص۳۵۷ سطر۸ — مصطفیٰ احمد — مصر

۸- ابن صباغ مالکی — الفصول المہمہ ص۱۸ سطر۸ — نجف

۹- ابن ابی الحدید	شرح نہج البلاغۃ جلد ۴ ص۲۶۷ سطر ۱	دار المعارف	قاہرہ
۱۰- شاہ ولی اللہ	ازالۃ الخفاء جلد ۲ ص۲۶۸ سطر ۱۰		کراچی
۱۱- ابن جوزی	تذکرہ ص۱۴۳ سطر ۱۵	حیدریہ	نجف
۱۲- محمد فواد	مفتاح کنوز السنۃ ص۳۵۳ کالم ۲ سطر ۱۲	سہیل اکیڈیمی	لاہور
۱۳- محمد صالح	کوکب دری ص۲۷۵ سطر آخر	امامیہ	"
۱۴- محمد بن یوسف	تلخیص ص۴۱	حیدری	بمبئی
۱۵- کرکی	نفحات اللاہوت ص۲۶		نجف
۱۶- محمد بن محمد	فتح الملک العلی ص۳۵	مطبعہ اسلامیہ ازہریہ	قاہرہ
۱۷- بہجت آفندی	تاریخ آل محمد ص۱۳۵	مطبعہ آفتاب	
۱۸- علی بن عبید اللہ	قضاۃ اندلس ص۲۳	دار الکاتبہ	قاہرہ
۱۹- علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۱ ص۱۵۴		حیدرآباد
۲۰- گنجی شافعی	کفایت الطالب ص۱۹۲		نجف
۲۱- زرندی	نظم درر السمطین ص۱۲۹		مطبعۃ القضاۃ
۲۲- ابن جوزی	صفوۃ الصفوہ جلد ۱ ص۱۲۱		حیدرآباد
۲۳- ابن اثیر جزری	اسد الغابہ جلد ۴ ص۲۲	مکتبۂ اسلامیہ	طہران
۲۴- ذہبی	تاریخ اسلام جلد ۲ ص۱۹۹		قاہرہ
۲۵- ابن سعد	طبقات الکبریٰ جلد ۲ ص۳۳۹	دار الصادر	مصر
۲۶- ابو زرعہ عراقی	طرح التثریب جلد ۱ ص۵۶	جمعیۃ النشر	"
۲۷- شہاب الدین عسقلانی	تہذیب التہذیب جلد ۱ ص۳۳۷		حیدرآباد

۲۸- ابن قیم	اعلام الموقعین جلد ۱ ص ۱۵	السعادة	مصر
۲۹- صدیقی فتنی	مجمع بحار الانوار جلد ۲ ص ۳۹۲	نولکشور	لکھنؤ
۳۰- ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص ۷۶	المیمنة	مصر
۳۱- سیوطی	تاریخ الخلفاء ص ۱۶۶	"	"
۳۲- شبلنجی مومن	نور الابصار ص ۷۴	الملیجیة	"
۳۳- احمد بن محمد	فتح العلی ص ۳۵		قاہرہ
۳۴- محمد مالکی	طبقات مالکیہ جلد ۲ ص ۷	السلفیہ	"
۳۵- نبہانی	الشرف المؤبد ص ۵۹		مصر
۳۶- محمد صبان	اسعاف الراغبین ص ۶۰	عبد الواحد	قاہرہ
۳۷- خوارزمی	مناقب ص ۴۸		تبریز
۳۸- محمد بن طلحہ	مطالب السؤول ص ۱۳		طہران
۳۹- شہاب الدین	المستطرف جلد ۱ ص ۹		قاہرہ
۴۰- عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص ۵۸ سطر ۹	رضویہ	لاہور
۴۱- صفوری	نزہۃ المجالس جلد ۲ ص ۲۱۱	عثمان خلیفہ	مصر
۴۲- مقریزی	الخطط والآثار جلد ۱ ص ۱۰۳	نوادر الاحیاء	بیروت
۴۳- حموی	معجم البلدان جلد ۳ ص ۷۵	دار صادر	"
۴۴- طبری	تاریخ جلد ۲ ص ۱۱۲	استقامہ	مصر
۴۵- عبد الرحمان سخاوی	الاعلان ص ۸۰		قاہرہ
۴۶- سیوطی	الوسائل ص ۱۲۹		"

٤٧۔ سیوطی — الشماریخ ص۷ — لیدن

٤٨۔ سکتواری بسنوی — محاضرۃ الاوائل ص٢٥ — قاہرہ

٤٩۔ ابوالفرج اصفہانی — الاغانی جلد ٢ ص٣٣ — دار الفکر — بیروت

٥٠۔ علی المتقی الہندی — منتخب جلد ٥ ص٥٦ — المیمنہ — مصر

٥١۔ زرندی — نظم درر السمطین ص١٣١ — مطبعۃ القضاۃ

٥٢۔ علی بن محمد — المحلیٰ جلد ١ ص٤٥ — قاہرہ

٥٣۔ بیہقی — سنن کبریٰ جلد ٨ ص٢٣٦ — حیدر آباد

٥٤۔ زمخشری — الفائق جلد ٣ ص٢٠٢ — احیاء الکتب — قاہرہ

٥٥۔ ذہبی — الکبائر ص٥٨ — مصطفیٰ احمد — مصر

٥٦۔ ابوبکر زرعی — الطرق الحکمیہ ص١٥ — السنۃ المحمدیہ — 〃

٥٧۔ ابن قیم — الداء والدواء ص٢٤٨ — مطبعہ مدنی

٥٨۔ 〃 — الجواب الکافی ص١٤٦ — قاہرہ

٥٩۔ مرتضیٰ حسینی — تاج العروس جلد ٧ ص١٢٥ — 〃

٦٠۔ محمد بن عبداللہ — الموطا ص٤٤ — الجزائر

٦١۔ ابن وکیع — اخبار القضاۃ جلد ١ ص٦٩ — مصر

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی طرح کثیر تعداد میں اصحاب قرآن اور دوسرے مسائل سمجھنے اور پوچھنے کے لئے حضرت علیؑ کے پاس جاتے تھے۔

لہذا قرآن کو جمع کرنے کی وصیت کا سب سے زیادہ حق حضرت علیؑ کو پہنچتا تھا۔

اعتراض ۲۹

چلو اصحاب کو وصیت نہ سہی۔ لیکن حضرت علیؑ کو چاہیئے تھا کہ وہ اصحاب کو زور شریک کر لیتے۔

جواب

۱۔ اصحاب کرام تو رسول خدا کے دفن و کفن سے پہلے انعقاد خلافت میں مصروف ہو گئے اور انعقاد کے بعد استحکام خلافت میں مصروف ہو گئے اور فوراً ہی فتوحات میں مصروف ہو گئے۔

اگر حضرت عمر کے مسلسل اصرار کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت زید بن ثابت کی ڈیوٹی لگا ہی دی تو انہیں پہاڑ سے بھاری مشکلات کرنا پڑیں۔

اتنی مشکلات کے بعد اگر قرآن جمع کر ہی دیا تو ۱۲ سال کے بعد اسے حضرت عثمان نے کافی نہ سمجھا اور چار رکنی کمیٹی کے ذریعے دوبارہ قرآن جمع کرایا گیا۔

لہذا حضرت علیؑ کسے اور کب شریک کرتے۔

۲۔ حضرت علیؑ تو علم لدنی کے مالک تھے باب مدینہ علم کے مصداق تھے وہ تو کسی بھی مشکل مسئلے میں کسی صحابی کی طرف تشریف نہیں لے گئے لیکن لولا کے اقراریوں نے من کنت مولا کے انکاریوں نے جمع قرآن جیسے اہم مسئلے میں حضرت علیؑ کو شریک کیوں نہ کیا؟

۳۔ جن کی شرکت کے لیے آپ کی خواہش ہے ان کو تو خود سارا قرآن یاد نہ تھا اسی لئے تو وہ غیروں کے ذمے لگاتے رہے۔ ایک صاحب تو ۱۲ سال تک سورہ

بقرہ نہ یاد کر سکے وہ جمع قرآن میں کیا راہنمائی فرماتے۔ درمنثور جلد ۱ ص۲۱ سطر ۲۴

اور ایک صاحب کو ساری زندگی فاکہۃ و ابا کا مطلب نہ آیا۔ اتقان ص۱۱۵ جلد ۱

مستدرک ص۵۱۴ جلد ۲ — تاریخ بغداد ص۴۶۸ جلد ۱۱

تفسیر کشاف ص۲۵۳ جلد ۳ — ریاض النضرہ ص۴۹ جلد ۲

سیرت عمر از جوزی ص۱۲۰ — تفسیر ابن کثیر ص۴۷۳ جلد ۴

تفسیر خازن ص۳۷۴ جلد ۴ — درمنثور جلد ۶ ص۳۱۷

کنز العمال ص۲۲۷ جلد ۱ — تفسیر ابو السعود ص۳۴۹ جلد ۸

فتح الباری ص۲۳ جلد ۱۳

اور ایک صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ سے سارے لوگ زیادہ فقیہ ہیں اور ایک صاحب نے ایک ایسی بے قصور عورت کو رجم کرا دیا جس نے چھ ماہ کا بچہ جنا تھا۔

۴۔ پہلے ثابت کر دیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنے مصحف میں متن قرآن کے

۱؎ کشاف جلد ۱ ص۳۵۷۔ قسطلانی شرح بخاری جلد ۸ ص۵۸۔ کشف الغمہ جلد ۱ ص۶۹ نسفی ص۳۵۳۔ بیہقی ص۲۳۳ جلد ۷۔ المستدرک جلد ۲ ص۱۶۷۔ تاریخ بغداد جلد ۳ ص۲۵۷۔ البدایہ جلد ۷ ص۸۱۔ اصابہ ص۹۲۰ جلد ۴۔ درمنثور جلد ۲ ص۱۳۳ سطر ۱۷۔ اربعین رازی ص۴۶۷ سطر ۴۔ شرح حدیدی ص۶۱ جلد ۱ سطر ۵۔ کنز العمال جلد ۸ ص۲۹۵۔ ازالۃ الخفا ص۱۵۹ تفسیر کبیر جلد ۴ ص۲۵۳۔ الریاض النضرہ جلد ۲ ص۵۶۔ فتوحات اسلامیہ ص۴۰۸۔ نور الابصار ص۶۵ خازن جلد ۱ ص۳۵۳۔ ابن ماجہ ص۵۸۴۔ تفسیر قرطبی جلد ۵ ص۹۹۔ تفسیر نیشاپوری جلد ۱ ص۴۰ تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص۴۶۷۔ مجمع الزوائد جلد ۴ ص۲۸۴۔ فتح القدیر جلد ۱ ص۴۰۔

ساتھ تفسیری نوٹ بھی دیئے ہوئے تھے اور آئندہ ثابت کر دیا جائے گا۔ کہ ان میں کافروں۔ منافقوں اور مرتدوں کے نام بھی تھے۔ لہذا اگر حضرت علیؑ کے سوا اور بھی ساتھ ہوتے تو وہ ایسے مقام پر الجھن کا باعث بنتے کہ فلاں کا نام مقام مذمت پر نہ آئے۔ فلاں کا ذکر نامناسب مقام پر نہ ہو۔ ایسی مشکل سے نجات پانے کے لئے حلال مشکلات نے کسی اور کو شریک نہ فرمایا۔

۵۔ قرآن کا فلسفہ ہے کہ ایک سے زائد جب بھی کسی کام میں شریک ہوں گے تو فساد و اختلاف ہوگا۔ اور جب فساد و اختلاف ہو تو چیز کا وجود میں آنا مشکل ہے۔ لہذا حضرت علیؑ نے کسی اور کو شریک ہی نہیں فرمایا ہے۔

فلسفہ کا اصول ہے کہ دوسرے کی تب ضرورت پڑتی ہے جب پہلا ناکافی ہو تو جب حضرت علیؑ جمع قرآن کے لئے کافی تھے تو حسبنا کتاب اللہ کے قاریوں کی ضرورت کیا تھی۔ افسوس قرآن کو کافی کہنے والے قرآن جمع کرنے میں غیروں کے محتاج تھے۔

اعتراض نمبر ۳۰

شیعہ کی کتاب احتجاج طبرسی میں حضرت ابو ذر غفاری سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم نے انتقال فرمایا تو حضرت علیؑ نے رسالتمآب کی وصیت کے مطابق قرآن مجید جمع کیا اور مہاجرین و انصار کے سامنے پیش کیا۔ جب حضرت ابوبکر نے اسے کھولا تو پہلے صفحے پر اسے قوم کے عیوب نظر آئے۔ حضرت عمر نے غصے میں کہا کہ یا علیؑ اسے لے جاؤ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں تو حضرت

علیؑ نے اسے واپس لے لیا اور چلے آئے۔

زید بن ثابت جو قرآن کے قاری تھے اسے بلایا گیا حضرت عمر نے اس سے کہا کہ حضرت علی ہمارے پاس قرآن لائے تھے اور اس میں مہاجرین و انصار کے عیوب واضح تھے ہمارا یہ خیال ہے کہ تم ہمارے لئے قرآن جمع کرو اور اس سے مہاجرین و انصار کے جتنے عیوب و نقائص واضح ہیں انہیں نکال دو۔ زید نے اسے منظور کر لیا اور کہا کہ تمہارے کہنے کے مطابق اگر میں نے جمع کر لیا اور پھر حضرت علیؑ نے اپنا قرآن ظاہر کر دیا تو تمہارا یہ سارا منصوبہ خاک میں مل جائے گا۔ خلیفہ ثانی نے کہا پھر کیا کریں۔ تو زید نے کہا کہ آپ بہتر جانتے ہیں تو عمر نے کہا کہ علیؑ کے قتل کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو انہوں نے خالد بن ولید کے ذمے یہ کام لگایا لیکن وہ اس پر قادر نہ ہو سکا۔

جب خلیفہ ثانی تخت نشین ہوئے تو حضرت علیؑ سے کہا کہ وہ قرآن مجید لاؤ تاکہ اس کی اصلاح کی جائے۔ جب آپ ابوبکر کے پاس لائے تھے تو ہمارے پاس بھی لائیں تاکہ ہم اس پر اتفاق کر لیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا یہ نہیں ہو گا، میں تو حضرت ابوبکر کے پاس صرف حجت تمام کرنے کے لئے لایا تھا تاکہ قیامت کے دن تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں اس کا علم نہ تھا۔ اور یہ نہ کہہ سکو گے کہ آپ ہمارے پاس وہ قرآن نہیں لائے تھے۔

حضرت نے فرمایا کہ قرآن میرے پاس ہے اسے پاک لوگ ہی مس کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اس کے ظہور کا وقت کب ہو گا۔ حضرت نے فرمایا ہاں جب قائم ظہور کرے گا۔ تو اسی قرآن کے مطابق لوگ عمل کریں گے۔

استدلالات

جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر الشیعہ والسنہ کے صفحہ ۳۵ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۷ اور جلاء الافہام کے اعتراض نمبر ۸۶ میں مذکورہ عبارت سے مندرجہ ذیل استدلالات قائم فرماتے ہیں اور ان کے علاوہ حافظ مہر محمد میانوالوی شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات کے صفحہ ۲۸ پر جناب قاضی مظہر حسین صاحب تجلیات صداقت پر ایک جائزہ کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۳۱

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علیؑ کے قرآن میں مہاجرین و انصار کے عیوب تھے لیکن موجودہ قرآن میں نہیں۔

اعتراض نمبر ۳۲

جب حضرت عمر نے قرآن مانگا تھا تو حضرت علی پر واجب تھا کہ وہ اپنا قرآن دے دیتے۔

اعتراض نمبر ۳۳

اعتراض نمبر 34 صفحہ 415 پر ہے

شیعہ کا موجودہ قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا قرآن تو امام مہدی کے پاس ہے۔

جوابات

۱۔ مذکورہ روایت کے تحریر کرنے سے اہل سنت کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوا ہے۔ کیونکہ اس روایت نے واضح کر دیا کہ صاحبان اقتدار اور حضرت علی علیہ السلام کتنے شیر و شکر تھے۔ قتل کی دھمکیاں اور دوستی کے دعوے

نہ جانے یہ کس بے انصاف قوم کا نصب العین ہے۔

آخر دنیا کو کیا ہو گیا ہے دیکھنے والی آنکھیں نہیں یا سوچنے والے اذہان نہیں یا مطہر قلوب نہیں یا مقدس عقول نہیں۔ کاش کہ امت مسلمہ کچھ سوچتی اور ثقلین کی کما حقہ معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتی۔

آپ نے سابقہ صفحات میں ملاحظہ فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ نے آیات کے ساتھ تفسیری نوٹ تحریر فرمائے ہوئے تھے جس میں ذکر خیر کے مقام پر نیک لوگوں کے اور ذکر شر کے مقام پہ مجرم۔ مرتد۔ منافق۔ خارجی اور فاسقوں کے نام بالوضاحت موجود تھے۔ لیکن جب اصحاب نے حضرت علیؑ کے مرتبہ قرآن کو دیکھا تو اس میں اپنی قوم کی مذمت دیکھی جو آیات میں اشارۃً اور تفسیر میں بالوضاحت تھی۔ یہ ایسی بات تھی کہ جس کی وجہ سے پہلے مہربانوں نے حضرت علیؑ کا قرآن قبول نہ کیا پھر سوچا کہ اگر قرآن ان کے پاس رہ جائے تو پھر بھی وہ ریکارڈ رہے گا۔ لہذا اسے حاصل کر کے ختم ہی کر دیں۔ لیکن صاحبان اقتدار کی یہ فطانت وسیاست اور ذہانت علم لدنی کے مالک کے سامنے کارگر نہ ہوئی۔

۲۔ حضرت عمر کی یہی پالیسی رہی کہ صرف آیات جمع ہوں تفسیر نہ ہو اور اس کے لئے انہوں نے سرکاری حکم بھی نافذ فرمایا جردوا القرآن ولا تفسروھا یعنی صرف قرآن لکھو تفسیر نہ لکھو۔

معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ راشد یا ان کی قوم کو تفسیر لکھنے سے خطرہ لاحق ہوتا تھا۔ اور یہ خوف طاری تھا جس طرح حضرت علیؑ نے تفسیری نوٹ تحریر

فرما کر سارا حال واضح کردیا ہے کوئی اور نہ کرے ۔

سنن دارمی ص۵۵ جلد ۱ — سنن ابن ماجہ ص۱۶ جلد ۱

مستدرک ص۱۰۲ جلد ۱ — تذکرۃ الحفاظ ص۳۰ جلد ۱

ازالۃ الخفاء ص۹

چرخ کوکب یہ سلیقہ ہے دل آزاری میں
ہے کوئی اور بھی اس پردۂ زنگاری میں

اور حضرت عمر نے صبیغ کو اس لئے کوڑوں کی سزا دی کہ وہ قرآن کی تفسیر لوگوں سے پوچھا کرتا تھا۔

سنن دارمی ص۵۴ جلد ۱ — اتقان ص۵ جلد ۲

کنز العمال ص۲۲۸ جلد ۱ — درمنثور جلد ۶ ص۱۱۱

فتح الباری ص۱۸۰ جلد ۸ — فتوحات اسلامیہ ص۴۴۵ جلد ۲

ازالۃ الخفاء ص۸۲ مقصد دوم

۳ ۔ اس روایت نے یہ حقیقت بھی واضح کردی کہ حضرت علیؑ کے تفسیری نوٹوں سے حضرت عمر کو اتنا خوف تھا کہ اگر مولا علیؑ ظاہر کردیں گے تو قتل سے بھی باز نہیں رہا جائے گا۔ یعنی اسلام کے خادم اکبر کا قتل منظور ہے۔ لیکن ان تفسیری نوٹوں کا اظہار قبول نہیں۔ سمجھ نہیں آتی بعض اتنے مشتاق تھے کہ حضرت علیؑ کے مصحف ایسا قرآن تو جن وانس بھی مل کر نہیں جمع کرسکتے اور ایک صاحب فرماتے ہیں کہ اس میں علم کثیر تھا۔ حضرت علی کا صرف یہی تصور تھا کہ آپ نے مجرموں کے چہروں سے نقاب کشائی فرما کر ان کے اصلی

خدوخال پیش کر دیئے تھے جس سے قلیل تعداد کو نقصان پہنچتا لیکن قیامت

تک کے لئے کئی ایک مسائل کا حل ہو جاتا۔ لیکن صاحبان اقتدار نے

سیاست و فطانت سے کام لیتے ہوئے اپنی پارٹی کو تو بچا لیا لیکن قیامت

تک کے مسلمانوں کو ایک قیمتی و گرانقدر خزانے سے محروم کر دیا۔

باین عقل و دانش بباید گریست

یہ درست ہے کہ ہمیں اسمار کی فہرست نہ مل سکی البتہ قرآن میں اشارے

تو اب بھی موجود ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیے تفسیر درمنثور جلد ۲ ص ۲۰۸ سطر ۲۳

طبع بیروت۔

قال عمر رضی اللہ عنہ ما فرغ من تنزیل براۃ حتی ظننا

انہ لم یبق منا احد الا سینزل فیہ و کانت تسمی الفاضحۃ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورہ برأت نازل

ہوئی تو ہم نے گمان کیا کہ ہم صحابہ میں سے کوئی ایسا باقی نہ رہے گا۔

جس کے متعلق کوئی نہ کوئی فضیحت نہ نازل ہوئی ہو۔ اسی لئے

اس سورے کو فاضحہ کہتے ہیں۔

اس روایت میں تو خود حضرت عمر بن خطاب نے تسلیم کیا کہ اصحاب کی

مذمت کے لئے اگر کوئی آیت نہ بھی ہو تو سورت برأت ہی کافی ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سورہ برأت سورہ توبہ ہے یا سورہ

فضاحت۔ اس سورت میں برابر فضیحت اترتی رہی بعض لوگ ایسے

بھی ہیں کہ ان کو گمان ہوا کہ یہ سورت کسی کو بھی نہیں چھوڑے گی۔

بخاری کتاب التفسیر سورۃ الحشر

عن ابن عباس قال ما انزل یا ایها الذین آمنوا الا علی امیرها و شریفها ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما ذکر علیاً الا بخیر۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جس آیت میں بھی یا ایہا الذین آمنوا کے لفظ ہیں اس کے امیر اور سردار حضرت علیؑ ہیں اور خدا نے اصحاب محمد پر عتاب فرمایا ہے۔ اور حضرت علی کا جب بھی ذکر کیا ہے اچھائی کے ساتھ کیا ہے۔

۱۔ ابونعیم اصفہانی	حلیۃ الاولیاء جلد ۱ ص ۶۴ سطر ۹	دار الکتب العربی	بیروت
۲۔ نور الدین ہیثمی	مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۸۹ سطر ۱	//	//
۳۔ خطیب بغدادی	تاریخ بغداد ص ۱۲۳ سطر ۱۲ جلد ۳		قاہرہ
۴۔ جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص ۱۲ سطر آخر	مجتبائی	دہلی
۵۔ علی المتقی الہندی	کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۳ ب ۲۵۳۸/۵۹۹۰	دائرۃ المعارف	حیدرآباد
۶۔ //	منتخب کنز جلد ۵ ص ۳۸ سطر ۲۵	المیمنہ	قاہرہ
۷۔ محب الدین طبری	ذخائر العقبیٰ ص ۸۹ سطر ۹	القدسی	//
۸۔ //	ریاض النضرہ جلد ۲ ص ۲۰۷ سطر ۱۴	حسینیہ	//
۹۔ محمد بن طلحہ	مطالب السئول جلد ۲ ص ۲۳ سطر ۱۶	جعفری	لکھنؤ
۱۰۔ عبدالرؤف مناوی	فیض القدیر جلد ۴ ص ۱۲ سطر ۱۱	مصطفیٰ محمد	مصر
۱۱۔ ابن جوزی	تذکرۃ الخواص ص ۱۶ سطر ۱۳	حیدریہ	نجف
۱۲۔ حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص ۳۵۱ سطر ۱		

١٣۔	خواندمیر	حبیب السیر جزو اوّل جلد دوم ص۸ سطر ۱۵		نولکشور
١٤۔	شبلنجی مومن	نورالابصار ص۶۹ سطر ۲ ص۷۳ سطر ۵	عبدالواحد	قاہرہ
١٥۔	محمد بن صبان	اسعاف الراغبین ص۱۳۵ سطر ۲۹	"	"
١٦۔	ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۷ سطر ۲۹	مکتبۃ القاہرہ	"
١٧۔	حسکانی	شواہد التنزیل ص۲۱ جلد ۱		بیروت
١٨۔	ابن عساکر	تاریخ دمشق جلد ۲ ص۴۲۸		"
١٩۔	نجم الدین شافعی	منال الطالب ص۹۱		دمشق
٢٠۔	خطیب خوارزمی	المناقب ص۱۷۹		تبریز
٢١۔	فخرالدین رازی	نہایۃ العقول ص۱۹۶		قاہرہ
٢٢۔	محمد مبین	وسیلۃ النجاۃ ص۱۶۶	گلشن فیض	لکھنؤ
٢٣۔	گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص۵۴		نجف
٢٤۔	محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۱۹ سطر ۱۱	امامیہ	لاہور
٢٥۔	عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۵۹	رضویہ	"
٢٦۔	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۱۰۳ سطر ۹		بمبئی

حضرت علیؑ نے قرآن کیوں نہ دیا؟

حضرت علیؑ نے مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر قرآن نہ دیا ہوگا۔

١۔ حضرت علیؑ نے خود وضاحت فرما دی کہ میں حجت پورا کرنے کی خاطر اپنے مرتبہ قرآن کو خلیفۂ اوّل کے دربار میں لایا تھا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔

٢۔ روایت کے پڑھنے سے احساس ہوتا ہے کہ حضرت عمر اس قرآن کو

حاصل کر کے مفقود کرنا چاہتے تھے جس طرح حضرت عثمان نے ایک جیسے
صحائف کے علاوہ سبھی جلوا دیئے ۔

۳- خلیفہ ثانی کو خوف تھا کہ حضرت علی کا قرآن ظاہر ہو کر کہیں ہمارے
عیوب نہ ظاہر کر دے جس کے جواب کے لئے انہوں نے قتل علیؑ کا
منصوبہ بھی بنا لیا تھا لہذا حضرت علیؑ انہیں یہ خزانہ کیسے دیتے ۔

۴- اگر یہ کہا جائے کہ حضرت عمر تفسیر حواشی کا اخراج کر کے متن کو شائع
کرنا چاہتے تھے ۔ لیکن اس سے بھی یہ نکتہ باور ہوتا ہے کہ آخر تفسیر
کے اتنے خزانے کو نکالنے سے صاحبان اقتدار کو فائدہ کیا ہوتا تھا
اور رہنے سے نقصان کیا ہوتا تھا۔ آخر کیا مجبوری تھی کہ اتنے خزانے
سے جان بوجھ کر محروم کر دیا جائے ۔ حضرت علیؑ کے قرآن میں انفرادیت
تو دو چیزوں کی تھی ایک یہ کہ اس کی ترتیب نزولی تھی ۔ دوسری یہ کہ اس میں
تفسیری حواشی تھے ۔ لہذا ان دونوں چیزوں کو ختم کر دیا جاتا اور متن جاری
کر دیا جاتا تو وہ تو دوسرے بھی کر سکتے تھے ۔ دراصل سیاست یہی تھی
کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ قرآن حاصل کر کے ختم کر دیا جائے تاکہ خاص
لوگوں کے عیوب پردے میں رہ جائیں ۔

۵- رہا یہ کہ شیعیان حیدر کرار کا قرآن امام مہدی کے پاس ہے موجودہ قرآن
سے ان کا کوئی تعلق نہیں ۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کیونکہ ہمارے آئمہ
نے موجودہ قرآن کو کامل و اکمل اور ہادی گردانا ہے اور ہمیں حکم فرمایا کہ
ہم اس کے لفظ لفظ پر عمل کریں ۔ لیکن جناب کے کسی امام و خلیفہ نے

جناب کے قرآن کو کامل واکمل نہیں فرمایا چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

قرآن نوے پارے کا

۱۔ ہمارے مہربان فرماتے ہیں کہ موجودہ قرآن سے شیعان حیدر کرار کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ ان کے آئمہ کے نزدیک یہ قرآن ناقص وزائد ہے۔

ص۱۱۱ سے لے کر ص۱۳۰ تک آئمہ کے اقوال سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ آئمہ کے فرمان کے مطابق موجودہ قرآن کامل واکمل ہے اور ص۱۸۸ سے لیکر ص۱۹۸ تک ثابت کر دیا ہے کہ حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن جو امام مہدی کے پاس ہے وہ موجودہ قرآن سے متن کے لحاظ سے کم تھا نہ زائد۔ بس اس میں تفسیری حواشے تھے اور ترتیب نزول کے عین مطابق تھی۔

باقی اعتراضات کا جواب دینے سے پہلے ذرا ان کے گھر کی خبر لینی چاہیئے کہ یہی تحریف کا الزام دینے والوں کے قائدین موجودہ قرآن کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے مذہب اہل سنت کے ہیرو حضرت عمر بن خطاب کا فرمان ملاحظہ فرمائیے۔ جن کی سعی و کاوش سے اسلام کی تاریخ میں اہم انقلاب آیا۔ کسی کے گھر آباد ہوئے تو کسی کے برباد کسی کو تخت ملا تو کسی کو زہر و تلوار

اخراج طبرانی عن عمر بن خطاب مرفوعاً القرآن الف الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف

اتقان مصطفیٰ البابی الحلبی مصر جلد ۱ ص۲۰ سطر ۱

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ قرآن کے حروف دس لاکھ ستائیس ہزار ہیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب کے نزدیک کل حروف دس لاکھ ستائیس ہزار ہیں اور عبداللہ بن عباس کے نزدیک موجودہ قرآن کے حروف کی تعداد صرف تین لاکھ چھبیس ہزار چھ سو اکتیس ہے یعنی ان کے نزدیک سات لاکھ تین سو اہتر حروف موجودہ قرآن سے غائب ہیں یعنی دو حصے غائب ایک حصہ حاضر تو جب ایک حصہ کے تیس پارے بنے تو تین حصوں کے نوے پارے ہوئے۔

تو جب تک باقی ساٹھ پارے نہ ملیں میرے بھائیوں کا قرآن مکمل نہیں اور جب تک قرآن مکمل نہ ہو ختم شریف نہ ہوگا۔ اور جب تک قرآن کا ختم پورا نہ ہو تراویح کی نماز ناقص ہوگی۔

اور جو سیدھے سادھے دوست قرآن کے ختم ہونے کی خوشی میں ملاؤں کو مٹھائیاں زردہ وغیرہ دیتے ہیں وہ ضائع کیونکہ قرآن تو مکمل نہیں۔ لہذا جب تک نوے پارے کا قرآن نہ ہو دوستوں میں سے کوئی بھی مکمل قرآن کہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

بیٹے کی گواہی بھی پڑھیئے

۲۔ خلیفہ ثانی کے بعد ان کے فرزند ارجمند اور مذہب اہل سنت کے عظیم راوی کا بیان ذی عرفان بھی ملاحظہ فرمائیے۔

عن عبداللہ بن عمر قال لا تقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدریہ ما کلہ قد ذھب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت منہ ما ظھر : اتقان جلد ۲ ص۲۵ سطر ۴ درمنثور جلد ۱ ص۱۰۶

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ تم میں سے کوئی بھی یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں نے پورا قرآن حاصل کر لیا ہے۔ کیونکہ اسے کیا معلوم کہ کل قرآن کتنا تھا قرآن کا

زیادہ حصہ تو جاتا رہا البتہ یہ کہنا چاہیئے کہ میں نے اس قدر حاصل کر لیا ہے جتنا ظاہر ہے اور موجود ہے "

حضرت عبداللہ بن عمر نے تو فیصلہ فرما دیا کہ موجودہ قرآن کو جو بھی مکمل قرآن کہے وہ جھوٹا ہے ۔ ہمارے امام تو موجودہ قرآن کو کامل فرما رہے ہیں اور تمہارے راہنما اسے ناقص کہہ رہے ہیں اب فیصلہ کرو کہ ایمان کس کا نہیں ۔

حضرت عبداللہ بن عمر کے بیان کے بعد کسی کو بھی حافظ قرآن ہونے کا دعویٰ نہیں کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ جب قرآن ہی ناقص ہے تو حافظ کیسے پورے ۔ دین کیسے کامل ۔

بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی

اعتراض ۳۳

اس روایت میں ذہب کے معنی منسوخ ہونے کے ہیں

جواب

ذہاب کے معنی کسی بھی لغت میں منسوخ ہونے کے نہیں اگر علماء اہل سنت کسی لغت میں ذہب کے معنی منسوخ ہونے کے دکھا دیں تو انعام حاصل کریں ۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

ذہاب کے معنی لغت میں رفتن اور گزشتن کے ہیں اگر ان کے فرمان کے مطابق ذہاب کے معنی منسوخ ہونے کے کیے جائیں تو روایت تحریک جمع قرآن میں حضرت عمر کے اس جملے فیذہب کثیر من القرآن کا کیا ترجمہ کرو گے کیونکہ یہ جملہ حضرت عمر نے شہداء یمامہ کے شہید ہونے کے بعد فرمایا اگر ذہاب کے معنی نسخ کرو گے تو مطلب یہ ہوگا کہ شہداء یمامہ کی وجہ سے کافی قرآن منسوخ ہو گیا ۔ ظاہر ہے کہ یہ ترجمہ صحیح نہ ہوگا ۔ کیونکہ

منسوخ آیات کا زمانہ تو حضور اکرم کے بعد ختم ہوگیا تھا تو لامحالہ یہی ترجمہ کرنا پڑیگا کہ شہدائے یمامہ کی وجہ سے کافی قرآن ضائع ہوگیا۔

اب ذرا حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت کو دوبارہ ملاحظہ فرماتے ہوئے سوچیئے کہ اگر ضائع ہونے والی آیات منسوخ تھیں تو ان کے جانے سے کلیت قرآن تو ختم نہیں ہوئی۔ لیکن حضرت عبداللہ کے فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ جو کچھ ضائع ہوا وہ اصل قرآن تھا۔ اور موجودہ سے بہت زیادہ تھا۔

اگر منسوخ کے نہ ہونے سے قرآن کامل نہیں رہتا تو اس کے مجرم سبھی مسلمان ہیں کیونکہ تمام کا عقیدہ ہے کہ کافی ایسی آیات قرآن سے نکال دی گئی ہیں جن کا عمل ختم ہوگیا۔ جن کا حکم منسوخ ہوگیا۔ لیکن عبداللہ بن عمر منسوخات کی طرف اشارہ نہیں فرما رہے۔ بلکہ یہ وضاحت فرما رہے ہیں کہ جو کچھ بھی ضائع ہوا ہے اس سے قرآن ناقص ہوگیا ہے۔ اب کوئی بھی موجودہ قرآن کو مکمل نہ کہے۔

سورتوں کی کمی

۳۔ مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ قرآن مکمل نہیں ہے ہمارے نزدیک نہیں بلکہ میرے دوستوں کے نزدیک کامل نہیں۔ اب ذرا سوروں اور آیات کے متعلق قائدین اہل سنت کے عقائد ملاحظہ فرمائیے۔

۴۔ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ والمعوذتین من القرآن۔ تفسیر کبیر ص۱۶۹ سطر ۱ مصر، الاتقان جلد ا ص۷۹ سطر ا ص۶۵ سطر ۱

ترجمہ: ابن مسعود کے نزدیک سورۃ فاتحہ سورہ والفلق سورہ والناس قرآن نہیں۔

۵۔ قلت واسقاطه الفاتحة من مصحفه اخرجه ابو عبید
بسند صحیح۔ اتقان جلد ۱ ص۸۰ سطر ۱۱

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ابن مسعود کا اپنے مصحف سے سورہ فاتحہ کا
ساقط کرنا ابو عبید نے بسند صحیح روایت کیا ہے۔

۶۔ عن ابن عباس و ابن مسعود انه کان یحک المعوذتین من المصحف
ویقول لا تخلطوا القرآن بما لیس منه انهما لیستا من کتاب الله۔
درمنثور جلد ۶ ص۴۱۶ سطر ۱، روح المعانی جلد ۳۰ ص۲۷۹ سطر ۷
ابن کثیر جلد ۴ ص۵۷۱ سطر ۹، اتقان جلد ۱ ص۷۹ سطر ۳۰-۳۲

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ ابن مسعود سورہ فلق و ناس کو
مصحف سے مٹا دیتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ قرآن و غیر قرآن کو مخلوط
نہ کرو کیونکہ یہ دونوں سورتیں قرآن نہیں۔

۷۔ قال ابن حجر فی شرح البخاری قد صح عن ابن مسعود انکار ذالک
فاخرج احمد و ابن حبان عنه انه کان لا یکتب المعوذتین
فی مصحفه۔ روح المعانی جلد ۳۰ ص۲۷۹ سطر ۱۱، درمنثور جلد ۶ ص۴۱۶ سطر ۲
اتقان جلد ۱ ص۷۹ سطر ۲۷

ترجمہ: ابن حجر نے شرح بخاری یعنی فتح الباری میں تحریر کیا ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مسعود سے معوذتین کے قرآن نہ ہونے کی تمام روایات صحیح ہیں
احمد اور ابن حبان ابن مسعود کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ معوذتین کو اپنے
قرآن میں نہیں لکھتے تھے۔

نہ ابتدا پر ایمان نہ انتہا پر

۸۔ قرآن مجید سورۂ فاتحہ سے شروع ہوتا ہے اور والناس پر ختم ہوتا ہے لیکن آپ نے مذکورہ روایات سے ملاحظہ فرمایا کہ اہل سنت کے نزدیک نہ سورہ فاتحہ قرآن ہے۔ اور نہ سورہ فلق والناس اور بدقسمتی سے ان سب پر ایمان نہیں نہ جانے درمیان والے قرآن پر کتنا ایمان ہے۔ گھبرائیے نہیں ابھی معلوم ہو جائے گا۔

۹۔ دو سورتیں گم ہو گئیں

سیوطی کی الاتقان کی جلد اول ص۶۵ سطر ۱۵ پہ ہے کہ عبد اللہ بن زریر الغافقی سے روایت ہے اس نے کہا کہ مجھے عبد الملک بن مروان نے کہا تو سے جانا کہ تجھے حضرت علیؑ کی محبت سے کیا فائدہ ہوا میں نے اسے کہا اللہ کی قسم میں نے قرآن شریف یاد کیا تیرے باپ اور دادا کے پڑھنے سے پہلے اور مجھے حضرت علیؑ نے دو سورتیں بھی سکھائیں جو انہیں حضور نے پڑھائی تھیں اور انہیں نہ تو نے پڑھا نہ تیرے باپ اور دادا نے اور وہ کیا تھیں اللھم انا نستعینک الخ

اب علماء اہل سنت ہی وضاحت فرمائیں کہ یہ دونوں سورتیں کہاں ہیں موجودہ قرآن میں تو نہیں۔

۱۰۔ سورۂ حفد و خلع کہاں

ابی بن کعب قاری قرآن کو کون نہیں جانتا۔ جو قرآن کے سات قاریوں میں سے تھے۔ اور جنہیں عمر بن خطاب نے نماز تراویح کی امامت کے لئے منتخب

فرمایا تھا۔ ان کے متعلق ہے۔

۱۱۔ کتب فی آخرہ سورتی الحمد والخلع (اتقان جلد ۱ ص۶۵ سطر ۱۱)

ترجمہ: انہوں نے مصحف کے آخر میں سورہ خلع وحفد تحریر کیں۔

ص۲۶۵ پر ابی بن کعب کے مصحف کی جو ترتیب نقل کی گئی ہے اس میں بھی یہ سورتیں موجود ہیں تو معلوم ہوا کہ قرآن کے قاری کے نزدیک موجودہ قرآن میں دو سورتیں نہیں۔ اب علماء اہلسنت کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ ابی بن کعب سچے ہیں یا آپ۔

۱۲۔ سورہ نورین بھی غائب

دبستان المذاہب مصنفہ مرزا محسن کشمیری مطبوعہ بمبئی ص۲۲ سطر ۷ پر ہے۔

قرآن میں نورین کے نام سے ایک مشہور سورہ تھا اور غالباً نورین سے مراد حضرت محمدؐ اور حضرت علیؑ ہیں۔ (بحوالہ تحریف القرآن)

یہ سورہ بھی موجودہ قرآن میں نہیں۔

۱۳۔ سورہ برات ایسی سورت غائب

عن ابی موسیٰ الاشعری قال نزلت سورۃ نحو براۃ ثم رفعت وحفظ منها ان اللہ سیؤید ھٰذا الدین باقوام لا خلاق لھم ولو ان لابن آدم وادیین من مال۔ (اتقان جلد ۲ ص۲۵ سطر ۲۵)

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ سورہ برأت کی مثل ایک سورہ نازل ہوا اور پھر وہ اٹھا لیا گیا اور اس میں سے یہ دونوں آیات محفوظ رہ گئیں وہ آیات یہ ہیں ان اللہ سیؤید ھٰذا الدین الخ

لفظ حفظ منہا دلالت کرتا ہے کہ یہ سورت منسوخ نہیں بلکہ ضائع ہوئی ہے اگر یہ سورت منسوخ ہوتی تو راوی ان کے بھول جانے یا رفع ہو جانے پر افسوس نہ فرماتے کیونکہ منسوخ آیات کا افسوس کرنا آئین خداوندی کا انکار کرنا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا جب کوئی آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا بھلاتے ہیں تو ہم اس سے بہتر یا اس جیسی آیت لاتے ہیں ۔ اس فرمان کے بعد ایک منسوخ سورت کے چلے جانے کے بعد افسوس کرنا بے محل ہے ۔ ہاں اگر افسوس مسلم ہے تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اہل سنت کے نزدیک یہ سورت بھی ضائع ہو گئی ۔

ویسے ہر منسوخ کے لئے ناسخ کا ہونا ضروری ہے اگر یہ سورت منسوخ ہے تو ان ناسخ آیات کی نشاندہی کی جائے جنہوں نے اسے منسوخ کیا ہے

۱۴۔ آیات کی کمی و زیادتی

عن ابن عباس قال جمیع آی القرآن ستۃ آلاف آیۃ وستمائۃ آیۃ وست عشر آیۃ ۔ (اتقان جلد ۱ ص۶۷ سطر ۵)

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن کی تمام آیات چھ ہزار چھ سو سولہ ہیں۔

اتقان کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن میں ساٹھ آیات زائد ہیں کیونکہ موجودہ قرآن کی آیات چھ ہزار چھ سو چھپاسٹھ ہیں۔

۱۵۔ قال الدانی اجمعوا علی ان عدد آیات القرآن ستۃ آلاف آیۃ ثم اختلفوا فیما زاد و ذالک فمنہم من لم یزد و منہم من

قال ومائتا آیة واربع آیات وقیل واربع عشرة وقیل تسع

عشرة وقیل وخمس وعشرون وقیل وست وثلاثون۔

(اتقان جلد ۱ ص۶۷ سطر ۱)

ترجمہ: دانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی چھ ہزار آیات ہونے پر تو اجماع ہے .... لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کیا چھ ہزار سے کچھ زائد بھی آیات ہیں یا نہیں؟ بعض نے تو کہا ہے کہ نہیں ہیں لیکن بعض زیادتی کے قائل ہیں بعض نے کہا ہے کہ چھ ہزار دوسو چار ہیں بعض نے کہا ہے چھ ہزار دوسو چودہ آیات ہیں بعض نے کہا ہے کہ چھ ہزار دوسو انتیس بعض نے کہا کہ چھ ہزار دوسو چھتیس ہیں۔

ان دونوں روایات سے معلوم ہوگیا ہے کہ موجودہ قرآن میں یا تو پچاس آیات یا چارسو باسٹھ یا چارسو بادن یا چارسو سنتالیس یا چارسو اکتالیس یا چارسو اکتالیس یا چارسو تیس یا چھ سو چھیاسٹھ آیات زائد ہیں۔

۱۶۔ سورۂ احزاب میں کمی آیات

عن عائشة قالت کانت سورة الاحزاب تقرأ فی زمان النبی صلعم مائتی آیة فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منها الا علی ماهو الآن

درمنثور جلد ۵ ص۱۸۰ سطر ۲۲ بیروت، اتقان جلد ۲ ص۲۵ سطر ۵

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم کے زمانہ میں سورۂ احزاب کی دوسو آیات پڑھی جاتی تھیں پس جب عثمان نے مصاحف کو جمع کیا تو ہم نے یہی کچھ پایا جو کہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

ام المومنین کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورہ احزاب کی دو سو آیات ثابت ہوئیں جبکہ موجودہ قرآن میں سورہ احزاب کی صرف تہتر ۷۳ آیات ہیں۔

اعتراض ۳۴

جو آیات اب نہیں ہیں وہ منسوخ تھیں۔

جواب

ایسی باتوں سے بات نہ بنے گی کیونکہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ یہ آیات حضرت عثمان کے زمانے تک پڑھی جاتی رہیں۔ اگر یہ آیات منسوخ ہوتیں تو رسول خدا کے زمانے میں ہی ان کی تلاوت ممنوع ہو جاتی کیونکہ رسول اکرم کے بعد نسخ کی طاقت کسی کو بھی حاصل نہیں۔

۱۷۔ عن حذیفۃ قال قال لی عمر بن خطاب کم تعدون سورۃ الاحزاب قلت ثنتین او ثلاثا و سبعین قال ان کانت لتقارب سورۃ البقرۃ وان کان فیھا لآیۃ رجم۔

در منثور جلد ۵ ص ۱۸۰ سطر ۱۰، اتقان جلد ۲ ص ۲۵ سطر ۹

ترجمہ: حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ تم سورہ احزاب کو کتنا شمار کرتے ہو میں نے کہا بہتر آیات یا تہتر آیات انہوں نے فرمایا وہ تو سورہ بقرہ کے برابر تھی اور اس میں آیت رجم بھی تھی۔

۱۸۔ عن عکرمۃ قال کانت سورۃ الاحزاب مثل سورۃ البقرۃ او اطول وکان فیھا آیۃ الرجم۔ (در منثور جلد ۵ ص ۱۸۰ سطر ۱۱

ترجمہ: عکرمہ سے روایت ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کی مثل یا ...
یا اس سے بھی طویل تھی اور اس میں آیت رجم بھی تھی۔
حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عکرمہ کے بیانات سے معلوم ہوا کہ سورہ احزاب یا تو سورہ بقرہ کے برابر تھی یا اس سے بھی زیادہ تھی لیکن اب قرآن مجید میں سورہ احزاب کی ۷۳ آیات اور سورہ بقرہ کی دو سو چھیاسی آیات ہیں اس لحاظ سے موجودہ قرآن میں سورہ احزاب کی ۲۱۳ آیات غائب ہیں۔

سراغ مل گیا

مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ سورہ احزاب کی کافی آیات گم ہو گئیں۔ لیکن علماء اہل سنت منسوخ کہکر جان چھڑا رہے تھے لیکن حضرت حذیفہ نے ان غائب ہونے والی آیات کا کچھ پتہ بتایا ہے۔

۱۹۔ عن حذیفہ قال قرأت سورۃ الاحزاب علی النبی صلعم فنسیت منها سبعین آیۃ ما وجدتها۔ درمنثور جلد ۵ ص ۱۸۰ سطر ۲۱

ترجمہ: حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۂ احزاب حضور اکرم پہ پڑھی تو میں اس سے ستر آیات بھول گیا اس کے بعد وہ آیات پھر نہ ملیں۔

واقعی حضرت حذیفہ صاحب الاسرار ہیں اس قسم کے راز ان کے پاس ہی ملیں گے۔ حضرت حذیفہ نے خوب راز ظاہر کیا کہ وہ ستر آیات بھول گئے اور دوسری آیات کسی اور صاحب نے بھلا دیں ہوں گی۔ پس اسی طرح احزاب کی دو سو تیرہ آیات غائب ہو گئیں۔

اب راز نہیں کوئی راز رہا　　　سب اہل گلستان جان گئے

۲۱۔ سورۂ برأت میں کمی آیات

عن حذیفۃ قال التی تسمون سورۃ التوبۃ ھی سورۃ العذاب واللّٰہ ماترکت احداً الّا نالت منہ ولا تقرؤن منھا ومماکنا نقرأ الا ربعھا۔ (درمنثور جلد ۳ صفحہ ۲۰۸ سطر ۱۶ - ۲۹) اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۶ سطر ۲

ترجمہ: حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ جس سورے کو تم توبہ کے نام سے یاد کرتے ہو وہ درحقیقت سورہ عذاب ہے۔ خدا کی قسم ہم صحابہ میں سے ایک بھی ایسا نہیں چھوڑا جس کے متعلق کوئی نہ کوئی عذاب کی آیت نہ آئی ہو اور تم اس سورۂ توبہ نہیں پڑھتے ہو جو کچھ کہ ہم پڑھا کرتے تھے مگر اس کا چوتھا حصہ۔

حضرت حذیفہ نے ایک اور راز بھی ظاہر کردیا ہے کہ سورہ احزاب کی طرح سورہ برأت کے بھی تین حصے غائب ہیں۔

۲۲۔ سورہ توبہ میں کمی کیوں؟

۔ پہلے صفحہ ۳۶۵ پر حضرت عمر کی روایت تحریر کردی گئی ہے کہ جب سورہ برأت نازل ہوئی تو ہم نے گمان کیا کہ ہم صحابہ میں سے کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس کے متعلق کوئی نہ کوئی فضیحت نہ نازل ہوئی ہو اسی لئے اس سورے کو فاضحہ کہتے ہیں۔ (تفسیر درمنثور جلد صفحہ ۲۰۸ سطر ۲، اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۶ سطر ۲)

۲۳۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن عباس سے سورہ توبہ کی وجہ تسمیہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ یہ توبہ کی سورت ہے یا فضیحت کرنے والی ہے اس سورے میں برابر یہی اترتا رہا بعض لوگ ایسے ہیں یہاں تک کہ لوگوں کو گمان ہوا یہ سورہ

کسی کا ذکر نہیں چھوڑے گا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورہ حشر پارہ نمبر ۲۰ صفحہ ۵)

حضرات ان دونوں روایات سے معلوم ہو گیا کہ سورہ توبہ میں مذمت اصحاب تھی ہو سکتا ہے کہ صاحبان اقتدار نے کچھ آیات عمداً نکال دی ہوں تاکہ مذمت واضح نہ ہو۔ یہ راز بھی دو معتبر راویوں بلکہ اسلام کی دو نامور شخصیتوں نے ظاہر کر دیا۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

۴۴۔ مقتول یمامہ کے ساتھ آیت غائب

عن الحسن ان عمر بن خطاب سال عن آیتہ من کتاب اللّٰہ فقیل کانت مع فلاں وقتل یوم الیمامۃ فقال انا للّٰہ۔

(کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۲۸۰، اتقان جلد ۱ صفحہ ۵۸ سطر ۶)

ترجمہ: حسن کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے ایک آیت کے متعلق پوچھا تو کہا گیا کہ وہ فلاں شخص کے پاس تھی اور وہ جنگ یمامہ میں قتل ہو گیا۔ تو حضرت عمر نے انا للّٰہ پڑھا۔

اب پتہ نہیں کہ حضرت عمر نے آیت کے گم ہونے پر انا للّٰہ پڑھا یا مقتول یمامہ کی وجہ سے۔ لیکن قرینہ کلام بتاتا ہے کہ یہ افسوس آیت کے مفقود ہونے پہ ہے اگر کوئی کہے کہ وہ آیت منسوخ تھی تو ہم عرض کریں گے کہ اگر منسوخ ہوتی تو حضرت عمر تعجب اور افسوس کی خاطر انا للّٰہ نہ پڑھتے۔ ہاں اگر پھر بھی مصر ہیں

تو دلیل پیش کیجئے کیونکہ

دعوی بلا دلیل پسند خرد نہیں

اپنے مقام پر یوں اکڑنا سند نہیں

۲۵۔ رسول اکرم کا آیات بھولنا

عن عائشۃ ان النبی صلعم سمع رجلا یقرأ من اللیل فقال یرحمہ اللہ لقد اذکرنی کذا وکذا آیتہ کنت اسقطتھا من سورۃ کذا وکذا۔ (بخاری باب نسیان القرآن المعلم ترجمہ مسلم ص۸۱ سطر آخر)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ایک شخص سے قرآن سنتے تھے تو رسول خدا نے فرمایا خدا اس پر رحم کرے مجھے اس نے فلاں آیت یاد دلا دی۔ جسے میں مدنی سورت سے چھوڑ دیتا تھا۔

کتب اہل سنت کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ایک آیت کو بھول جاتے اور ایک نا معلوم شخص حضور کو یاد دلاتا تھا اگر اس روایت پر دوستوں کا ایمان ہے تو پھر ایک آیت تو کیا حضور اکرم کی رسالت باطل ہوتی ہے۔

۲۶۔ اس لئے کہ اگر حضور اکرم کے لئے نسیان روا رکھا جائے تو اولاً خدا پر اعتراض ہوگا کہ اس نے بھولنے والے کو نبی کیوں بنایا؟

۲۷۔ اس طرح اہل سنت کے قرآن پر شک ہوگا کیونکہ ان کے عقیدے کے مطابق اگر حضور اکرم ایک آیت بھول سکتے ہیں تو اور بھی بھول سکتے ہیں لہذا قرآن کی کمی لازماً تسلیم کرنا پڑے گی۔

۲۸۔ اہل سنت حضرات نے حضور اکرم کے مقابلے میں ایک صحابی کی فضیلت واضح

کر دی کہ حضور کو آیت یاد نہ رہی اسے یاد رہی تو ان حضرات کی اس دلیل
سے واضح ہوا کہ حضور اکرمؐ قرآن کے یاد رکھنے میں نعوذ باللہ توجہ نہیں
کرتے تھے۔

۲۹۔ میرے بھائیوں کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور کو آیت ایک غیر آدمی
نے یاد دلادی تو کیا یہ شک نہیں ہو سکتا کہ حضور اکرمؐ کئی آیات بھول گئے
ہوں جن کا بتانے والا کوئی نہ ہو۔

۳۰۔ حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اکرمؐ نے فرمایا
کہ اللہ تعالٰے نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ پر قرآن پڑھوں لم یکن
الذین کفروا من اھل الکتاب پس اس یعنی سورہ توبہ میں ان آیات
کے بعد یہ آیات پڑھیں ولوان ابن آدم سال وادیا من مال۔

تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۸ سطر ۹

موجودہ قرآن میں یہ آیات نہیں ہیں۔

۳۱۔ حضرت عمرؓ نے عبدالرحمان بن عوف سے کہا کہ کیا تو نے یہ آیت نہیں پڑھی
ان جاھد کما جاھد تم اول مرۃ ہم اسے نہیں پاتے انہوں نے کہا کہ جس
طرح باقی قرآن گرا دیا گیا اسی طرح یہ آیات بھی گم گئیں۔

درمنثور جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۶ انقان صفحہ ۲۶ سطر ۱۴

۳۲۔ آیت مال کہاں

اتقان جلد ۲ صفحہ ۲۵ سطر ۱۸ اور درمنثور جلد ۶ صفحہ ۳۷۸ پر جلال الدین سیوطی
تحریر فرماتے ہیں۔

ابو لیثی کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ پر جب وحی نازل ہوتی تو ہم ان کے پاس جاکر بیٹھ جاتے تھے۔ حضور اکرمؐ ہمیں وہ یاد کرا دیا کرتے تھے۔ لیثی نے کہا جب سابق ایک روز جب میں حضور اکرمؐ کے پاس گیا تو یہ آیت فرمائی انا انزلنا المال لاقام الصلوٰۃ۔

موجودہ قرآن میں یہ آیت بھی نہیں ہے۔

۳۳۔ **آیۂ رجم بھی غائب**

ہمارے ایمان بالقرآن پر اعتراض کرنے والوں کی کتب سے آیۂ رجم کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

انّ اللّٰہ بعث محمداً صلعم بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان ممّا انزل اللّٰہ آیۃ الرجم فقرانا ھا وعقلنا ھا ووعینا ھا رجم رسول اللّٰہ صلعم ورجمنا بعدہ فاخشٰی ان طال بالناس زمان ان یقول قائل واللّٰہ مانجد آیۃ الرجم فی کتاب اللّٰہ فیضلوا بترک فریضۃ انزل اللّٰہ والرجم فی کتاب اللّٰہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامۃ البینۃ اوکان الحبل اوالاعتراف ثم انا کنا نقرأ فیما نقراء من کتاب اللّٰہ الاخرۃ

بخاری باب رجم الحبلی ص۳۶، مسلم باب حد الزنا ص۱۹۲، ابن ماجہ ص۲۶۵ سطر ۱۷، ترمذی ص۱۴۹ جلد ۱، ابو داؤد ص۱۲۱، درمنثور جلد ۵ ص۱۷۹ سطر آخر، کشف المغطا ص۳۴ ۵ سطر ۳

ترجمہ: تحقیق خدا نے محمد صلعم کو حق کے ساتھ بھیجا اور اس پر کتاب اتاری اور آیۂ رجم اس چیز میں سے تھی کہ جسے خدا نے نازل فرمایا۔ ہم نے اسے پڑھا۔

سمجھا اور یاد رکھا حضور اکرم نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی ان کے بعد سنگسار کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر زمانہ لمبا نہ ہو جائے اور کہنے والا کہے کہ آیۂ رجم قرآن میں نہیں اور گمراہ ہو جائیں بوجہ ایسے فریضے کے ترک کرنے کے جسے خدا نے نازل کیا ہے اور سنگسار کرنا خداوند تعالیٰ کی کتاب میں حق ہے۔ اس شخص پر جو زنا کرے۔ جبکہ شادی شدہ ہو عاقل و بالغ ہو۔ نکاح صحیح سے صحبت کی ہو مردوں اور عورتوں سے جبکہ قائم ہوں گواہ ساتھ شرط ان کے یا ہو حمل یعنی عورت کا خاوند یا مالک کوئی نہ ہو یا اقرار زنا کا اور تکرار اس پر مقرر ہم پڑھتے تھے اسے اس چیز میں کہ پڑھتے تھے خداوند تعالیٰ کی کتاب۔

٣٤۔ عن زید بن اسلم ان عمر بن الخطاب خطب الناس فقال لا تشکوا فی الرجم فانه حق قد رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورجم ابوبکر ورجمت فلقد هممت ان اکتب فی المصحف فسالت ابی ابن کعب عن آیة الرجم فقال ابی الست آتینی وانا استقرئه آیة الرجم وهم یتسافدون تسافد الحمر۔

در منثور جلد ۵ ص ۱۸۰، کشف المغطا ص ۵۳۴ سطر ۳

ترجمہ: زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے لوگوں سے خطبہ میں کہا کہ تم لوگ رجم کی بابت شک نہ کرو کیونکہ وہ حق ہے رسولؐ خدا نے سنگسار کیا اور میں نے بھی ارادہ کیا کہ آیۂ رجم کو قرآن میں لکھ دوں۔ پس میں نے اس کی بابت ابی بن کعب سے پوچھا تو کہنے لگے کہ کیا تم میرے

پاس اس وقت نہیں آئے تھے۔ جبکہ میں رسول اللہ سے اسے پڑھوانا
چاہتا تھا اور آپ نے میرے سینے پہ ہاتھ مار کر نہیں کہا تھا تو رسول خدا
سے آیہ رجم پڑھوانا چاہتا ہے حالانکہ اصحاب اس کثرت و بے باکی
سے جماع حرام کرتے رہتے ہیں۔

۳۵۔ فقال ابی قد رایتها وانها لتعادل سورة البقرة او اکثر من سورة
البقرة وقد قرانا فیها الشیخ والشیخة اذا زنیا فارجموهم البتة
نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔ (درمنثور جلد ۵ ص۱۷۹)

ترجمہ: ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے سورہ احزاب کو دیکھا تھا وہ سورہ
بقرہ کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تھا اور اس میں ہم نے یہ آیت بھی پڑھی
تھی الشیخ والشیخة اذا زنیا الخ

کتب اہل سنت سے واضح ہو گیا کہ آیۂ رجم قرآن میں نازل ہوئی اور اس کے تحت
رسول اکرم نے بھی رجم کیا اور حضرت ابوبکر نے بھی اپنے عہد میں کیا اور حضرت عمر نے بھی۔

اعتراض :-

بعض فرماتے ہیں کہ آیت تو غائب ہو گئی تھی لیکن عمل باقی ہے۔

جواب

یہ عجیب فلسفہ اور انوکھی منطق ہماری سمجھ میں تو نہیں آئی کہ اگر حکم اہم تھا تو آیت
کیوں غائب اگر آیت غائب تو حکم کس آیت کے تحت آج تک چل رہا ہے
یا کوئی دوسری آیت دکھا دو۔ اگر کوئی دوسری آیت تھی تو یہ کیوں فرمایا کہ آیت
کے تحت آج تک چل رہا ہے یا کوئی دوسری آیت دکھا دو۔ اگر کوئی دوسری آیت

تھی تو یہ کیوں فرمایا کہ آیت تو غائب لیکن حکم باقی۔

اعتراض :-

ہوسکتا ہے کہ آیت منسوخ ہوگئی ہو۔

جواب

ہوسکتا ہے منسوخ نہ ہوئی ہو۔ شک کا جواب شک۔ لیکن ہمیں تو یقین ہے کہ کتب اہل سنت سے ثابت ہے کہ انکے نزدیک آیۂ رجم اتنی ضروری تھی کہ حضرت عمرؓ آخر وقت تک ہاتھ ملتے رہے۔

اگر آیت منسوخ تھی تو حکم کیوں باقی ہے۔

اگر آیت منسوخ تھی تو حضور اکرمؐ کے بعد زنا کے عوض رجم کیوں کیا گیا؟

۳۶- حضرت عمرؓ کو لوگوں کا خوف تھا

سابقہ روایات سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ آیۂ رجم کو داخل قرآن کرنے کے لئے بے تاب تھے لیکن لوگوں کی باتوں سے ڈرتے رہے اور آخر تک ایسا نہ کرسکے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب وہ آیۂ قرآن تھی تو خدا کے فرمان کو صرف عوام کی خاطر کیوں ضائع کردیا؟ کیا امیر المومنین کی یہی شان ہے کہ خدا کے جس جس حکم کو عوام ناپسند کریں ختم کردے یا ضائع کردے۔ یہ خلافت الٰہیہ کا دستور تو نہیں البتہ سیاست و ملوکیت کا یہ وطیرہ ضرور ہے کہ وقت کے ساتھ ڈھل جاؤ اور اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے جو قربانی بھی دینا پڑے دے دو۔

اس کا مشاہدہ حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد ملاحظہ فرمایئے کہ خلیفہ اول کی خلافت کو مستحکم اور بنی ہاشم کو محروم رکھنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا گیا۔ سعد بن ابی وقاص جیسے

صحابی کو شہید کروا دیا گیا حضرت علیؑ جیسے صدیق اکبر اور حسنین شریفین جیسے گواہان رسول کی شہادت کو ٹھکرا دیا گیا اور لبضعۃ الرسول جناب بتولؑ کے حق کو صرف اس لئے غصب کر لیا گیا کہ اگر آج فدک دے دیا تو کل خلافت بھی دینا پڑے گی۔ حالانکہ بنت رسولؐ نے اپنے دعوے کے اثبات کے لئے تمام تقاضے پورے کر دیئے تھے۔ جبکہ منصف اپنے ہی قول سے بغیر دلیل کے مسلسل انکار کرتا رہا۔ اس سلسلے میں خلافت و فدک کے بارے میں جو رسائل تحریر کئے گئے ہیں ان کا مطالعہ فرمائیے۔

یہاں تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ جب وہ آیت تھی اور قرآن کا حصہ تھا تو عوام کی خاطر اسے کیوں نظری کر دیا۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بنت[1] رسولؐ کو نور لاتے ہوئے خوف[2] نہ ہوا آگ اور لکڑیاں لاتے وقت تو خوف نہ ہوا۔ حضور اکرم کا کفن[3] دفن چھوڑتے وقت خوف نہ ہوا۔

حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیے

غضب فاطمہؑ بوقت مطالبۂ فدک

۱۔ صحیح بخاری جلد ۱ ص ۴۳۵
۲۔ ترمذی
۳۔ ابوداؤد ص ۴۱۵
۴۔ مسند حنبل جلد ۱ ص ۱۵۸
۵۔ معجم البلدان جلد ۶ ص ۳۴۳
۶۔ تذکرۃ الخواص ص ۱۷۹
۷۔ کنز العمال جلد ۳ ص ۱۲۵
۸۔ استیعاب جلد ۴ ص ۳۷۹
۹۔ وفاء الوفا جلد ۲ ص ۶۰
۱۰۔ براہین قاطعہ ص ۴۱

جاری ہے

(حاشیہ صفحہ ۳۸۳ سے آگے)

۱۱۔ طبری تاریخ جلد ۴ ص ۱۹۶
۱۲۔ البدایہ والنہایہ جلد ۵ ص ۲۸۵
۱۳۔ الامامت والسیاست ص ۱۵
۱۴۔ ریاض النضرہ جلد ۲، ص ۲۳۱
۱۵۔ طبقات ابن سعد جلد ۲ ص ۳۱۴
۱۶۔ سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۹۹
۱۷۔ بلاغات النساء ص ۱۶
۱۸۔ ابو الفدا جلد ۱ ص ۲۵
۱۹۔ منتخب کنز العمال جلد ۳ ص ۱۷۱
۲۰۔ صحیح مسلم جلد ۲ ص ۹۱
۲۱۔ اشعۃ اللمعات جلد ۳ ص ۴۲۳
۲۲۔ سنن بیہقی ص ۳۰۰ جلد ۶
۲۳۔ الملل والنحل جلد ۱ ص ۲۳
۲۴۔ رؤیائے صادقہ ص ۱۹۹
۲۵۔ معارج النبوۃ ص ۴۲۱
۲۶۔ روضۃ الاحباب جلد ۱ ص ۴۳۴
۲۷۔ صواعق محرقہ ص ۱۹
۲۸۔ خمیس جلد ۲ ص ۱۹۳

۲۹۔ مدارج النبوۃ جلد ۲ ص ۴۴۵
۳۰۔ شرح حدیدی جلد ۴ ص ۱۱۲
۳۱۔ تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۲۳۰
۳۲۔ شرح مواقف ص ۷۳۵
۳۳۔ فتوح البلدان ص ۴۳۲
۳۴۔ قاضی عیاض جلد ۳ ص ۴۱۴
۳۵۔ مواقف ص ۷۳۵
۳۶۔ عرائس المجالس ص ۴
۳۷۔ اعلام النساء جلد ۳ ص ۲۱۵
۳۸۔ مروج الذہب جلد ۱ ص ۲۲۸
۳۹۔ براہین قاطعہ ص ۵۱
۴۰۔ مستدرک ص ۱۸۷
۴۱۔ روضۃ الصفاء جلد ۲ ص ۱۵۸
۴۲۔ قسطلانی ص ۱۵۵
۴۳۔ شرح موطا جلد ۲ ص ۱۶۰
۴۴۔ حبیب السیر جلد ۱ ص ۵۸
۴۵۔ فتاوی عزیزیہ ص ۱۴۳
۴۶۔ خلاصۃ الوفا ص ۲۰۶
۴۷۔ سیرت ابن ہشام جلد ۳ ص ۳۵۸

(حاشیہ جاری ہے)

۲

جب حضرت علیؑ نے خلافت اوّل کا انکار کیا تو بعض حضرات آگ اور لکڑیاں لے کر حضرت علیؑ کے دروازے پر آئے۔ اور دھمکیاں دینے لگے۔

۱۔ تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹۸
۲۔ عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۵
۳۔ ابو الفدا جلد ۱ صفحہ ۱۵۶
۴۔ روضۃ المناظر جلد ۱ صفحہ ۸۹
۵۔ الامامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۱۳
۶۔ خمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۹
۷۔ استیعاب صفحہ ۵۵
۸۔ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۳۹
۹۔ ازالۃ الخفاء جلد ۲ صفحہ ۲۹
۱۰۔ مروج الذہب برحاشیہ کامل جلد ۵ صفحہ ۱۵۹
۱۱۔ کامل جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۳
۱۲۔ قسطلانی صفحہ ۱۵۵
۱۳۔ حدیدی جلد ۱ صفحہ ۳۴
۱۴۔ تاریخ یعقوبی جلد ۲ صفحہ ۱۰۵
۱۵۔ اعلام النساء صفحہ ۲۰۵

۳

تجہیز و تکفین رسولؐ اکرم سے غیر حاضری

۱۔ تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۹۸
۲۔ کامل جلد ۲ صفحہ ۱۲۳
۳۔ شرح مواقف صفحہ ۳۶
۴۔ الامامت والسیاست صفحہ ۳۱
۵۔ سیرت حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۲
۶۔ کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۴۰
۷۔ فتح الباری صفحہ ۳۶۵
۸۔ شرح عقائد النسفی صفحہ ۱۱۰

(حاشیہ ختم)

۳۷- آیۂ رضعات کہاں

قالت عائشۃ کان فیما انزل عشر رضعات معلومات فنسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہؐ وھن مما یقرأ فی القرآن -

(نسائی جلد ۲ صـ ۷۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کریم میں دس رضعات والی آیت تھی - پس وہ پانچ رضعہ والی آیت سے منسوخ ہوگئی - پس یہ آیت برابر قرآن میں پڑھی جاتی تھی - یہاں تک کہ رسول اللہ صلعم کے انتقال کے بعد بھی قرآن میں تھی لیکن اب قرآن میں موجود نہیں ہے -

کتب اہل سنت سے ثابت ہوا کہ آیۂ رجم کی طرح آیہ عشرہ رضعات بھی قرآن میں تھی لیکن اب نہیں -

۳۸- آیۂ رجم ورضاعت بکری کھا گئی

عن عائشۃ قالت لقد نزلت آیۃ الرجم ورضاعۃ الکبیر عشرا ولقد کان صحیفۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ ونشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلھا -

ابن ماجہ ترجمہ وحیدی جلد ۲ صـ ۵۵ سطر حدیث ۹۷ طبع کراچی

حیواۃ الحیوان جلد ا صـ ۲۷۲ لغت داجن

ترجمہ: ام المومنین عائشہ سے روایت ہے کہ رجم کی آیت اتری اور بڑے آدمی کو دس بار دودھ پلانے کی یہ دونوں آیتیں ایک کاغذ پر لکھی تھیں میرے تخت کے تلے جب آنحضرت صلعم

کی وفات ہوئی اور ہم آپ کی وفات میں مشغول تھے تو گھر کی پلی ہوئی بکری آئی اور وہ کھا گئی۔

۳۹۔ بکری قرآن تمہارا کھا گئی اور ایمان ہمارا نہیں

امت مسلمہ کو بکری کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے صرف انہی آیات پر اکتفا کیا اگر وہ سارا قرآن ہی کھا جاتی تو چھٹی ہو جاتی۔ خدا کا شکر ہے کہ بکری کو صرف یہی آیات ملیں ورنہ ناشتے کے ساتھ مکمل طعام ہو جاتا۔

ایک حقیقت اور بھی طشت از بام ہو گئی کہ آیہ رجم سورہ توبہ سے تعلق رکھتی تھی اور یہ آخر میں نازل ہوئی لہذا ان لوگوں کو اس سے تقویت پہنچتی ہے جو کہتے ہیں کہ سورہ توبہ آخر میں نازل ہوئی۔ اب یہ بات لطیفے سے خالی نہیں کہ آیات حضرت عائشہ کی بکری کھا گئی اور ایمان شیعوں کا نہیں۔

۴۰۔ ایک اور حملے میں کامیابی

تفسیر حقانی ص۳۷ طبع دہلی میں حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ لقد جاءکم رسول من انفسکم کی جب آیت نازل ہوئی تو میں نے اسے پلنگ کے نیچے رکھ دیا استنے میں بکری آئی اور اسے لقمہ بنا لیا۔

لیجیئے حضرات پکے مومنوں کے ایمان کا یہ حال ہے کچھ آیات بکری کو کھلا دیں کچھ مقتول یمامہ سے ضائع کرا دیں۔ کچھ صحابیوں سے بھلوا دیں۔ کچھ آگ سے جلوا دیں اور ایمان غریب شیعوں کا نہیں۔

۴۱۔ کچھ اور بھی آیات غائب ہیں

حضرت انس سے روایت ہے کہ بیر معونہ کے شہداء کے بارے میں

قرآن کی یہ آیت بلغوا قومنا ان قد لقینا ربنا الخ نازل ہوئی تھی اور

اسے ہم پڑھتے تھے۔ بخاری کتاب الجہاد والسیر صفحہ ۳۹

اب یہ آیت نہیں ہے۔

۴۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ جب سورہ شعراء کی یہ آیت

وانذر عشیرتک الاقربین ورھطک منھم المخلصین نازل ہوئی۔

بخاری کتاب التفسیر باب تبت یدا صفحہ ۱۱

موجودہ قرآن میں دوسری آیت نہیں ہے۔

۴۳۔ ایک روز مسلمہ بن مخلد نے ان سے کہا کہ مجھے قرآن مجید کی وہ دو آیات

بتاؤ جو مصحف میں مکتوب نہ ہوں پس انہیں کسی نے نہ بتائیں ان کے پاس

ابوالکنود سعد بن مالک بیٹھا ہوا تھا پس مسلمہ انصاری نے یہ دونوں آیات پڑھکر

سنائیں ان الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ الخ والذین

آووھم ونصروھم الخ۔ اتقان صفحہ ۲۶ مصر

بسم اللہ سے بھی انکار

۴۴۔ قد بنی المالکیۃ وغیرھم ممن قال بانکار بسملۃ قولھم

علی ھذا الاصل وقرروہ بانھا لم تتواتر فی اوائل السورۃ و

مالم تتواتر فی اوائل السورۃ ومالم یتواتر فلیس بقرآن۔

اتقان جلد ۱ صفحہ ۸۱ سطر ۱۱ مصر

نور الانوار حاشیہ ۱۸ صفحہ ۸ سطر ۲۳ کراچی

ترجمہ: فرقہ مالکیۃ اور ان کے علاوہ دیگر علماء اہل سنت جو بسم اللہ کا

انکار کرتے ہیں ان کے قول کی اصل اس بنیاد پر ہے کہ انہوں نے ثابت کیا ہے کہ بسم اللہ سورتوں کے اوائل میں متواتر نہیں اور جو متواتر نہ ہو وہ قرآن نہیں لہذا بسم اللہ قرآن نہیں۔

۴۵- انّھا لیست من القرآن وانما لم یکفر جاحدھا۔

نور الانوار ص۸ سطر۱۸ کراچی ص۹ سطر۱

در مختار جلد ۱ ص۲۴۹ ، حقیقت فقہ ص۹۵

ترجمہ: تحقیق تسمیہ قرآن نہیں ہے اور بسم اللہ کا منکر کافر نہیں ہے۔

ایمان بالقرآن کے مدعیوں کا حال دیکھئے کہ بسم اللہ جس سے سورہ توبہ کے سوا تمام سورے شروع ہوتے ہیں کو قرآن کا جز ہی نہیں مانتے۔ کہیں ان کا بھی رشتہ صاحبان سورۂ برأت سے تو نہیں ؟

کلمات کی کمی

۴۶- حضرت عمر بن خطاب نے ابی بن کعب کو کہا کہ ہم کتاب خدا سے یہ پڑھا کرتے تھے لیکن اب نہیں اِن انتفاءکم من آبائکم وکفر بکم ابی بن کعب نے کہا ہاں۔ تفسیر در منثور جلد ۱ ص۱۰۶ سطر ۹ طبع بیروت

۴۷- تفسیر در منثور جلد ۱ ص۱۰۶ سطر ۱۲ پر ایک دوسری روایت اسی متن کی ملاحظہ فرمائیے

۴۸- حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ ہم یہ پڑھا کرتے تھے ولا ترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آبائکم۔

در منثور جلد ۱ ص۱۰۶ سطر ۹

۴۹۔ حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ یہ آیت الولد للفراش بھی انہی
میں سے ہے جو ہم کتاب خدا سے مفقود کر بیٹھے۔

در منثور جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۳

۵۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ عکاظ۔ مجنہ اور ذوالمجاز
زمانہ جاہلیت کے بازار تھے۔ جب زمانہ اسلام آیا تو مسلمانوں نے
بازاروں میں جانا چھوڑ دیا۔ اس وقت سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔
لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم فی مواسم
الحج۔ بخاری کتاب البیوع صفحہ ۵

موجودہ قرآن میں فی مواسم الحج کا کلمہ موجود نہیں۔

۵۱۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم تمام صحابہ حضور اکرم کے زمانہ میں یا
ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک کے بعد ان علیا مولی
المومنین پڑھا کرتے تھے۔

در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ سطر ۱۰، فتح القدیر جلد ۲ صفحہ ۵۷ سطر ۱۵

حوالہ جات دیکھئے صفحہ ۲۲۷

۵۲۔ مجاہد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کا ایک بچے کے پاس سے گذر
ہوا اور وہ مصحف میں پڑھ رہا تھا النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم
وازواجہ امھاتھم وھو اب لھم حضرت عمر نے کہا مصحف سے
اس جملے کو کاٹ دو بچے نے کہا مجھے یہ ابی بن کعب نے بتایا ہے آپ
ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا خبر میں دن رات قرآن میں

مشغول رہتا تھا اور آپ کو بازاروں میں سے فرصت نہ ملتی تھی۔

کنز العمال

اس روایت کے مطابق وھواب لھم کا جملہ موجودہ قرآن سے غائب ہے۔

۵۳۔ عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم کی زوجہ حضرت حفصہ کا مصحف لکھ رہا تھا حضرت حفصہ نے فرمایا کہ جب حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ تک پہنچو تو مجھے اطلاع دینا۔ عمرو بن رافع کہتے ہیں کہ جب میں مذکورہ آیت پر پہنچا تو میں نے حضرت حفصہ سے ملنا چاہا۔ حضرت حفصہ نے مجھے یہ آیت اس طرح لکھوائی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر۔

درمنثور جلد ۱ ص۳۰۲ سطر ۲۱

۵۴۔ جب حضرت عائشہ نے اپنا صحیفہ لکھوایا تو حضرت حفصہ کی طرح اصلاح کروائی اور فرمایا کہ میں نے حضورؐ اکرم سے ایسے سنا تھا حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر۔

صحیح مسلم جلد ۲ ص۶۹۶، درمنثور جلد ۱ ص۳۰۲ سطر ۲۱، ترمذی ص۳۳۳

۵۵۔ حضرت عثمان آیت منکم امۃ ید عون یں یستغیثون علی ما اصابھم پڑھا کرتے تھے۔ کنز العمال جلد ۱ ص۲۸۶

۵۶۔ حضرت ابی ابن کعب کے نزدیک وازواجہ امہاتھم کی بجائے وھواب لھم وازواجہ امھاتھم تھا۔ قادری ص۲۵۵

۵۷ - عبداللہ بن مسعود کے نزدیک ان اللہ اصطفیٰ کی آیت میں لفظ آلِ محمدؐ بھی تھے - درمنثور جلد ۲ ص۱۷

تغیر حضرت عثمان

۵۸ - عن حمیدہ بنت ابی یونس قالت قرأ علی ابی وھو ابن ثمانین سنۃ فی مصحف عائشہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الخ ویصلون الصفوف الاول قالت قبل ان یغیر عثمان المصاحف - اتقان جلد ۲ ص۲۵ سطر ۱۳ ، درمنثور جلد ۵ ص۲۲۰

ترجمہ: حمیدہ بنت ابی یونس سے روایت ہے کہ ابی نے اسّی سال کی عمر میں مجھے یہ آیت پڑھکر سنائی کہ یہ آیت مصحف عائشہ میں یوں ہے اور اس میں ان اللہ وملائکتہ کے بعد وعلی الذین یصلون الصفوف الاول تھا لیکن حضرت عثمان کے تغیر و تبدل کے بعد یہ نہیں ہے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء اہل سنت کے نزدیک حضرت عثمان نے قرآن مجید میں کافی حد تک تغیر و تبدل کیا ہے۔

حروف کی کمی

۵۹ - عن عمر بن خطاب مرفوعاً القرآن الف الف حروف و سبعۃ و عشرون الف حرف۔

اتقان جلد ۱ ص۷۰ سطر ۱۱ ، مصطفی البابی الحلبی مصر

ترجمہ: عمر بن خطاب نے فرمایا کہ کل قرآن کے حروف دس لاکھ ستائیس ہزار ہیں۔

موجودہ قرآن میں کل حروف تین لاکھ تیئیس ہزار چھ سو اکتیس ہیں اور بقول ابن عباس تین لاکھ چھبیس ہزار چھ سو اکتیس ہیں دیکھئے لغات القرآن جلد ۵ ص۹۱ کالم ۲ سطر ۱۶ -

تو اس لحاظ سے موجودہ قرآن سے سات لاکھ تین سو اٹھتر حروف موجودہ قرآن سے غائب ہیں یعنی ایک حصہ حاضر دو حصے غائب -

۶۰ - حضرت عبداللہ بن مسعود وکفی اللہ المومنین القتال کی آیت کو یوں پڑھتے تھے وکفی اللہ المومنین القتال بعلی -

۱- ابن حیان اندلسی بحر المحیط جلد ۷ ص۲۲۴ سطر ۹ النصر الحدیثیہ ریاض

۲- جلال الدین سیوطی درمنثور جلد ۵ ص۱۹۲ سطر ۲۳ جلد ۶ ص۲۲۹ سطر آخر۔ محمد امین بیروت

۳- سید محمود آلوسی روح المعانی جلد ۲۱ ص۱۵۶ سطر آخر انتشارات جہاں طہران

۴- شمس الدین ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص۱۷ سطر ۴ قاہرہ

۵- گنجی شافعی کفایۃ الطالب ص۱۱۱ مصر

۶- معین الدین کاشفی معارج النبوۃ جلد ۱ ص۱۶۳ نولکشور

۷- حسکانی شواہد التنزیل جلد ۲ ص۳ بیروت

۸- محمد صالح کشفی کوکب دری ص۱۳۸ سطر ۱۱ امامیہ لاہور

۹- عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب ص۹۰ سطر آخر رضویہ ״

۱۰- سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۸۰ سطر ۱۱ بمبئی ۱۳۱۱ھ

۶۱ - ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ فطلقوھن بعدتھن کو فطلقوھن فی قبل عدتھن پڑھا کرتے تھے - درمنثور جلد ۶ ص۲۲۹ سطر آخر مسلم ص۱۵۱۹

کتاب الطلاق ، سنن نسائی صکذا کتاب الطلاق ۔

۶۲۔ ابوخلیف جمحی سے روایت ہے کہ وہ عبید بن عمیر کے ساتھ ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس گئے اور کہا کہ اس آیت کے متعلق کچھ پوچھنے آیا ہوں کہ حضور اکرم اسے کیسے پڑھا کرتے تھے الذین یاتون ما آتو یا الذین یوتون ما اتو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے جناب رسالت مآب کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا اور یہ اسی طرح نازل ہوئی تھی لیکن حروف ہجا میں الفاظ کی تحریف ہوگئی ہے۔

اتقان جلد ۱ ص۱۸۵ سطر ۱

۶۳۔ ابراہیم فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود کے اصحاب ابوالدرداء کے پاس آئے۔ اور ان سے ملے اور کہا کہ تم میں کون شخص عبداللہ بن مسعود کی قرأت پڑھتا ہے سب نے بزبان واحد کہا کہ ہم سب حضرات عبداللہ کی قرأت پہ قرآن پڑھتے ہیں۔

ابودرداء نے دریافت کیا کہ تم میں حافظ کون ہے تو انہوں نے حضرت علقمہ کی طرف اشارہ کیا پس ابوالدرداء نے کہا کہ تم نے سورہ واللیل کو عبداللہ بن مسعود کی زبان سے کس طرح پڑھا ہے۔ علقمہ نے کہا اس طرح واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی ابودرداء کہنے لگے کہ ہاں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضور اکرم کو میں نے اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے لیکن یہاں کے لوگ مجھ سے خواہش رکھتے ہیں کہ وما خلق الذکر والانثی پڑھوں خدا کی قسم میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

بخاری جلد ۳ صد ۱۳۲ سورہ واللیل ۔ مسلم صد ۲۱۸، ترمذی صد ۳۱

اس روایت سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن مسعود ۔ ابو درداء ۔ علقمہ اور حضور اکرم کے نزدیک والذکر والانثی ہے حالانکہ موجودہ قرآن میں وماخلق الذکر والانثی ہے ۔

۶۴ ۔ سورہ اعراف میں المص اصل میں الم تھا اس میں ایک صاد حرف اس لئے زائد تھا کہ اس میں انبیاء کے قصص کا بیان ہے ۔ اتقان

۶۵ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس اھدنا الصراط کو اھدنا السراط پڑھتے تھے ابن انباری نے کہا کہ عبداللہ بن کثیر بھی سراط سین کے ساتھ پڑھتے تھے ۔ ابن منذر، عید بن حمید، سعید بن منصور ۔ وکیع ابو عبید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بھی صراط کو سراط پڑھتے تھے ۔

درمنثور جلد ۱ صد ۱۵ سطر ۳۵ طبع بیروت

حضرت ام سلمیٰ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ملک یوم الدین بغیر الف کے پڑھتے تھے ۔ درمنثور صد ۱۳ سطر ۲۹

۶۶ ۔ حضرت عمر صراط الذین انعمت علیھم کو سراط الذین من انعمت پڑھا کرتے تھے ۔ درمنثور جلد ۱ صد ۱۵ سطر ۳۵

۶۷ ۔ حضرت عمر وغیرہ سورہ جمعہ میں فاسعوا الی ذکر اللہ کو فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا کرتے تھے ۔

بخاری جلد ۳ صد ۱۲۵ موطا امام مالک صد ۴۲ سطر ۷

درمنثور جلد ۶ صد ۲۱۹

۶۸ - حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ حضور اکرم نے مجھے ان اللہ ھو الرزاق

کے بجائے انی انا الرزاق پڑھایا -

درمنثور جلد ۶ ص۱۱۶ سطر ۲۸ ترمذی جلد ۲ ص۱۱۷

ابو داؤد ص۱۰۳ سطر آخر

۶۹ - حضرت ابن عباس آیہ حتی تستانسو و تسلمو کو حتی تستاذنو و تسلمو

پڑھا کرتے تھے - اتقان جلد ۱ ص۱۸۵ سطر ۶

اور ان کے نزدیک یہ کاتب کی غلطی کی وجہ سے ہوا -

۷۰ - ابن عباس ولقد آتینا موسیٰ وھارون الفرقان ضیاء پڑھا کرتے

تھے اور فرماتے تھے کہ اس واؤ کو یہاں سے وہاں رکھ دو تاکہ والذین

قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم ہو جائے -

۷۱ - حضرت عبد اللہ بن مسعود کالفراش المبثوث کو کالصوف المبثوث

پڑھا کرتے تھے - بخاری جلد ۳ ص۱۳۷

۷۲ - حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ آیۂ نور میں مثل نورہ کمشکوٰۃ دراصل

مثل نور المومن کمشکوٰۃ ہے کیونکہ خدا کی ذات اس سے بزرگ تر

ہے کہ اس کا نور مثل فانوس ہو - اتقان جلد ۱ ص۱۸۶ سطر ۲۱ مصر

ان کے نزدیک یہ بھی کاتب کی غلطی کی وجہ سے ہوا -

۷۳ - قتادہ سے روایت ہے کہ وہ الا ان تتقو منھم تقیۃ پڑھا کرتے

تھے جبکہ موجودہ قرآن میں الا ان تتقوا منھم تقاۃ ہے -

درمنثور جلد ۲ ص۱۶

۷۴۔ مصحف ابن مسعود میں وما یعبدون الا اللہ کی بجائے وما یعبدون
من دون اللہ تھا۔ درمنثور جلد ۴ صـ۲۱۶

۷۵۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ولقد آتینا کے واؤ کو علیحدہ کرکے آیہ الذین
یحملون العرش ومن حولہ کی ابتدا میں رکھو۔ درمنثور جلد ۴ صـ۲۱۶

۷۶۔ حضرت ابن عباس وشاورھم فی الامر کو وشاورھم فی بعض الامر
پڑھا کرتے تھے۔ درمنثور جلد ۲ صـ۹۰

۷۷۔ حضرت ابن عباس آیت متعہ میں الی اجل مسمّٰی پڑھا کرتے تھے۔
تفسیر طبری جلد ۵ صـ۱۲ سطر ۲۵ مصطفی الحلبی مصر طبع ثانیہ ۱۹۵۴ء
درمنثور جلد ۲ صـ۱۴۰ " " "
تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری صـ۱۱۸

۷۸۔ حضرت عثمان آیۂ منکم امۃ یدعون میں یستعینون علی ما
اصابھم پڑھا کرتے تھے۔ کنز العمال صـ۳۸۶

۷۹۔ حضور اکرمؐ کے پاس عمرو بن مکتوم تشریف فرما تھے یہ قدرتی طور پر اندھے
تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں میں
تو اندھا ہوں۔ جہاد نہیں لڑ سکتا کیا مجھے بھی مجاہدین کا درجہ ملے گا اس وقت
یہ آیت نازل ہوئی۔ لا یستوی القاعدون من المومنین فی سبیل
اللہ غیر اولی الضرر۔ بخاری صـ۱۲ سطر ا باب کاتب النبی
اب قرآن مجید میں لفظ غیر نہیں ہے۔

۸۰۔ اعمش کے نزدیک وقد تبت ید ابی لھب تھا۔ (بخاری صـ۱۵ تغیر تبت یدا)

۸۱- ابن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں علی الذین یطوقونہ
فدیۃ مسکین صحیح ہے - بخاری ص۵۴ سطر ۱ باب کتب علیکم الصیام۔
اب یطیقونہ ہے۔

۸۲- ابن عمر کے نزدیک یہ آیت یوں تھی فدیۃ طعام مساکین۔

بخاری ص۵۹ پارہ ۱۸ کراچی

اب قرآن میں لفظ مسکین ہے۔

۸۳- یعلی ابن امیہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ منبر پر سورہ
زخرف کی اس آیت کو یوں پڑھتے تھے ونادوا یامالك سفیان نے کہا
عبداللہ بن مسعود نے یوں پڑھا ونادوا یامال۔

بخاری ص۱۰۱ سطر ۴ باب بدء الخلق کراچی

۸۴- نافع اور ابن کثیر اور ابن عامر نے یوں بھی پڑھا ہے کذب اصحاب لیئکۃ
المرسلین اور مشہور قرأت اصحاب الایکۃ ہے۔

حاشیہ تیسیر الباری ص۹۵ کتاب بدء الخلق

۸۵- حضرت عمر یوں پڑھتے تھے غیر المغضوب علیہم غیر الضالین۔

درمنثور جلد ۱ ص۱۵ سطر ۳۵ - حاشیہ تیسیر الباری ص۳۴ پارہ ۱۸

۸۶- ابن عمر نے کہا ولا تؤتوا السفہاء اموالکم التی جعل اللہ قواماً۔
جب کہ مشہور قرأت قواماً کی بجائے قیاما ہے۔ (تیسیر الباری پ۱۸ ص۹۶)

۸۷- حسن قاری کے نزدیک فما استمتعتم ہے۔

بخاری ص۱۹ سورہ یونس

۸۸- سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس یوں پڑھتے تھے۔ وکان امامھم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا وکان یقرأ واما الغلام فکان کافرا وکان ابواہ مومنین۔

ترمذی جلد ۲ صـ ۳۹۴ تیسیر الباری پ ۱۹ صـ ۵۵ سطر ۹

موجودہ قرآن میں امامھم۔ صالحۃ۔ کافرا کے لفظ غائب ہیں۔

۸۹- ابن عباس نے کہا قرآن کے ان الفاظ وکان وراءھم کو وکان امامھم ملک پڑھنا چاہیئے۔ تیسیر الباری پ ۱۹ صـ ۵۸

۹۰- ابن عباس نے ابصر بھم واسمع کو اسمع بھم وابصر پڑھا۔

بخاری پ ۱۹ صـ ۶۳ کھیعص

۹۱- ابن ملیکہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ اس آیت کو یوں پڑھتی تھی۔ اذ تلقونہ بالسنتکم بہ کسر لام اور تخفیف قاف اور مشہور قرأت تلقونہ بہ تشدید قاف اور فتح لام ہے۔

تیسیر الباری سورہ نور پ ۱۹ صـ ۸۹

۹۲- عبداللہ بن مسعود نے وقیلہ یارب کے بدلے میں یوں پڑھا وقال الرسول یارب۔ تیسیر الباری پ ۲ صـ ۱۷۱ سطر ۱۱

۹۳- حضرت عمر نے الحیّ القیوم کو الحیّ القیام پڑھا۔

تیسیر الباری پ ۲ صـ ۷۶

کاتب کو اونگھ آگئی

۹۴- ابن عباس نے اس آیت کو پڑھا افلم یتبین الذین آمنوا الم کسی نے

ابن عباس سے عرض کیا کہ یہ آیت مصحف عثمانی میں یوں ہے افلم ییاس الذین آمنوا الخ ابن عباس نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ کاتب نے اسے ایسے ہی حال میں لکھا تھا۔ کیونکہ وہ لکھ رہا تھا اور اسے اونگھ آگئی تھی اور اس نے یہ غلط لکھ دیا۔

درمنثور جلد ۴ ص۶۳ سطر ۲۳ اتقان جلد ۱ ص۱۸۵ سطر ۸

سبحان اللہ کیا کہنے۔ کاتب کو اونگھ آگئی۔ لفظ غلط ہو گیا لیکن کسی حکمران کو اس کی اصلاح کا خیال تک نہ ہوا۔ تو کیا بعید کہ یہ کاتب اونگھ کا عادی ہو۔ اور اسی طرح کے اور بھی حروف و کلمات غلط لکھ دیئے ہوں اور آنے والوں نے صرف یہی کہہ دیا ہو کہ بس غلطی ہو گئی۔ کیونکہ غلطی جامع قرآن کے کاتب خاص نے کی ہے بھلا اصلاح کون کرے۔

کاتب کی سیاہی کا کمال

۹۵- وقضیٰ ربک کے متعلق حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت ووصیٰ ربک ہے۔ یہ آیت اسی طرح پڑھی اور لکھی جاتی تھی۔ پس تمہارے کاتب نے قلم ڈبویا سیاہی زیادہ آگئی واؤ صاد سے مل گئی۔

اتقان جلد ۱ ص۱۸۵ سطر ۱۰ مصر

لو جی کمال ہو گیا۔ کاتب صاحب بھی عجیب امیر طبیعت کے تھے کہ اگر ایک بار غلط ہو گیا تو دوسری دفعہ صحیح کر لیتے۔ چلو اس نے عمداً یا سہواً ایسا نہ کیا ہو تو صاحبان اقتدار کا فرض تھا کہ وہ اس معمولی سی غلطی کو صحیح کر لیتے یا ان کے پاس یہی وقت نہ تھا؟ تعجب ہے۔

کاتب غلطیاں کرتے ہیں

۹۶- سورہ تکویر میں ضنین کے متعلق حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ کاتب قرآن مجید کے لکھنے میں غلطیاں کرتے ہیں جیسے ظنین کو ضنین لکھ دیا۔

تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۳۴۲ مصر — درمنثور جلد ۶ ص ۳۳۱ مصر

افسوس سے لکھنا پڑھتا ہے کہ اہل سنت برادران کے نزدیک یہ غلطی آجتک موجود ہے۔

کاتب عبداللہ بن سعد کی دھاندلی

۹۷- عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ فتح مکہ معظمہ سے پہلے اسلام لایا۔ یہ کاتب وحی تھا۔ بعد میں مرتد ہوگیا اور مکہ معظمہ کے قریشیوں کی طرف چلاگیا۔

فقال لهم انی کنت احرف محمد حیث ارید کان یملی علی عزیز حکیم فاقول او علیم حکیم فیقول نعم کل صواب فلما کان یوم الفتح امر رسول الله صلعم بقتله۔

ترجمہ: عبداللہ نے قریشیوں سے کہا کہ میں حضرت محمدؐ کو جس طرح چاہتا پھیر لیتا وہ مجھے عزیز حکیم لکھاتے ہیں کہتا علیم حکیم نہ لکھ لو وہ فرما دیتے ہاں سب ٹھیک ہے جب فتح مکے کا روز آیا تو جناب رسولؐ خدا نے اسے قتل کرنے کا حکم فرما دیا۔

استیعاب جلد ۱ ص ۳۷۵ — روضۃ الاحباب جلد ۱ ص ۲۹۸

خصائص سیوطی جلد ۲ ص ۷۸

اس روایت کے بعد برادران اہل سنت کے ایمان بالقرآن کا کیا حال ہوگا کاتب مذکور

کی اس طرح کی دھاندلی کے بعد بھی دوستوں کا اگر ایمان پختہ ہے تو بیچارے سنیوں کا ایمان کس طرح کا لعدم ہے جبکہ ہمارے دعوے کے اثبات کیلئے آئمہ کے اقوال موجود ہیں۔

مؤرخین کا یہ کہنا ہے کہ اس مرتد کاتب کو جس کے قتل کا حضور اکرمؐ نے حکم صادر فرما دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور میں حاکم بنا دیا۔ کیا یہ ایک اچھا فعل ہے آپ ہی فیصلہ فرمائیں۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

بعض دوست فلاں اور فلاں کے متعلق بیانگ دہل کہتے ہیں کہ وہ کاتب وحی تھے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ من جملہ فضائل کے ایک یہ بھی فضیلت ہے لیکن صرف اور صرف یہ فضیلت علو مرتبت کے لئے کافی نہیں ہے کیونکہ کاتب وحی مرتد بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ روایت سے ثابت ہے۔

کاتبوں کی غلطیاں صحیح کیوں نہ کی گئیں

مذکورہ روایات سے ثابت ہے کہ اہلسنت کے نزدیک کاتب آزادانہ غلطیاں کرتے رہے جو کہ آج تک موجود ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتی کہ جب ان کی نشاندہی کر دی گئی پھر بھی صحیح کیوں نہ کی گئیں؟

کچھ روایات اور ملاحظہ فرمایئے

۹۸۔ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان کے پاس مصاحف مکتوب ہو کر آئے تو آپ نے اس قرآن میں حروف لحن یعنی حروف کی غلطیاں پائیں۔ تو فرمایا۔ انہیں نہ بدلنا عرب انہیں خود بخود ٹھیک کر لیں گے

یا اپنی زبان میں انہیں بنا لیں گے اگر کاتب ثقفی اور املا بنانے والا ہذیلی ہوتا تو یہ غلطیاں اس میں نہ پائی جائیں۔ اتقان جلد ۱ صفحہ ۱۸۳ سطر ۲

سبحان اللہ: حضرت عثمان نے فرما دیا کہ عرب صحیح کر لیں گے اور عربوں نے کہہ دیا کہ حضرت عثمان کے قرآن میں تغیر و تبدل کرنا درست نہیں اس طرح امیر المومنین کے اختیارات میں مداخلت کیوں کرنا اس طرح بیچارے سنیوں کے قرآن میں آج تک حروف کی غلطیاں موجود ہیں۔

حضرت عائشہ کے نزدیک کاتبوں کی پوزیشن

۹۹۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے لحن قرآن کے متعلق پوچھا اور یہ دریافت کیا کہ قول باری تعالے میں المقیمین کیوں ہے حالانکہ یہ المقیمون تھا اور ان ھذین کی بجائے ان ھذان کیوں ہے اور الصائبین کی بجائے الصائبون کیوں ہے۔ بی بی حضرت عائشہ نے فرمایا اے میرے بھانجے یہ کاتبوں کا عمل ہے جنہوں نے غلطی کی ہے۔

اتقان جلد ۱ صفحہ ۱۸۲ سطر آخر

دوستو! اب تو ام المومنین حضرت عائشہ نے بھی غلطیوں کی نشاندہی کر دی ہے اور کاتبوں کی آزادانہ غلطیوں کی نشاندہی کر دی ہے اور یہ لفظ قیامت تک ان کی غلطی کی نشانی اور علامت ہیں۔

تغیر قرآن کے خلاف احتجاج

۱۰۰ الامامت والسیاست صفحہ ۳۱-۲۹ پر ابن قتیبہ دینوری تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من المہاجرین الاولین وبقیۃ

والتابعين اما بعد تعالوا الشوریٰ الی من بمصر من الصحابۃ فان کتاب اللّٰہ قد بدل الینا وتدارکوا خلافۃ رسول اللّٰہ وسنۃ رسول اللّٰہ قد غیرت۔

ترجمہ: مہاجرین اولین اور بقیہ شوریٰ کی طرف سے یہ اصحاب و تابعین کے نام خط ہے جو کسی بھی شہر میں ہوں۔

اما بعد۔ کہ تم لوگ بہت جلد مدینے پہنچو اور خاتم النبیین حضور اکرم کی خلافت کی خبر لو۔ اللہ تعالےٰ کی کتاب بدل دی گئی ہے اور سنت رسولؐ میں تغیر کر دیا گیا ہے۔

یہ واقعہ حضرت عثمان کے آخری زمانے کا ہے تو اگر واقعی اس وقت قرآن بدل دیا گیا تھا تو بعد میں تو کسی نے بھی قرآن کی جمع و ترتیب کا کام نہیں کیا تو اس روایت کے مطابق برادران اہل سنت کے نزدیک موجودہ قرآن متبدل و متغیر ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا انتقامی منصوبہ

۱۰۱۔ امام راغب اصفہانی المحاضرات میں تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور انکی پارٹی نے کہا کہ اگر ہمیں مددگار مل جاتے تو ہم بھی حضرت عثمان کے قرآن کا وہی حال کرتے جو اس نے ہمارے سے کیا۔

یہ عبارت مزید استدلال کا محتاج نہیں۔

✿

اہل سنت کا قرآن قدیم ہے

۱۰۲۔ امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں تحریر فرماتے ہیں۔ وکیع بن جراح کہتے ہیں۔

من زعم ان القرآن محدث فقد کفر۔

ترجمہ: جس شخص کا یہ خیال ہو کہ قرآن حادث ہے وہ کافر ہے۔

یزید بن ہارون کہتے ہیں۔

من زعم ان کلام اللہ مخلوق فھو والذی لا الہ الا ھو

عندی زندیق۔

ترجمہ: جو شخص کہتا ہے کہ خدا کی کتاب مخلوق ہے خدا کی قسم وہ

زندیق ہے۔

امام شافعی کے شاگرد مزنی کہتے ہیں

من قال ان القرآن مخلوق فھو کافر

ترجمہ: جو شخص کہے کہ وہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں

لو رایت رجلا علی الجسر وبیدی سیف یقول القرآن مخلوق

ضربت عنقہ۔

ترجمہ: اگر میں کسی آدمی کو پل پر دیکھ لوں اور میرے ہاتھ میں تلوار ہو اور

وہ شخص کہے کہ قرآن مخلوق ہے تو میں اس کی گردن مار دوں۔

عبدالرحمان بن مہدی لکھتے ہیں

انی لا ستجھل من لا یکفرھم۔

ترجمہ: جو قرآن کو مخلوق کہنے والوں کو کافر نہ کہے تو میں اسے جاہل سمجھتا ہوں۔

۱۰۳۔ ابن جریر طبری اپنی تاریخ کی جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۴ پہ تحریر فرماتے ہیں۔

مامون رشید نے گورنر بغداد کو خط لکھا کہ وہ خلق قرآن کے منکر علماء کو سخت سے سخت سزا کا حکم دے۔ اس کے بعد امام احمد بن حنبل اور محمد بن نوح عجلی جیسے محترم حضرات نے تقیہ اختیار کر کے جان بچائی۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ اہل سنت کے نزدیک قرآن قدیم ہے اور جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ جاہل ہے۔ زندیق ہے کافر ہے اور واجب القتل ہے۔

حالانکہ موجودہ قرآن حادث ہے اس کے لکھنے والے حادث۔ اس کے کاغذ حادث سیاہیاں حادث۔ چھاپنے والے حادث۔ اہل سنت کو چاہیئے کہ وہ اس قرآن کو چھوڑ دیں وگرنہ کافر اور زندیق ہو جائیں گے۔ اگر یہ مسلم رہنا چاہتے ہیں تو اپنا قدیم قرآن لے کر آئیں۔

قرآن کریم حادث ہے اس کی گفتگو طوالت کا باعث ہوگی جسے مطلوب ہو وہ علم کلام کی کتب کی طرف رجوع کرے۔ کیا کریں بیچارے جو ملتا ہے وہ حادث ہے اور قدیم قرآن بیچاروں کو ملتا نہیں۔ جس پر ایمان ہے وہ ملتا نہیں اور جو ملتا ہے اس پر ایمان نہیں۔

قرآن کے متعلق غلط عقائد

۱۰۴۔ فقہ کا سیکھنا قرآن کے سیکھنے سے افضل ہے۔

در مختار مترجم جلد اوّل ص ۱۲۱ — فتاویٰ عالمگیری ترجمہ جلد ۴ ص ۳۵۹

ھدایہ ترجمہ جلد ۱ ص ۳۳۴ — حقیقۃ الفقہ ص ۹۵

۱۰۵۔ حیض و نفاس کی حالت میں دعا کی نیت سے الحمد پڑھنا درست ہے۔

بہشتی زیور حصہ دوئم ص ۱۲ — بحوالہ حقیقۃ الفقہ ص ۱۲، ۱۳ بار دوم

۱۰۶۔ جنبی حالت میں آیت سے کم پڑھنا جائز ہے۔

درمختار ترجمہ جلد ۱ ص ۸۷ — فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۵۱

شرح وقایہ ص ۷۰ — بہشتی زیور حصہ ۲ ص ۱۳

نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ ص ۷۱

۱۰۷۔ حمام میں اور بے وضو قرآن پڑھنا درست ہے۔

تیسیر الباری ترجمہ بخاری پارہ ۱ ص ۷۷

۱۰۸۔ قرآن اگر دور رکھا ہو تو اس طرف پاؤں پھیلا دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔

درمختار جلد ۱ ص ۳۰۶

۱۰۹۔ آیت پر حدیث کو مقدم کرنا ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔

ہدایہ ترجمہ جلد ۱ ص ۱۳۴

۱۱۰۔ مقدمہ ہدایہ میں بحوالہ حقیقت الفقہ ص ۱۱ ایک شعر لکھا ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ہدایہ قرآن کی طرح ہے جس نے تمام پہلی کتابوں کو جو شرع میں لکھی گئی ہیں منسوخ کر دیا ہے۔

۱۱۱۔ حدیث سے آیت منسوخ ہو جاتی ہے۔

درمختار مترجم جلد ۱ صـ۱۷۵ جلد چہارم صـ۳۹۵ بحوالہ حقیقۃ الفقہ

۱۱۲۔ کافر غسل کے بعد امام محمد کے نزدیک قرآن کو چھو سکتا ہے۔

درمختار جلد ۱ صـ۵۹

۱۱۳۔ مردار کی کھال پر قرآن لکھنا جائز ہے۔

فتاویٰ عالمگیری جلد ۳ صـ۳۲۶

۱۱۴۔ پاخانے میں قرآن اگر حرف توڑ توڑ کر پڑھ لیا جائے تو جائز ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ترجمہ جلد ۳ صـ۲۶۳ بحوالہ حقیقۃ الفقہ صـ۸۸

کیا قرآن کی یہی عزت ہے

برادران اہل سنت کے بقول ہمارا تو ایمان قرآن پر نہیں لیکن جن کا ہے ملاحظہ فرمایئے ان کے ہاں قرآن کا کیا احترام ہے۔ یقین جانیئے کہنے کے لئے زبان نہیں لکھنے کے لئے ہاتھ تیار نہیں۔ قلم ہاتھ سے فرار چاہتا ہے۔ لیکن اظہار حق کی خاطر مجبور ہو کر نقاب کشائی کرتا ہوں تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ایمان کے ٹھیکے دار قرآن عظیم کے لئے کیا گستاخانہ فتوے صادر فرماتے ہیں اور پھر بھی ندامت کی بجائے اصرار ہے کہ ہم درستی پر قائم ہیں۔

۱۱۵۔ والذین رعف فلا یرقی دمہ فاراد ان یکتب بدمہ علی جبہتہ شیئاً من القرآن قال ابو بکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال لو کان فیہ شفاء لا بأس بہ قیل لو کتب علی جلد میتۃ وقال ان کان فیہ شفاء جاز۔

ترجمہ: اور جس کی نکسیر جاری ہو اور خون نہ رکے اگر وہ خون سے پیشانی پر

کچھ قرآن لکھے تو ابو بکر کہتے ہیں جائز ہے۔ اور ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ اگر پیشاب سے لکھا جائے تو فرمایا اگر اس میں شفا ہے تو کوئی حرج نہیں اور کہا گیا کہ اگر مردار کی کھال پہ لکھا جائے فرمایا اگر اس میں شفا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

فتاوی قاضی خاں جلد ۴ ص۳۶۵ — فتاوی سراجیہ جلد ۳ ص۳۱

فتاوی عالمگیری جلد ۵ ص۱۳۴ — درمختار ص۱۰۱

حقیقت الفقہ ص۵۹ — درمختار ص۱۴۰ دہلی

نعوذ باللہ۔ قومیں اپنی کتابوں کی توقیر و عظمت پر خون بہا دیتی ہیں۔ لیکن بنام نہاد لوگ قرآن جیسی مقدس و محترم کتاب کو خون اور نعوذ باللہ پیشاب سے لکھوا رہے ہیں۔

قرآن کو تیروں کا نشانہ بنانا

۱۱۶۔ برادران اہل سنت کے پیر و مرشد ولید بن یزید بن عبد الملک نے ایک دفعہ قرآن شریف سے فال نکالی تو یہ آیت نکلی واستفتحوا وخاب کل جبار عنید تو اس نے قرآن کو تیر مارتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

اذا لاقیت ربک یوم حشر

فقل یا رب مزقنی ولید

اے قرآن جب تو اپنے رب سے یوم حشر ملاقات کرے تو کہہ دینا مجھے ولید نے پھاڑ ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

العیاذ باللہ

اے امت مسلمہ تو نے حدیث ثقلین پر خوب عمل کیا۔ قرآن صامت کو تیر مارے تو قرآن ناطق کو بھی مارے۔ قرآن صامت کے اوراق کو جلایا تو ناطق کو بھی اس سواری سے محروم نہ رکھا۔

ہیچ کافر نہ کند آنچہ مسلمان کرد

اگر ایسے عقائد و اعمال کے بعد بھی آپ کا ایمان پختہ ہے تو پھر کوئی بھی مسلم قرآن کا منکر نہیں خوف طوالت کی خاطر یہ چند نمونے پیش کئے ہیں ورنہ اس موضوع کے لیئے الگ کتاب چاہیئے۔ ان چند شواہد سے واضح اور عیاں ہوا کہ اہل سنت کے علماء و قائدین کے نزدیک موجودہ قرآن کامل و اکمل نہیں ہے جبکہ ہمارے علماء و آئمہ نے وضاحت سے موجودہ قرآن کے کامل و اکمل ہونے تصدیق و توثیق فرمائی ہے۔

اعتراض ۳۴

مذہب اہل سنت کے نامور علماء اصول کافی کی ایک طویل روایت تحریر کر کے اس سے اعتراضات قائم کرنے کا شرف حاصل کیا ہے ان میں سے جناب مولانا احسان الہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے صـ۸۱ پر ملاں ملتانی حقیقت مذہب شیعہ کے صـ۷ پر۔ مولانا دوست محمد قریشی اہل سنت پاکٹ بک کے صـ۲۳، صـ۲۵ پر اور جلاء الاذہان کے اعتراض ۹۳۲ پر مولانا احتشام الدین مرادآبادی نصیحت الشیعہ کے صـ۹۲ پر۔ مولانا عبدالستار تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرکانہ کے صـ۵۴ پر مولانا قمرالدین سیالوی مذہب شیعہ کے صـ۸۶ پر مولانا محمد کرم الدین آفتاب ہدایت کے صـ۷۴،۷۶ پر مولانا غلام رسول نارووال

ایمان بالقرآن کے ص۵۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ کی کتاب اصول کافی جلد ا ص۲۳۹ کی سطر ا پر یہ تحریر ہے کہ

حضرت ابوبصیر سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا میں نے درخواست کی کہ آپ پر قربان جاؤں ایک مسئلہ پوچھنے آیا ہوں آپ نے فرمایا یہاں کوئی میرا کلام سننے والا ہے؟ امام پاک نے اپنے اور دوسرے مکان کا پردہ اٹھا کر ارشاد فرمایا اے ابومحمد پوچھو جو کچھ پوچھنا ہے کوئی سننے والا نہیں ابومحمد کہتا ہے کہ میں آپ پر قربان جاؤں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ کو ایک باب علم سیکھلایا تھا اور حضرت علیؑ کے لئے ان سے ہزار دروازے اور کھل گئے۔

حضرت نے فرمایا اے ابومحمد حضرت محمد مصطفٰے نے حضرت علیؑ کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر دروازے سے ہزار در ہزار علم کے دروازے اور کھل گئے میں نے عرض کی خدا کی قسم یہ بڑا علم ہے۔ آپ نے ایک لحظے کے لئے سر جھکا لیا۔ اور فرمایا یہ وہ علم نہیں ہے۔ راوی کہتا ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا اے ابومحمد ہمارے پاس ایک جامعہ ہے ہمارے مخالف کیا جانیں کہ جامعہ کیا ہے میں نے عرض کی جامعہ کیا ہے۔ امام پاک نے فرمایا ایک صحیفہ ہے۔ جس کی لمبائی ستر گز ہے مطابق رسولؐ کے گز کے جسے رسولؐ خدا نے اپنے منہ سے بول کر لکھایا تھا اور حضرت علیؑ نے اس میں ہر حلال و حرام داہنے ہاتھ کے ساتھ خود تحریر کیا تھا اور اس میں انسانی ضروریات کی ہر چیز کا بیان ہے حتیٰ کہ ایک انگشت کا خو بنا۔

حضرت نے مجھے اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابو محمد تیرے لئے میں موجود ہوں جو چاہے پوچھ پھر مجھے آپ نے اور ہاتھ سے دبایا اور فرمایا حتیٰ کہ اس انگشت کا گویا کہ آپ غضب ناک معلوم ہوتے تھے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم یہ بڑا علم ہے آپ نے فرمایا ہاں بڑا علم ہے مگر یہ علم بھی وہ نہیں پھر ایک گھڑی کے لئے خاموش ہو گئے اور فرمایا ہمارے پاس جفر جامعہ بھی ہے۔

ہمارے دشمن کیا جانتے ہیں کہ جفر کیا ہے میں نے عرض کی کہ جفر کیا ہے آپ نے فرمایا ایک چمڑے کا برتن ہے اس میں انبیاء اور اوصیاء اور ان علماء کا جو بنی اسرائیل سے گذر چکے ہیں علم ہے میں نے کہا یہ بڑا علم ہے آپ نے فرمایا ہاں بڑا علم ہے لیکن یہ علم بھی وہ علم نہیں پھر ایک گھڑی کے لئے خاموش ہوئے اور فرمایا ہمارے پاس تو مصحف فاطمہؑ بھی ہے وہ کیا جانتے ہیں کہ مصحف فاطمہؑ کیا ہے فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے کہ جس کے اندر تمہارے موجودہ قرآن کی مانند تین حصے ہیں۔ اور اللہ کی قسم اس تمہارے موجودہ قرآن سے اس میں ایک حرف بھی نہیں۔ میں نے عرض کی مولا بڑا علم ہے آپ نے فرمایا یہ وہ علم نہیں۔

اس طویل عبارت سے مذکورہ علماء اہل سنت نے مندرجہ ذیل اعتراضات پیدا کئے ہیں۔

اعتراض ۳۵

شیعوں کا قرآن ستر گز لمبا ہے۔

اعتراض ۳۶

آئمہ شیعہ کے پاس جامعہ ہے۔

اعتراض ۳۷

آئمہ شیعہ کے پاس ایک جفر تھا جو کہ انبیاء کے علوم کا خزانہ تھا۔

اعتراض ۳۸

آئمہ شیعہ کے پاس ایک مصحف تھا جو کہ موجودہ قرآن سے تین گنا تھا۔

اعتراض ۳۹

حضرت علیؑ کے پاس ایک ضخیم صحیفہ تھا۔

ان اعتراضات سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔ ان کے قرآن کی ستر گز لمبائی جسے اٹھانے کے لئے ٹرک اور پڑھنے کے لئے سائیکل کی سواری مطلوب ہے۔ سنیوں کے پاس تو یہ چھوٹا سا قرآن موجود ہے جسے بچے گلیوں میں اٹھائے پھرتے ہیں۔

جواب

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

علماء اہل سنت نے ایک طویل عبارت نقل فرمائی اور بزعم خود اس سے مختلف اعتراضات قائم کرکے جدت پیدا کی لیکن بدقسمتی سے ہم ایسے گناہ گار خطاکار طالبعلم کثرت سے موجود ہیں جو ان کے اشتباہات کا ازالہ کرکے اصل حقیقت سے عوام کو آگاہ کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔

جامعہ کیا ہے

میرے مہربان حضرات نے فرمایا ہے کہ شیعیان حیدر کرار کا قرآن ایک جامعہ ہے جو ان کے آئمہ کے پاس تھا۔ ذیل میں وضاحت کی جاتی ہے کہ جامعہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔

دوستو! جامعہ اہل بیت قرآن نہیں تھا البتہ اس میں قرآنی احکام کی تفسیر و تشریح ضرور تھی جو کہ کسی اور کے پاس نہ تھی اور عام لوگ اس جامعہ سے متعارف نہ تھے حتیٰ کہ خود راوی ابو بصیر۔ اسی لئے تو دریافت کیا اگر وہ جامعہ قرآن ہوتا تو ایسا سوال اور پھر جواب ملنے پر کوئی تعجب نہیں کر سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے کسی امام نے بھی جامعہ کو قرآن نہیں فرمایا ہے اگر فرمایا ہے تو ثابت کیا جائے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

ستر گز کا مطلب

شیعوں کا قرآن پر ایمان نہیں کیونکہ ان کا قرآن ستر گز لمبا ہے۔ ایسے خیالات کا اظہار متذکرہ علماء اہل سنت نے کیا ہے اور عوام کو گمراہ کرنے کی سعی مذمومہ فرمائی ہے۔ حالانکہ روایت میں لفظ ذراع کا ہے اور ذراع کہنی سے انگلیوں تک کا حصہ ہے تو اس حساب سے ستر ذراع تقریباً ۳۵ گز بنتے ہیں تو ایسے کاغذات اب بھی ہیں جو تھان کی صورت میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس وقت پریس کا اہتمام نہیں تھا۔ چھپائی کا انتظام نہیں تھا یہ جیبی قرآن یا پاکٹ بک آج کل کے دور میں ہیں اس وقت طباعت کا یہ سسٹم

نہ تھا بلکہ اس وقت لوگ پتھر چمڑے لیف خرما یا پتوں پہ قرآن لکھتے تھے ۔ اور بعض پتوں اور ریکیبے کے اوراق کو جمع کر کے ایک بڑا ورق بھی بنا لیتے تھے اور بعض چمڑے کے ایسے بڑے ٹکڑے بنا لیتے تھے تو ایسی صورت حال کے پیش نظر ستر گنہ تو کیا سو گنہ بھی ناکافی ہیں۔

علاوہ ازیں ستر گنہ قرآن کی لمبائی نہیں بلکہ جامعہ کی ہے جو کہ قرآن کی تفسیر و تشریح ہے اور یہ تفسیر بھی کسی ایسے ویسے کی نہیں بلکہ آئمہ اہل بیت کی ہے اور اگر آئمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمانا ہے تو تمام کی نہیں بلکہ حضرت علیؑ کی اور حضرت علیؑ کی بھی ساری نہیں صرف سورہ فاتحہ کی تفسیر ملاحظہ فرمایئے ۔

آپ صفحہ ۲۰۱ پہ ملاحظہ فرما آئے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ایک رات حضرت علیؑ بائے بسم اللہ کے نقطے کی شرح فرمانے لگے تو صبح ہو گئی لیکن نقطے کی تشریح مکمل نہ ہوئی حوالہ جات وہیں ملاحظہ فرمائیں ۔ اسی طرح حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر میں چاہوں تو تمہارے لئے صرف بائے بسم اللہ کی تفسیر کے اسی اونٹ لاد دوں حوالہ جات صفحہ ۲۰۲ پہ ملاحظہ فرمائیں اور ایک دوسرے موقع پہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں الحمد کی تفسیر کرنا چاہوں تو ستر اونٹ کا بار تیار کر دوں۔ حوالہ جات صفحہ ۲۰۳ پہ دیکھیں۔

تو جب ایک نقطہ۔ ایک لفظ یا ایک سورے کی تفسیر اتنی وزنی ہو سکتی ہے تو اگر پورے قرآن کی تفسیر ستر گنہ ہو گئی تو مقام تعجب نہیں ۔ ہاں جو قرآن کے متن کو سمجھنے سے قاصر رہے اگر ان کے مرید کریں تو پھر بھی تعجب نہیں۔

❊

جفر آئمہ

جفر آئمہ بھی صرف قرآن نہیں تھا۔ بلکہ اس میں آیات قرآن کے علاوہ انبیاء و اوصیاء و علماء بنی اسرائیل کا علم تھا۔ یہ ایک قسم کی مخصوص نوٹ بک تھی جو صرف آئمہ کے پاس رہتی تھی اس میں متذکرہ علوم کے علاوہ تمام انسانی ضروریات کا بھی حل مذکور و مرقوم تھا۔

صحیفۂ فاطمہؑ

صحیفۂ فاطمہؑ کے متعلق اعتراض عدم واقفیت کی بنیاد پر ملتی ہے اگر علماء صاحبان تھوڑی سی توجہ فرماتے تو یہ اعتراض فرمانے کا تصور ہی نہ کرتے چلو پہلے علم نہ سہی اب جان لیں اور اگر سمجھ آجاتے تو دوبارہ کسی کو غلط فہمی میں نہ الجھائیں۔ ذیل میں حضرت فاطمہؑ سلام اللہ علیہا کے صحیفے کی وضاحت انہی کی اولاد کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

اصول کافی جلد ا صفحہ ۲۴۰ سطر ۶ پر ہے کہ حماد بن عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ۱۲۸ ھ میں زندیق ظاہر ہونگے اور یہ میں نے مصحف فاطمہؑ میں دیکھا ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا مصحف فاطمہؑ کیا ہے؟ فرمایا کہ جب رسولِ اکرمؐ کا انتقال ہوا تو حضورِ اکرمؐ کے وصال کی وجہ سے بی بی پاکؑ بڑی مغموم و محزون ہوئیں جس کا اندازہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا۔ پس خداوند تعالیٰ نے بی بی پاک کی طرف فرشتے کو بھیجا تاکہ وہ آکر بی بی پاک کو تسلی دے اور ہر روز آپ سے باتیں کرے۔ جناب سیدہ نے یہ ساری بات حضرت

علیؑ سے بتائی حضرت علیؑ نے فرمایا جبکہ آپ اسے محسوس کریں اور اس کی بات سنیں تو مجھے اطلاع دیں چنانچہ حضرت فاطمہؑ نے حضرت علیؑ کو خبر دی اور حضرت علیؑ اس کی گفتگو روزانہ نقل کرتے تھے یہاں تک کہ وہ ایک صحیفہ بن گیا۔ اس میں صرف آئندہ آنے والے واقعات و حالات کا علم تھا اور اس میں حلال و حرام کا کوئی ذکر نہیں تھا۔

اس روایت سے حسب ذیل نکات پیدا ہوئے۔

۱۔ یہ صحیفہ رسول اکرمؐ کے بعد ان باتوں کا مجموعہ ہے جو حضرت جبرائیل و حضرت فاطمہؑ کے درمیان ہوئی تھیں۔ اور یہ بات واضح ہے کہ قرآن رسول اکرمؐ کی زندگی میں ہی مکمل ہو گیا تھا لہذا یہ صحیفہ قرآن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اس صحیفے میں قرآن کے احکام و نواہی نہ تھے بلکہ مستقبل میں ہونے والے واقعات۔ حضورؐ اکرم کے درجات اور آپکی ذریت کو پیش آنے والے واقعات کا ذکر تھا۔

۳۔ یہ صحیفہ چونکہ مفصل تھا لہذا اس کا قرآن سے تین گنا بڑا ہونا قابل تعجب نہیں۔

اعتراض نمبر ۴

اگر مصحف فاطمہؑ قرآن سے تین گنا بڑا تھا تو کیا اس سے شیعہ کا عدم ایمان بالقرآن ثابت نہیں ہوتا۔

جواب

سبحان اللہ کیا عمدہ اعتراض ہے کیا قابل ستائیش استدلال ہے واقعی آپ لوگوں نے جدت پیدا کی ہے۔ اگر یہ فتویٰ شیعیان حیدر کرار کے لئے ہے

تو ان سب مسلم علماء پہ بھی لگاؤ جن کی سینکڑوں کتب اوراق کے لحاظ سے صفحات کے لحاظ سے قیمت کے لحاظ سے تین گنا تو کیا سو گنا ہیں اگر یہ سب مسلمان پکے مومن ہیں تو پھر ہماری بھی اپیل منظور کرو جب ہم نے آپ کو فیصل مان ہی لیا ہے تو پھر انصاف کرو دھاندلی نہ کرو۔

اعتراض ۱۴۸

صحیفہ فاطمہؑ میں قرآن کا ایک لفظ بھی نہ تھا تعجب ہے کتاب مسلمانوں کی ہو اور اس میں قرآن نہ ہو۔

جواب

تو پھر کیا ہوا مسلمانوں کی ہزاروں کتابیں ایسی ہیں جس میں قرآن کا ایک لفظ بھی نہیں تو کیا سب کا قرآن پہ ایمان نہیں۔ حضور ہر وقت خشکی مناسب بھی نہیں ہوتی اس سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کسی وقت ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بھی عادت اختیار کرو جس سے آپ کی کافی الجھنیں کالعدم ہو سکتی ہیں۔

اصل میں امام علیہ السلام یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ باقی نوٹ بکوں میں تو قرآن کی آیات اور تفسیر ہے لیکن یہ صحیفہ ایک خالص پرائیویٹ ڈائری بک ہے جو کہ صرف حضرت فاطمہ کے لئے تھی کیونکہ جناب حضورؐ اکرم جیسے شفیق باپ کے جدا ہو جانے سے مغموم و محزون رہتی تھیں تو جبرائیل کے ذریعے آپکو سکون پہنچانے کا سبب بنایا۔

صحیفہ علیؑ

۱۔ حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں درخواست کی۔ میرے سردار آپ اہل بیت کے پاس کتاب خدا

کے سوا کوئی اور بھی کتاب ہے فرمایا نہیں۔ قرآن شریف کے سوا فہم ہے جو مسلم آدمی کو دیا جاتا ہے یا جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے عرض کی اس صحیفے میں کیا ہے۔ فرمایا دیت اور قیدی کا رہا کرنا اور یہ کہ کافر کے بدلے مسلمان قتل نہ کیا جائے لکھا ہوا ہے۔

بخاری جلد اول ص۲۱ باب کتابۃ العلم

۲۔ ابراہیم تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام نے ہمیں خطبہ سنایا اور فرمایا جس نے خیال کیا کہ ہم اہل بیت کے پاس قرآن مجید اور اس صحیفے کے علاوہ کوئی لکھی ہوئی اور کتاب بھی ہے رسول خدا کی زبانی وہ کذاب ہے۔

اور وہ صحیفہ آپ کی تلوار کے غلاف میں لٹکا ہوا تھا۔ اس میں اونٹ کے دانت زخموں کی اذیتیں، مدینے کا حرام ہونا لکھا ہوا تھا اور جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے کی طرف نسبت کیا ہو۔

صحیح مسلم ص۴۴۲ نور محمدی کراچی

اعتراض ۴۲

سترہ ہزار آیت والا قرآن الکافی شریف کتاب فضل قرآن باب نوادر حدیث ۲۸ (شافی جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۱۶) ۱۶

اہل سنت کے پیر و مرشد جناب مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحفہ اثنا عشریہ کے ص۲۰۱ مولانا احسان الٰہی ظہیر الشیعہ والسنۃ کے ص۹۰۔ مولانا عبدالعزیز ملتانی حقیقت مذہب شیعہ کے ص۳۰ مولانا احتشام الدین مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے ص۲۵۰ مولانا محمد کرم الدین آفتاب ہدایت کے ص۳۴۰ مولانا اللہ یار چکڑالوی ایمان بالقرآن کے ص۳۴ مولانا عبدالستار تونسوی

روئیداد مناظرہ باگڑسرگانہ کے ص۵۴-۴۷۔ مولانا دوست محمد قریشی اہلسنت پاکٹ بک کے ص۱۷۔ مولانا قمرالدین سیالوی مذہب شیعہ کے ص۹ اور مولانا غلام رسول ناروالی ایمان بالقرآن کے ص۶۳ پر۔ جناب عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ کی کتاب اصول کافی کی جلد ۱ ص۶۳۴ سطر ۴ پر موجود ہے۔

عن ابی عبداللہ قال ان القرآن الذی جاء به جبرائیل الی محمد سبعة عشر الف آیة۔

ترجمہ: امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل جو قرآن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے پاس لائے تھے وہ سترہ ہزار آیات کا تھا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیعہ کے قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں جبکہ موجودہ قرآن کی صرف چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ۔ لہذا ہماری دعویٰ ثابت ہوا کہ شیعہ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔

جواب

یہ اعتراض قائم کرنے والے کوئی عام حضرات نہیں بلکہ برصغیر کے مشہور و مستند علمائے کرام ہیں جن پر مذہب اہل سنت آج بھی نازاں ہے لیکن بدقسمتی سے چھوٹا ہو یا بڑا سبھی نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اپنے مقاصد حل کرنے کے لئے عوام کو ضرور گمراہ کرنا ہے کہ لشکر ابلیس میں کمی واقع نہ ہو جائے۔

اب ذرا حقیر پر تقصیر کی گذارشات بھی ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے یہ ہارون بن مسلمہ کی موضوعہ ہے۔

۲۔ اس روایت کا اسناد احمد بن محمد سیاری کی طرف پہنچتا ہے۔ جو کہ ضعیف الحدیث فاسد المذہب کثیر المراسیل ہے۔

۳۔ معترضین کی معین تعداد چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ پہ خود ان کے علماء نے اختلاف کیا ہے۔ پوری تفصیل تو نہیں البتہ بعض اقوال حاضر خدمت ہیں۔

تعداد آیات میں اختلاف اہل سنت

ص۱۳ پہ ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت ابن عباس کے نزدیک قرآن مجید کی تمام آیات چھ ہزار چھ سو سولہ ہیں۔ اتقان جلد ۱ ص۶۷ سطر ۵

اور دانی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی چھ ہزار آیات ہونے پہ اجماع ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کیا چھ ہزار سے کچھ زائد ہیں یا نہیں بعض نے کہا ہے کہ نہیں ہیں لیکن بعض زیادتی کے قائل ہیں بعض نے کہا ہے چھ ہزار دو سو چار بعض نے کہا چھ ہزار دو سو چودہ بعض نے کہا چھ ہزار دو سو انیس بعض نے کہا دو سو پچیس اور بعض نے کہا چھ ہزار پہ دو سو چھبیس زیادہ ہیں۔ اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کی آیات جنت کے درجات جتنی ہیں اب جنت کے درجات کتنے ہیں ان کا علم ہمارے تو شمار میں نہیں۔ البتہ ہم پہ اعتراض کرنے والوں کو یہ ضرور تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس روایت کے حساب سے قرآن قطرے کی مثل ہے اور کمی دریا کے مثل۔

رہا تعداد آیات میں اختلاف تو یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ اختلاف تو قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے اہل مدینہ۔ اہل مکہ۔ اہل شام۔ اہل بصرہ اور اہل کوفہ سبھی آپس میں اختلاف کثیرہ رکھتے ہیں۔ اور اہل مدینہ کے پھر دو گروہ ہیں ایک ابو جعفر یزید بن قعقع کا اور دوسرا اسماعیل انصاری کا۔ اسی طرح بعض علماء نے اس اختلاف کو

دیکھتے ہوئے مختلف آراء قائم کی ہیں مثلاً یزدی اپنی کتاب کامل میں لکھتے ہیں کہ قوم تعداد آیات سے ہمیشہ جاہل رہی ہے اور زعفرانی کہتے ہیں کہ تعداد آیات کسی کو معلوم ہی نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ علماء اہل سنت نے جو تعداد بیان کی ہے ان میں سے کسی پر نص نہیں۔

آیات کی حدود

آیت کسے کہتے ہیں اور آیت کی ابتداء انتہا کیا ہے اس میں علماء اہل سنت خود سرگرداں ہیں۔ معترضین کو چاہیئے کہ وہ پہلے حدود آیات متعین فرمائیں۔ اور اس کے بعد کسی کے متعلق کمی و زیادتی کی نسبت دیں۔

۱۔ علماء اہل سنت میں سے بعض کہتے ہیں کہ جملہ آیت ہے۔

۲۔ کسی کا خیال ہے کہ مدھامتان کے سوا کوئی کلمہ واحد آیت نہیں۔

۳۔ بعض نے کہا ہے کہ والنجم والضحیٰ اور والعصر مستقل آیت ہیں۔

۴۔ بعض نے کہا جہاں شارع نے توقف کیا آیت ہے۔

۵۔ بعض نے حروف مقطعات کو آیت تسلیم کیا ہے۔

۶۔ علامہ جلال الدین سیوطی اتقان کی جلد ۱ ص۶۶ پر لکھتے ہیں کہ جملہ بھی آیت ہے اور لفظ قُل بھی آیت ہے۔

اور بعض نے کہا کہ ہر محل توقیفی کو حد آیت کہا جا سکتا ہے۔

اگر اہل سنت کے نزدیک حدود آیات یہی ہیں تو پھر سترہ ہزار تو کیا ستر ہزار بھی ہو سکتی ہیں۔

ﷺ

آغاز اسلام میں علامت آیات

جب قرآن مجید نازل ہوا تو عرب لوگ اسے اپنے لہجے میں پڑھتے تھے کسی لفظ پر زور کسی پر وقفہ کرتے تھے اور جب اسے تحریر کیا گیا تو اس میں وقفے کی علامت تھی نہ کوئی اور۔ حضرت عثمان کے زمانے کے بہت بعد میں علماء اسلام نے پانچ نشانیاں جداگانہ مقصود کے لئے وقفے کی قرار دیں جن میں سے ایک نشان آیت کا ہے اور ویسے ہی نشان پر حرف لا بھی لکھا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہاں وقفے کی صورت بمنزلت آیت ہے لیکن آیت ختم نہیں اسے آیۂ لا کہتے ہیں پھر اس کے بعد متاخرین علماء نے وقفہ اور اختلاف وقفہ کی سات نشانیاں قرار دیں اب یہی علامات موجود ہیں۔

ان علامات کے لحاظ سے بھی موجودہ تعداد کی تعیین یقینی نہیں تو جب خود کو یقین نہیں تو دوسرے کو بے ایمان کہنا کہاں کی شرافت ہے۔

مذکورہ عبارت نے تو فیصلہ کر دیا کہ لا کے نشان سے بھی آیت بن سکتی ہے تو اگر لا اور دیگر نشانات وقفہ کے اعتبار سے قرآنی آیات کی تعداد شمار کی جائیں تو مذکورہ روایت پر اعتراض کرنے سے پہلے خود تو فیصلہ کر لو کہ تمہارے نزدیک کل آیات کی تعداد کیا ہے۔

۱۔ اور یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ یہ گول گول نشان والی علامات حجاج بن یوسف ثقفی کے زمانے میں لگائی گئیں اور اسی طرح کی موجودہ دیگر علامات بھی اسی نے لگائیں اور اس کی عصمت کے تو اہل سنت بھی قائل نہیں لہذا قوی امکان ہے کہ یہ لوگ نشان لگانے میں اور حدود معین کرنے میں خطا کر گئے ہوں اور دو دو تین تین آیات کی ایک آیت بنا دی ہو یا مستقل

آیت کو کسی کا جزو قرار دیا ہو جیسے کہ آیت تطہیر ایک مستقل آیت تھی لیکن موجودہ قرآن میں وہ ایک دوسری آیت کا جزو ہے تو جہاں یہ حالت ہو وہاں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ سے بھی کم ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس سے عدم ایمان کا فتویٰ صادر نہیں ہو سکتا کیونکہ ہیں تو قرآن ہیں لیکن فرق صرف غلط تعین و تحدید سے ہوا ہے۔

۲- امید ہے کہ دوست سترہ ہزار آیات والی روایت کی اصل حقیقت کو خوب سمجھ گئے ہوں گے اور اس تعداد سے متعجب نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ معصوم نے ناسخ و منسوخ دونوں کو ملا کر سترہ ہزار فرمایا ہو اور یہ بات حقیقت کے عین مطابق ہے کیونکہ کافی آیات منسوخ ہو گئیں تھیں جو تھیں تو قرآن لیکن ان کا حکم ایک خاص وقت تک تھا بعد میں منسوخ ہونے کی وجہ سے حضور اکرم کے زمانے ہی میں ان کو نکال دیا گیا تھا۔

۳- علامہ شیخ صدوق کے اعتقاد سے ہمیں ایک اور بھی نکتہ ملتا ہے کہ اگر تمام تنزیلی وحی کو جمع کیا جائے تو سترہ ہزار بنتی ہیں لہذا معصوم کا فرمان مبنی برحقیقت ہے۔

۴- آپ صـ۲۶۲ پہ اتقان کی جلد ا صـ۷ سطر ۱۱ کی یہ روایت پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عمر کے نزدیک قرآن کے کل حروف دس لاکھ ستائیس ہزار ہیں۔ تو اس لحاظ سے قرآن کے دو حصے غائب ہیں جو بھی آپ جواب فرمائیں گے ہمارا بھی وہی ہو گا۔

پ

اعتراض ۴۳

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۲۹ پر جناب مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحفہ اثنا عشریہ کے ص۵ ص۷ پر۔ مولانا دوست محمد قریشی اہلسنت پاکٹ بک کے ص۲ اور جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۱۷۲ اور مولانا غلام رسول ناروالی ایمان بالقرآن کے ص۴۳ اور مولانا عبدالستار تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے ص۱۳ پر تفسیر صافی ص۱۰ کی عبارت تحریر فرماتے ہیں۔

عن ابی جعفر ان القرآن قد طرح منہ ای کثیرۃ ولم یزد فیہ الاحروف۔

ترجمہ: امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید سے بہت سی آیات پھینک دی گئیں اور چند حروف کی زیادتی بھی ہے۔

اعتراض واضح ہے۔

جواب

روایت میں لفظ طُرِح ہے نَقص نہیں اور طرح کا اطلاق ان آیات پر بھی ہو سکتا ہے جو منسوخ ہونے کی وجہ سے نکال دی گئیں اور جن کے نہ ہونے سے نقص قرآن لازم نہیں آتا۔

۱۔ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو صاحب تفسیر صافی عدم تحریف کے قائل کیوں ہوتے۔

۲۔ ہو سکتا ہے کہ امام موصوف نے تفسیر و تاویل کی کمی مراد لی ہو۔

تاہم اگر اس روایت سے تحریف کا وہم ہوتا ہو تو قرآن کے ساتھ عدم مطابقت کی وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی۔

اعتراض ع ۲۴۲

جناب مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی تحفہ اثنا عشریہ کے ص ۵۵ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے صفحہ ۲ اور جلاء الاذہان کے اعتراض ۴۷۳ میں جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے صفحہ ۱۰۶ پر اور مولانا عبدالستار تونسوی صاحب روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے صفحہ ۱۵ پر فرماتے ہیں۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام لو قرئ القرآن کما انزل لالفیتنا فیہ مسمین۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن اسی طرح پڑھا جائے جس طرح نازل کیا گیا ہے تو یقیناً تم اس میں ہمارے نام پاؤ گے۔

معلوم ہوا قرآن میں کمی ہے۔

جواب

جس طرح کاٹھ کی ہنڈیا چولہے پہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتی اسی طرح محترم علماء اہل سنت کے ایسے رکیک ایرادات۔ بھونڈے اعتراضات اور بے بنیاد الزامات علماء حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔

یہ اعتراض کسی عام شخص نے نہیں کیا بلکہ اس میں برصغیر کے مشہور علماء اہل سنت کے اسماء گرامی شامل ہیں۔ واضح ہے کہ وہ اس روایت کی حقیقت کو جانتے تو ہونگے۔ لیکن کتاب کے اوراق سیاہ کر کے خود کو مصنفین کی صف میں کھڑا کرنے کی ہوس دامن گیر تھی اور ایک صاحب تو محض اسی جنون میں ہیں کہ وہ شیعہ

یہ الزام و اتہام لگا کر خود کو نہ صرف برصغیر میں بلکہ مشرق وسطیٰ میں بھی مقبول و معروف کروالیں۔

لیکن مذہب شیعہ کے علماء تو کیا طالب علم بھی ان کے مخرب استدلات کا حشر نشر کرنے کے لئے کافی ووافی ہیں۔

معترضین نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ شیعہ کے نزدیک قرآن میں اسماء اہل بیت تھے جو کہ اب نہیں ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ اسماء متن قرآن میں نہیں تھے بلکہ تفسیر میں تھے اور یہ تفسیر اللہ کی طرف سے نازل ہوئی تھی جسے اصحاب کرام پڑھا کرتے تھے۔

اور اس طرح کی روایات برادران اہل سنت کی کتب میں بھی ہیں۔

حضور اکرمؐ کے متعدد اصحاب کرام کا بیان ہے کہ ہم سورہ المائدہ کی آیت ۶۷ یاایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک من ربک کے بعد ان علیاً مولی المومنین پڑھا کرتے تھے۔

ملاحظہ فرمائیے معتبر کتب اہل سنت

۱- جلال الدین سیوطی	درمنثور جلد ۲ ص۲۹۸ سطر ۱۰	محمد امین	بیروت
۲- شوکانی	فتح القدیر جلد ۲ ص۵۷ سطر ۱۵	مصطفیٰ البابی	قاہرہ
۳- سید محمود آلوسی	روح المعانی جلد ۶ ص۱۷۲ سطر ۱۲	انتشارات جہاں	طہران
۴- ابن کثیر	تفسیر جلد ۲ ص۱۴ سطر ۴	احیاء الکتب العربیہ	قاہرہ
۵- قاضی ثناء اللہ پانی پتی	مظہری جلد ۶ ص۱۲۲ سطر ۱۱	اشاعت العلوم	حیدر آباد
۶- علی ابن احمد واحدی	اسباب النزول ص۱۵۰ سطر ۱۷	ہندیہ	قاہرہ

۷- ابن صباغ مالکی فصول المہمہ ص۲۳۰ سطر ۶ نجف

۸- سید علی ہمدانی مودۃ القربیٰ ص۵ سطر آخر امامیہ لاہور

۹- عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب ص۷۹ سطر ۱ رضویہ 〃

۱۰- سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۹۸ بمبئی

اور اسی طرح حضرت ابن مسعود

وکفی اللہ المومنین القتال کے بعد بعلیؑ پڑھا کرتے تھے۔

ملاحظہ فرمایئے

۱- سید محمود آلوسی روح المعانی جلد ۱۲ ص۱۵۶ سطر آخر انتشارات جہاں طہران

۲- ابن حیان بحر المحیط جلد ۷ ص۲۴۲ سطر ۹ النصر الحدیثیہ ریاض

۳- جلال الدین سیوطی درمنثور جلد ۵ ص۱۹۲ سطر ۳۳ محمد امین بیروت

۴- ذہبی میزان الاعتدال جلد ۲ ص۱۷ سطر ۴ قاہرہ

۵- گنجی شافعی کفایۃ الطالب ص۱۱۰ مصر

۶- معین الکاشفی معارج النبوت جلد ۱ ص۱۶۳ لکھنؤ

۷- حسکانی شواہد التنزیل جلد ۲ ص۳ بیروت

۸- محمد صالح کشفی کوکب دری ص۱۳۸ سطر ۱۱ امامیہ لاہور

۹- عبید اللہ امرتسری ارجح المطالب ص۹۰ سطر آخر رضویہ 〃

۱۰- سلیمان قندوزی ینابیع المودت ص۸۵ سطر ۱۲ ص۱۱۲ سطر آخر بمبئی

اس کے علاوہ اور بھی کتب اہل سنت سے ثابت ہے کہ حضرت علی اور دوسرے آئمہ کے اسماء آیات قرآن کریم میں بطور تفسیر موجود تھے۔

۱۔ ان روایات سے ثابت ہوا کہ شیعہ کی طرح یہ اسماء اہل سنت کے نزدیک بھی تھے۔

۲۔ یہ اسماء متن قرآن میں نہ تھے بلکہ تفسیر میں تھے۔

لہذا جو جواب برادران اہل سنت دیں گے وہی جواب ہمارا تصور فرمالینا۔ اگر ان روایات کی موجودگی میں ان حضرات کا ایمان کامل رہ سکتا ہے تو پھر شیعہ بے چاروں نے کیا قصور کیا ہے۔

اعتراض ۴۵

جناب مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ نمبر ۵، ۷، ۲۰۱ پر۔ مولانا اللہ یار چکڑالوی ایمان بالقرآن کے ص۲۱ پر۔ مولانا دوست محمد قریشی اہلسنت پاکٹ بک کے ص۳۸ پر۔ جناب مولانا غلام رسول ناروالی ایمان بالقرآن کے ص۸۳ پر۔ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنۃ کے ص۸۰، ص۱۱۱ پر۔ جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۱۵ پر جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ ہیں۔ مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر۸۳ میں۔ جناب حافظ مہر محمد میانوالوی صاحب شیعہ حضرات سے ایک سو سوالات کے ص۲۵ پر۔ جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین ص۳۳ پر۔ جناب مولانا ملتانی حقیقت مذہب شیعہ کی جلد اول ص۳۰۴ پر جناب مولانا قمر الدین سیالوی مذہب شیعہ کے ص۸۸ پر۔ اصول کافی جلد ۲ ص۶۳۱ سطر ۹ کی یہ روایت فرماتے ہیں۔

عن احمد بن ابی نصر قال دفع الی ابوالحسن علیہ السلام مصحفا فقال لا تنظر فیہ ففتحتہ وقرأت فیہ لم یکن الذین کفروا فوجدت

فیہا اسم سبعین رجلا من قریش با سمائھم و اسماء ابائھم۔

ترجمہ: جناب احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ مجھے ایک قرآن امام علی علیہ السلام نے دیا اور حکم فرمایا کہ اسے نہ دیکھنا سو میں نے اسے کھولا تو سورہ لم یکن الذین کفروا کی تلاوت کی تو اس سورے میں ستر قریشی اور ان کے آباء کے نام تھے۔

معلوم ہوا شیعہ کے قرآن میں نام تھے۔

جواب

۱۔ یہ روایت مجہول، مقص اور منقطع ہے کیونکہ رواۃ کے سلسلے میں درمیان سے راوی ساقط ہیں۔

۲۔ روایت کا متن دلالت کرتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہو بھی قرآن اور حضرت علی راوی کو اس کے پڑھنے دیکھنے اور کھولنے سے منع فرما دیں اور راوی بھی اتنا نافرمان کہ حضرت کے روکنے کے باوجود قرآن کو کھول رہا ہے اور یہ صفحہ بھی اتنا مقدر والا کہ اگر حضرت عمر کھولیں تو یہی نکلے اگر کوئی اور کھولے تو پھر بھی یہی نکلے۔

۳۔ اور اس روایت نے واضح فرما دیا کہ حضرت عمر نے حضرت علیؑ کا قرآن کیوں واپس کر دیا کیونکہ تقاضہ حال یہ واضح کرتا ہے کہ ہو سکتا ہو کہ راوی کی طرح حضرت عمر کو بھی یہی صفحہ نظر آیا ہو اور حضرت عمر کو ناگوار گزرا ہو۔

۴۔ اس روایت سے ثابت ہے کہ یہ اسماء قریشی کفار کے تھے اور بعض دوسری روایات سے ثابت ہے کہ یہ اسماء قریشی منافقوں کے تھے بہر حال منافق

ہوں یا کفار کیا وہ قریشی حضرت علیؑ کے قریبی رشتہ دار تھے یا صاحبان اقتدار
کے اگر حضرت علیؑ کے تھے تو حضرت علیؑ کی فضیلت واضح ہے کہ انہوں نے
اپنوں کی بالکل رعایت نہیں کی اور اصل حقیقت کو واضح کر دیا اور اگر وہ نکالنے
کرنے والوں کے گروپ سے تھے تو انہیں بھی قبول کر لینا چاہیئے تھا۔ حالات
یہ بتاتے ہیں کہ اس عبارت سے ان حضرات کو نقصان پہنچتا تھا لہذا ایسی
مخصوص ہستیوں کو بچانے کے لئے حضرت علیؑ کے صحیفے کو قبول نہ کیا
اس کا مفصل بیان ص۵۷ پر پڑھیئے۔

۵۔ اہل سنت کے مفسر جناب خازن اپنی تفسیر کی جلد ۳ ص۱۱۶ سطر ۲ اور
علامہ بغوی تفسیر معالم التنزیل برحاشیہ خازن جلد ۳ ص۱۱۶ سطر ۴ طبع
مصطفی البابی الحلبی مصر یہ تحریر فرماتے ہیں۔

عن ابن عباس انزل اللہ ذکر سبعین رجلا من المنافقین باسمائھم
واسماء اباءھم ثم نسخ ذکر الاسماء رحمۃ منہ للمومنین
لئلا یعیر بعضھم بعضا لان اولادھم کانوا مومنین۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ستر منافقوں اور ان کے
آباؤ اجداد کے نام قرآن مجید میں نازل فرمائے لیکن وہ منسوخ ہو
گئے یہ اللہ کی طرف سے مومنین کے لئے رحمت تھی ورنہ ان کے بعض
بعض کو طعن دیتے کیونکہ ان کی اولاد مومن ہو گئی تھی۔

علماء اہل سنت کی اس روایت سے واضح ہوا کہ یہ نام قرآن میں تو نازل ہوئے
تھے لیکن منسوخ ہونے کی وجہ سے نکال دیئے گئے تو ہو سکتا ہے

کہ حضرت علیؓ نے اس منسوخ آیت کو بھی اپنے صحیفے میں لکھا ہو نکالا نہ ہو اور ان منسوخ اسماء کو بھی خارج نہ کیا ہو۔ کیونکہ پہلے واضح کر دیا گیا ہے کہ حضرت علیؓ ایسے مرتبہ قرآن میں ناسخ و منسوخ دونوں تھے۔

۶۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت علیؓ نے یہ اسماء متن قرآن کی بجائے تفسیر میں لکھے ہوں جن کے نہ ہونے سے نقص قرآن لازم نہیں آتا۔

۷۔ جامع ترمذی میں ہے کہ رسول اکرمؐ کے پاس دو کتابیں تھیں ایک میں جنتیوں کے اسماء اور دوسری میں جہنمیوں کے اسماء تحریر تھے اور واضح ہے کہ حضورؐ نے یہ نام حضرت علیؓ کو بتا دیئے ہونگے اور حضرت علیؓ نے متعلقہ آیت کے ذیل میں لکھ دیئے ہونگے لیکن یہ سب تفسیر میں تھے متن میں نہیں۔

اعتراض ۳۶

جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۵ پر اور جناب مولانا ملتانی صاحب حقیقت مذہب شیعہ کے ص۲ پر اصول کافی ص۶۶۹ اور حیات القلوب جلد سوئم ص۲۴۲ کی یہ روایت تحریر فرماتے ہیں۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال نزل القرآن اربعۃ ارباع ربع فینا وربع فی عدونا وربع سنن وامثال وربع فرائض واحکام

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا قرآن چار حصوں میں نازل ہوا ایک چوتھائی حصہ ہمارے فضائل میں ایک چوتھائی حصہ ہمارے دشمنوں کی مذمت میں ایک چوتھائی حصہ سنن و امثال میں اور ایک چوتھائی حصہ فرائض و احکام میں نازل

ہوا ہے ۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیعہ کے قرآن میں ایک چوتھائی حصہ اہل بیت کی شان میں تھا جبکہ موجودہ قرآن میں چند آیات انکی عظمت پر دلالت کرتی ہیں ۔

جواب

اس اعتراض کا جواب کچھ اس طرح سے ہوگا ۔

۱۔ یہ روایت جس طرح کتب شیعہ میں ہے اس طرح اہل سنت کی کتب میں بھی ہے ۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے ۔

عن علی قال نزل القرآن اربعا فربع فینا و ربع فی عدونا و ربع سیر و امثال و ربع فرائض و احکام ولنا کرائم القرآن ۔

ترجمہ: حضرت علیؑ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن مجید چار حصوں میں نازل ہوا ہے پس اس کا ایک چوتھائی حصہ ہماری شان میں ۔ ایک چوتھائی حصہ ہمارے دشمنوں کی مذمت میں ۔ ایک چوتھائی قصص و امثال میں اور ایک چوتھائی حصہ فرائض و احکام میں اور ہماری شان میں قرآن مجید کی بزرگ آیات ہیں ۔

۱۔ ابن مغازلی — مناقب علی ص۳۲۸ سطر آخر — مکتبہ اسلامیہ طہران

۲۔ حسکانی — شواہد التنزیل جلد ۱ ص۴۳ — بیروت

۳۔ خواند میر — حبیب السیر جلد ۲ ص۱۳ — طہران

۴۔ سلیمان قندوزی — ینابیع المودۃ ص۱۰۳ سطر۱۳ — بمبئی

۵۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۸۱ سطر آخر	امامیہ	لاہور
۶۔ عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۵۹ سطر آخر	رضویہ	"

جب یہ روایت کتب اہل سنت میں بھی ہے تو سنیوں کے قرآن میں بھی کمی واقع ہوئی کیونکہ ان کے نزدیک موجودہ قرآن میں اتنی آیات فضائل اہل بیت کی نہیں ہیں اسی لئے۔

ماجوابکم هو جوابنا

۲۔ فضائل اہل بیت کی آیات اب بھی موجود ہیں لیکن

دیدہ کور کو کیا نظر آئے

۳۔ قرآن مجید میں اچھے لوگوں کی تعریف اور برے لوگوں کی تنقیص کثرت سے موجود ہے پس جو آیت تعریف کے مضمون پہ مشتمل ہے وہ اہل بیت کی عظمت پہ دلالت کرتی ہے اور جو تنقیص پہ محمول ہے وہ ان کے دشمنوں کی مذمت پہ دلالت کرتی ہے اور پھر حساب کیجئے کہ کیا چوتھائی حصہ تعریف اور چوتھائی حصہ مذمت پہ مشتمل نہیں ہے اگر ایسا ہے تو اعتراض بے سود ہے۔

۴۔ تمام اہل بیت کو چھوڑیئے صرف حضرت علیؑ کی عظمت پہ دلالت کرنے والی آیات کا حساب فرمائیے۔

قرآن ناطق قرآن صامت کی نظر میں

تفصیل تو انشاء اللہ دوسری کتاب تفضیل علیؑ بنص جلی میں دی جا رہی ہے یہاں صرف موضوع کی مطابقت کی وجہ سے چند روایات تحریر کی جا رہی ہیں۔

۱- عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال نزلت فی علی ثلثمائۃ آیۃ

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کی شان میں تین سو آیات نازل ہوئیں۔

۱-	جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۲	مجتبائی دہلی	
۲-	حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص۳۵۱ سطر ۱۶		
۳-	ابن کثیر شامی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۵۸ سطر	السعادۃ	قاہرہ
۴-	شبلنجی مومن	نور الابصار ص۷۳ سطر ۸	عبدالواحد	〃
۵-	محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۵ سطر آخر	〃	〃
۶-	ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۷ سطر ۱۲	مکتبۃ القاہرہ	〃
۷-	گنجی شافعی	کفایۃ الطالب ص۱۰۹ سطر ۴		نجف
۸-	عبید اللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۶۰ سطر ۳	رضویہ	لاہور
۹-	عینی حیدر آبادی	مناقب علیؑ ص۱۵۳		اعلم پریس
۱۰-	احمد برزنجی	مقاصد الطالب ص۱۰		بمبئی
۱۱-	سہالوی	وسیلۃ النجاۃ ص۶۷	گلشن فیض	لکھنؤ
۱۲-	زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد ۲ ص۲۰۷		قاہرہ
۱۳-	خواند میر	حبیب السیر ص۱۳ جلد ۲		نجف
۱۴-	سلیمان قندوزی	ینابیع المودۃ ص۱۰۳ سطر ۱۱		بمبئی

۲- عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ تعالٰی ما نزل فی علیؑ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ کتاب خدا میں جس قدر آیات حضرت علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس قدر کسی کی شان میں نہیں ہوئیں۔

۱۔ ابن کثیر شامی	البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۳۵۸ سطر ۵	السعادۃ	قاہرہ
۲۔ شبلنجی مومن	نور الابصار ص۷۲ سطر ۷	عبدالواحد	″
۳۔ محمد صبان	اسعاف الراغبین ص۱۲۸ سطر ۳۲	″	″
۴۔ جلال الدین سیوطی	تاریخ الخلفاء ص۱۲۱ سطر ۱	مجتبائی	دہلی
۵۔ حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص۳۵۱ سطر ۱۵		
۶۔ ابن حجر مکی	صواعق محرقہ ص۱۲۷ سطر ۱۱	مکتبۃ القاہرہ	قاہرہ
۷۔ حسن علی محدث	تفریح الاحباب ص۳۵۱ سطر ۱۵		
۸۔ عینی حیدرآبادی	مناقب علی ص۴۸	اعلم پریس	چارمینار
۹۔ سہالوی	وسیلۃ النجاۃ ص۶۷		لکھنؤ
۱۰۔ زینی دحلان	سیرت نبویہ جلد ۲ ص۲۰۷		قاہرہ
۱۱۔ حسکانی	شواہد التنزیل ص۱۴ جلد ۱		بیروت
۱۲۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۱۹ سطر ۹	امامیہ	لاہور
۱۳۔ مناوی	الکواکب الدریہ ص۳۹	ازہریہ	قاہرہ
۱۴۔ عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۵۹ سطر ۹	رضویہ	لاہور

ان دونوں روایات سے ہمارا مطلب واضح ہے۔

۳۔ ص۳۶۱ پر آپ حضرت ابن عباس کی یہ روایت عمدہ حوالہ جات کے ساتھ

ملاحظہ فرما آئے ہیں کہ قرآن مجید میں جہاں بھی یا ایھا الذین آمنوا
کا ذکر ہے وہاں اس کے امیر و سردار حضرت علیؑ ہیں۔

اب آپ خود ہی ان آیات کا شمار کر سکتے ہیں

۴۔ ص۲۱۲ پر آپ حضرت ام سلمیٰ کے اسناد سے عمدہ اور مفصل حوالہ جات
کے ساتھ حضور اکرم کی یہ حدیث پڑھ آئے ہیں کہ قرآن حضرت علیؑ کے ساتھ ہے
اور حضرت علیؑ قرآن کے ساتھ ہیں۔ تو جب سارا قرآن ہی علیؑ کے ساتھ ہے
تو پھر بحث کرنا ہی بے سود ہے۔

اعتراض نمبر ۴۷

جناب مولانا محمد عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۳۶ پر، جناب
حافظ مہر محمد صاحب میانوالوی شیعہ حضرات سے سو سوالات کے ص۲۹ پر،
جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے ص۱۸ پر
اور جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۸ میں جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی
روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے ص۵۵ پر، جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ
والسنہ کے ص۹۲ پر، جناب مولانا منظور حسین صاحب قاضی آفتاب ہدایت کے
ص۵۱ کے حاشیہ پر تفسیر صافی ص۱۲ کی یہ روایت نقل فرماتے ہیں۔

المستفاد من مجموع هذه الاخبار وغيرها من الروايات
من طريق اهل البيت ان القرآن الذي بين اظهرنا ليس بتمامه
كما انزل على محمدؐ۔

ترجمہ: ان روایات اور ان کے علاوہ اہل بیت کی روایات سے

جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ قرآن پورا اسطرح نہیں ہے جس طرح کہ احمدؐ پہ نازل ہوا۔

جواب

اس عبارت سے استدلال کرنا علمی دیوالیہ کی واضح علامت ہے اور عوام کو سراسر دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ اس عبارت سے صاحب تفسیر صافی نے اپنا عقیدہ بیان نہیں کیا بلکہ تحریف پہ دلالت کرنے والی چند روایات تحریر کی ہیں اس کے بعد ان کے ظواہر سے نتیجہ نکال کر فرمایا ہے کہ ظاہراً تو ایسا محسوس ہوتا ہے لیکن اس کے بعد خود صاحب صافی نے ان روایات کا ضعف بیان کیا ہے اور اچھے طریقے سے انکی تردیداً ور قائلین تحریف کی تکذیب کی ہے۔ لیکن ساون کے اندھوں کو ہر شئی سبز ہی نظر آتی ہے۔

۱۔ واضح ہے کہ اگر یہ نظریہ صاحب تفسیر صافی کا ہوتا تو وہ خود تحریف کا انکار کیوں کرتا اور اس کی مخالفت میں طویل عبارات کیوں تحریر فرماتا۔

۲۔ اگر تسلیم بھی کر لیا جائے کہ صاحب صافی کی یہ عبارت صحیح ہے تو پھر بھی اعتراض واقع نہیں ہوتا کیونکہ معترضین کی آنکھوں پہ تو تعصب کی پٹی چڑھی ہوئی ہے اور انہیں شاید یہ نظر نہیں آیا کہ اس عبارت میں لفظ ہیں کہ یہ قرآن اس طرح نہیں جس طرح محمدؐ پہ نازل ہوا تو اس پہ صاحب صافی تو کیا ہمارا بھی عقیدہ ہے۔ کیونکہ واقعی موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے مطابق نہیں ہے جس کا مفصل بیان ص۲۱۶ سے لے کر ص۳۰۸ تک ہو چکا ہے۔ اور کلمہ کما انزل ہمارے موقف کی خوب وضاحت کرتا ہے کہ اس سے

مراد ترتیب نزول کی طرف اشارہ ہے اگر کمی و زیادتی کا اظہار کرنا ہوتا تو کما حرفِ تشبیہ کے بجائے کمی و زیادتی یا مقدار کے حروف ہوتے۔

اعتراض نمبر ۴۸

بعض سنی علماء اصول کافی کی اس عبارت سے استدلال کرتے ہیں۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول وقع مصحف فی البحر فوجدوہ وقد ذھب ما فیہ الاھٰذہ الآیۃ الا الی اللّٰہ تصیر الامور۔

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ سمندر میں مصحف گر گیا تھا لوگوں نے اسے تلاش کیا تو سوائے الی اللّٰہ تصیر الامور کے سب آیات مٹ گئی تھیں۔

جواب

۱۔ اس روایت سے بھی استدلال کرنا کم علمی کی دلیل ہے کیونکہ اس روایت میں یہ کہاں ہے کہ امام نے فرمایا ہو کہ میرا مصحف سمندر میں گر گیا بلکہ امام تو ایک عام مصحف کے گرنے کی خبر بیان کر رہے ہیں۔

۲۔ اگر آپ کا خیال ہو کہ وہ مصحف حضرت علیؑ کا مرتبہ تھا تو یہ غلط ہے کیونکہ آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ وہ امام مہدیؑ کے پاس محفوظ ہے اور وہی لائیں گے۔

۳۔ ہاں اگر وہ مصحف کسی ناصبی کا ہو تو اس کے گرنے کا تعجب نہیں کرنا

چاہیے کیونکہ ایسی مصیبتیں ان کے مجموعوں پر آتی رہتی ہیں۔ کبھی بکری
کھا گئی۔ کبھی نیزوں کی انیوں پر سوار تو کبھی تیروں کا نشانہ یا کبھی سلگتی ہوئی
آگ۔

۴۔ اور پھر یہ کب لازم آتا ہے کہ اس وقت ایک ہی مصحف تھا اور وہ
سمندر برد ہو گیا اور لوگ ہمیشہ کے لیے محروم ہو گئے۔ جبکہ حضرت
عثمان ہی کے دور میں قرآن قریہ قریہ بستی بستی میں پہنچ گیا تھا۔

۵۔ اگر وہ ایک مصحف سمندر میں گر گیا تو عدم ایمان کی دلیل نہیں کیونکہ
بے شمار قرآن شکستہ اور ہزاروں دفن اور سینکڑوں پانی سے دھوئے
جلتے ہیں۔ اس زمانے میں لاکھوں نہ سہی ہزاروں تو قرآن ہوں گے۔
تو اگر ان میں سے ایک سمندر برد ہو گیا تو اس سے تمام دنیا کے قرآن ناپید
ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اعتراض ۴۹

جناب مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی تنبیہ الحائرین کے ص۲۲ پر
لکھتے ہیں کہ شیعہ اگر حضرت عثمان کو نہیں مانتے تو ان کا جمع کیا ہوا قرآن بھی
نہ پڑھیں۔

جواب

شیعیان حیدر کرار خدا کو وحدہ لاشریک مانتے ہیں حضور اکرمؐ کو آخری
نبیؐ اور دوسرے انبیاء کا سردار مانتے ہیں اور آئمہ اثنا عشر کو حضور انور کے
بعد خلفاء برحق مانتے ہیں۔ اگر ان کے سوا کسی نے بھی دعویٰ خلافت و نبوت

کیا ہے تو ان کو اس دعوے میں سچا نہیں مانتے۔ حضرت عثمان کے بارے میں ہمارا مختصر عقیدہ یہ ہے کہ وہ کچھ عرصہ بادشاہ رہے۔ وہ کس طریقے سے اقتدار پر آئے۔ انہوں نے کیا کچھ کیا اور انکی شہادت کس طریقے سے ہوئی ان میں سے بعض امور میں ہمارا دوسرے مسلمان بھائیوں سے اختلاف کثیر ہے طالبان حقیقت اسکی تحقیق کرنے کے لئے شیعہ علماء کی کتب خلافت ملاحظہ فرمائیں۔

رہا یہ کہ اگر آپ انکو خلیفہ برحق نہیں مانتے تو ان کے مرتبہ قرآن کو بھی ہاتھ نہ لگاؤ۔ یہ کوئی استدلال و اعتراض نہیں کیونکہ تاریخ میں کئی ایسے گزرے ہیں جو کہ نیک و صالح نہ تھے لیکن ان کے بعض عوامل پر عمل ہوتا رہا ہے۔ اور حضرت عثمان اور قرآن جمع کرنے والے پھر بھی مسلمان تو تھے۔ ہم تو منشی نولکشور اور دوسرے غیر مسلم پبلشروں کے شائع کردہ قرآن پڑھتے رہے ہیں اور اب بھی بعض ایسے ممالک ہیں جہاں پر اس پاک کتاب کو غیر مسلم طبع فرما کر لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ سچ پوچھو تو ہمیں اس سے غرض نہیں کہ جمع کرنے والا کون ہے چھاپنے والا مسلمان ہے یا نہیں ہمیں تو قرآن سے غرض ہے اور ہم پر تو اعتراض تب ہو سکتا کہ ہمارے آئمہ اس کی تصدیق نہ فرماتے حالانکہ میں نے ص۱۱۱ سے لے کر ص۱۳۰ تک ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے آئمہ نے موجودہ قرآن کی تصدیق کر دی ہے۔

۱۔ تورات۔ زبور اور انجیل کے جامع غیر مسلم تھے لیکن حضور اکرم اور انکے اصحاب اسے پڑھتے رہتے تھے۔

۲۔ تذکرۃ الحفاظ کے ص۲۳ طبع حیدرآباد دکن میں جناب علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ

حضور اکرمؐ نے عبداللہ بن سلام صحابی کو جو پہلے یہودی تھا اور بعد میں مسلمان ہوا حکم دیا کہ وہ ایک رات قرآن اور ایک رات تورات پڑھے۔ تو جب غیر مسلم حضرات کی محرف کتب کے پڑھنے سے اصحابؓ کو کچھ نہیں ہوتا تو غیر محرف قرآن کے پڑھنے سے شیعہ کو کیا ہوتا ہے۔

۳۔ قرآن میں مختلف مقامات پر تورات۔ زبور اور انجیل پر ایمان لانے کا حکم ہے حالانکہ ان کے جامع غیر مسلم ہیں۔

۴۔ حضور اکرمؐ خانہ کعبہ سے پہلے بیت المقدس کو سجدہ کرتے تھے حالانکہ وہ یہودیوں کا قبلہ تھا۔

۵۔ حضور اکرمؐ نے جس قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کی وہ قریش کا از سر نو تعمیر کردہ تھا۔

۶۔ تمام سنی و وہابی جس کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں یہ حضرت ابراہیمؑ کا تعمیر کردہ ہے جو کہ شیعہ تھے۔ تو اگر یہ شیعہ کے قبلہ کو مان سکتے ہیں تو اگر ہم ان کے خلیفے کے مرتبہ قرآن کو مان لیں تو کیا حرج ہے۔

اعتراض نمبر ۵۰

کیا حضرت عثمانؓ نے قرآن جمع کر کے احسان عظیم نہیں فرمایا۔

جواب

۱۔ دوستو احسان تو تب ہوتا جب پہلے کسی نے یہ کام نہ کیا ہوتا حالانکہ کتب سے ثابت ہے (جیسا کہ ص ۱۸۸ پر تحریر ہو چکا ہے) کہ حضرت علیؑ نے ان سے بہت پہلے ایسا قرآن جمع کر دیا تھا۔ جس کے متعلق اصحابِ کرام نے فرمایا

کہ اس میں علم کثیر تھا اگر انس و جن ایک مقام پر اکٹھے ہو کر بھی اسے جمع کریں تو نہ ممکن ایسے قرآن کو قبول نہ کرنا بھی تو نقصان عظیم ہے۔ سچ پوچھو تو جسے جناب احسان عظیم فرما رہے ہیں۔ یہ اس نقصان عظیم کے مقابلے میں کچھ مقام ہی نہیں رکھتا۔

۲۔ وفاء الوفاء کے صہ۴۸ پر ہے کہ حجاج بن یوسف نے حضرت عثمان کا قرآن ختم کرکے پورے علاقے میں اپنا قرآن رائج کر دیا تو اس لحاظ سے ہمارے پاس تو حجاج بن یوسف کا قرآن ہے نہ کہ حضرت عثمان کا۔

۳۔ اور اسی وفاء الوفاء کے صہ۴۸ جلد ۲ پر ہے کہ موجودہ نقطوں اور اعراب والا قرآن حجاج بن یوسف کا مروجہ ہے تو جتنا حجاج کا احسان ہے حضرت عثمان کا تو نہیں تو اگر حجاج کے اتنے کارنامے کے باوجود تاریخ میں اس کا اچھا ریکارڈ نہیں تو اسی کام کی وجہ سے حضرت عثمان صاحب کس طرح مومن کامل اور حضرت علیؑ سے افضل ہو سکتے ہیں۔

۴۔ خدمت دین صرف مسلم و مومن کے لئے مخصوص نہیں بسا اوقات خدا نے غیر مسلم اور غیر مومن سے بھی دین کی بھلائی کرائی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالےٰ اس دین کی امداد فاجر شخص سے بھی کراتا ہے۔

۱۔ صحیح بخاری مع فتح الباری جلد ۳ صہ۱۳۱ دہلی

۲۔ تفسیر درمنثور جلد ۱ صہ۱۰۵ مصر

۳۔ کنوز الحقائق جلد ۱ صہ۵۸ سطر ۱ سمندری

۵- سیؤید ھذا الدین باقوام لا خلاق لھم فی الآخرۃ

ترجمہ: اللہ تعالےٰ عنقریب اس دین کی مدد ان لوگوں سے کروائے گا جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (اتقان جلد ۲ صـ۲۵ سطر ۲۵)

۶- اِن اللہ تبارک وتعالےٰ یؤید الدین باقوام لا خلاق لھم۔

ترجمہ: خداوند عالم دین کی مدد ایسے لوگوں سے بھی کروا دیتا ہے جن کا دین میں حصہ بھی نہ ہو۔ (کنز العمال جلد ۲ صـ۲۱۲)

ان روایات سے بھی ثابت ہوا کہ دین کی نصرت و یاری صرف مومنوں اور مسلمانوں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اللہ چاہے تو فاسق و فاجر اور بے دین لوگوں سے بھی کروا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے نصرت دین کر دی تو یہ صرف اس کے مومن اور محسن ہونے کی دلیل نہیں۔

اعتراض ۱۵

جناب حافظ مہر محمد میانوالوی صاحب شیعہ حضرات سے سو سوالات کے ص۲۹ پر لکھتے ہیں کہ موجودہ قرآن میں توحید۔ نبوت کی کافی آیات ہیں لیکن شیعہ کے خاص اصول امامت کا ذکر نہیں۔

جواب

علماء اہل سنت بھی عجیب ہیں خود ہی مدعی بن جاتے ہیں خود ہی گواہ اور اسکے بعد خود ہی انصاف کی کرسی پر جلوہ گر ہو کر فیصلہ دے دیتے ہیں کہ شیعہ بے ایمان ہیں۔

بنتے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے انصاف چاہیں

علماء اہل سنت کے تار عنکبوت سے بھی کمزور اعتراض کے مندرجہ ذیل جواب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ ایک دور کے سوا باقی تمام مذاہب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ توحید و نبوت کے سوا ایک تیسرا طبقہ بھی ہے جس کی اطاعت واجب ہے بعض کے نزدیک وہ خلفاء ہیں۔ بعض کے نزدیک آئمہ بعض کے نزدیک دونوں ہیں۔ بعض کے نزدیک خلفاء و آئمہ الگ الگ طبقات ہیں اور بعض کے نزدیک دونوں ہی ایک طبقے کے نام ہیں۔

جب امامت کا مفہوم ہر مذہب میں ہے اور اتنا اہم کہ رسولؐ خدا کے کفن و دفن میں تاخیر ہو تو ہو لیکن انتخاب امام میں تاخیر نہیں ہونا چاہیئے۔ تو جب اتنی اہمیت ہے تو امامت کی آیات نہ ہونے سے صرف شیعہ پر الزام کیوں؟

۲۔ کیا آپ کسی صحیح حدیث سے ثابت کر سکتے ہیں کہ مذہب شیعہ کے کسی عالم نے کہا ہو کہ موجودہ قرآن میں امامت کے بارے کی اتنی آیات کم ہیں اگر نہیں تو پھر اعتراض کیسا۔

۳۔ امامت کا ذکر موجودہ قرآن میں موجود ہے اور ہمارے علماء نے اپنی اپنی کتب میں ان سے استدلال بھی کیا ہے۔ اور بندہ حقیر پر تقصیر نے بھی اس موضوع پر مفصل کام کیا ہے اور اس کا عشر عشیر رسالہ تفضیل علیؑ منص جلی میں شامل کیا ہے طالبان حقیقت اس رسالے میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ امامت کے بارے میں کتنی آیات ہیں۔ انکی تفسیر میں علماء اہل سنت نے کیا کچھ تحریر فرمایا ہے۔ عمدہ حوالہ جات اور بہترین استدلالات ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ فیصلہ فرمائیں گے۔

کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے۔

اعتراض ۵۲

جناب قبلہ قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض ص۸۶ میں فرماتے ہیں اگر شیعہ میں ہمت ہے تو ذرا یہ وضاحت کریں کہ ان کے نزدیک قائلین تحریف کی کیا پوزیشن ہے۔

جواب

مذہب شیعہ کا کوئی امام اور عالم قرآن مجید کے متن میں کمی و زیادتی کا قائل نہیں ہے۔

البتہ ہم پر اعتراض فرمانے والے حضرات مندرجہ ذیل حضرات کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیونکہ ص۳۶۲ سے لے کر ص۴۰۹ تک ثابت کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ تحریف یعنی کمی و زیادتی کے قائل ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب	حضرت عبداللہ بن عمر
حضرت عبداللہ بن مسعود	حضرت ابی بن کعب
حضرت عبداللہ بن عباس	حضرت عائشہ
حضرت حفصہ	حضرت عکرمہ
حضرت حذیفہ	حضرت زید بن ثابت
حضرت عثمان	حضرت عبداللہ بن زبیر
حضرت سعید بن عاص	حضرت عبداللہ بن حارث
مروان بن حکم	حضرت ابو موسیٰ اشعری

حضرت عبدالرحمان بن عوف	حضرت ابولیثی
حضرت زید بن اسلم	حضرت عمرو بن رافع
حضرت عبید بن عمر	حضرت ابو دردا
حضرت علقمہ	حضرت ام سلمیٰ
حضرت قتادہ	حضرت اعمش
حضرت یعلیٰ بن امیہ	حضرت نافع
حضرت ابن کثیر	حضرت ابن عامر
حضرت حسن قاری	حضرت سعید بن جبیر
حضرت ابن ملیکہ	حضرت عبداللہ بن سعد
حضرت عروہ	

کیا مذکورہ حضرات اہل سنت حضرات کے ستون نہیں؟ اگر ہیں تو یہ سب تحریف کے قائل تھے اب فرمایئے ان کے متعلق کیا فتویٰ ہے اور اگر موجودہ اور سابقہ علماء کے عقائد تحریر کئے جائیں تو ایک الگ کتاب چاہیئے۔ ذرا سوچ کر فتویٰ دینا ورنہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔

بادہ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاحِ دو عالم ہم سے ہے

اعتراض ۵۳

موجودہ قرآن پر تمام امت کا اجماع ہے لہٰذا شیعوں کو تحریف کے عقیدے سے دستبردار ہو جانا چاہیئے۔

جواب

آپ نے فرمایا ہے کہ قرآن کے تحریف سے محفوظ ہونے پر اجماع امت ہے تو ہم یہ التماس ضرور کریں گے کہ اس اجماع میں شیعہ شامل ہیں یا نہیں اگر فرماؤ کہ شامل ہیں تو اعتراض بے جا اگر کہو کہ نہیں تو پھر اجماع امت کیسے۔ اگر اسلام کا ایک مسلمہ فرقہ خارج ہے تو قبلہ اسے اجماع کہنا عقل سے بعیدی کا ثبوت ہے

کیوں جی اب بھی ایسی کچھ بات کہو گے

۱۔ علاوہ ازیں مذہب شیعہ کا اجماع ضرور ہے جیسا کہ امام علیؑ نقی نے مراسلۂ اھواز میں ثابت فرمایا ذرا صفحہ ۱۳ پہ ملاحظہ فرمائیے۔ لیکن علماء اہلسنت کی کتب تو بھرپور ہیں کہ کسی کے نزدیک موجودہ قرآن سے ساٹھ پارے کم ہیں کسی کے نزدیک سورۃ کم اور نہ ائد ہیں۔ کسی کے نزدیک آیات اور کسی کے نزدیک حروف و کلمات کم و زائد ہیں۔

اعتراض ۵۴

شیعہ حضرات کو چاہیئے کہ وہ موجودہ قرآن کو چھوڑ دیں اور امام مہدیؑ سے اپنا قرآن لائیں۔

جواب

حضرت امام مہدیؑ سے قرآن اس وقت لائیں جب متن کے لحاظ سے وہ اس سے مختلف ہو۔ جب اس کی آیات و سورتیں اسی قرآن کے موافق ہیں تو پھر کیوں لینے جائیں۔ بہرحال ہمارے امام مہدیؑ کے آنے پہ تو سبھی کا اتفاق ہے لیکن آپ کا قرآن تو حضرت عمر کے نزدیک دس لاکھ ستائیس ہزار حروف

پر مشتمل ہے یعنی موجودہ قرآن سے سات لاکھ تینتیس سو انہتر حروف زیادہ والا اور حضرت ابن عمر کے نزدیک اصل قرآن تو موجودہ قرآن سے کہیں زیادہ تھا۔ ابن مسعود کے نزدیک سورہ فاتحہ اور معوذتین اس میں زیادہ ہیں اور ابی بن کعب کے نزدیک اس میں سورہ حفد خلع اس میں ہے ہی نہیں سورہ نورین بھی نہیں۔ برات کی مثل ایک سورہ بھی غائب اور ابو موسیٰ اشعری کے نزدیک سورہ مسبحات کی مثل ایک سورہ غائب ہے اور علماء اہل سنت کے نزدیک قرآن مجید قدیم ہے جبکہ یہ حادث ہے مہربانی فرما کر آپ بھی موجودہ قرآن کو چھوڑ کر مذکورہ صفات والا قرآن لائیں۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اعتراض ۵۵

شیعہ کی کتاب اصول کافی کے ص۶۷ پر لکھا ہے اِنّ القرآن لایکون حجۃ یعنی بے شک قرآن حجت نہیں ہے۔ پڑھ لیا دوستو یہ قرآن کو حجت بھی نہیں مانتے اور مومن بھی کہلاتے ہیں۔

جواب

ہمیں تحریف کا قائل کہنے والوں نے نقل روایت میں تحریف کر کے عدل و انصاف کا جو خون کیا ہے اس کا صحیح جائزہ پوری روایت پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہو گا۔ دراصل یہ عبارت اس مناظرے کی روئیداد سے لی گئی ہے جو منصور بن حازم نے خوارج سے کیا اور منصور نے یہ حکایت حضرت امام جعفر صادق کو سنائی چنانچہ دیکھئے اصول کافی ص۶۷ سطر ۱۵ طبع نولکشور۔

وقلت للناس الیس تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کان ھو الحجۃ من اللہ تعالیٰ علی خلقہ، قالوا بلیٰ قلت فحین مضی رسول اللہ صلعم من کان حجتہ علی خلقہ، فقالوا القرآن فنظرت فی القرآن فاذا ھو یخاصم بہ المرجیٔ والقدری والزندیق الذی لایومن بہ حتی یغلب الرجال بخصومتہ فعرفت ان القرآن لایکون حجۃ الابقیم فما قال فیہ من شیٔ کان حقا فقلت لھم من قیم القرآن فقالوا ابن مسعود قدکان یعلم وعمر یعلم وحذیفہ یعلم قلت کلہ فقالوا لا فلم اجد احدًا یقال انہ یعرف ذالک کلہ الا علیًا صلوات اللہ علیہ واذا کان الشیٔ بین القوم فقال ھذا لا ادری وقال ھذا انا ادری فاشھد ان علیا کان قیم القرآن وکانت طاعتہ مفترضۃ وکان الحجۃ علی الناس بعد رسول اللہ وان ما قال فی القرآن فھو حق فقال رحمک اللہ

ترجمہ: جناب منصور کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی طرف سے مخلوق پر حجت تھے انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا بعد وفات کون حجت رہا انہوں نے کہا قرآن میں نے کہا قرآن میں نظر کی آیا وہ حجت ہو سکتا ہے یا نہیں فوراً خیال آیا قرآن سے تو فرقہ مرجیہ اور قدریہ بھی سند لیتا ہے اور زندیق و دہریہ جو قرآن کے سراسر منکر ہیں وہ بھی مناظرہ کر کے عالموں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے جان لیا کہ قرآن بغیر قیم کے حجت نہیں

ہو سکتا اور جو کچھ قیم قرآن کی بابت بیان کرے وہی حق ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا قیم قرآن کون ہے انہوں نے کہا ابن مسعود صحابی وہ قرآن جانتا ہے اور عمر بھی قرآن جانتا ہے اور حذیفہ بھی میں نے کہا سب قرآن کے عالم تھے انہوں نے کہا کہ کل قرآن تو سوائے حضرت علیؑ کے اور کسی کے پاس نہیں تھا اور جب کبھی مسلمانوں میں کسی مسئلے کی بابت اختلاف ہو جاتا تو ابن مسعود کہتا کہ میں نہیں جانتا اور عمر کہتا کہ میں نہیں جانتا اور حذیفہ کہتا کہ میں نہیں جانتا مگر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ جناب حضرت علیؑ ہی قرآن کے قیم ہیں اور ان کی اطاعت و تابعداری فرض تھی اور جناب رسولؐ خدا کے بعد تمام لوگوں پر حجت تھے اور جو کچھ انہوں نے قرآن شریف کے معانی و تفسیر کی سب حق ہے حضرت نے فرمایا خدا تجھ پر رحم کرے۔

یہ مکمل روایت حاضر ہے جس میں ان القرآن لا یکون حجۃ الا بقیم الا بقیم کو حذف کر کے لا تقربوا الصلوا ۃ لکھ کر وانتم سکاریٰ کو چھوڑنے کی مثال کو عملی جامہ پہنایا ہے۔

سمجھ نہیں آتی کہ اگر دین کے ٹھیکے دار ایسی بد دیانتیاں کریں گے تو انصاف کس سے ملے گا۔ راہ راست کون دکھائے گا۔

اعتراض ۵۶

ملاں عبدالعزیز ملتانی اور مولانا دوست محمد قریشی صاحب فرماتے ہیں کہ جب شیعہ

کے نزدیک قرآن مکمل ہے تو پھر بکری کے کھانے کا ذکر کیوں کرتے ہیں۔

جواب

دونوں معترضین جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اہل سنت کے عظیم مناظر تھے لیکن اس اعتراض سے انکی پوزیشن ضرور مجروح ہوتی ہے کیونکہ ایسے سوالات بچے کرتے ہیں نہ کہ بزرگ و عالم۔

یہ حقیقت تو سبھی جانتے ہیں کہ کسی شیعہ کی بکری نے شیعہ کے قرآن کو نہیں کھایا وہ تو حضرت عائشہ کی بکری تھی جو آیۂ رجم و رضعات کو کھا گئی جس کا ذکر اہل سنت کی مشہور کتاب ابن ماجہ ترجمہ وحیدی کی جلد ۲ ص۵۷ سطر ا پہ موجود ہے۔

اگر شیعہ حضرات اس روایت کو لکھتے ہیں تو صرف جناب کا منہ کالا کرنے کیلئے ہیں تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہمیں بے ایمان کہنے والوں کے نزدیک ایمان بالقرآن کی کیا پوزیشن ہے۔

اعتراض نمبر ۵۷

جناب ملاں ملتانی صاحب حقیقت مذہب شیعہ کے ص۶ پر روضہ کافی کے ص۶۱ سے تحریر فرماتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے مرید سوید کو قید خانے میں لکھا کہ لوگوں نے قرآن مجید میں تحریف کر دی ہے۔

جواب

حضور اس روایت میں سہل بن زیاد ہے جس کے متعلق رجال نجاشی مطبوعہ بمبئی کے ص۱۳۲ پر ہے کان ضعیفا فی الحدیث غیر معتمد فیہ وکان احمد بن محمد بن عیسیٰ یشہد علیہ بالغلو والکذب یعنی وہ حدیث کے

روایت کرنے میں ضعیف اور غیر معتمد ہے اور احمد بن محمد بن عیسیٰ کہتا ہے کہ وہ غالی اور جھوٹا ہے توجب راوی کا یہ حال ہے روایت پر کس طرح اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

اعتراض ۵۸

جناب حافظ مہر محمد صاحب شیعہ حضرات سے سو سوال کے ص۲۹ پر لکھتے ہیں کہ شیعہ کی کتاب رجال کشی کے ص۹۳ پر ہے۔

ان الناس بعد النبی علیہ السلام رکب اللّٰہ بہ سنۃ من قبلکم فغیروا وبدلوا وحرفوا وزادوا فی دین اللّٰہ ونقصوا فیہ۔

تحقیق رسول اکرم کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو انکے طریقے پر چلایا جو تم سے پہلے تھے ان لوگوں نے دین خدا میں تغیّر و تبدل کیا اور اس میں تحریف کر دی اور اس میں نقص ڈال دیا۔

جواب

اس روایت میں قرآن میں کمی و زیادتی کا مطلق ذکر نہیں لہذا اعتراض بے سود رہا دین میں کمی و زیادتی تو یہ محتاج دلائل نہیں سبھی کے نزدیک ایسا ہی ہے۔

اعتراض ۵۹

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۶۰۷ میں اور جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نفیحت الشیعہ کے ص۹۲ پر اصول کافی ص۱۱۶ کی عبارت سے اعتراض فرماتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک قرآن

اونٹ کی ران جتنا ہے۔

جواب

دوستو۔عبارت میں قرآن کا ذکر نہیں بلکہ جامعہ کا ذکر ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیے۔

فالجامعة قال تلك صحيفة طولها سبعون ذراعا في عرض الاديم مثل فخذ الفالج -

ترجمہ: پس جامعہ اس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے اور جو پلٹے جانے کے بعد اونٹ کی ران کے برابر ہو جاتا ہے۔

دوستو واضح ہو گیا کہ اس روایت میں جامعہ کا ذکر ہے نہ کہ قرآن کا اور جامع کیا ہے اس کا مفصل ذکر پیچھے پہ ملاحظہ فرمائیے۔

اعتراض ۶۱

حضرت علیؑ نے حضرت عثمان کے مرتبہ قرآن کے مقابلے میں تلوار کیوں نہ اٹھائی۔

جواب

علماء اہل سنت سمجھتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس ذوالفقار تھی اور ان کا کام صرف یہی تھا کہ وہ صبح سے شام تک ذوالفقار چلاتے رہیں سبحان اللہ یہ بہادر شخص کی علامت نہیں بلکہ بہادر وہ ہے جو امن کے وقت امن اور جنگ کے وقت جنگ چاہے۔

اگر حضرت عثمان کے قرآن میں کمی و زیادتی ہوتی تو پھر وہ ایسا کرتے۔

لیکن حضرت علیؑ نے حضرت عثمان کے قرآن کو مکمل قرار دیا اور اس پر عمل کرنیوالے کو جنتی اور ناجی قرار دیا ہے۔

اعتراض نمبر ۶۱

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۸۰ میں اعتراض فرماتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک موجودہ قرآن میں باطل کے ستون ہیں۔

جواب

متن قرآن میں تو باطل کے ستون نہیں البتہ باطل پرستوں نے تفسیر تاویل میں ضرور باطل کے ستون کھڑے کر دیئے ہیں جس کی وجہ سے اسلام کے تہتر فرقے ہو گئے۔

اعتراض نمبر ۶۲

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۴۵ میں فرماتے ہیں کہ اگر قرآن میں کمی و زیادتی تھی تو حضرت امام حسینؑ نے حفاظت قرآن کی خاطر سر کیوں کٹوایا۔

جواب

حضرت امام حسینؑ کے نزدیک قرآن کا متن کامل تھا لیکن یزید اس کے احکام کی خلاف ورزی کر رہا تھا اور اس کے معانی و مطالب تبدیل کر رہا تھا اسی لئے اس جابر کو نیست و نابود کرنے اور قرآن کے احکام کو زندہ رکھنے کیلئے وارثِ قرآن نے سب کچھ نثار کر دیا۔

اعتراض ۶۳

جناب عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۲۳ پہ۔ جناب قاضی مظہر حسین صاحب چکوالوی تجلیات صداقت پہ ایک جائزہ کے ص۱۳ پہ، جناب مولانا احسان الہٰی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے ص۹۱ پہ۔ جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے ص۲۴، ص۱۹، ص۱۸ اور جلاء الاذہان کے اعتراض ۹۲ پہ، جناب مولانا عبدالستار تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے ص۵، ص۱۳ پہ۔ جناب مولانا الٰہ یار چکڑالوی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۶، ص۷ پہ اور مولانا کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۵۳ پہ فرماتے ہیں کہ شیعہ کی کتاب فصل الخطاب میں تحریف کی روایات ہیں۔

جواب

آیات قرآن کریم۔ احادیث معصومین علیہم السلام اور اقوال علماء شیعہ سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ قرآن کمی وزیادتی سے مبّرہ ومنزّہ ہے اس کے بعد مولوی نوری کی فصل الخطاب کی ضعیف وکمزور روایات سے استدلال کرنا کوئی احسن عمل نہیں ہے۔

صاحب فصل الخطاب

فصل الخطاب کے مصنف جناب نوری صاحب نہ ہمارے امام ہیں اور نہ جید عالم بلکہ عام مولوی ہیں اور مولوی بھی معتمد نہیں بلکہ کمزور اور مفسد چنانچہ ان کے متعلق آقا مہدی موسوی کاظمی رقمطراز ہیں کہ فصل الخطاب ہمارے شیخ طوسی کی امالی

کی نفیقطیع پر ایران میں چھپی ہے کاش انہوں نے یہ کتاب تالیف نہ کی ہوتی حقیقت کے متلاشی علماء نے اس کتاب کی تردید میں کئی رسائل تحریر فرمائے ہیں جن میں انہوں نے حق واضح فرما دیا ہے اور اس زمانے کے تمام علماء نے اس کتاب کی تصنیف پر خوب طعن و تشنیع کی ہے۔

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ ہمارے علماء کرام نے فصل الخطاب اور اسکے مصنف کو مسترد فرمایا ہے لہذا اس سے استدلال کرنا عقل کے خلاف ہے۔

اگر علماء اہل سنت مطمئن نہ ہوں تو۔

جانبازوں کے سینے میں ابھی اور بھی دل ہیں
پھر دیکھئے اک بار محبت کی نظر سے

اعتراض ۶۴

معتبر شیعہ عالم احمد بن محمد بن سیاری نے بھی تحریف کے اثبات میں ایک جامع کتاب لکھی ہے۔

جواب

جسے آپ نے معتبر شیعہ عالم تحریر فرمایا ہے اس کے متعلق شیعہ علماء کے نظریات ملاحظہ ہوں۔

جناب نجاشی صاحب اپنی کتاب الرجال کے ص۶۲ سطر ۱۲ مطبوعہ مرکز نشر کتاب ایران اور جناب کشی اپنی کتاب الرجال کے ص۵۵ سطر ۴ مطبوعہ کربلا پر تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد بن سیار ابو عبد اللہ عبد اللہ الکاتب بہ بصری ہے یہ حضرت ابو محمد علیہ السلام کے زمانے میں آل طاہر کے کاتبوں میں سے تھا اسکی

حدیث متعیت اور مذہب فاسد ہے حسین بن عبید اللہ سے مذکور ہے کہ یہ مراسیل کو کثرت سے روایت کرتا ہے اور اس کی روایات بھی قابل اعتبار نہیں آگے فرماتے ہیں کہ حسین بن عبید اللہ قزوینی نے خبر دی ہے کہ اسے احمد بن محمد بن یحییٰ نے اپنے باپ سے خبر دی ہے کہ سیاری کی روایات میں غلو اور عبارت میں خلط و ملط کثرت سے تھا۔

جناب مرجع الاعلیٰ سید ابوالقاسم الخوئی البیان کے ص۲۲۶ سطر ۸ پر رقمطراز ہیں کہ سیاری کے متعلق تمام علماء کا اتفاق ہے کہ وہ فاسد المذہب تھا۔

جسے علماء کرام نے فاسد المذہب فرمایا ہے اس کے عقیدے کو شیعہ کا ترجمان نہیں کہا جا سکتا۔ شیعہ علماء کا کیا عقیدہ ہے " مفصل گزر چکا ہے۔

اعتراض ۶۵

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۳۸ پر لکھتے ہیں کہ شیعہ کے مفسر صاحب صافی بھی تحریف کے قائل ہیں۔

جواب

صاحب تفسیر صافی بھی تحریف کے خلاف ہیں اور انہوں نے روایات تحریف کو موضوع خبر احاد اور قرآن کے مخالف قرار دیا ہے پیچھے ملاحظہ فرمائیے۔

اعتراض ۶۶

شیعہ عالم علی بن احمد کوفی بھی تحریف کے قائل ہیں۔

جواب

جسے آپ شیعہ عالم فرما رہے ہیں اس کے متعلق شیعہ کے موجودہ مجتہد

اعظم جناب سید ابوالقاسم الخوئی تحریر فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیے البیان ص۲۲۶ سطر ۹ کہ علماء رجال نے ذکر کیا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اور فاسد المذہب ہے۔ لہذا اسکے عقیدہ کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں ویسے معترضین نے کوئی حوالہ بھی نہیں دیا کہ موصوف کی فلاں عبارت سے تحریف واضح ہوتی ہے۔

اعتراض ۲۶۷

جناب مولانا اللہ یار چکڑالوی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۲۵ پر، اور جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۹۵ میں مرآۃ العقول ص۱۷۱ کی عبارت نقل کرتے ہیں۔

والعقل یحکم بانہ اذا کان القرآن متفرقا منتشرا عند الناس۔

ترجمہ: عقل حکم کرتی ہے کہ جب قرآن لوگوں کے پاس متفرق و منتشر تھا۔

یعنی شیعہ کے نزدیک ایسے ماحول میں تحریف کا احتمال ہو سکتا ہے۔

جواب

یہ عبارت خود محرف ہے لہذا پہلے مکمل عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

لکن لاریب فی ان الناس مکلفون بالعمل بما فی المصاحف وتلاوتہ حتی یظہر القائم علیہ السلام وہذا معلوم متواتر من طریق اہل البیت علیہم السلام۔

ترجمہ: قرآن مجید میں کمی و زیادتی کے خدشات بھی ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ ظہور امام مہدی تک تمام لوگوں کو قرآن مجید میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرنے اور اسکی تلاوت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بات

اہل بیت کے طریق سے متواتر ہے۔

اس عبارت کو نقل کرنے میں بھی اہل سنت کے علماء نے لا تقربوا الصلاۃ کو لکھ کر وانتم سکاریٰ حذف کرنے کی مثال قائم کی ہے اپنے مطلب کی عبارت لکھ دی اور جو مخالف تھی وہ چھوڑ دی اگر عبارت مکمل ہوتی تو شاید یہ اعتراض وارد ہی نہ ہوتا۔

میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو

اعتراض ۶۸

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب مرآۃ العقول کے ص۱۷ سے عبارت تحریر کرتے ہوئے جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۸ میں شیعہ کے عدم ایمان بالقرآن کا استدلال کرتے ہیں۔

ذھب الکلینی والشیخ المفید وجماعتہ الی ان جمیع القرآن عند الائمۃ۔

ترجمہ: کلینی۔ شیخ مفید اور اس کی جماعت اس طرف گئی ہے کہ پورا قرآن آئمہ کے پاس ہے۔

جواب

ص۱۳۴ سے لیکر ص۱۷۵ تک واضح کر دیا گیا ہے کہ شیعہ علماء کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و زیادتی سے مبرہ و منزہ ہے۔ مذکورہ عبارت میں علماء کرام کا یہ مقصد ہے کہ قرآن کا تمام علم آئمہ کے پاس ہے۔ قرآن کی تاویل اور تفسیر سب آئمہ کے پاس ہے۔

اعتراض ۶۹

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۳ میں جناب مولانا الہہ یار چکڑالوی صاحب ایمان بالقرآن کے صک پر اور جناب مولانا غلام رسول نارووالی صاحب ایمان بالقرآن کے صک پر الصافی شرح کافی کی عبارت تحریر فرماتے ہیں کہ آیہ انا نحن نزلنا الذکر قرآن مجید کے محفوظ ہونے پر دلالت نہیں کرتی۔

جواب

ثابت کر دیا گیا ہے کہ مختلف مشہور علماء کرام نے آیۂ مذکورہ سے استدلال کیا ہے اور بندہ نے بھی صک۵۶ پر اس آیت سے استدلال کیا ہے۔ اگر صاحب صافی کے نزدیک اس آیت سے استدلال نہیں کیا جا سکتا تو یہ ان کا ذاتی فیصلہ ہے نہ کہ پورے مذہب شیعہ کا اور قبلہ ملا خلیل قزوینی صاحب نہ نبی ہیں نہ امام بلکہ ایک عالم ہٰذا ان کا فیصلہ ہمارے لئے قابل حجت نہیں۔

اعتراض ۷۰

جناب مولانا غلام رسول صاحب نارووالی ایمان بالقرآن کے صک۸۹ پر انوار نعمانیہ کی عبارت سے استدلال کرتے ہیں کہ جب امام مہدی زمین پر تشریف لائیں گے تو موجودہ قرآن اٹھا لیا جائے گا اور حضرت علیؑ کا مرتبہ قرآن رائج کیا جائے گا۔

جواب

صک۱۹۳ سے لیکر صک۲۱۵ تک ثابت کر دیا گیا ہے کہ حضرت علیؑ کا مرتبہ

قرآن متن کے لحاظ سے موجودہ قرآن کے مطابق تھا صرف اس کی ترتیب نزول کے مطابق تھی اور اس میں تفسیر و تاویل بھی تھی پس یہی قرآن امام مہدیؑ لائیں گے لہٰذا اگر وہ قرآن ہو یا یہ کہ فرق کوئی نہیں پڑے گا کیونکہ دونوں کے احکام برابر ہیں۔ امام مہدیؑ کے قرآن کے نافذ کرنے کا مقصد صرف مجرموں کے چہروں سے نقاب کشائی کرنا ہے۔

اعتراض ۷۱

مولانا غلام رسول ناروالی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۸۹ پر انوار نعمانیہ سے لکھتے ہیں کہ امام معصوم نے سائل کو فرمایا کہ لوگوں کی طرح پڑھو۔

جواب

اس عبارت میں پڑھنے کا حکم ہے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ کمی و زیادتی کا نہیں بلکہ قرأت کا ہے اور اختلاف قرأت سبھی کے ہاں ہے۔

اعتراض ۷۲

جناب غلام رسول ناروالی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۸۹ پر انوار نعمانیہ کی عبارت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ لوگوں کے پاس قرآن لے گئے لیکن لوگوں نے قبول نہ کیا۔

جواب

اس کا مکمل جواب ص۱۸۸ پہ ملاحظہ فرمائیے۔

اعتراض ۷۳

جناب مولانا دوست محمد صاحب قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۷۳ میں تفسیر صافی صنا کی عبارت تحریر کرتے ہیں۔

ان فی القرآن ما مضی وما یحدث وما ھو کائن کانت فیہ اسماء الرجال فالقیت۔

ترجمہ: بے شک قرآن مجید میں ہے جو کچھ گزر چکا اور جو کچھ پیدا ہوا اور جو کچھ ہونے والا ہے اور اسی قرآن میں لوگوں کے نام تھے پس انہیں گرا دیا گیا ہے۔

جواب

اس روایت میں دو باتوں کا ذکر کیا گیا ہے اولاً علوم قرآن جس کا ذکر ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کے ذیل میں موجود ہے اور ثانیاً اسماء الرجال یہ تفسیر میں تھے یا پھر بغوی کے نزدیک منسوخ ہو گئے تھے۔

اعتراض نمبر ۷۴

جناب مولانا قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۸۳ میں فرماتے ہیں کہ جب شیعہ کے نزدیک بہت سی آیات میں متناکر و متنافر حروف ہیں تو کیا ان کے نزدیک قرآن غیر فصیح نہ ہوا؟

جواب

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا اقرار تو مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں نے کیا ہے البتہ جناب قریشی صاحب صرف شیعہ پہ الزام دھرنے کے لئے ایسا فرمائیں تو یہ ان کا اپنا ذاتی فیصلہ ہے ورنہ کسی شیعہ کے نزدیک کسی بھی آیت میں متناکر حروف ہیں نہ متنافر اگر قریشی صاحب کو معلوم ہوں تو فرمائیں چلو قریشی صاحب تو اللہ کو پیارے ہو گئے ان کے ہم نوا کثیر تعداد میں ہیں وہی وضاحت فرمادیں۔

اعتراض نمبر ۷۵

جناب دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۸۴ میں فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن میں اصحاب نے آیات زیادہ کردی ہیں۔ مہربانی فرماکر ان کی نشاندہی کردی جائے۔

جواب

جناب قریشی صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہمارے نزدیک اصحاب نبیؐ نے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی ہے۔ اگر علماء اہل سنت کو معلوم ہو تو آگاہ فرمائیں البتہ ہم نے ص ۳۶۶ سے لیکر ص ۳۷۱ تک ثابت کردیا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک اتنی سورتیں کم و زائد ہیں اتنی آیات کم و زائد ہیں ان سب چیزوں کی نشاندہی بھی کی ہے۔

اعتراض نمبر ۷۶

جناب قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۸۸۵ میں رقمطراز ہیں کہ شیعہ وہ آیات بتلائیں جن میں حضورؐ اکرم کی توہین کی گئی ہے۔

جواب

ہمارے نزدیک انبیاء معصوم ہیں اور خدا اپنے انبیاء کی توہین نہیں کرتا البتہ علماء اہل سنت نے مختلف آیات کی تفاسیر میں اور کتب احادیث میں یقیناً ایسی عبارات تحریر فرمائی ہیں جن سے انبیاء کرام کی توہین آشکار ہوتی ہے۔ طالبان حقیقت اس سلسلے میں تنزیہ الانبیاء آئینہ مذہب سنی اور کلید مناظرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

اعتراض ۷۷

جناب شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ کے ص۵۵ پر اور دوسرے علماء تفسیر صافی کے ص۱۲ کی مندرجہ ذیل عبارت سے استدلال فرماتے ہیں۔

قد حذف عنہ اشیاء کثیرۃ منھا اسم علی فی کثیر من المواضع۔

ترجمہ: بے شک قرآن مجید سے بہت سی چیزیں حذف کی گئی ہیں۔ حضرت علیؑ کا نام بھی بہت سے مقامات سے گرا دیا گیا ہے۔

جواب

یہ محذوفات متن قرآن سے نہ تھے بلکہ تفسیر قرآن سے تھے جس کا اقرار شیعہ علماء کے علاوہ اہل سنت علماء نے بھی کیا ہے دیکھئے ص۲۷۳ پر۔

اعتراض ۷۸

جب شیعہ کے نزدیک یہ قرآن محرّف و مبدل ہے تو کیا یہ اپنے اصلی قرآن کی راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اس کا اظہار جناب قریشی صاحب نے جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۴۲۹ میں کیا ہے۔

جواب

واضح کر دیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہے لہذا اعتراض بے سود ہے۔

اعتراض ۷۹

اگر امام مہدیؑ کے قرآن اور موجودہ قرآن میں غیریت نہیں تو چھپانے کا مقصد کیا ہے۔

جواب

امام مہدی اور موجودہ قرآن میں متن کے لحاظ سے فرق نہیں البتہ اسکی ترتیب نزول کے مطابق تھی اس میں تفسیر وتاویل بھی تھی اور اس میں کچھ تفسیری اسمار بھی تھے جن سے صاحبان اقتدار کو خوف تھا۔ جس کی وجہ سے وہ قرآن ابھی تک ظاہر نہیں ہوا اور انشاء اللہ امام مہدی لائیں گے۔

اعتراض ۸۰

جناب مولانا محمد عبد الشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۴۲ پہ۔ جناب قاضی مظہر حسین صاحب چکوالوی تجلیات صداقت پہ ایک جائزہ کے ص۱۹ پہ لکھتے ہیں جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۵۳ پہ۔ جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے ص۱۸ پہ اور جناب مولانا غلام رسول ناروالی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۲۷ پہ رقمطراز ہیں کہ شیعہ قرآن مجید کو بالکل نہیں مانتے یہ تو تقیہ کی آڑ میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

جواب

مذہب شیعہ قرآن مجید کو کیا مانتے ہیں اس کا مفصل ذکر ہو چکا ہے رہا تقیے کا بہانہ تو یہ ہم پر ناجائز نشانہ ہے تقیہ کے بھی مواقع ہوتے ہیں ہر معمولی بات پہ تقیہ نہیں ہوتا بلکہ ایسے مقامات پہ ہوتا ہے کہ جان بھی بچ جائے اور دین کے اصول و فروع بھی محفوظ رہیں لیکن زمانہ گواہ ہے کہ ہم نے کافی ایسے مسائل میں تقیہ نہیں کیا ہے کہ جن کی وجہ سے ہمیں مختلف

قسم کی تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہے تو تحریف القرآن کے بارے میں ہمیں تقیے کی کیا ضرورت تھی ۔ جس کے اظہار پہ مذکورہ تکالیف کا بھی امکان نہیں تھا ۔ البتہ حضرت عمر بن خطاب نے تقیہ اختیار کیا اور لوگوں کی وجہ سے آیہ رجم کو قرآن میں داخل نہ کر سکے حالانکہ وہ خود اسے جزو قرآن تسلیم کرتے تھے ۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اعتراض نمبر ۱

جناب شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ کے صے پہ اور دوسرے علماء اہل سنت تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ تحریف کے اس لئے قائل ہیں کہ ان کے نزدیک ولایت علیؑ کی آیات موجودہ قرآن میں نہیں ہیں ۔

جواب

شیعہ تحریف بمعنی کمی و زیادتی کے قائل تھے نہ ہیں ۔

ولایت علیؑ کے بارے میں کافی آیات موجودہ قرآن میں ہیں جن کی طرف جناب کلینی نے اصول کافی کی کتاب الحجت میں اشارہ کیا ہے اور بندہ حقیر نے بھی اس سلسلے میں دو چارٹ مرتب کئے تھے ایک کلمۂ ولایت دوسرا علیؑ ولی اللہ ان دونوں چارٹوں میں ولایت علیؑ کے بارے میں ولایت کی آیات و روایات درج کی ہیں اور یہ چارٹ کئی بار چھپ کر نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک میں بھی شہرت پا چکے ہیں ۔

✣

اعتراض ۸۲

جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے ص۷۹ پہ مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۳۳ پہ جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی روئیداد مناظرہ باگوسرگانہ کے ص۱۵ پر اور مولانا غلام رسول صاحب ناروالی ایمان بالقرآن کے ص۷۷ پر فرماتے ہیں کہ

سالم بن سلمہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ ایک شخص نے حضرت ابوعبداللہ کے سامنے قرآن پڑھا میں کان لگا کہ سنتا رہا اس کی قرأت عام لوگوں کی قرأت کے خلاف تھی حضرت نے فرمایا اس طرح نہ پڑھو بلکہ جیسے سب لوگ پڑھتے ہیں تم بھی پڑھو۔

جواب

امام معصوم نے عام قرأت کی توثیق فرما دی لہذا ہمارے لئے عام قرأت کے مطابق قرآن پڑھنا باعث نجات ہے نہ کہ موجب الزام۔

اختلاف قرأت اہل سنت کے ہاں بھی بکثرت ہے جس کا ذکر آئندہ صفحات میں تحریر کیا جا رہا ہے۔

اختلاف قرأت

صحیح بخاری جلد ۳ ص۱۴۷ سطر ۱۶ طبع مصر میں مرقوم ہے کہ

خلیفہ ثانی حضرت عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکم کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا۔

جب میں نے توجہ سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت سے ایسے الفاظ پڑھ رہے ہیں جن کی تعلیم رسولؐ اکرم نے مجھے نہیں دی میری تو صلاح ٹھہری کہ اس کی یہاں خبر لوں۔ لیکن میں نے صبر سے کام لیا یہاں تک کہ اس نے نماز ختم کی میں نے اسکے گلے میں پھندا ڈالا اور اسے کھینچ کر رسولؐ اکرم کے پاس لے گیا اور میں نے کہا کہ یہ سورہ تمہیں کس نے پڑھایا ہے اس نے کہا مجھے رسولؐ خدا نے میں نے کہا تم جھوٹے ہو رسالتمآبؐ نے خود مجھے تیری تعلیم کے خلاف پڑھایا ہے۔ یہ کہتا ہوا اسے کھینچتا ہوا رسولؐ اکرم کے پاس لایا اور کہا ذرا ملاحظہ فرمائیے یہ سورہ فرقان کو اس کے خلاف پڑھتا ہے جو آپ نے مجھے پڑھایا ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور ہشام سے فرمایا ذرا پڑھو تو سہی ہشام نے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے سنا تھا حضرت نے فرمایا بے شک یہ سورہ اسی طرح نازل ہوا ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ قرآن مجید سات حروف پہ نازل ہوا ہے اور تم لوگوں کو اختیار ہے کہ ان میں سے جو آسان ہو اسی طرح پڑھو۔

اہل سنت کی اصح الکتب صحیح بخاری کی اس طویل روایت سے واضح ہو گیا کہ قرآن سات حروف پہ نازل ہوا اور ہر حرف کی قسم کو پڑھنے والا صحیح ہے۔

اعتراض ۸۳

جناب مولانا دوست محمد قریشی اہل سنت پاکٹ بک کے ص۲۹ پہ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر الشیعہ والسنہ کے ص۸۸ پر جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۳۳ پہ اور غلام رسول ناروالی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۴۷ پہ اصول کافی جلد ا ص۲۲۸ سطر ۸ کی یہ روایت تحریر فرماتے ہیں۔

عن جابر قال سمعت ابا جعفر یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القرآن کله کما انزل الا کذاب وما جمعه وحفظه کما نزله الله تعالیٰ الا علی بن ابی طالب والائمة من بعده علیهم السلام۔

ترجمہ: حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اس نے سارے قرآن کو جیسا کہ نازل ہوا ہے جمع کر لیا ہے وہ بڑا جھوٹا ہے قرآن کو جیسا کہ خدا نے نازل کیا ہے بغیر علیؑ اور انکے بعد جو آئمہ ہیں۔ کوئی بھی جمع نہیں کر سکتا۔

اعتراض واضح ہے۔

جواب

اگر اعتراض واضح ہے تو جواب بھی مخفی و مستور نہیں۔ روایت کا مفہوم ہمارے دعوے کی تصدیق و تائید کرتا ہے۔ لیکن علماء اہل سنت نے سیدھے سادھے عوام کو گمراہ کرنے کا شیطان سے پختہ معاہدہ کر رکھا ہے اور حوصلہ اسے ملا تھا انشاء اللہ یہ بھی اس سے محروم نہیں رہیں گے۔ اس روایت سے واضح ہے کہ جس طرح خدا نے قرآن نازل فرمایا ہے۔ اس طرح حضرت علیؑ نے جمع کیا تھا یا ان کے بعد دیگر آئمہ نے یہ ہمارا بھی عقیدہ اور دعویٰ ہے کہ تنزیل کے مطابق صرف حضرت علیؑ نے جمع کیا تھا اور علماء اہل سنت کا بھی یہی عقیدہ ہے ملاحظہ فرمائیے ص ۱۹۳۔

اعتراض ۸۴

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۳۱ پر۔ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے ص۸۵ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۱۷۸ میں جناب مولانا قمر الدین سیالوی صاحب مذہب شیعہ میں جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے ص۲۹، ص۱۱۰ پر مولانا غلام رسول ناروالی ایمان بالقرآن کے ص۸۳ پر تفسیر صافی صفا کی عبارت تحریر فرماتے ہیں۔

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لولا انہ زید فی کتاب اللّٰہ ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجیٰ۔

ترجمہ: حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اگر اللہ کی کتاب میں کمی و زیادتی نہ کی گئی ہوتی تو اہل عقل پر ہمارا حق مخفی نہ رہتا۔

جواب

امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمان سے استدلال کرنا چند وجوہ درست نہیں۔

۱۔ روایات سے ثابت ہے کہ خدا کی طرف سے متن آیات کے ساتھ تفسیر تاویل اور حدیث قدسی بھی نازل ہوتی تھی جس میں کمی و زیادتی کر دی گئی تھی اگر ایسا نہ ہوتا تو آل محمدؐ کے حقوق مخفی نہ رہتے۔

۲۔ تحریف معنوی بھی مراد لی جا سکتی ہے کیونکہ علماء نے غلط تفسیر کر کے بھی آل محمدؐ کے حقوق چھپا دیئے۔

۳۔ موجودہ قرآن کے متن کے متعلق امام معصوم کا مذکورہ فرمان نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت علیؑ نے طلحہ سے فرمایا کہ حضرت عمرو عثمان کے مرتبہ قرآن میں ہمارے حقوق اور ہماری اطاعت کا بیان ہے۔

۴۔ اگر اس روایت سے تحریف آشکار ہوتی تو صاحب تفسیر صافی خود تحریف کے منکر نہ ہوتے اور اس کی مخالفت میں ادلۂ قطعیہ تحریر نہ فرماتے۔

۵۔ اگر اس روایت سے تحریف ثابت ہو تو اسے رد کر دیا جائے گا کیونکہ ایسا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے اور قرآن کی مخالف روایت مردود ہے۔

اعتراض ۸۵

جناب مولانا الٰہ یار صاحب چکڑالوی ایمان بالقرآن کے ص۳۶، ص۴۴ پر جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے صفحہ ۳۱، ۴۰، ۳۷، ۴۴ پر اور مولانا غلام رسول ناروالی صاحب ایمان بالقرآن کے صفحہ ۶۵، ۷۶، ۸۸ پر چند عبارات تحریر فرماتے ہیں جن میں سے بعض حروف و کلمات کی کمی معلوم ہوتی ہے۔

جوابات

علماء اہل سنت نے جن الفاظ کی کمی کی نشاندہی کی ہے وہ تفسیر کی حیثیت سے تھے نہ کہ اجزاءِ آیات اور تفسیری کلمات کے متعلق خود علماء اہل سنت کے ارشادات ملاحظہ فرمائیے۔

علماء اہل سنت کے نزدیک تفسیری کلمات

جناب محدث اعظم عبد الحق صاحب دہلوی تفسیر فتح البیان کے مقدمہ تفسیر حقانی مطبوعہ شیخ غلام علی ۱۳۶۴ھ کے ص۹۴ سطر ۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اسکی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت علیہ السلام والصلوٰۃ نے بطور تفسیر کے کوئی جملہ وجمل مذکور ہیں سے آیت کے ساتھ پڑھ دیا۔ لوگوں نے اسے بھی قرآن کی آیت سمجھا اور جب یہ جملے اصل قرآن میں نہ ملے نہ آنحضرتؐ نے انکے لکھنے کا کاتبوں کو حکم فرمایا تو انہیں منسوخ التلاوت سمجھ گئے"۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ متن قرآن میں آیات کے ساتھ ساتھ تفسیری کلمات بھی نازل ہوئے تھے اور بعد میں ان تفسیری کلمات کو منسوخ التلاوت سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ اب ان کے نہ ہونے سے اگر شیعہ کا ایمان خطرے میں ہے تو دوستوں کا ایمان بھی امن میں نہیں رہ سکتا۔

۱۔ اہل سنت کے مشہور سنی مناظر مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہلسنت پاکٹ بک کے ص۳۹ پر آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الخ پر وارد ہونے والے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جواب ۳ کسی نے کہا ہے کہ جملہ جزو قرآن سمجھ کر پڑھتے تھے ہو سکتا ہے کہ بیان تفسیر کے لحاظ سے ملا دیتے ہوں۔

اگر کوئی یہ کہے کہ قریشی صاحب بڑھاپے کی وجہ سے بھول گئے ہیں تو ذرا انکی کتاب جلاء الاذہان اٹھائیے اور اعتراض نمبر ۴۸۹ ملاحظہ فرمائیے۔

جناب قبلہ استاد المناظرین صاحب حضرت عثمان کے قرآن جلانے والے

اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کیا تفسیری نوٹوں کا جلا دینا بھی قابل عیب ہے۔ بس ہمارا مطلب واضح ہو گیا کہ علماء اہل سنت کے نزدیک بھی اصحاب کے مصاحف میں قرآن میں تفسیری نوٹ بھی تھے لیکن اتنا ہم ضرور دریافت کریں گے کہ اگر تفسیری نوٹ جلا دینے سے ایمان پختہ رہتا ہے تو نکالنے سے ایمان کچا کیوں ہو جائے گا۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

۲۔ اہل سنت کی مشہور کتاب تفسیر اکسیر اعظم کے ص۸۵ پر ملاحظہ فرمائیے کہ بعض الفاظ جو بطور تفسیر کے رسول اللہؐ نے ارشاد فرمائے تھے انکو بھی صحابہ قرآن میں لکھ لیتے تھے۔

۳۔ ص۴۲۷ اور ص۴۲۸ پر بوضاحت تحریر کر دیا گیا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک ان آیات میں تفسیری کلمات موجود تھے۔

ان چند عبارات سے معلوم ہوا کہ شیعہ کی طرح سنی علماء بھی تفسیری کلمات پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ اقرار کرتے ہیں کہ یہ کلمات قرآن میں تھے اور صحابہ پڑھتے رہے لیکن حضرت عثمان نے جلا دیئے تو جو فتویٰ علماء اہلسنت پر صادر ہو گا ہم قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔

عجب مشکل میں آیا سینے والا جیب و داماں کا
ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا ادھر ٹانکا ادھر ادھڑا

☙

اعتراض ۲۶

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے صہ ۲۰ پر اور جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰۷ میں۔ مولانا احتشام الدین مراد آبادی، نصیحت الشیعہ کے صہ ۲۲۲ پر۔ مولانا عبدالعزیز ملتانی حقیقت مذہب شیعہ کے صہ ۲ پر مولانا الٰہ یار چکڑالوی صاحب ایمان بالقرآن کے صہ ۳۶ پر۔ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے صہ ۹۵ پر اور مولانا محمد کرم الدین آفتاب ہدایت کے صہ ۱۴۸ پر جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے صہ ۲۴ پر۔ رقمطراز ہیں کہ شیعہ کی کتاب اصول کافی کے صہ ۲۶۲ پر تحریر ہے۔

عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل من یطع اللہ و رسولہ فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ فقد فاز فوزاً عظیماً ھکذا نزلت

ترجمہ: ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید کی اس آیت من یطع اللہ ورسولہ میں فی ولایۃ علی والائمۃ من بعدہ کے الفاظ تھے اور یہ اسی طرح نازل ہوئے تھے۔

جواب

۱۔ یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ جناب مجلسی علیہ رحمہ نے مرأۃ العقول کے صہ ۳۱۵ جلد ۱ سطر ۱۲ پر تحریر فرمایا ہے کہ الثامن ضعیف کہ آٹھویں روایت ضعیف ہے۔

۲۔ اس روایت کے سلسلے میں علی بن اسباط ہیں جن کے متعلق کشی اپنے رجالی کے ص۳۴۸ پر رقمطراز ہیں کہ وہ فطحی مذہب سے تعلق رکھتا تھا اور دنیا جانتی ہے کہ یہ مذہب شیعہ کے نزدیک مردود ہے۔

۳۔ اگر روایت وراوی صحیح بھی ہوں تو پھر بھی دوستوں کا مطلب و دعویٰ مبنی برحقیقت نہیں کیونکہ لفظی اور معنوی دونوں حیثیتوں سے واضح ہوتا ہے کہ یہ الفاظ تفسیری ہیں نہ کہ جزء آیت۔

لفظی اس طرح کہ روایت میں فی علی کے لفظ موجود ہیں اور علم نحو سے تعلق رکھنے والا طالب علم بھی جانتا ہے کہ لفظ فی تفسیر کے لئے آتا ہے اور معنوی اس لئے کہ فہم قرآن کا ملکہ رکھنے والا عام انسان بھی اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان دونوں عبارتوں میں تفسیر وتوضیح کا رشتہ ہے۔

۴۔ اور تفسیر کا مطلب صرف یہ ہے کہ ہر امر کی اطاعت کامیابی و کامرانی کا موجب نہیں بنے گی۔ بلکہ ولایت آئمہ کا مطیع ہی فائز المرام ہوگا۔

اعتراض نمبر ۸۷

امام نے اطاعت خدا ورسول میں تفسیر نہیں فرمائی ولایت کی کیوں فرمائی۔

جواب

توحید ورسالت میں شکوک واختلافات کا شبہ کم تھا لہٰذا ظنون وشکوک کو پاش پاش کرنے کے لئے امام نے ولایت کی وضاحت فرمادی۔

اعتراض نمبر ۸۸

اس روایت اور باقی روایات میں لفظ ھکذا نزلت موجود ہے جس کا

یہ مطلب ہے کہ یہ الفاظ خدا کی طرف سے نازل ہوئے۔

جواب

اس روایت میں لفظ ہکذا انزلت کے الفاظ بطور تفسیر نازل کئے گئے ہیں کیونکہ شیعہ کی طرح سنی علماء نے بھی تسلیم کیا ہے کہ آیت کے الفاظ کے بعد دونوں طرف حاشیہ کے درمیان میں تفسیری لفظ جو لکھے ہوئے ملتے ہیں یہ تمام یا ان کے بعض اللہ کے نازل کردہ ہیں۔ اور یہ تفسیری نوٹ خود رسول اکرمؐ نے اصحاب کو لکھوائے بھی تھے اور پیچھے با لوضاحت لکھ دیا گیا ہے کہ یہ تفسیری نوٹ اکثر اصحاب کے مصاحف میں تھے ہمارے ایک عالم کا بیان ہے کہ یہاں تنزیل سے مراد تاویل ہوتی ہے۔ کیونکہ حدیث ہے ان علینا قرانہ ثم علینا بیانہ اور واضح ہے کہ بیان تعلیم خدا کے مطابق ہوگا۔ پس یہی تعلیم ھکذا انزلت ہے۔

اعتراض ۸۹

جناب شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تحفہ اثنا عشریہ کے ص۵۷ پہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک الم نشرح میں و جعلنا علیا صہرک تھا۔

جواب

محدث اعظم نے کسی کتاب کا حوالہ نہیں فرمایا۔ البتہ ان کی مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جملہ بھی تفسیری ہے۔

اعتراض نمبر ۹۰

محدث اعظم جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی صاحب تحفہ اثنا عشریہ کے صفحہ ۵۲ پر فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک سورۂ ولایت گم ہے۔

جواب

کس شیعہ نے فرمایا ہے اور کہاں فرمایا ہے اس کا ثبوت فراہم فرمائیے۔

اعتراض نمبر ۹۱

جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنۃ کے صفحہ ۱۰۶ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۱۵ اور جلاء الافہام کے اعتراض نمبر ۸۹ میں اور جناب مولانا عبدالستار تونسوی صاحب قبلہ روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے صفحہ ۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم میں فی علیؑ کے لفظ موجود تھے۔

جواب

مرأۃ العقول کے صفحہ ۳۲۹ سطر ۲۹ جلد اپر مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ التاسع والخمسون ضعیف کہ روایت نمبر ۵۹ ضعیف ہے۔

۱۔ اگر روایت صحیح بھی ہو تو یہ لفظ تفسیر کے ہیں نہ کہ متن قرآن کے۔

اعتراض نمبر ۹۲

جناب عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے صفحہ ۲۶ پر جناب مولانا دوست محمد

صاحب قریشی اہل سنت پاکٹ بک صـ۲۳ پر جناب مولانا عبدالعزیز صاحب ملتانی حقیقت مذہب شیعہ کے صـ۵ پر اور جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے صـ۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک سال سائل بعذاب واقع کی آیت میں بولایۃ علیؑ کے الفاظ تھے۔

جواب

۲۔ عبارت سے واضح ہے کہ یہ جملہ معنوی اور لفظی دونوں کے لحاظ سے تفسیری ہے۔

۳۔ یہ الفاظ حدیث قدسی کے ہیں اور ولایت علیؑ کی تفسیر کرتے ہیں۔

۴۔ اس روایت کے سلسلے میں محمد بن سلیمان ہے جسے صاحب رجال کشی اپنی کتاب کے صـ۲۵۵ پر ناقابل اعتبار لکھتے ہیں۔

۵۔ یہ روایت بھی ضعیف ہے جیسا کہ جناب مجلسی تحریر فرماتے ہیں کہ السابع والاربعون ضعیف کہ سنتالیسویں روایت ضعیف ہے۔

اعتراض ۹۳

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے صـ۲۲ پر جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے صـ۲۲۳ پر جناب مولانا عبدالعزیز ملتانی صاحب حقیقت مذہب شیعہ کے صـ۲ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے صـ۲ پر جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے صـ۴۹ پر جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی صاحب روئیداد مناظرہ یا گڈ سرگانہ کے صـ۴ پر اور جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب

الشیعہ والسنہ کے ص۹۸ پہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک ولقد عہدنا الی آدم کی آیت یوں تھی ولقد عہدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمدؐ وعلیؑ وفاطمہ والحسن والحسین والآئمۃ من ذریتھم فنسی

جواب

۱- یہ روایت ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیے مرأۃ العقول جلد ۱ ص۱۳۱ سطر ۲۰

۲- اس روایت کے سلسلے میں محمد بن سلیمان کا نام آتا ہے جن کے متعلق رجال نجاشی کے ص۲۵۸ پہ ہے کہ وہ ضعیف ہے۔

۳- جناب ملا خلیل قزوینی صاحب صافی شرح اصول کافی میں لکھتے ہیں کہ امام کے فرمودہ الفاظ تفسیر ہیں نہ کہ متن۔

اعتراض نمبر ۹۴

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۳۲ پہ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ السنہ کے ص۱۰۶ پہ۔ جناب ملاں ملتانی صاحب حقیقت مذہب شیعہ کے ص۵ پر۔ جناب عبدالستار صاحب تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے ص۱۳۱ پہ جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰۸۔ اہل سنت پاکٹ بک کے ص۲۲ اور جلاء الافہام کے اعتراض نمبر ۸۷ میں فرماتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک فسیری اللّٰہ و رسولہ والمومنون میں مومنون کے بجائے والمامون تھا۔

جواب

۱- یہ روایت بھی ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیے مرأۃ العقول جلد ۱ ص۳۲۹

سطر آخر کہ الثالث داستوں ضعیف کہ روایت نمبر ۶۳ ضعیف ہے۔

۲- اس روایت میں اختلاف قرأت ہے جو کہ عدم ایمان کی دلیل نہیں کیونکہ ایسا دوستوں کے ہاں بھی ہے چنانچہ ملاحظہ فرمایئے ص۴۶۲ پر۔

اعتراض نمبر ۹۵

جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ فابی اکثر الناس کی آیت میں بولایۃ علی کا جملہ تھا۔

جواب

یہ روایت بھی ضعیف ہے چنانچہ ملاحظہ فرمایئے مرأۃ العقول جلد ۱ ص۳۳ سطر ۱۹ اور یہ جملہ بھی تفسیری ہے۔

اعتراض نمبر ۹۶

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۲۶ پر۔ جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے ص۳۳ پر۔ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنۃ کے ص۱۱۳ پر جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے ص۲۳ پر اور جناب مولانا عبدالستار صاحب تونسوی روئیداد مناظرہ باگڑ سرگانہ کے ص۱۰ پر رقمطراز ہیں کہ شیعوں کے نزدیک فبدل الذین ظلموا کی آیت میں آل محمد حقھم تھا۔

جواب

۱- مرأۃ العقول جلد ۱ ص۳۲۹ سطر ۱ پر ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

۲- یہ الفاظ بھی تفسیری ہیں-

اعتراض نمبر ۹۷

جناب مولانا احتشام الدین صاحب نصیحت الشیعہ میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت بنی اسرائیل کے واقعے سے متعلق اور آل محمدؐ تو رسول اکرمؐ کے بعد میں ہوئے لہذا آل محمدؐ حقہم کو تفسیر تسلیم کرنا عقل کے خلاف ہے-

جواب

۱- اس آیت اور سابقہ آیات جن میں بنی اسرائیل کا قصہ ہے ایک مقام پر ہونا بھی ضروری نہیں کیونکہ ص۲۱۶ سے ص۲۳۱ تک ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ ترتیب نزول کے خلاف ہے ہوسکتا ہے کہ یہ آیت یہاں کی نہ ہو عمداً یا سہواً رکھ دی گئی ہو-

۲- اس سے سابقہ آیات میں یہ آیت بھی ہے-

وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطايا كم وسنزيد المحسنين -

ترجمہ: اور تم داخل ہو جاؤ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے اور تم زبان سے کہو لفظ حطہ ہم تمہاری خطائیں بخشیں گے اور عنقریب احسان کرنے والوں کے اعمال میں زیادتی کریں گے-

لیکن بنی اسرائیل دعا مغفرت والے لفظ حطہ کو بدل کر سرخ گندم والا لفظ پڑھنے لگے تو پھر یہ آیت نازل ہوئی فبدل الذین الخ یعنی ان لوگوں نے بدل دیا اور ظلم کیا ایسا قول جو ہم نے نہیں کہا تھا اور کتب اہل سنت

پس یہ روایات بکثرت موجود ہیں کہ آل محمدؐ بھی بنی اسرائیل کے حطے کی مثل ہیں جنہوں نے انکو مان لیا وہ ان لوگوں کی طرح کامیاب ہوگئے جو باب حطہ سے گزر گئے اور جنہوں نے انکار کر دیا وہ ان لوگوں کی طرح خاسر و ناکام ہوگئے جو باب حطہ کی اہمیت کو نہ سمجھ سکے ۔

اب مذکورہ بحث سے یہ نتیجہ واضح ہوا کہ جس طرح بنی اسرائیل نے لفظ حطہ کو بدل کر ظلم کیا اسی طرح امت محمدؐ نے اہل بیت کے بجائے دوسروں کا دامن تھام کر ظلم کیا ۔

اہل بیت مثل حطہ ہیں

اور اگر خیال ہو کہ اہل بیت حطہ کی طرح ہیں یا نہیں تو اس شک کو دور کرنے کے لیئے ملاحظہ فرمایئے مندرجہ ذیل کتب ۔

۱۔ نورالدین ہیثمی مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۶۸ سطر ۱۲ دارالکتب العربی بیروت

۲۔ علی المتقی الہندی کنزالعمال جلد ۶ ص ۱۵۳ ح ۲۵۲۸ دائرۃ المعارف حیدرآباد

۳۔ 〃 منتخب کنزالعمال جلد ۵ ص ۳۰ سطر ۵ المیمنۃ مصر

۴۔ طبرانی المعجم الصغیر ص ۱۷۰ سطر ۶ الضاری دہلی

۵۔ جلال الدین سیوطی الجامع الصغیر جلد ۲ ص ۶۵ سطر ۵ اسلامیہ سمندری

۶۔ 〃 درمنثور جلد ۱ ص ۷۲ سطر ۱ محمد امین بیروت

۷۔ ابن حجر مکی صواعق محرقہ ص ۱۲۵ سطر ۱۲ مکتبۃ القاہرہ قاہرہ

۸۔ شمس الدین جزری اسنی المطالب ص ۱۳۶ 〃

۹۔ یوسف نبہانی الفتح الکبیر جلد ۲ ص ۲۴۲ 〃

۱۰۔ عینی	مناقب ص۳۸	اعلم پریس چہار مینار	
۱۱۔ مصطفیٰ راشدی	روضۃ الندیہ ص۱۵۲	خیریہ	قاہرہ
۱۲۔ عبیداللہ امرتسری	ارجح المطالب ص۲۳ سطر ۵	رضویہ	لاہور
۱۳۔ محمد صالح کشفی	کوکب دری ص۱۶۴ سطر ۱۵	امامیہ	"
۱۴۔ سید علی ہمدانی	مودت القربیٰ ص۳۸ سطر ۲	"	"
۱۵۔ سلیمان قندوزی	ینابیع المودت ص۹۱ سطر ۵	۰	بمبئی

اعتراض ۹۸

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۲۵ پر جناب قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے ص۲۳ پر لکھتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک کبر علی المشرکین علی ماتدعوھم الخ میں بولایۃ علی کا جملہ تھا۔

جواب

یہ روایت بھی ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیے مرآۃ العقول جلد ۱ ص۳۱۹ سطر ۱ علاوہ ازیں یہ جملہ بھی تفسیر کے لئے ہے۔

اعتراض ۹۹

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے ص۱۳ پر جناب مولانا اللہ یار صاحب چکڑالوی ایمان بالقرآن کے ص۲۳ پر۔ جناب مولانا احسان الٰہی ظہیر صاحب الشیعہ والسنہ کے ص۱۰۵ پر۔ جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب اہل سنت پاکٹ بک کے ص۱۲ اور جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰۳ میں فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الخ

میں کنتم خیر آیۃ تھا۔

جواب

یہ روایت بھی جناب مجلسی کے نزدیک ضعیف ہے جیسا کہ قبلہ صاحب نے مرأۃ العقول کے صـ۳۱۵ جلد ا سطر ۳۸ پہ وضاحت فرمائی ہے۔

علاوہ ازیں اس میں اختلاف قرأت و اعراب ہے قرأت کا اختلاف تو ہر امر کے نزدیک مسلم الثبوت ہے رہا اعراب تو یہ حجاج بن یوسف نے لگوائے اور یہ کون تھا اس سے کوئی بھی سمجھدار مسلم غافل نہیں۔

اعتراض نمبر ۱

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے صـ۲۵ پر۔ جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے صـ۲۲۶ پر۔ جناب مولانا عبدالعزیز ملتانی صاحب حقیقت مذہب شیعہ میں۔ جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰۹ میں جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے صـ۴۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک بئسما اشتروبہ انفسھم الخ میں فی علی کے لفظ تھے۔

جواب

۱۔ یہ روایت ضعیف ہے مرأۃ العقول جلد ا صـ۳۱۷ سطر ۳۸

۲۔ اس روایت میں محمد بن سنان کا ذکر ہے جو کہ ضعیف ہے۔

ملاحظہ فرمائیے رجال کشی صـ۲۴۷ ۔ رجال نجاشی صـ۲۳

۳۔ یہ الفاظ بھی تفسیری تھے۔

اعتراض نمبر ۱۰۱

جناب مولانا عبدالشکور صاحب "تنبیہ الحائرین" کے ص۲۵ پر جناب مولانا عبدالعزیز ملتانی صاحب حقیقت مذہب شیعہ کے ص۵ پر۔ جناب مولانا احتشام الدین صاحب نصیحت الشیعہ کے ص۲۲۷ پر۔ جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۱۱ میں۔ مولانا غلام رسول نارووالی صاحب ایمان بالقرآن کے ص۲۶ پر اور جناب مولانا محمد کرم الدین صاحب آفتاب ہدایت کے ص۴۹ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک ان کنتم فی ریب مما نزلنا الخ میں فی علی کے الفاظ تھے۔

جواب

۱۔ یہ روایت بھی ضعیف ہے چنانچہ قبلہ مجلسی صاحب مرأۃ العقول جلد۱ ص۳۱۸ سطر۳ پر تحریر فرماتے ہیں السادس والعشرون ضعیف کہ چھبیسویں روایت ضعیف ہے۔

۲۔ اس روایت کے راوی محمد بن سنان ہیں جن کے متعلق رجال کشی ص۲۴۷ اور رجال نجاشی کے ص۲۳ پر مرقوم ہے کہ یہ ضعیف ہے۔

۳۔ یہ الفاظ بھی بطور تفسیر استعمال ہوئے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰۲

آفتاب ہدایت کے ص۴۹ پر مولانا محمد کرم الدین صاحب فرماتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک لو انہم دخلوا ما یوعظون میں فی علی کے لفظ تھے۔

جواب

یہ روایت بھی ضعیف ہے مرآۃ العقول جلد ا صـــ۳۱۸ سطر ۱۹ علاوہ

ازیں یہ لفظ تفسیر کے ہیں۔

اعتراض ۱۰۳

جناب دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۱۷

میں فرماتے ہیں کہ وسیعلم الذین ظلموا میں آل محمد حقہم کے لفظ تھے۔

جواب

یہ لفظ تفسیر میں تھے نہ کہ جزو آیت۔

اعتراض ۱۰۴

جناب دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۱۹ میں

فرماتے ہیں کہ و تری الذین ظلموا میں آل محمد حقہم کا جملہ تھا۔

جواب

یہ جملہ بطور تفسیر تھا۔

اعتراض ۱۰۵

جناب قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰۵ میں رقمطراز ہیں

لہ معقبات من خلفہ ورقیب من بین یدیہ میں من خلفہ

ورقیب کے لفظ زائد ہیں۔

جواب

یہ الفاظ خطوط وجدانی میں سے ہیں راوی کو اس کا خیال نہیں رہا اور اسے

بھی متن قرآن سمجھ لیا۔ حالانکہ یہ تو بطور تفسیر و تشریح کے تھے۔

اعتراض نمبر ۱۰۶

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰ میں تفسیر قمی صہ ۱۲۱ سے تحریر فرماتے ہیں۔

فان تنازعتم فی شیئ فارجعوہ الی اللہ والی الرسول والی اولی الامر منکم تھا۔

جواب

اس آیت میں جو الفاظ زائد ہیں وہ تفسیری اور تشریحی ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۰۷

جناب ملاں ملتانی عبدالعزیز صاحب حقیقت مذہب شیعہ کے صہ پر اور جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ کے صہ ۲۲۹ پر اصول کافی کے صہ ۲۶۴ سے اعتراض قائم کرتے ہیں یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا الخ میں فی علیؑ کے لفظ تھے۔

جواب

اس روایت کے سلسلے میں محمد بن سنان بھی ہے جن کے متعلق کشی نے اپنی رجال کے صہ ۲۴۶ اور نجاشی نے اپنی رجال کے صہ ۲۳ پر وضاحت فرمایا ہے کہ یہ بالکل ضعیف آدمی ہے علماء ان کی طرف التفات بھی نہیں کرتے تھے اور ان سے روایت کرنے کو حلال نہیں سمجھتے تھے۔

اس روایت میں لفظ فی موجود ہے جو کہ تفسیری ہونے پر دلالت کر رہا ہے

لیکن ان دوستوں کو سمجھائے کون اور ان کے ذہنوں سے شیطان کے تسلط کو ختم کرے کون۔

اعتراض ۱۰۸

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۲۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حاشیہ مقبول صـ۸۴ پر ہے کہ ترجی من تشاء منھن اور یا ایھا النبی قل لازواجک ایک ساتھ تھیں لیکن موجودہ قرآن میں ایک ساتھ نہیں۔

جواب

صـ۲۱۶ سے لے کر صـ۲۳۱ تک ثابت کر دیا گیا ہے کہ موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے مخالف ہے لہذا اگر مقبول صاحب نے لکھ دیا ہے سے غلط کہنا اپنے مقام پر ایک غلط اقدام ہے۔

اعتراض ۱۰۹

جناب مولانا عبد الشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے صـ۲۹ پر۔ جناب مولانا دوست محمدؐ قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ تفسیر صافی کے صـ۱۲ پر مرقوم ہے لکن اللہ یشھد بما انزل الیک میں فی علیؑ کے لفظ تھے۔

جواب

یہ لفظ بھی تفسیری ہیں اور لفظ فی اس کا واضح ثبوت ہے۔

❖

اعتراض نمبر ۱۱۰

جناب مولانا عبدالشکور صاحب تنبیہ الحائرین کے صـ۳۲ پر جناب قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰ میں لکھتے ہیں کہ تفسیر صافی کے صـ۱۲ پر ہے واجعل لنا من المتقین اماما تھا اب موجودہ قرآن میں من المتقین نہیں ہے۔

جواب

یہ الفاظ توضیحی اور تفسیری ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۱۱

جناب مولانا قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۰۶ میں ۱۰ اور جناب مولانا احتشام الدین صاحب مرادآبادی نصیحت الشیعہ میں رقمطراز ہیں کہ یا ایہا الرسول بلّغ ما انزل میں فی علیؑ کے لفظ تھے۔

جواب

ہماری طرح یہ تفسیری لفظ اہل سنت کی کتب میں بھی ہیں ذرا صـ۴۲ پر ملاحظہ فرمایئے۔

اعتراض نمبر ۱۱۲

جناب مرادآبادی نصیحت الشیعہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قال انما یبلوکم اللہ بہ میں بعلیؑ تھا۔

جواب

عبارت کے الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ لفظ بعلیؑ تفسیری ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۱۳

جناب محدث اعظم شیخ عبدالعزیز دہلوی تحفۂ اثنا عشریہ کے ص ۲۰۳ پر۔
اور جناب مولانا احتشام الدین صاحب مراد آبادی نصیحت الشیعہ میں لکھتے
ہیں کہ شیعہ کے امام نے امة ھی اربیٰ من امة کو آئمة ھی ازکیٰ من
آئمتکم پڑھا۔

جواب

تمام روایت پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام نے اس آیت کے معنی
اور مراد بیان کر کے تفسیر فرمائی ہے اور الفاظ آیات کو اپنے بیان میں ذکر
کیا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۱۴

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۲۲
میں مقبول کے حاشیہ ص ۱۰۵ سے اعتراض کرتے ہیں کہ شیعہ کے نزدیک ان
اللہ اصطفیٰ آدم کی آیت یوں ہے ان اللہ اصطفیٰ آدم و آل ابراھیم
و آل عمران و آل محمد الخ موجودہ قرآن میں آل محمد نہیں۔

جواب

آل محمد کے لفظ آل عمران کی وضاحت کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۱۵

جناب مولانا دوست محمد قریشی صاحب جلاء الاذہان کے اعتراض نمبر ۹۱۴
میں ترجمہ مقبول کے ص ۵۲۹ کے حاشیے سے اعتراض کرتے ہیں کہ شیعہ کے

نزدیک لا یرید الظالمین کے لفظ آل محمدؐ تھے۔

جواب

اولاً تو یہ لفظ مقبول کے ترجمہ کے اس صفحہ پر نہیں اگر ہوں بھی صحیح

تو تفسیری ہیں

اعتراض ۱۱۶

شیعہ کے نزدیک وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ میں

فی علیؑ والائمہؑ کے لفظ تھے۔

جواب

یہ روایت بھی ضعیف ہے ملاحظہ فرمائیے مرأۃ العقول ص۳۱۵ جلد ۱

سطر ۱۲ علاوہ ازیں یہ تفسیری کلمات ہیں۔

اعتراض ۱۱۷

شیعہ کے نزدیک فاستکبرتم ففریقا میں من آل محمدؐ

کا جملہ تھا۔

جواب

مرأۃ العقول جلد ۱ ص۳۱۸ سطر ۳ پر ہے کہ اکتیسویں روایت ضعیف

ہے اور یہ لفظ توضیحی ہیں۔

اعتراض ۱۱۸

فلنذیقن الذین کفروا ترکھم کے بعد ولایۃ امیر المومنینؑ

کے لفظ تھے۔

جواب

مرأة العقول جلد ۱ ص ۳۲۵ سطر ۱ پر ہے کہ پنتالیسویں روایت ضعیف ہے۔ علاوہ ازیں یہ لفظ تفسیری ہیں۔

اعتراض ۱۱۹

فالذین کفروا بولایۃ علی اب ایسا نہیں ہے۔

جواب

اسی لئے اب ایسا نہیں ہے کہ یہ لفظ تفسیری تھے اور یہ روایت بھی حسب سابق ضعیف اور مجہول ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیے مرأة العقول جلد ۱ ص ۳۲۶ سطر ۳۸۔

اعتراض ۱۲۰

من کسب سیئۃ کے بعد ازیں اذا جحد امامۃ امیر المومنین کے الفاظ تھے۔

جواب

اگر تھے تو بطور تفسیر تھے اور یہ روایت بھی ضعیف ہے مرأة العقول جلد ۱ ص ۳۳۵ سطر ۳۵۔

اعتراض ۱۲۱

یریدون لیطفؤا نور اللہ میں ولایۃ امیر المومنین کے لفظ تھے۔

جواب

اگر تھے تو آیت کی جزو کے لحاظ سے نہیں بلکہ تفسیر کی حیثیت سے

تھے علاوہ ازیں یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ مرآۃ العقول جلد ا ص ۳۲۲ سطر ۹

اعتراض ۱۲۲

اعراض عن ذکری میں بھی ولایۃ امیرالمؤمنین کے لفظ تھے

جواب

مرآۃ العقول جلد ا ص ۳۳۴ سطر ۲۲ کے نزدیک یہ روایت بھی ضعیف ہے۔

تمت بالخیر

The END

مفید معلومات

۱- پارے	۳۰	۱۰- آیات مدنی	۶۲۱۴
۲- سورے	۱۱۴	۱۱- آیات عامہ	۶۶۶۶
۳- رکوع	۵۵۸	۱۲- تشدیدات	۱۲۵۲
۴- حروف	۳۳۸۶۰۶	۱۳- مدات	۱۷۷۱
۵- کلمات	۸۶۴۳۰	۱۴- نقاط	۱۰۵۶۸۴
۶- آیات کوفی	۶۲۳۶	۱۵- زبر	۵۳۲۴۲
۷- آیات بصری	۶۲۱۶	۱۶- پیش	۸۸۰۴
۸- آیات شامی	۶۲۵۰	۱۷- زیر	۳۹۵۸۲
۹- آیات مکی	۶۲۱۲		

تعداد حروف تہجی

کلمات ۷۶۴۴۰ - حروف ۳۲۲۳۷۳

الف ۴۰۷۹۲ - ب ۱۱۴۰ - ت ۱۲۹۹ - ث ۱۲۹۱

ج ۳۲۹۳ - ح ۹۹۹۷ - خ ۲۴۱۹ - د ۱۰۹۰۳ - ذ ۴۸۴۰

ر ۱۰۹۰۳ - ز ۹۵۸۳ - س ۴۰۹۱ - ش ۲۰۱۳۳ - ص ۱۲۷۴

ض ۱۲۰۰ - ط ۸۴۰ - ظ ۹۲۲۰ - ع ۷۴۹۹ - غ ۱۱۲۰ - ف ۵۲۴۰

ق ۶۸۲۳ - ک ۲۵۰۰ - ل ۲۶۰۹۱ - م ۲۰۵۶۰ - ن ۲۰۲۶۰۰

و ۱۳۷۰۰ - ہ ۷۰۰ - ی ۵۰۲ -

سورتوں میں کلمات و حروف

کل کلمات ۷۶۴۴۰ - کل حروف ۳۲۲۳۷۳

۱۔ الفاتحہ	۔ کلمات	۲۹	حروف	۱۴۲
۲۔ البقرہ	〃	۶۲۲۱	〃	۲۵۵۰۰
۳۔ آل عمران	〃	۳۴۸۰	〃	۱۴۵۲۵
۴۔ النساء	〃	۳۷۴۵	〃	۱۶۰۳۰
۵۔ المائدہ	〃	۲۸۰۴	〃	۱۱۹۳۳
۶۔ انعام	〃	۳۸۶۰	〃	۱۲۲۵۴
۷۔ اعراف	〃	۳۸۲۵	〃	۱۳۸۷۷
۸۔ انفال	〃	۱۰۹۵	〃	۵۰۸۰

۹- توبہ -	کلمات	۴۰۹۸	حروف	۱۰۴۸۸
۱۰- یونس -	"	۱۸۳۲	"	۷۵۶۷
۱۱- ہود -	"	۱۷۱۵	"	۷۵۱۳
۱۲- یوسف -	"	۱۷۷۶	"	۷۱۶۶
۱۳- رعد	"	۸۵۵	"	۳۵۰۶
۱۴- ابراہیم	"	۸۳۱	"	۳۴۳۴
۱۵- حجر	"	۶۵۴	"	۲۷۶۰
۱۶- نحل	"	۲۸۴۰	"	۷۷۰۷
۱۷- اسراء	"	۱۵۳۳	"	۶۴۶۰
۱۸- کہف	"	۱۵۷۹	"	۶۳۶۰
۱۹- مریم	"	۹۸۲	"	۳۸۰۲
۲۰- طٰہٰ	"	۱۳۴۱	"	۵۲۴۲
۲۱- انبیاء	"	۱۱۶۸	"	۴۸۹۰
۲۲- حج	"	۱۲۹۱	"	۵۰۷۰
۲۳- مومنون	"	۱۸۴۰	"	۴۸۰۲
۲۴- نور	"	۱۳۱۶	"	۵۶۸۰
۲۵- فرقان	"	۸۹۲	"	۳۷۳۳
۲۶- شعراء	"	۱۳۹۷	"	۵۵۲۲
۲۷- نمل	"	۱۱۴۹	"	۴۷۹۹

۲۸- قصص	کلمات	۱۴۴۱	، حروف	۵۸۰۰
۲۹- عنکبوت	"	۱۹۸۱	"	۴۱۹۵
۳۰- روم	"	۸۱۹	"	۳۵۴۴
۳۱- لقمان	"	۵۴۲	"	۲۱۱۰
۳۲- سجدہ	"	۳۸۰	"	۱۵۰۰
۳۳- احزاب	"	۱۲۸۰	"	۵۷۹۶
۳۴- سباء	"	۸۸۳	"	۱۵۱۲
۳۵- فاطر	"	۷۹۷	"	۳۱۳۰
۳۶- یٰس	"	۷۲۹	"	۳۰۰۰
۳۷- صافات	"	۸۲۰	"	۳۸۲۳
۳۸- ص	"	۷۳۲	"	۳۰۲۹
۳۹- زمر	"	۱۱۹۲	"	۴۷۰۸
۴۰- مومن	"	۱۱۹۹	"	۴۹۶۰
۴۱- فصلت	"	۷۹۴	"	۳۳۵۰
۴۲- شوریٰ	"	۸۶۶	"	۳۵۷۷
۴۳- زخرف	"	۸۳۳	"	۳۴۰۰
۴۴- دخان	"	۳۴۶	"	۱۴۳۱
۴۵- جاثیہ	"	۴۸۸	"	۲۱۹۱
۴۶- احقاف	"	۶۴۴	"	۲۵۹۸

۴۷۔ محمد	کلمات	۵۳۹	حروف	۲۳۴۹
۴۸۔ فتح	〃	۵۶۰	〃	۲۴۳۸
۴۹۔ حجرات	〃	۳۴۳	〃	۱۴۹۶
۵۰۔ ق	〃	۳۵۷	〃	۱۴۹۴
۵۱۔ ذاریات	〃	۳۶۰	〃	۱۲۸۷
۵۲۔ طور	〃	۳۱۲	〃	۱۵۰۰
۵۳۔ نجم	〃	۳۰۸	〃	۱۴۰۵
۵۴۔ قمر	〃	۳۴۲	〃	۱۴۲۰
۵۵۔ رحمان	〃	۳۵۱	〃	۱۶۳۶
۵۶۔ واقعہ	〃	۳۷۸	〃	۱۷۰۳
۵۷۔ حدید	〃	۵۴۴	〃	۲۴۷۶
۵۸۔ مجادلہ	〃	۴۷۳	〃	۱۷۹۲
۵۹۔ حشر	〃	۴۴۵	〃	۱۹۱۳
۶۰۔ ممتحنہ	〃	۳۴۸	〃	۱۵۱۰
۶۱۔ صف	〃	۲۲۱	〃	۹۰۰
۶۲۔ جمعہ	〃	۱۸۰	〃	۷۲۰
۶۳۔ منافقون	〃	۱۸۰	〃	۷۷۴
۶۴۔ تغابن	〃	۲۴۱	〃	۱۰۷۰
۶۵۔ طلاق	〃	۲۴۸	〃	۱۰۶۰

۶۶- تحریم	کلمات	۲۴۶	حروف	۱۱۶۰
۶۷- ملک	〃	۳۳۰	〃	۱۳۰۰
۶۸- قلم	〃	۳۰۰	〃	۱۲۵۶
۶۹- حاقہ	〃	۲۵۶	〃	۱۰۸۴
۷۰- معارج	〃	۲۱۶	〃	۱۰۶۱
۷۱- نوح	〃	۲۲۴	〃	۹۲۹
۷۲- جن	〃	۲۳۵	〃	۸۷۰
۷۳- مزمل	〃	۲۸۵	〃	۸۳۸
۷۴- مدثر	〃	۲۵۵	〃	۱۰۱۰
۷۵- قیامۃ	〃	۱۹۹	〃	۶۵۲
۷۶- دہر	〃	۲۴۰	〃	۱۰۵۴
۷۷- مرسلات	〃	۱۸۱	〃	۸۱۶
۷۸- النباء	〃	۱۷۳	〃	۷۷۰
۷۹- نازعات	〃	۱۳۹	〃	۷۵۳
۸۰- عبس	〃	۱۳۳	〃	۵۳۳
۸۱- تکویر	〃	۱۱۴	〃	۵۳۳
۸۲- انفطار	〃	۸۰	〃	۳۲۷
۸۳- مطففین	〃	۱۷۷	〃	۸۳۰
۸۴- انشقاق	〃	۱۰۹	〃	۴۵۸

۸۶- طارق	کلمات	۶۱	حروف	۲۴۵
۸۷- اعلیٰ	״	۷۲	״	۲۷۰
۸۸- غاشیۃ	״	۷۲	״	۳۳۰
۸۹- فجر	״	۱۳۷	״	۵۷۷
۹۰- بلد	״	۸۲	״	۳۳۰
۹۱- شمس	״	۵۴	״	۲۴۷
۹۲- لیل	״	۷۱	״	۳۰۲
۹۳- ضحیٰ	״	۴۰	״	۱۹۲
۹۴- انشراح	״	۲۷	״	۱۰۳
۹۵- تین	״	۳۴	״	۱۵۰
۹۶- علق	״	۹۲	״	۲۸۰
۹۷- قدر	״	۳۰	״	۱۱۲
۹۸- بینۃ	״	۹۴	״	۳۹۲
۹۹- زلزال	״	۳۵	״	۱۴۹
۱۰۰- عادیات	״	۴۰	״	۱۶۳
۱۰۱- قارعہ	״	۳۶	״	۱۵۰
۱۰۲- تکاثر	״	۲۸	״	۱۲۰
۱۰۳- عصر	״	۱۴	״	۶۸
۱۰۴ ہمزہ	״	۳۳	״	۳۰

۱۰۵- فیل	کلمات	۲۳	حروف	۹۰۶
۱۰۶- قریش	"	۱۰۷	"	۹۳
۱۰۷- ماعون	"	۲۵	"	۱۲۵
۱۰۸- کوثر	"	۱۰	"	۴۲
۱۰۹- کافرون	"	۲۶	"	۹۴
۱۱۰- نصر	"	۱۹	"	۷۸
۱۱۱- لہب	"	۲۰	"	۷۷
۱۱۲- اخلاص	"	۱۵	"	۴۷
۱۱۳- فلق	"	۲۳	"	۷۴
۱۱۴- ناس	"	۲۰	"	۷۹

سورتوں کی ترتیب نزول

مدنی سورتوں میں مکی اور مکی سورتوں میں مدنی آیات

۱- سورۂ حمد یہ سورہ مکی بھی ہے اور مدنی بھی اور سورہ مدثر سے پہلے نازل ہوا۔

۲- سورۂ بقرہ یہ سورہ مدنی ہے۔

۳- سورۂ العمران یہ سورہ مدنی ہے اور سورۂ انفال سے پہلے نازل ہوا۔

۴- سورۂ نساء یہ سورہ مدنی ہے اور یہ سورۂ ممتحنہ سے پہلے نازل ہوا۔

۵- سورۂ مائدہ یہ سورہ مدنی ہے اور سورۂ فتح سے پہلے نازل ہوا۔

۶- سورۂ انعام یہ سورہ مکی ہے اور سورۂ حجر سے پہلے نازل ہوا۔ اور اس میں آیات نمبر ۲۰ - ۲۳ - ۹۱ - ۱۱۴ - ۱۴۱ - ۱۵۱ تا ۱۵۳ مدنی ہیں۔

۷- سورۂ اعراف یہ سورہ مکی ہے اور سورۂ ص سے پہلے نازل ہوا ہے اور اس میں آیات نمبر ۱۶۳ تا ۱۷۰ مدنی ہیں۔

۸- سورۂ انفال یہ مدنی ہے اور سورہ بقرہ سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۳۰ تا ۳۶ مکی ہیں۔

۹- سورۂ توبہ یہ مدنی ہے اور سورۂ مائدہ سے پہلے نازل ہوا اور اسکی آخری دو آیات مکی ہیں۔

۱۰- سورۂ یونس یہ مکی ہے اور سورۂ بنی اسرائیل سے پہلے نازل ہوا اور اس میں آیات نمبر ۴۰ - ۹۴ تا ۹۶ مدنی ہیں۔

۱۱- سورۂ ہود یہ مکی ہے اور سورہ یونس سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۱۷ - ۱۲ ۱۱۴ مدنی ہے۔

۱۲- سورۂ یوسف یہ مکی ہے اور سورہ ہود سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۱ - ۲ - ۳ - ۷ مدنی ہیں۔

۱۳- سورۂ رعد یہ مدنی ہے اور سورۂ محمدؐ سے پہلے نازل ہوا۔

۱۴- سورۂ ابراہیم یہ مکی ہے اور سورۂ نوح سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۲۸ - ۲۹ مدنی ہیں۔

۱۵- سورۂ حجر یہ مکی ہے اور سورۂ یوسف سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیت نمبر ۸۷ مدنی ہے۔

۱۶- سورۂ نحل — یہ مکی ہے اور سورۂ کہف کے بعد نازل ہوا۔ آخری تین آیات مدنی ہیں۔

۱۷- سورۂ اسرا — یہ مکی ہے اور سورۂ قصص کے بعد نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۲۶ - ۳۲ - ۳۳ - ۵۷ - ۷۳ تا ۸۰ مدنی ہیں۔

۱۸- سورۂ کہف — یہ مکی ہے اور سورۂ غاشیہ کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۸۳ تا ۱۰۱ مدنی ہیں۔

۱۹- سورۂ مریم — یہ مکی ہے اور سورۂ ملائکہ کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۵۸ اور ۷۱ مدنی ہیں۔

۲۰- سورۂ طٰہٰ — یہ مکی اور سورۂ مریم کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۱۳۰ اور ۱۳۱ مدنی ہیں۔

۲۱- سورۂ انبیاء — یہ مکی ہے اور سورہ ابراہیم سے پہلے نازل ہوا۔

۲۲- سورۂ حج — یہ مدنی ہے اور سورۂ نور کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۵۲ تا ۵۵ مکی ہیں۔

۲۳- سورۂ مومنون — یہ مکی اور سورۂ انبیاء سے پہلے نازل ہوا۔

۲۴- سورۂ نور — یہ مدنی ہے اور سورۂ حشر یا نصر کے بعد نازل ہیں۔

۲۵- سورۂ فرقان — یہ مکی ہے اور سورۂ یٰسین کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۶۸ تا ۷۰ مدنی ہیں۔

۲۶- سورۂ شعراء — مکی ہے اور سورۂ واقعہ کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۱۹۷ اور ۲۲۴ مدنی ہیں۔

۲۷- سورۂ نمل مکی ہے اور سورۂ شعراء کے بعد نازل ہوا۔

۲۸- سورۂ قصص مکی ہے اور سورۂ نمل کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۵۲ تا ۵۵ مدنی ہیں۔

۲۹- سورۂ عنکبوت مکی ہے اور سورۂ روم سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۱ تا ۱۱ مدنی ہیں۔

۳۰- سورۂ روم مکی ہے اور سورۂ انشقاق کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیت نمبر ۱۷ مدنی ہے۔

۳۱- سورۂ لقمان مکی ہے اور سورۂ صافات سے پہلے نازل ہوا۔ اس میں آیات نمبر ۲۷ تا ۲۹ مدنی ہیں۔

۳۲- سورۂ سجدہ مکی ہے اور سورۂ مومنون کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیت نمبر ۱۶ تا ۲۰ مدنی ہیں۔

۳۳- سورۂ احزاب مدنی ہے اور سورۂ آل عمران سے پہلے نازل ہوا۔

۳۴- سورۂ سباء مکی ہے اور سورۂ لقمان کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیت نمبر ۶ مدنی ہے۔

۳۵- سورۂ ملائکہ مکی ہے اور سورۂ فرقان کے بعد نازل ہوا۔

۳۶- سورۂ یٰسین مکی ہے اور سورۂ جن کے بعد نازل ہوا۔ اس میں آیت نمبر ۵۴ مدنی ہے۔

۳۷- سورۂ صافات مکی ہے اور سورۂ انعام کے بعد نازل ہوا۔

۳۸- سورۂ ص مکی ہے اور سورۂ قمر سے پہلے نازل ہوا۔

۳۹۔ سورۂ زمر — مکی ہے اور سورۂ سبا کے بعد نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۵۲ تا ۵۴ مدنی ہیں۔

۴۰۔ سورۂ غافر — مکی ہے اور سورۂ زمر کے بعد نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۵۶ اور ۵۷ مدنی ہیں۔

۴۱۔ سورۂ حٰم سجدہ — مکی ہے اور سورہ غافر سے پہلے نازل ہوا۔

۴۲۔ سورۂ شوریٰ — مکی ہے اور سورۂ فصلت (حٰم۔ السجدہ) سے پہلے نازل ہوا۔ آیات نمبر ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۷ مدنی ہیں۔

۴۳۔ سورۂ زخرف — مکی ہے سورۂ شوریٰ سے پہلے نازل ہوا۔ اس کی آیہ نمبر ۵۴ مدنی ہے۔

۴۴۔ سورۂ دخان — مکی ہے اور سورۂ زخرف سے پہلے نازل ہوا۔

۴۵۔ سورۂ جاثیہ — مکی ہے۔ سورۂ دخان کے بعد نازل ہوا۔ اس کی آیت نمبر ۱۴ مدنی ہے۔

۴۶۔ سورۂ احقاف — مکی ہے اور سورۂ جاثیہ کے بعد نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۱۰۔ ۱۵۔ ۳۵ مدنی ہیں۔

۴۷۔ سورۂ محمدؐ — مدنی ہے اور سورۂ حدید کے بعد نازل ہوا۔

۴۸۔ سورۂ فتح — مدنی ہے سورۂ جمعہ یا سورہ صف سے پہلے نازل ہوا۔

۴۹۔ سورۂ حجرات — مدنی ہے اور سورۂ مجادلہ سے پہلے نازل ہوا۔

۵۰۔ سورۂ ق — مکی ہے اور سورۂ مراسلات کے بعد نازل ہوا۔ اس کی آیت نمبر ۳۸ مدنی ہے۔

۵۱- سورۂ ذاریات مکی ہے۔ سورۂ احقاف کے بعد نازل ہوا۔

۵۲- سورۂ طور مکی ہے۔ سورۂ سجدہ سے پہلے نازل ہوا۔

۵۳- سورۂ والنجم مکی ہے۔ سورۂ توحید سے پہلے نازل ہوا اسکی آیت نمبر ۳۲ مدنی ہے

۵۴- سورۂ قمر مکی ہے۔ سورہ طارق سے پہلے نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۴۴ تا ۴۵ مدنی ہیں۔

۵۵- سورۂ رحمان مدنی ہے۔ سورۂ رعد سے پہلے نازل ہوا۔

۵۶- سورۂ واقعہ مکی ہے۔ سورۂ طٰہٰ سے پہلے نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۸۱ - ۸۲ مدنی ہیں۔

۵۷- سورۂ حدید مدنی ہے۔ سورۂ زلزلہ سے پہلے نازل ہوا۔

۵۸- سورۂ مجادلہ مدنی ہے۔ سورۂ منافقون سے پہلے نازل ہوا۔

۵۹- سورۂ حشر مدنی ہے۔ سورۂ بینہ کے بعد نازل ہوا۔

۶۰- سورۂ ممتحنہ مدنی ہے۔ سورۂ احزاب سے پہلے نازل ہوا۔

۶۱- سورۂ صف مدنی ہے۔ سورۂ تغابن سے پہلے نازل ہوا۔

۶۲- سورۂ جمعہ مدنی ہے۔ سورۂ صف یا تحریم سے پہلے نازل ہوا۔

۶۳- سورۂ منافقون مدنی ہے۔ سورۂ حج سے پہلے نازل ہوا۔

۶۴- سورۂ تغابن مدنی ہے۔ سورۂ تحریم یا جمعہ سے پہلے نازل ہوا۔

۶۵- سورۂ طلاق مدنی ہے۔ سورۂ ہل اتیٰ سے پہلے نازل ہوا۔

۶۶- سورۂ تحریم مدنی ہے۔ سورۂ حجرات سے پہلے نازل ہوا۔

۶۷- سورۂ ملک مکی ہے۔ سورۂ طور سے پہلے نازل ہوا۔

۶۸۔ سورۂ ن والقلم مکی ہے۔ سورۂ علق سے پہلے نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۱۷ تا ۳۳ اور ۴۸ تا ۵۰ مدنی ہیں

۶۹۔ سورۂ الحاقہ مکی ہے۔ سورۂ ملک سے پہلے نازل ہوا۔

۷۰۔ سورۂ معارج مکی ہے۔ سورۂ الحاقہ سے پہلے نازل ہوا۔

۷۱۔ سورۂ نوح مکی ہے۔ سورۂ نحل سے پہلے نازل ہوا۔

۷۲۔ سورۂ جن مکی ہے۔ سورۂ اعراف سے پہلے نازل ہوا۔

۷۳۔ سورۂ مزمل مکی ہے۔ سورۂ ن والقلم سے پہلے نازل ہوا۔ اس کی آیات نمبر ۱۰۔ ۱۱۔ ۲۰ مدنی ہیں۔

۷۴۔ سورۂ مدثر مکی ہے۔ سورۂ مزمل سے پہلے نازل ہوا۔

۷۵۔ سورۂ قیامۃ مکی ہے۔ سورۂ قارعہ یا لایلاف سے پہلے نازل ہوا۔

۷۶۔ سورۂ دھر مدنی ہے۔ سورۂ رحمان سے پہلے نازل ہوا۔

۷۷۔ سورۂ مرسلات مکی ہے۔ سورۂ ہمزہ سے پہلے نازل ہوا۔ اس کی آیت نمبر ۴۸ مدنی ہے۔

۷۸۔ سورۂ نبأ مکی ہے۔ سورۂ معارج سے پہلے نازل ہوا۔

۷۹۔ سورۂ نازعات مکی ہے۔ سورۂ نبأ سے پہلے نازل ہوا۔

۸۰۔ سورۂ عبس مکی ہے۔ سورۂ والنجم سے پہلے نازل ہوا۔

۸۱۔ سورۂ تکویر مکی ہے۔ سورۂ تبت سے پہلے نازل ہوا۔

۸۲۔ سورۂ انفطار مکی ہے۔ سورۂ نازعات سے پہلے نازل ہوا۔

۸۳۔ سورۂ مطففین مکی ہے۔ سورۂ عنکبوت سے پہلے نازل ہوا۔

۸۴۔ سورۂ انشقاق مکی ہے۔ سورۂ انفطار سے پہلے نازل ہوا۔

۸۵۔ سورۂ بروج مکی ہے۔ سورۂ والشمس سے پہلے نازل ہوا۔

۸۶۔ سورۂ طارق مکی ہے۔ سورۂ بلد سے پہلے نازل ہوا۔

۸۷۔ سورۂ اعلیٰ مکی ہے۔ سورۂ تکویر سے پہلے نازل ہوا۔

۸۸۔ سورۂ غاشیہ مکی ہے۔ سورۂ والذاریات سے پہلے نازل ہوا۔

۸۹۔ سورۂ فجر مکی ہے۔ سورۂ واللیل سے پہلے نازل ہوا۔

۹۰۔ سورۂ بلد مکی ہے۔ سورۂ ق سے پہلے نازل ہوا۔

۹۱۔ سورۂ والشمس مکی ہے۔ سورۂ قدر سے پہلے نازل ہوا۔

۹۲۔ سورۂ واللیل مکی ہے۔ سورۂ اعلیٰ سے پہلے نازل ہوا۔

۹۳۔ سورۂ والضحیٰ مکی ہے۔ سورۂ فجر سے پہلے نازل ہوا۔

۹۴۔ سورۂ انشراح مکی ہے۔ سورۂ والضحیٰ سے پہلے نازل ہوا۔

۹۵۔ سورۂ والتین مکی ہے۔ سورۂ بروج سے پہلے نازل ہوا۔

۹۶۔ سورۂ علق مکی ہے۔

۹۷۔ سورۂ قدر مکی ہے۔ سورۂ عبس سے پہلے نازل ہوا۔

۹۸۔ سورۂ بیّنہ مدنی ہے۔ سورۂ طلاق سے پہلے نازل ہوا۔

۹۹۔ سورۂ زلزلہ مدنی ہے۔ سورۂ نساء سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۰۔ سورۂ عادیات مکی ہے۔ سورۂ عصر سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۱۔ سورۂ قارعہ مکی ہے۔ سورۂ قریش سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۲۔ سورۂ تکاثر مکی ہے۔ سورۂ کوثر سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۳۔ سورۂ والعصر مکی ہے۔ سورہ انشراح سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۴۔ سورۂ ہمزہ مکی ہے۔ سورہ قیامۃ سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۵۔ سورۂ فیل مکی ہے۔ سورۂ کافرون سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۶۔ سورۂ قریش مکی ہے۔ سورۂ والتین سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۷۔ سورۂ ماعون مکی ہے۔ سورۂ تکاثر سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۸۔ سورۂ کوثر مکی ہے۔ سورۂ عادیات سے پہلے نازل ہوا۔

۱۰۹۔ سورۂ کافرون مکی ہے۔ سورۂ ماعون سے پہلے نازل ہوا۔

۱۱۰۔ سورۂ نصر مدنی ہے

۱۱۱۔ سورۂ تبت سورۂ فاتحہ سے پہلے نازل ہوا۔

۱۱۲۔ سورۂ اخلاص مکی ہے۔ سورۂ شوریٰ سے پہلے نازل ہوا۔

۱۱۳۔ سورۂ فلق مکی ہے۔ سورۂ فیل سے پہلے نازل ہوا۔

۱۱۴۔ سورۂ ناس مکی ہے۔ سورۂ فلق سے پہلے نازل ہوا۔

مندرجہ بالا ترتیب ابوحمزہ ثمالی کی روایت کے مطابق ہے۔

(بحوالہ تاریخ قرآن کریم ص۲۰۴)

حضرت علیؑ کے مرتبہ قرآن کی کیفیت

ص۲۶ سے جناب احمد بن ابی یعقوب یعقوبی صاحب اپنی تاریخ مطبوعہ بریل ۱۸۸۳ء کے ص۱۵۲ جلد ۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے جناب رسولؐ اکرم کی رحلت کے بعد جو قرآن مرتب فرمایا تھا وہ سات اجزاء پر مشتمل تھا اور سات اجزاء کی صورت مندرجہ ذیل تھی۔

الجزءُ الاوّل : جزءُ البقرہ

البقرہ ۔ یوسف ۔ عنکبوت ۔ روم ۔ لقمان ۔ حم السجدہ ۔ الذاریات
دہر ۔ الم تنزیل سجدہ ۔ نازعات ۔ اذا الشمس کورت ۔ اذا السماء انفطرت
اذا السماء انشقت ۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ ۔ لم یکن ۔

الجزءُ الثانی : جزءُ آل عمران

آل عمران ۔ ہود ۔ حج ۔ حجر ۔ احزاب ۔ دخان ۔ الرحمان ۔ الحاقہ ۔ سأل سائل
عبس وتولیٰ ۔ والشمس ۔ انا انزلناہ ۔ ہمزہ ۔ فیل ۔ قریش ۔

الجزءُ الثالث : جزءُ النساء

نساء ۔ نحل ۔ مومنون ۔ یٰس ۔ حمعسق ۔ واقعہ ۔ تبارک ۔ یاایہا المدثر ۔
ارأیت ۔ تبت ۔ توحید ۔ والعصر ۔ القارعۃ ۔ بروج ۔ تین ۔ طٰس ۔ نمل ۔

الجزءُ الرابع : جزءُ المائدہ

المائدہ ۔ یونس ۔ المریم ۔ الشعراء ۔ الزخرف ۔ الحجرات ۔ ق ۔ اقتربت
الساعۃ ۔ الممتحنہ ۔ الطارق ۔ البلد ۔ الم نشرح ۔

الجزءُ الخامس : جزءُ الانعام

الانعام ۔ الاسراء ۔ اقترب ۔ فرقان ۔ موسیٰ ۔ فرعون ۔ حم المومن
المجادلہ ۔ حشر ۔ جمعہ ۔ منافقون ۔ ن والقلم ۔ انا ارسلنا نوحًا ۔ قل اوحی الی ۔
مرسلات ۔ والضحیٰ ۔ الہٰکم ۔

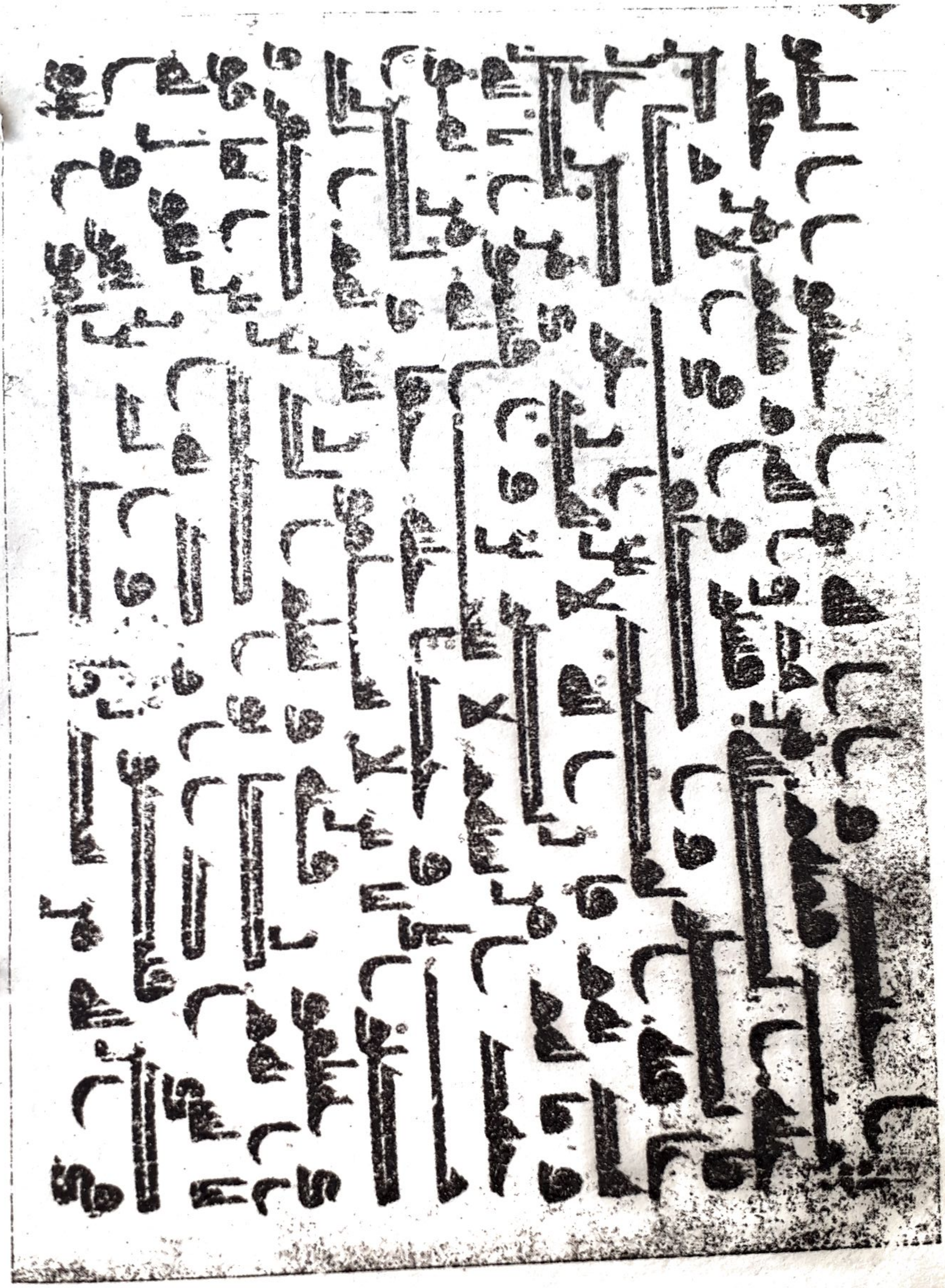
الجزءُ السادس : جزءُ الاعراف ۔

اعراف ۔ ابراہیم ۔ کہف ۔ نور ۔ ص ۔ زمر ۔ شریعت ۔ الذین کفروا ۔

حدید - مزمل - قیامۃ - عم تیساءلون - غاشیۃ - والفجر - واللیل اذا یغشیٰ
اذاجاء نصراللہ -

الجزؤ السابع : جزؤ الانفال

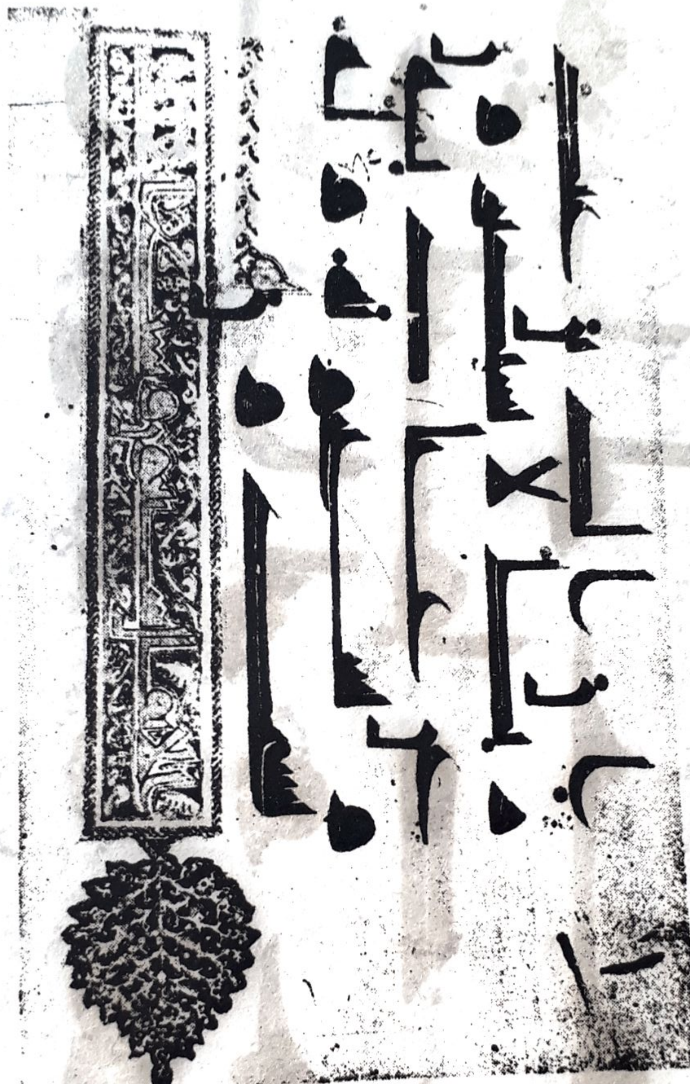
انفال - برأت - طٰہٰ - ملائکہ - صافات - احقاف - فتح - طور -
نجم - صف - تغابن - طلاق - مطففین - معوذتین -



یہ قرآن حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہے اور اس وقت آستان قدس رضوی میں موجود ہے۔ خطِ کوفی میں تحریر ہے یہ سورۂ ہود سے شروع ہوتا ہے اور سورہ کہف پر ختم ہوتا ہے۔



یہ قرآن حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہے۔ خط کوفی میں تحریر ہے اور
نجف اشرف میں موجود ہے۔



یہ قرآن حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہے۔ خط کوفی میں تحریر ہے
اور ایران باستان کے میوزیم میں موجود ہے۔



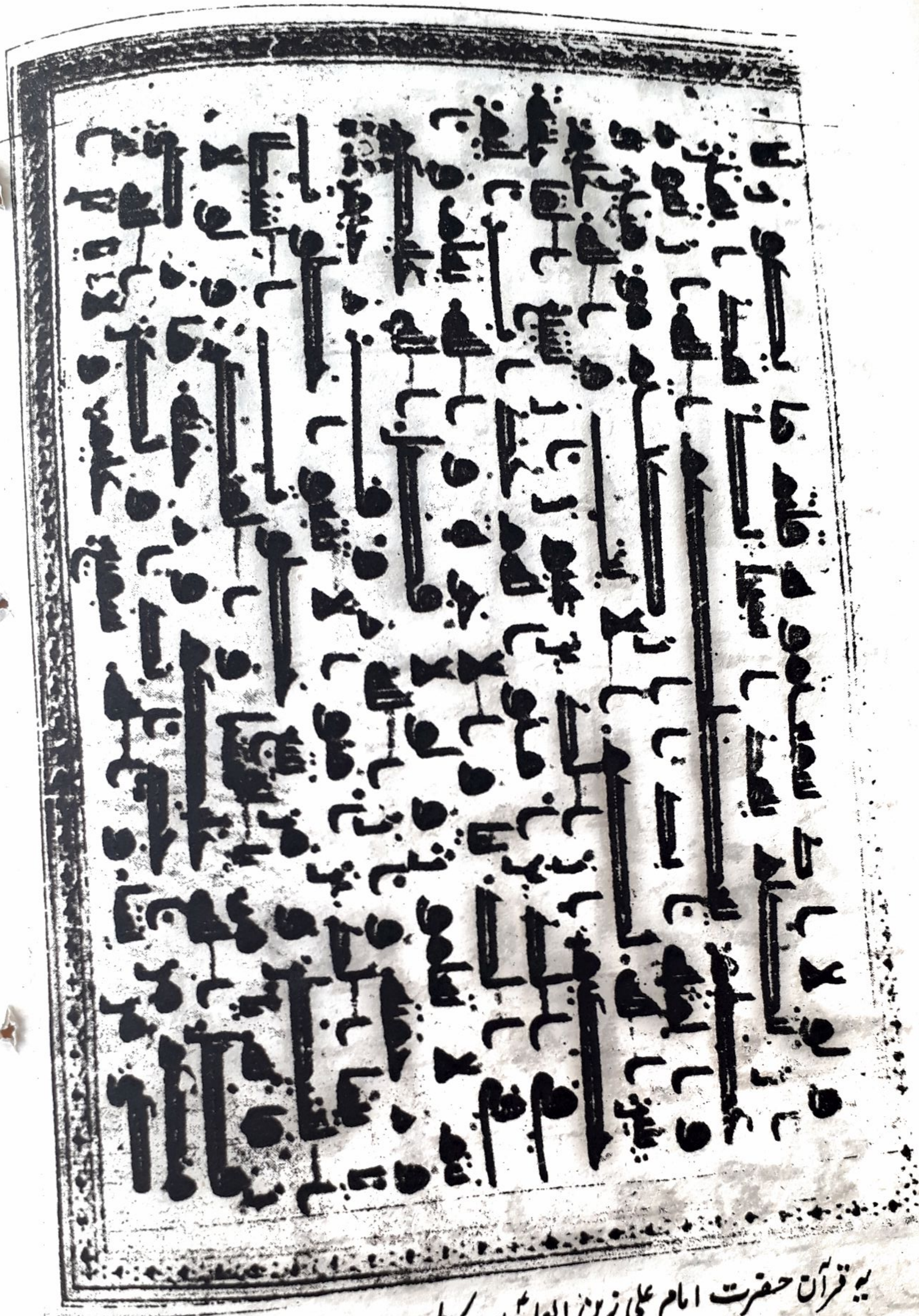
یہ قرآن حضرت علیؑ کی طرف منسوب ہے۔ خط کوفی میں تحریر ہے۔ اور آستان قدس رضوی میں موجود ہے۔



یہ قرآن حضرت امام حسنؑ کی طرف منسوب ہے۔ سورۂ یٰسین کی آیۂ نمبر ۲۷ سے شروع ہوتا ہے اور سورۂ فصلت کی آیت ۴۵ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ آستان قدس رضوی میں موجود ہے۔



یہ قرآن حضرت امام حسینؑ کی طرف منسوب ہے۔ سورۂ کہف کی آیہ نمبر ۷۴ سے شروع ہوتا ہے۔ اور سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۳۵ پر ختم ہوتا ہے۔



یہ قرآن حضرت امام علی زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ اور
آستان قدس رضوی میں موجود ہے۔



یہ قرآن حضرت امام جعفر صادقؑ کی طرف منسوب ہے۔ اور دارالفن الاسلامی قاہرہ میں موجود ہے۔



یہ قرآن حضرت امام علی رضا کی طرف منسوب ہے۔ سورۂ نور کی آیہ نمبر ۶۰ سے شروع اور سورۂ حدید کی آیہ نمبر ۵ پر ختم ہوتا ہے۔ اس وقت آستان قدس رضوی میں موجود ہے۔

خاتمہ

قارئین حضرات : بندہ حقیر پر تقصیر نے آیات قرآن کریم ۔ احادیث معصومین علیہم السلام اور اقوال علماء شیعہ سے ثابت کر دیا ہے کہ شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن کامل و اکمل ہے اور تائید مزید کے لئے علماء اہلسنت کے اقوال بھی تحریر کر دیئے ہیں اور علماء اہل سنت کے جو اعتراض ملے تھے ان کا بھی احسن طریقے سے جواب تحریر کر دیا ہے ۔ امید واثق ہے کہ کافی حضرات کو اس رسالے سے راہنمائی حاصل ہوگی اور اس مسئلے کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے گی ۔

خدا میری اس حقیر پیشکش کو بطفیل چہاردہ معصومینؑ مقبول و منظور فرمائے ۔

آمین ثم آمین

طالب حسین

چک نمبر ۲۱۴ گ ب کربالہ منڈی تاندلیانوالہ

ضلع فیصل آباد

مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۳ء

فاتح سریوال کا خطاب

(بحوالہ درِ نجف سیالکوٹ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۰ء)

گوٹھ غلام حیدر سریوال جو کہ تقریباً ایک ہزار افراد کی آبادی پر مشتمل ہے۔ ضلع حیدر آباد کی تحصیل ٹنڈو الہ یار میں مشہور ہے ہمارے بزرگوار جناب غلام حیدر صاحب مرحوم آج سے تقریباً دو سو سال پہلے ڈیرہ غازی خاں سے یہاں تشریف لائے اور اس گوٹھ کی بنیاد رکھی اور ساتھ ہی علم عباس نصب فرمایا۔ اس کے بعد ہمارے دوسرے بزرگوار نذر و نیاز دیتے رہے لیکن مجالس کا باقاعدہ سلسلہ پدر بزرگوار جناب رئیس اللہ بچائیوں خاں مرحوم نے ۱۹۵۳ء میں شروع کیا اور پنجاب و سندھ سے مختلف مشہور علماء کرام کو مدعو کیا لیکن عملی طور پر کوئی ترقی نہ ہوئی اور چند افراد کے علاوہ سب فقہ حنفیہ کے مطابق اعمال بجالاتے رہے۔ لیکن خدا بھلا کرے بلال مشن آف پاکستان کا کہ جن کے تعاون سے یکم جون ۱۹۷۹ء سے یہاں مدرسہ زین العابدین کا اجراء فرمایا گیا اور تدریس کے لئے جناب مولانا طالب حسین کرپالوی کو بلایا گیا۔ اس سلسلے میں مولانا ظفر عباس۔ جناب حیدر میگھی اور برادرم غلام عباس کی خدمات قابل ستائش ہیں۔ مولانا طالب حسین آف چک نمبر ۱۲۱ گ ب کرپالہ منڈی تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد نے آتے ہی تبلیغ شروع کر دی اور مسجد و مدرسہ اور مختلف اوطاقوں پر اصول دین کی حقیقت اور فروع دین کی اہمیت کچھ ایسے پیارے انداز میں پیش کی کہ

کثیر تعداد نے مذہب شیعہ قبول کر لیا (ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد آٹھ سو افراد پر مشتمل ہے) سادات عظام موضع شاہانی ضلع بھکر۔ سادات عظام چوٹی جمال خاں نغاری۔ سادات عظام موضع گدائی ضلع ڈیرہ غازی خاں جو کہ عرصہ دراز سے یہاں تشریف لاتے تھے اب کی بار آئے تو گوٹھ کی انقلابی حالت دیکھ کر حیران اور خوش ہوئے۔ نیمہ شعبان کی مبارک رات کو جب لوگ اعمال میں مصروف تھے تو سید عاشق حسین صاحب آف شاہانی ضلع بھکر نے صلوات پڑھتے ہوئے مولانا موصوف کو فاتح سمرپال کا خطاب دیا جس کا استقبال لوگوں نے درود پڑھ کر کیا۔

فتح علی خاں صدر انجمن غلامان حیدر
گوٹھ غلام حیدر سرے والی تحصیل ٹنڈو الہ یار
ضلع حیدر آباد

نوٹ: مذکورہ مضمون در نجف کے علاوہ مندرجہ ذیل اخبارات اور رسائل میں بھی شائع ہوا تھا۔

- پیام عمل لاہور ستمبر ۱۹۸۰ء • رضاکار لاہور یکم ستمبر ۱۹۸۰ء
- شہاب ثاقب پشاور ستمبر ۱۹۸۰ء • نوائے شیعہ لاہور ۲۴ اگست ۱۹۸۰ء

فہرست مصادر

آثارۃ الدجیٰ	مشاط، حسن بن محمد المدنی ۔ قاہرہ
آثار السنن	محمد بن علی ۔ احسن المطابع ط عظیم آباد ۱۳۲۱ھ
الآثار المرفوعۃ	لکھنوی، عبدالحی ط قدوسیہ ۔ لاہور
آل نبی	عائشہ عبدالرحمان ط دار الکتاب العربی ۔ بیروت ۱۹۶۷ء
آئمۃ الہدیٰ	ہاشمی، محمد عبدالغفار ۔ مصر
الابانۃ	قیروانی، ابو محمد ۔ م ۳۸۶ھ ۔ ط القاہرہ ۱۳۴۸ھ
ابطال الباطل	ابن روزبہان، فضل اللہ ۔ ط ۔ طہران ۔ مع احقاق الحق
الاتحاف	حسن تجار ۔ ط ۔ قاہرہ
الاتحاف	محمد مدنی ۔ ط ۔ دائرۃ المعارف ۔ حیدرآباد دکن ۱۳۲۳ھ
اتحاف	دمیاطی، احمد ۔ ط ۔ قاہرہ ۱۳۵۹ھ
الاتحاف	زبیدی، محمد مرتضیٰ ۔ ط ۔ المیمنۃ ۔ مصر
اتحاف النبلاء	بھوپالی، صدیق حسن خاں
الاتقان	سیوطی، عبدالرحمان ۔ جلال الدین ۔ م ۔ ۹۱۱ھ ط مصطفیٰ البابی الحلبی ۔ مصر ۔ ۱۳۱۸ھ
اتمام الوفا	بک، محمد خضری ۔ التجاریۃ ۔ مصر ۔ ۱۹۴۸ء
اثبات الوصیۃ	المسعودی، علی بن الحسین بن علی ۔ م ۳۴۶ھ ۔ ط نجف
اجتماع الجیوش الاسلامیہ	ابن قیم، ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر ۷۵۱ھ ۔ ط ۔ امرتسر ۱۳۱۲ھ

اجوبۃ العراقیۃ — آلوسی، سید شہاب الدین محمود م ۱۲۷۰ھ ط الصنائع آستانہ ۱۳۱۷ھ

اجوبۃ الاثنا عشر — دہلوی، شیخ عبدالحق بن سیف الدین م ۱۰۵۲ھ

الاجوبۃ النافعۃ — بانی، ناصر الدین۔ ط۔ الاسلامی دمشق ۱۳۸۰ھ

احادیث الموطا — دار قطنی، علی بن عمر

الاحتجاج — طبرسی، احمد بن علی۔ ط۔ نعمان۔ نجف ۱۳۸۶ھ

الاحکام — آمدی، سیف الدین۔ ط۔ المعارف مصر ۱۳۳۲ھ

احکام القرآن — ابن عربی، ابوبکر محمد بن عبداللہ۔ م ۵۴۳ھ۔ ط السعادۃ مصر ۱۳۳۱ھ

احکام القرآن — جصاص ابوبکر رازی۔ ط۔ البہیۃ مصر ۱۳۴۷ھ

احکام القرآن — قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد م ۶۲۸ھ۔ ط۔ دار الکتب العربی مصر

احیاء العلوم — غزالی، ابوحامد۔ محمد م ۵۰۵ھ ط دار الاشاعۃ کراچی

احیاء القلب المیت — بریلوی، احمد رضا خاں

احیاء المیت — سیوطی، عبدالرحمان۔ جلال الدین م ۹۱۱ھ مصطفی البابی الحلبی۔ مصر

اخبار اصفہان — اصفہانی، ابونعیم احمد بن اسحاق۔ م ۴۳۰ھ لیدن ۱۹۳۱ء

اخبار الاول — الاسحاقی، محمد عبدالمعطی۔ مصر

اخبار اہل الرسوخ — ابن الجوزی، ابوالفرج شیخ عبدالرحمان

اخبار الخلفاء	ابن عبد ربہ ، احمد ۔ مصر
اخبار الدول	قرمانی ، احمد بن یوسف ۔م ۱۰۱۹ھ بغداد
الاخبار الطوال	دینوری ، ابو حنیفہ ۔ لیدن ۱۸۸۸ء
اخبار الظرف	ابو المظفر ۔ یوسف بن قزاوغلی ۔ سبط ۶۵۴ھ ط مصر
اخبار القضاۃ	ابن وکیع ، محمد بن خلف بن حیان ۔ ط الاستقامۃ قاہرہ ۱۹۵۰ء
الاختیار	موصلی ، مجد الدین مصطفیٰ البابی الحلبی ۔ ط ۔ قاہرہ
اخلاق النبی	اصفہانی ۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد ۔ ط ۔ الہلالی قاہرہ
اخوان الصفا	احمد بن عبد اللہ ۔ ط ۔ بمبئی ۱۳۰۵ھ
ادب الخوارج	قلماوی مصری ۔ ط ۔ النشر والتالیف ۔ مصر
الادب المفرد	بخاری ، محمد بن اسماعیل ۔م ۲۵۳ء ۔ ط ۔ عثمانیہ مصر ۱۹۶۹ء
الاذکار	نووی ، محی الدین یحییٰ بن شرف م ۶۷۶ھ ۔ ط ۔ دار القلم بیروت
اربعین	ابن تیمیہ ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم
اربعین	جامی ، عبد الرحمان ۔ ط ۔ راجپوت پریس لاہور ۱۳۳۶ھ
اربعین	رازی ، امام فخر الدین ۔م ۶۰۶ھ ۔ ط ۔ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۵۳ھ
اربعین	غزالی ، ابو حامد محمد بن محمد م ۵۰۵ھ ۔ المنیریہ ۔ مصر
اربعین	نووی ، محی الدین یحییٰ بن شرف ۔م ۶۷۶ھ ۔ ط ۔ دار ... کراچی ۔
ارجح المطالب	امرتسری ، عبید اللہ ۔ ط ۔ رضویہ ۔ لاہور

الارشاد	جوینی، امام الحرمین - ط - خانجی قاہرہ
الارشاد	شیخ مفید - ط - کتاب فروشی اسلامیہ - طہران
ارشاد الساری	قسطلانی، شہاب الدین احمد بن محمد - م ۹۲۳ھ - ط - نولکشور - کانپور
ارشاد الفحول	شوکانی، محمد بن علی بن محمد - م ۱۲۵۰ھ - ط - مصر ۱۳۲۷ھ
الارشاد والتطریز	یافعی، عفیف الدین - مصطفیٰ البابی الحلبی مصر
ازالۃ الخفا	دہلوی، شاہ ولی اللہ - م ۱۱۷۶ - ط - قدیمی کتب خانہ کراچی
اساس البلاغۃ	زمخشری، ابوالقاسم محمود بن عمر م ۵۳۸ھ - ط - نولکشور
اساس التقدیس	رازی، فخر الدین م ۶۰۶ھ - ط - قاہرہ ۱۳۲۸ھ
اسباب النزول	واحدی، علی بن احمد م ۴۶۸ھ - ط - الہندیہ قاہرہ ۱۳۲۶ھ
الاستبصار	طوسی، ابوجعفر محمد بن حسن م ۴۶۰ھ - ط - دار الکتب الاسلامیہ طہران ۱۳۹۰ھ
الاستیعاب	ابن عبد البر، محمد قرطبی اندلسی، م ۴۶۳ھ - دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۳۶ھ
اسد الغابہ	جزری، عز الدین ابن اثیر - م ۶۳۰ھ - ط - مکتبۃ اسلامیہ طہران ۱۳۸۴ھ
الاسرار الالٰہیۃ	آلوسی، محمود شکری - ط - الخیریہ مصر ۱۳۰۵ھ
الاسعاد	فہری، عبد الحفیظ فاسی - ط - وطنیہ رباط
اسعاف الراغبین	مصری، محمد صبان م ۱۲۰۶ھ - ط - عبد الواحد مصر
اسماء الرجال	دہلوی، شیخ عبد الحق م ۱۰۵۲ھ - ط - نور محمد کراچی

الاسماء والصفات	بیہقی، احمد بن حسین بن علی م الہ آباد
اسنی المطالب	جزری، شمس الدین م ۸۳۳ھ
اسنی المطالب	بیروتی، محمد بن درویش حوت۔ مصطفی البابی الحلبی قاہرہ
اشعۃ اللمعات	دہلوی، شیخ عبد الحق م ۱۰۵۲ھ۔ ط۔ کارخانہ محمدی بمبئی ۱۲۷۸ھ
الاصابہ	عسقلانی، ابن حجر۔ احمد بن علی م ۸۵۲ھ۔ ط۔ مصطفی محمد قاہرہ ۱۹۳۹ء
اصحاب محمد ﷺ	عبد الحلیم عباس۔ ط۔ دار المعارف قاہرہ ۱۹۶۵ء
اصول التفسیر	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم۔ ط۔ عطاء اللہ لاہور
اصول دین	تیمی، ابو منصور۔ ط۔ الدولۃ۔ دہلی
اصول الشاشی	شاشی، اسحاق بن ابراہیم۔ ط۔ مجتبائی دہلی
اصول الفقہ	شافعی، امام محمد بن ادریس۔ ط۔ مصر ۱۳۱۵ھ
الاصول	کلینی، محمد بن یعقوب۔ م ۳۲۹ھ۔ ط۔ اسلامیہ طہران ۱۳۸۸ھ
الاضواء علی السنۃ المحمدیۃ	ابوریہ، شیخ محمد۔ ط۔ دار المعارف قاہرہ
اضواء من القرآن	خطیب عبد الغنی۔ ط۔ دار الفتح دمشق ۱۹۷۰ء
اظہار الحق	ہندی، رحمۃ اللہ۔ ط۔ عامرہ قاہرہ ۱۳۵۰ھ
الاعتقاد	بیہقی، احمد بن حسین بن علی۔ م ۴۵۸ھ۔ ط۔ دار العہد
الاعتقاد	شیرازی، ابوبکر بن مومن
الاعتقاد	قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن فرح م ۳۲۸ھ
اعتقادیہ	ابن بابویہ، شیخ صدوق۔ ط۔ طہران

اعتقادیہ۔ مجلسی، ملا محمد باقر ط اسلام آباد

اعثم کوفی۔ خواجہ، محمد بن علی۔ م ۳۲۷ھ۔ ط۔ محمدی بمبئی ۱۸۶۷ء

اعجاز القرآن: رافعی، مصطفیٰ صادق۔ مصر ۱۹۴۰ء

اعجاز القرآن۔ سیوطی، عبدالرحمان جلال الدین۔ م ۹۱۱ھ۔ ط ازہریہ قاہرہ

اعجاز القرآن۔ باقلانی، قاضی ابوبکر۔ ط محمد علی صبیح قاہرہ، ۱۹۵۱ء

اعراب ثلاثین سورۃ۔ ابو عبداللہ بن خالویہ۔ دار الکتب المصریہ قاہرہ ۱۹۴۱ء

اعلام الوریٰ۔ طبرسی، ابو علی فضل بن حسن۔ ط الحیدریہ، نجف ۱۳۹۰ھ

اعلام الموقعین۔ ابن قیم، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ۔ ط السعادۃ قاہرہ ۱۳۲۵ھ

اعلام النساء۔ کحالہ، عمر رضا۔ ط الہاشمیہ دمشق ۱۸۵۹ء

الاعلان بالتوبیخ۔ سخاوی، محمد بن عبدالرحمان۔ ط قاہرہ ۱۳۹۰ھ

اعیان الشیعہ۔ عاملی، محسن الامین الحسینی۔ ط الہاشمیہ دمشق ۱۹۵۹ء

الاغانی۔ اصفہانی، ابوالفرج علی بن الحسین۔ ط بولاق قاہرہ ۱۲۸۵ھ

افادۃ الشیوخ۔ بھوپالی، صدیق حسن خان۔ م ۱۳۰۷ھ۔ ط لاہور

الاقباس۔ احمد نحاس۔ ط اسلامیہ قاہرہ ۱۹۷۲ء

اقتباسات سیرت۔ ابن عبدالہادی۔ ط قاہرہ

اقضیۃ رسول اللہ۔ قرطبی۔ محمد بن فرج۔ م ۴۲۸ھ

الاکتفاء۔ کلاعی، سلیمان بن سالم۔

اکسیر۔ بھوپالی، صدیق حسن خان ط نظامی کانپور ۱۲۹۱ھ

اکلیل۔ ہمدانی۔ ابو محمد حسن بن احمد۔ ط قاہرہ ۱۳۶۸ھ

اکلیل	سیوطی، عبدالرحمان جلال الدین۔ م ۹۱۱ھ فاروقی دہلی ۱۲۹۶ھ
اکمال الرجال	خطیب تبریزی۔ ط دمشق
الفین	حلی، ابن مطہر ط الحیدریہ نجف ۱۳۸۸ھ
الام	شافعی، امام محمد بن ادریس۔ ط کلیات ازہریۃ مصر ۱۹۶۱ء
الامالی	ابن بابویہ، شیخ صدوق۔ ط کتاب فروشی طہران ۱۳۴۹ھ
الامالی	قالی اسماعیل بن قاسم ط بیروت
امامۃ البرھان	آنجہانی، غلام دستگیر خاں۔ ط لاہور
الامامۃ والسیاسۃ	دینوری، عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ م ۲۷۶ھ۔ مصطفی البابی قاہرہ ۱۳۲۵ھ
امتاع الاسماء	مقریزی تقی الدین، احمد بن علی۔ ط قاہرہ ۱۹۴۱ء
الامم	کردی، برھان الدین ط قاہرہ
الاموال	ابو عبید قاسم بن سلام۔ ط مصطفی البابی الحلبی مصر
امیر السیر	دہلوی بہادر خاں
انباہ الرواۃ	قفطی، ابوالحسن علی۔ ط قاہرہ ۱۳۷۴ھ
انتخاب بخاری	عثمانی، ظفر احمد۔ ط ادارہ اسلامیات۔ لاہور
انتہاء الافہام	حسینی، ابو محمد بصری۔ ط لکھنؤ
انجاح الحاجۃ	دہلوی، عبدالغنی بن ابی سعید۔ ط دہلی ۱۲۸۲ھ
الانس الجلیل	حنبلی، ابوالیمین عبدالرحمان۔ ط وھبیہ مصر
الانساب	سمعانی، ابن محمد منصور۔ ط دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۹۹ء

انساب الاشراف۔ بلاذری، احمد بن یحییٰ بن جابر۔ م ۲۵۵ھ۔ ط دار المعارف مصر ۱۹۵۹ء

انسان العیون۔ حلبی، علی بن برہان الدین۔ م ۱۰۴۴ھ مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۶۴ء

الانصاف۔ قیروانی اندلسی م ۱۳۱۴ھ ط مکلیتہ۔ قاہرہ

الانصاف۔ باقلانی، محمد بن طیب۔ م ۴۰۳ھ۔ ط المکتبۃ المصریۃ قاہرہ

الانوار۔ ابن عربی، ط مصر ۱۳۳۲ھ

الانوار۔ بکری، احمد بن عبداللہ۔ ط قاہرہ ۱۳۸۸ھ

انوار التنزیل۔ بیضاوی، عبداللہ بن عمر۔ م ۷۹۱ھ ط مصطفیٰ الحلبی قاہرہ ۱۳۸۸ھ

انوار المحمدیۃ۔ بیروتی، یوسف نبہانی۔ ط الادبیہ۔ بیروت ۱۳۱۰ھ

انیس الاعلام۔ طہرانی، شیخ محمد صادق۔ ط کتاب فروشی اسلامیہ طہران

الاوائل۔ سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان۔ م ۹۱۱ھ۔ ط مصر

الاوائل۔ عسکری، ابو ھلال حسن بن عبداللہ

الاوسط۔ طبرانی، سلیمان بن احمد۔ م ۳۶۰ھ

اہل البیت۔ توفیق ابو علم۔ ط دار المعارف۔ قاہرہ ۱۹۷۲ء

الایات والبینات۔ فہری، عبدالحفیظ فاسی۔ ط رباط

الایضاح۔ زجاجی، عبدالرحمان۔ م ۳۳۷ھ۔ ط دار العربیہ قاہرہ

بحار الانوار۔ مجلسی، ملا محمد باقر۔ ط کتاب فروشی اسلامیہ طہران ۱۳۹۸ھ

البحر الرائق۔ ابن نجیم۔ ط ماجدیہ کوئٹہ

بحر الفوائد محمد حسین۔ ط طہران

بحر المحیط۔	اندلسی، ابن حیان۔ م ۷۵۴ھ۔ ط النصر الحدیثیۃ ریاض
البدایہ والنہایہ	دمشقی، ابوالفدا۔ ابن کثیر۔ م ۷۷۴ھ۔ ط سعادۃ مصر ۱۳۴۸ھ
البدء والتاریخ۔	مقدسی، مطہر بن طاہر۔ ط الخانجی قاہرہ
بدائع الامثال	محمد اندلسی۔ ط اتحاد بیروت
بدائع الزہور۔	حنفی، ابن ریاس۔ ط المیمنیۃ مصر ۱۳۰۶ھ
بدائع الصنائع۔	کاسانی، ملک العلماء علاؤالدین
البدر الساری۔	میرٹھی، محمد بدر عالم
البدر السیاری۔	کشمیری، انورشاہ۔ ط اسلامیہ لاہور ۱۹۷۸ء
البدر الطالع۔	شوکانی، محمد بن علی، م البدر الطالع قاہرہ ۱۳۴۸ھ
بدیع القرآن۔	مصری، ابوالاصبع۔ ط نہضۃ قاہرہ ۱۹۵۷ء
بذل القوۃ۔	سندی، محمد ہاشم بن عبدالغفور۔ ط حیدرآباد دکن
براہین قاطعہ۔	جہرمی، کمال الدین۔ ط محمدی لاہور ۹۷۰ھ
البرکۃ۔	وصابی، محمد بن عبدالرحمان۔ ط التجاریۃ الکبریٰ قاہرہ ۱۳۱۳ھ
البرہان۔	بحرانی، ہاشم بن سید سلیمان۔ ط علمیہ قم ط ۱۳۱۳
البرہان۔	زرکشی، بدرالدین۔ ط دارالمعرفہ بیروت
البستان۔	ابن مریم ط محمد بن یوسف الجزائر ۱۳۲۶ھ
البستان۔	لبنانی، شیخ عبداللہ ط المنیریۃ بیروت ۱۹۳۰ء
بستان المحدثین۔	دہلوی، شاہ عبدالعزیز۔ ط مجتبائی دہلی ۱۸۹۸ء
بصائر ذوی التمییز۔	فیروزآبادی، محمد بن یعقوب۔ ط شئون الاسلامیۃ قاہرہ

البصائر والذخائر۔ توفیقی، ابو حیان علی بن محمد۔ ط اطلس دمشق

بغیۃ المسترشدین۔ حضرمی، عبدالرحمان باعلوی۔ ط مصطفی البابی الحلبی مصر

بغیۃ الوعاۃ۔ سیوطی، عبدالرحمان جلال الدین۔ السعادۃ مصر ۱۳۲۶ھ

بلاغات النساء۔ بغدادی، احمد بن ابی الطاہر م ۲۸۰

البلدان۔ یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب۔ ط لیدن

بلوغ الارب۔ آلوسی، محمود شکری۔ ط دار السلام بغداد ۱۳۱۴ھ

بلوغ الامانی۔ ساعاتی، احمد بن عبدالرحمان۔ یہ حاشیہ فتح الربانی مصر

بلوغ المرام۔ عسقلانی، ابن حجر۔ ط الرحمانیۃ مصر ۱۳۵۲ھ

بهجۃ المجالس۔ ابن عبدالبر م ۴۶۳ھ۔ ط مصر

بهجۃ النفوس۔ ازدی، محمد بن ابی حمزہ م ۶۹۹ھ۔ ط ادارہ اسلامیات لاہور

بہشتی زیور۔ تھانوی، اشرف علی۔ ط مکہ پبلشنگ کراچی

البیان۔ خوئی، مرجع الاعلی سید ابوالقاسم۔ ط موسسۃ الاعلمی بیروت

البیان۔ صابونی، محمد علی۔ ط دار الارشاد بیروت ۱۹۷۰ء

البیان۔ گنجی محمد بن یوسف م ۶۵۸ھ۔ ط حیدریہ نجف

البیان والتبیین۔ جاحظ، ابو عثمان عمر بن بحر بن م ۲۵۵۔ ط الفتوح الادبیہ مصر ۱۳۳۲ھ

البیان والتعریف۔ حسینی، ابن حمزہ۔ م ۱۱۲۰ھ مطبعۃ البابی حلب ۱۳۲۹ھ

التاج الجامع الاصول۔ منصور مصری۔ ط عیسی البابی قاہرہ

تاج العروس۔ زبیدی، محمد مرتضی۔ ط قاہرہ ۱۳۰۶ھ

التاریخ۔ الفرات، ناصرالدین محمد بن عبدالرحیم

تاریخ آل محمد۔ آفندی، بہلول بہجت۔ ط آفتاب چہارم

تاریخ ابن خلدون۔ ابو زید ولی الدین م ۸۰۸ھ المطبعۃ الکبریٰ مصر ۱۲۸۴ھ

تاریخ ابن خلکان۔ شمس الدین احمد بن محمد م ۶۸۱ھ ط النخفتہ مصر ۱۹۴۸ء

تاریخ ابن مردویہ۔ ابوبکر احمد بن موسیٰ م ۴۱۶ھ

تاریخ ابن وردی۔ ابوحفص عمر بن مظفر م ۷۴۹ھ ط قاہرہ ۱۲۸۵ھ

تاریخ ابوالفدا۔ عمادالدین اسماعیل۔ ط دارالفکر بیروت ۱۹۵۶ء

تاریخ احمدی۔ نواب آف بیرپانواں

تاریخ اسلام۔ ذہبی محمد بن احمد بن عثمان بن قائماز۔ ط مصر

تاریخ اسلام۔ ندوی، معین الدین۔ ط معارف پریس اعظم گڑھ ۱۳۶۳ھ

تاریخ اصفہان۔ ابونعیم، احمد بن اسحاق اصفہانی م ۴۳۰ھ ط لیدن

تاریخ اعثم کوفی خواجہ، محمد بن علی م ۳۱۴ھ۔ ط محمدی بمبئی ۱۸۶۷ء

تاریخ الامم والملوک طبری، محمد بن جریر م ۳۱۰ھ۔ دارالقاموس الحدیث بیروت

تاریخ البدایہ والنہایہ۔ ابن کثیر، عمادالدین اسماعیل م ۷۷۴ھ ط السعادۃ مصر

تاریخ بغداد۔ خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن ثابت م ۴۶۳ھ ط السعادۃ مصر ۱۳۴۹ھ

تاریخ بلاذری۔ احمد بن یحییٰ بن جابر م ۲۵۵ھ۔ ط دارالمعارف مصر

تاریخ بیہقی۔ ابوالحسن علی بن زید م ۴۵۸ھ۔ ط احمد بہمنیار طہران ۱۳۱۷ھ

تاریخ جرجان۔ جرجانی، حمزہ بن یوسف۔ ط اشاعت العلوم حیدرآباد دکن

تاریخ حضرموت ۔	یافعی، صلاح البکری ۔ ط مصر
تاریخ الخلفاء ۔	سیوطی، عبدالرحمان جلال الدین ۔ م ۹۱۱ھ ۔ ط مجتبائی دہلی ۱۹۱۰ء
تاریخ خمیس ۔	دیار بکری، حسن بن محمد ۔ ط وہبیہ مصر ۱۲۸۳ھ
تاریخ دمشق	ابن عساکر، علی بن حسن ۔ م ۵۷۱ھ بیروت
تاریخ الرقۃ ۔	قشیری، محمد بن سعید حرانی م ۳۳۴ ۔ ط مصر
تاریخ روضۃ الاحباب ۔	حسینی، عطاء اللہ جمال م ۱۰۰۰ ۔ ط منشی محمد بہادر امین آباد
تاریخ روضۃ الصفا	محمد خاوند شاہ ط نولکشور
تاریخ العراق	عزاوی، عباس ۔ ط بغداد ۱۹۳۹ء
تاریخ الفخری	ابن طقطقی، سید محمد بن علی ۔ ط محمد علی مصر
تاریخ فرشتہ	محمد بن قاسم فرشتہ ۔ ط شیخ غلام علی لاہور
تاریخ القرآن	رامیار، ڈاکٹر محمود ۔ ط طہران ۱۳۴۶ھ
تاریخ القرآن ۔	زنجانی، ابوعبداللہ ۔ ط بیروت ۱۳۸۸ھ
تاریخ قرآن کریم ۔	حجتی، سید محمد باقر ۔ ط نشر فرہنگ اسلامی طہران ۱۳۶۰ھ
تاریخ الکامل ۔	جزری، ابن اثیر عزالدین ۔ ط المنیریہ مصر ۱۳۴۹ھ
تاریخ الکامل	مبرد، ابوالعباس م ۵۷۱ھ ۔ ط الترقی دمشق
التاریخ الکبیر	بخاری، محمد اسماعیل م ۲۵۳ھ ط حیدرآباد دکن ۱۸۱۹ء
تاریخ مدینہ دمشق ۔	ابن عساکر، علی بن حسن م ۵۷۱ھ ۔ ط مصر
تاریخ مدینہ منورہ ۔	سمہودی، نورالدین م ۹۱۱ھ ۔ ط مصر
تاریخ مسعودی	بیہقی، ابوالفضل

تاریخ نیشاپوری ۔ امام حاکم، محمد بن عبد اللہ ۴۰۵ھ

تاریخ واقدی ۔ محمد بن عمر واقدی ۔ م ۲۰۷ھ ۔ ط کلکتہ ۱۸۵۶ء

تاریخ الوزراء ۔ جہبشیاری، ط دی آناسو ٹزرلینڈ ۱۹۲۶ء

تاریخ یمن ۔ یمنی، ابو محمد عمارہ ۔ ط مصطفیٰ البابی الحلبی بمصر ۱۲۸۳ھ

تاریخ یعقوبی ۔ احمد بن ابی یعقوب م ۲۷۸ھ ط ۔ دار صادر بیروت ۱۲۸۳ھ

تاویل الحدیث دہلوی، شاہ ولی اللہ ۔ م ۱۱۷۶ھ ط اکیڈمی شاہ ولی اللہ حیدر آباد سندھ

تاویل مختلف الحدیث ۔ دینوری، عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ ۔ م ۲۷۶ھ القاہرہ ۱۹۵۴ء

تاویل مشکل القرآن ۔ " " " " " ط علمیہ کردستان ۱۳۲۶ھ

التبر المسبوک ۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی م ۸۵۲ھ ۔ ط بولاق ۱۸۹۶ء

التبصیر ۔ اسفرائینی، ابو مظفر طاہر بن محمد

تبصیر الرحمان کوکنی، علاؤ الدین ط بولاق

التبیان ۔ ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ ط مکہ ۱۳۲۱ھ

التبیان ۔ جزائری، شیخ طاہر ۔ ط قاہرہ ۱۹۳۴ء

التبیان ۔ طوسی، شیخ ابو جعفر محمد بن حسن م ۴۶۰ھ ط ایران ۱۳۶۴ھ

تجرید اسماء الصحابۃ ۔ ذہبی، محمد بن احمد بن عثمان ۔ م ۷۴۸ھ ۔ ط حیدر آباد دکن ۱۳۱۵ھ

تجرید التمہید ۔ مزی، یوسف بن عبد البر مصطفیٰ البابی الحلبی قاہرہ

تجرید الصریح حسین بن مبارک ۔ ط دار الارشاد بیروت

التحذیر عماری عبد العزیز ۔ ط مصطفیٰ محمد مصر

تحفہ اثنا عشریہ ۔ دہلوی شاہ عبد العزیز ۔ ط ولی محمد کراچی

تحفۃ الاحوذی	مبارکپوری، محمد عبدالرحمان۔ ط دار الکتب العربی بیروت
تحفۃ الاخبار	مکی، ابن حجر ہیتمی م ۹۷۳ھ۔ ط دمشق ۱۲۸۳ھ
تحفۃ السفرہ	ابن عربی، محمد بن عبداللہ م ۵۴۳ھ۔ ط آستانہ ۱۳۰۰ھ
تحفۃ المجالس	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ۔ ط مصر ۱۳۲۹ھ
تحفۃ الناظرین	شرقاوی، عبداللہ بن حجازی
تحقیق النصرہ	المراغی، ابوبکر۔ ط دار المعارف قاہرہ
تدریب الراوی	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان۔ م ۹۱۱ھ الخیریہ قاہرہ ۱۳۰۷ھ
تذکرۃ الاولیاء	عطار، فرید الدین۔ فخر المطابع۔ بھارت ۱۸۴۷ھ
تذکرہ اولیاء ہند	دہلوی، مرزا محمد اختر۔ ط دہلی ۱۹۲۸ء
تذکرۃ الحفاظ	ذہبی محمد بن احمد بن عثمان م ۷۴۸ھ ط دار احیاء العربی بیروت
تذکرۃ الخواص	ابن الجوزی، ابوالمظفر سبط۔ حیدریہ نجف
تذکرۃ الموضوعات	فتنی، محمد بن طاہر
تذہیب التہذیب	ذہبی، محمد بن احمد م ۷۴۸ھ۔ ط قاہرہ
ترجمان السنۃ	میرٹھی محمد بدر عالم۔ ط سعیدی کراچی
ترجمان القرآن	سیوطی جلال الدین م ۹۱۱ھ۔ ط مصر ۱۳۱۴ھ
ترجمان القرآن	بھوپالی، صدیق حسن خان نواب۔ م ۱۳۰۷ھ
ترجمہ علی بن ابی طالب	صفوت، احمد زکی۔ ط مصر
الترغیب والترہیب	منذری، عبدالعظیم بن عبدالقوی۔ ط سعادۃ مصر
تسدید النفوس	ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی۔ م ۸۵۲ھ

التسہیل	کلبی، محمد بن احمد بن جزی ۔ ط دار احیاء الکتب العربی مصر ۱۳۵۵ھ
تطہیر الجنان	ابن حجر مکی ہیتمی م ۹۷۳ھ مکتبۃ القاہرہ مصر ۱۳۸۵ھ
تعجیل المنفعۃ	ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی م ۸۵۲ھ ط حیدرآباد ۱۳۲۴ھ
التعظیم والمنۃ	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ ط علی بخش خاں لکھنؤ
التعقبات	" " " " " "
تحلیق الزینتہ	رازی، احمد بن حمدان ۔ ط حجازیہ قاہرہ
التعلیقۃ علی شرح المواقف	سیالکوٹی، شمس الدین عبدالحکیم
تفریح الاحباب	محدث، حسن علی ۔ ط دہلی ۱۹۳۹ء
التفسیر	ابن عربی، ابوبکر محمد بن عبداللہ م ۵۴۳ھ ط بولاق ۱۲۸۳ھ
تفسیر آلاء الرحمان	جواد بلاغی ۔ ط مع تفسیر شبر ایران ۱۳۸۵ھ
تفسیر ابن بادلیس	عبدالحمید بن بادلیس ۔ ط دار الفکر مصر
تفسیر ابن کثیر	ابوالفدا اسماعیل دمشقی م ۷۷۴ھ ۔ ط احیاء الکتب العربیہ مصر
تفسیر ابوالسعود	ابوالسعود ۔ ط الشرقیۃ مصر ۱۳۲۴ھ
تفسیر الاتقان	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ ۔ ط مصطفی البابی الحلبی مصر
تفسیر اسباب النزول	واحدی، ابوالحسن م ۴۶۸ھ ۔ ط الہندیہ قاہرہ
تفسیر اکسیر اعظم	احتشام الدین ۔ ط احتشامیہ مراد آباد ۱۳۰۴ھ
تفسیر النوری	بخاری عبدالوہاب بن محمد م ۹۳۲ھ

تفسیر بحر المحیط	اندلسی، ابن حیان، م ۷۵۴ھ ط النصر الحدیثیة ۔ ریاض
تفسیر بیانی	عائشہ عبدالرحمان ۔ ط دار المعارف مصر ۱۹۶۶ء
تفسیر بیضاوی	بیضاوی، عبداللہ بن عمر، م ۷۹۱ھ مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۸۸ھ
تفسیر التبصرة	کواشی
تفسیر تبصیر الرحمان	شمس الدین، ابو عبداللہ ۔ ط تسنیم کمپنی گوجرانوالہ
تفسیر تبصیر الرحمان	کوکنی، علاؤ الدین ۔ ط بولاق
تفسیر ترجمان القرآن	آزاد، ابوالکلام ۔ لاہور
تفسیر ترجمان القرآن	بھوپالی، صدیق حسن خان، م ۱۳۰۷ھ ۔ ط احمدی ۔ لاہور ۱۳۱۴ھ
تفسیر التسہیل	کلبی، محمد بن احمد بن جزی ۔ ط دار احیاء الکتب العربیة مصر ۱۳۵۵ھ
تفسیر تفہیم القرآن	مودودی، ابوالاعلیٰ ۔ ط تعمیر انسانیت لاہور
تفسیر تنویر المقیاس	ابن عباس رضی اللہ عنہ ۔ ط محمد امین بیروت
تفسیر ثعلبی	ثعلبی، احمد بن محمد بن ابراہیم م ۴۲۷ھ
تفسیر ثنائی	ثناء اللہ ۔ ط ترجمان السنة لاہور
تفسیر جامع	بروجردی، سید ابراہیم
تفسیر جامع البیان	طبری، محمد بن جریر، م ۳۱۰ھ، ط المیمنة مصر
تفسیر جامع البیان	لاکھی، معین الدین ۔ ط دار النشر الکتب الاسلامیہ گوجرانوالہ
تفسیر جلالین	سیوطی، جلال الدین ۔ عبدالرحمان، م ۹۱۱ھ محمد امین بیروت
تفسیر حاشیہ شیخ زادہ	قوجوی، محی الدین ۔ ط مکتبہ یوسف دیوبند ۱۹۷۲ء

تفسیر حجۃ التفاسیر	بلاغی، سید عبدالحجۃ۔ ط چاپ حکمت قم ۱۳۸۵ھ
تفسیر حسینی	کاشفی، حسین واعظ۔ ط نولکشور لکھنؤ ۱۹۷۷ء
تفسیر حقانی	دہلوی، شیخ عبدالحق دہلوی، ط شیخ غلام علی لاہور ۱۳۶۴ھ
تفسیر خازن	خازن علاؤالدین علی بن محمد م ۷۲۵ھ ط مصطفی البابی مصر ۱۳۷۵ھ
تفسیر در منثور	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ ط محمد امین دمج بیروت
تفسیر رموز الکنوز	دسعتی، عبدالرزاق
تفسیر روح البیان	حقی، شیخ اسماعیل۔ ط العثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ
تفسیر روح المعانی	آلوسی، سید محمود۔ ط انتشارات جہان۔ طہران
تفسیر زاد المسیر	ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمان۔ م ۶۵۴ھ - ط مکتب اسلامی دمشق ۱۹۶۴ء
تفسیر سراج المنیر	شربینی، شمس الدین۔ ط مصطفی البابی مصر
تفسیر سواطع الالہام	فیضی ابوالفیض۔ ط نولکشور لکھنؤ
تفسیر شبر	سید عبداللہ شبر م ۱۲۴۲ھ۔ ط دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۹۰ھ
تفسیر شواہد التنزیل	حسکانی، ابوالقاسم۔ ط موسسۃ اعلمی، بیروت ۱۳۹۳ھ
تفسیر صافی	کاشانی، ملا محسن فیض۔ ط دار الکتب الاسلامیۃ طہران ۱۳۹۳ھ
تفسیر طبری	محمد بن جریر۔ م ۳۱۰ھ۔ ط میمنہ مصر
تفسیر طنطاوی	طنطاوی
تفسیر عزیزی	عبدالعزیز دہلوی۔ ط سعیدی کراچی

تفسیر غرائب القرآن — دینوری، محمد بن مسلم بن قتیبہ م ۲۷۶ھ ط عیسی البابی مصر ۱۹۵۸ء

تفسیر فتح البیان — بھوپالی، نواب صدیق حسن خان م ۱۳۰۷ھ ط العاصمہ مصر

تفسیر فتح القدیر — شوکانی، محمد بن علی بن محمد م ۱۲۵۰ھ مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۵۰ھ

تفسیر فی ظلال القرآن — سید قطب ط بیروت

تفسیر قادری — فخر الدین - ط نولکشور لکھنؤ

تفسیر قاسمی — قاسمی، جمال الدین، ط عیسٰی البابی مصر ۱۹۵۷ء

تفسیر القرآن — ابن عربی، محی الدین محمد بن عبد اللہ م ۵۴۳ھ ط دار الیقظۃ العربیہ بیروت ۱۹۶۸ء

تفسیر قرطبی — ابو عبد اللہ محمد بن حرح م ۳۲۸ھ ط دار الکتب العربی بمصر ۱۳۵۷ھ

تفسیر قمی — قمی، علی بن ابراہیم - ط الہدیٰ نجف ۱۹۶۸ء

تفسیر القیم — ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ ط مکہ ۱۳۶۸ھ

تفسیر الکاشف — مغنیہ، محمد جواد - ط دار العلم بیروت ۱۹۶۸ء

تفسیر کبیر — رازی، امام فخر الدین م ۶۰۶ھ - ط دار الکتب العلمیہ طہران

تفسیر کشف البیان — ثعلبی، احمد بن محمد م ۴۲۷ھ

تفسیر کشاف — زمخشری، جار اللہ محمود بن عمر م ۵۳۸ھ - ط مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۶۷ھ

تفسیر لوامع التنزیل — حائری، سید علی

تفسیر ماتریدی — مجلسی، محمد بن محمد - ط اسلامیہ قاہرہ ۱۹۷۱ء

تفسیر مجاز القرآن — ابو عبیدہ - ط القاہرہ ۱۹۵۴ء

تفسیر مجمع البیان	طبرسی، ابو علی فضل بن حسن ـ ط احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۳۰ھ
تفسیر المراغی	مراغی، احمد مصطفی ـ ط مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۹۶۲ء
تفسیر مظہری	پانی پتی، قاضی محمد ثناء اللہ ـ ط اشاعت العلوم حیدر آباد۔
تفسیر معالم التنزیل	بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود ـ ط مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۷۵ھ
تفسیر المعوذتین	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم م ۷۲۸ھ ـ ط دار الترجمہ لاہور
تفسیر المنار	رضا، محمد رشید ـ ط المنار مصر
تفسیر المنیر	جاوی، محمد نووی ـ ط مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۷۵ھ
تفسیر منہج الصادقین	کاشانی، فتح اللہ ـ ط دار الکتب الاسلامیہ طہران
تفسیر المواہب	حسین واعظ ط طہران
تفسیر مواہب الرحمان	امیر علی ط نو لکشور لکھنؤ ۱۹۳۱ء
تفسیر موضح القران	دہلوی، شاہ عبد القادر ـ ط لاہور
تفسیر المیزان	طباطبائی، محمد حسین ط دار الکتب الاسلامیہ طہران
تفسیر نزول القران	اصفہانی، ابو نعیم احمد بن اسحاق م ۴۳۰ھ
تفسیر نسفی	نسفی، عبد اللہ بن احمد ـ دار احیاء الکتب العربی مصر
تفسیر نعیمی	نعیمی، احمد یار ـ ط مکتبہ اسلامیہ گجرات
تفسیر نمونہ	جمعی از نویسندگان ـ ط دار الکتب الاسلامیۃ طہران ۱۳۵۴
تفسیر نور الثقلین	حویزی، عبد علی بن جمعۃ م ۱۱۱۲ھ ـ ط دار الکتب العلمیۃ قم
تفسیر نیشاپوری	نیشاپوری، حسن بن محمد ـ ط میمنہ ـ مصر

تفسیر الواضح	حجازی، محمود ۔ ط استقلال الکبریٰ مصر ۱۹۶۴ء
تفسیر وحیدی	وحید الزمان ۔ ط دہلی
تقریب التہذیب	ابن حجر عسقلانی م ۸۵۲ھ ۔ ط لکھنؤ
تقویۃ الایمان	شہید شاہ اسماعیل ۔ ط مجیدی کانپور
تقویم البلدان	ابوالفدا اسماعیل ۔ ط پیرس ۱۸۴۰ء
التکامل فی الاسلام	احمد امین ۔ ط دار المعرفۃ بیروت
تکملہ	ابن خلدون، ولی الدین ۔ م ۸۰۸ھ ط المطبعۃ الکبریٰ مصر ۱۲۸۴ھ
تکمیل المرام	فاسی، محمد عبد القادر ۔ ط فاس ۱۳۱۰ھ
تلبیس ابلیس	ابن جوزی، عبد الرحمان ابوالفرج م ۵۹۷ ۔ ط قاہرہ ۱۹۲۸ء
تلخیص	بلخی، محمد بن یوسف ۔ ط حیدری بمبئی
تلخیص المستدرک	ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد م ۷۴۸ھ ۔ ط دائرۃ المعارف حیدر آباد ۱۳۳۴ھ
تلخیص نور المصباح	دمیاطی ۔ ط قاہرہ ۱۲۹۹ھ
تمییز الطیب	زبیدی، ابن ربیع عبد الرحمان ۔ ط مصر
تنبیہ الغافلین	سمرقندی، نصر بن محمد ۔ ط مصطفیٰ البابی مصر
تنزیل الآیات	حسین بن حاکم ۔ ط طہران
تنزیہ الشریعۃ	کنانی، ابوالحسن علی بن محمد ۔ ط قاہرہ
تنقیح المقال	مامقانی، عبد اللہ ۔ ط نجف ۱۳۵۲ھ
توضیح الاوائل	شہاب الدین احمد

توضیح الدلائل	یحیی صالحانی
تہذیب الاحکام	طوسی ابوجعفر محمد بن حسن م ۴۶۰ھ دار الکتب اسلامیہ طہران
تہذیب الاسماء واللغات	نووی، محی الدین یحیی بن شرف م ۶۷۶ھ ط القاہرہ ۱۳۲۵ھ
تہذیب تاریخ ابن عساکر	بدران، عبدالقادر بن احمد۔ مکتبہ عربیہ دمشق ۱۳۴۹ھ
تہذیب التہذیب	ابن حجر عسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی م ۸۵۲ھ
	اشاعت اسلامیہ حیدر آباد ۱۳۲۵ھ
التیسیر	دانی، عثمان بن سعید۔ ط قاہرہ ۱۳۱۰ھ
تیسیر الباری	وحید الزمان دھلوی۔ ط نعمانی کتب خانہ لاہور
تیسیر الوصول	شیبانی، عبدالرحمان بن علی۔ م ۹۴۴ھ مصطفی البابی مصر
الثغور الباسمة	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱۔ ط اولاد غلام رسول بمبئی
ثلاث رسائل	جاحظ، ابوعثمان عمرو بن بحر م ۲۵۵ھ۔ ط سلفیہ قاہرہ ۱۳۴۴ھ
ثمار القلوب	ثعالبی، ابو منصور عبدالملک بن محمد۔ ط قاہرہ
ثمرات المطالعہ	حضرمی، سید محمد بن عقیل
جالیة الکدر	ابیاری، عبدالہادی۔ ط مصطفی البابی الحلبی مصر
جامع الاخبار	ابن بابویہ، ابوجعفر محمد بن علی قمی۔ ط حیدریہ نجف
جامع الاصول	جزری، ابن اثیر م ۶۰۶ھ۔ ط السنۃ المحمدیہ مصر ۱۳۷۲ھ
جامع البیان	طبری، محمد بن جریر م ۳۱۰ھ۔ ط میمنہ مصر ۱۳۲۴ھ
جامع البیان	لایجی، معین الدین۔ دار النشر الکتب الاسلامی گوجرانوالہ
جامع ترمذی	ترمذی، محمد بن عیسی م ۲۷۹ھ ط نور محمد کراچی

جامع التواریخ	محمد مسرور۔ ط نولکشور لکھنؤ
الجامع الصغیر	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان۔ مکتبۂ اسلامیہ سمندری
جامع کرامات اولیاء	نبہانی، یوسف البیروتی ط قاہرہ ۱۳۲۹ھ
الجامع لاحکام القرآن	قرطبی، ابوعبداللہ محمد بن احمد م ۳۲۸ھ دارالکتب العربیہ قاہرہ ۱۳۵۷
الجامع المحرر	ابن عطیۃ، عبدالحق بن ابی بکر۔ ط قاہرہ
جامع المسانید	ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت
جذب القلوب	دھلوی، شیخ عبدالحق ۔ ط مجتبائی دہلی
جذوۃ الاقتباس	ابن القاضی ۔ ط فاس ۱۳۰۹ھ
الجرح والتعدیل	رازی، ابن منذر عبدالرحمان۔ ط حیدر آباد
جلالین	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ۔ ط محمد امین دمج بیروت
جلاء العینین	آلوسی، نعمان بن محمود، ط الوقائع المصریۃ قاہرہ ۱۲۷۸ھ
جلاء العیون	مجلسی، محمد باقر۔ ط آفتاب خیابان ناصر خسرو طہران
الجمع بین الصحاح	سرقسطی، ابوالحسن زرین عبدری
الجمع بین الصحیحین	حمیدی، محمد بن ابی نصر
جمع الجوامع	سبکی ط مصر ۱۳۰۴ھ۔
جمع الجوامع	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ ط مصر ۱۳۲۷ھ
جمع الفوائد	فاسی، محمد بن محمد بن سلمان۔ ط مکتبۂ اسلامیہ سمندری
جمع الوسائل	ھروی، علی بن سلطان۔ ط قاہرہ

جمہرۃ اللغتہ	ابن درید۔ ط حیدرآباد دکن ۱۳۴۴ھ
حبنی الجنتین	محبی، محمد امین۔ ط قدسی قاہرہ
الجوامع	ابن تیمیہ، تقی الدین م ۷۲۸ھ بمبئی ۱۳۰۶ھ
الجواب الصحیح	" " " ط قاہرہ ۱۳۲۲ھ
الجواب الکافی	ابن قیم، شمس الدین بن ابی بکر۔ م ۷۵۱ھ۔ ط الادبیہ قاہرہ
الجواب الکافی	باحزری، ابوالحسن علی بن حسن
جواہر البحار	نبہانی، یوسف بیروتی۔ م مصطفی البابی قاہرہ م ۱۹۴۰ء
جواہر البخاری	مصطفی محمد۔ تجارۃ الکبری مصر
جواہر الحسان	تنائی ابن محمد اکرم۔ ط بولاق
جواہر العقدین	سمہودی، نورالدین م ۹۱۱ھ ط محلاتی بمبئی ۱۳۱۱ھ
جواہر الکلام	طنطاوی قاہرہ
جواہر القرآن	غزالی، ابوحامد محمد م ۵۰۵ھ۔ ط کردستان ۱۳۲۹ھ
جواہر المضیئتہ	ابن ابی الوفا ابومحمد عبدالقادر، دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۱ھ
جواہر النظامیہ	اعرجی، حسن بن علی
حاشیتہ شیخ زادہ	قوجوی، محی الدین۔ ط مکتبۂ یوسف دیوبند ۱۹۷۲ء
الحاشیتہ علی شرح التجرید	کنبوی، مفتی جمال خاں
الحاشیتہ علی عقائد النسفی	قسطلانی، مصلح الدین مصطفی
حاشیہ قبسات	میر، باقر داماد

الحاوی للفتاوی — سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ۔ ط، نوریہ رضویہ فیصل آباد

الحبائک — ″ ″ ″ ″ ط دارالتقریب قاہرہ

حبیب السیر — خواند میر، غیاث الدین م ۹۴۲ھ۔ ط بمبئی ۱۲۷۳ھ

الحجتہ — شیبانی، محمد بن حسن ط اشاعت اسلام حیدر آباد

حجتہ اللہ البالغتہ — دہلوی، شاہ ولی اللہ م ۱۱۷۶ محمد سعید احمد کراچی

حدیث الاسلام — مصری، محمد مصطفیٰ۔ ط مصطفیٰ البابی الحلبی قاہرہ

حدیقتہ الاخراج — شیروانی، احمد ط قاہرہ

حدیقتہ الجوامع — حسین بن اسماعیل۔ ط استانبول ۱۲۸۱ھ

احذف — سدوسی، ابن عمر۔ ط دارالعروبہ قاہرہ

حسن الاثر — بیروتی، درویش۔ ط الکشاف بیروت

حسن الاسوۃ — بھوپالی، صدیق حسن خان۔ م ۱۳۰۷ھ ط آستانہ

حسن المحاضرہ — سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ ط الشرقیتہ مصر ۱۳۲۷ھ

الحصن الحصین — جزری، محمد بن محمد۔ ط الحجہ مصر ۱۲۷۷ھ

حق الیقین — شبر، سید عبداللہ۔ ط مرکز انتشارات اعلمی طہران

حق الیقین — مجلسی۔ ملا محمد باقر۔ کتاب فروشی اسلامیتہ طہران

حلیتہ الاولیاء — اصفہانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ م ۴۳۰ھ دارالکتب العربی بیروت

حلیتہ البشر — حنبلی، حسن بن ابراہیم۔ ط اللغتہ العربیہ مصر

الحوادث الجامعتہ — ابن فوطی ط بغداد

حیاۃ الحیوان	دمیری، کمال الدین محمد بن عیسیٰ م ۸۰۸ھ۔ ط دار الفکر بیروت
حیاۃ الصحابۃ	کاندھلوی، محمد یوسف ۔ ط دار القلم دمشق ۱۳۸۹ھ
خازن	خازن، علاؤ الدین م ۷۲۵ھ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر ۱۳۷۵ھ
الخراج	قاضی، ابو یوسف ط سلفیہ مصر
الخریدۃ الغیبیۃ	آلوسی، سید محمود ط حجر مصر ۱۲۷۰
خزانۃ الادب	تقی الدین ط بیروت
خزانۃ الادب	بغدادی عبد القادر ۔ ط بولاق ۱۲۷۷ھ
الخصائص	عثمان بن جنی ۔ م ۳۹۲ھ ۔ ط مصر ۱۳۳۱ھ
خصائص علی	نسائی، احمد بن علی بن شعیب م ۳۰۳ھ ۔ ط الحیدریہ نجف ۱۳۸۸ھ
خصائص علویہ	نطنزی، علی بن ابراہیم
خصائص الکبریٰ	سیوطی، جلال الدین عبد الرحمان م ۹۱۱ھ۔ ط دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۲۰ھ
الخطط التوفیقیہ	مبارک، علی پاشا ۔ ط بولاق
الخطط والآثار	مقریزی، ابن عبد القادر ۔ ط نوادر الاحیاء لبنان
الخطط الجدیدۃ	علی مبارک ط بولاق ۱۳۰۵ھ
خلاصہ تذہیب الکمال	خزاجی، صفی الدین ط الخیریہ مصر
خلاصۃ المناقب	دھلوی، شیخ سلام اللہ
خلاصۃ الوفا	سمہودی، نور الدین م ۹۱۱ھ

خلافت وملوکیت	مودودی، ابوالاعلیٰ ۔ ط ترجمان القرآن لاہور
خلفاء محمد	ابوالنصر، عمر
الخمیس	دیاربکری، حسن بن محمد ۔ ط الوہبیۃ مصر ۱۲۸۳ھ
الخوارج	مبرد، محمد بن یزید ۔ م ۲۸۶ھ ط علمیۃ لاہور
الخیر الکثیر	دہلوی، شاہ ولی اللہ م ۱۱۷۶ھ ط لاہور ۱۹۰۹ء
دائرہ معارف اسلامیہ	زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب ۔ ط پنجاب یونیورسٹی لاہور ۱۳۸۴ھ
الداء والدواء	ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ ۔ ط مدنی لاہور
دبستان المذاہب	کشمیری مرزا محسن ۔ ط بمبئی
دراسات اللبیب	سندھی، معین بن امین ۔ ط کراچی ۱۹۵۷ء
الدرایۃ	عسقلانی۔ ابن حجر احمد بن علی م ۸۵۲ ط دہلی ۱۸۸۲ء
الدرایۃ	سجستانی، ابوسعید ط دہلی
الدرۃ الخریدۃ	سوسی، ابن عبدالواحد ۔ ط بیروت
الدر الثمین	بلخی، محمد بن یوسف
الدر الثمین	فاسی، محمد بن احمد
الدر الکامنۃ	عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی م ۸۵۲ھ۔ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۴۸ھ
در مختار	زیدان بدران ط مصر ۱۹۳۵ء
در مختار	خصلعی، محمد علاؤالدین۔ ط سجستانی دہلی
درمعظم	کمال الدین ، ط محلاتی بمبئی ۱۳۱۱ھ

الدر المنتشرة	عسقلانی، ابن حجر احمد بن علی م ۸۵۲ھ مصطفی البابی مصر ۱۳۵۶ھ
الدر المنتشرة	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ میمنہ مصر ۱۳۰۷ھ
الدر المنتشرة	عجلونی ط مصر
الدر المنثور	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ ط المیمنہ مصر ۱۳۱۴ھ
الدرة الانوار	مغربی، محمد بن حاج
درة الناصحین	شاکری، عثمان بن حسن۔ ط عبدالسلام شقرون
الدار واللال	الشبی، محمد ط اتحاد بیروت
الدرر النثیر	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ ط مصر ۱۲۷۶ھ
الدر النفیس	حلبی، ابوالعباس احمد۔ ط فاس ۱۳۱۴ھ
دلائل النبوة	اصبہانی، ابونعیم احمد بن عبداللہ م ۴۳۰ھ ط اشاعت اسلام حیدر آباد دکن۔ ۱۳۲۰ھ
دلائل النبوة	بیہقی، احمد بن حسین بن علی م ۴۵۸ھ
دول الاسلام	ذہبی شمس الدین محمد بن احمد م ۷۴۸ھ ط دائرة المعارف حیدر آباد ۱۳۳۱ھ
ذخائر العقبیٰ	طبری، محب الدین م ۶۹۴ھ مکتبة القدسی قاہرہ ۱۳۵۶ھ
ذخائر المواریث	نابلسی، عبدالغنی بن اسماعیل، ط دار المعارف قاہرہ
ذخیرة العقبیٰ	عاشق علی خان
ذخیرة المال	عجیلی، عبدالقادر
ذیل الامالی	قالی، اسماعیل بن قاسم ط مصطفی البابی مصر

ذیل الجواہر	قاری، ملا علی م ۱۰۱۴ھ ط دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۲۲ھ
ذیل اللآلی	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ نو لکشور لکھنوء
ذیل المذیل	طبری، محمد بن جریر م ۳۱۰ھ
راموز الاحادیث	گمشخانوی، احمد ضیاء الدین م ۱۳۱۱ھ۔ ط قشلہ ہمایوں آستانہ
ربیع الابرار	زمخشری، جار اللہ محمود بن عمر م ۵۳۷ھ ط لیدن
الرجال	دہلوی، شیخ عبد الحق م ۱۰۵۲ھ ط نور محمد کراچی
الرجال	نجاشی ط مرکز نشر کتاب ایران
الرجال	کشی، محمد بن عمر۔ ط الموسستہ الاعلمی کربلا۔
رحمۃ للعالمین	منصور پوری، قاضی محمد سلیمان۔ ط شیخ غلام علی لاہور
الرحیم والرحمان	شافعی مسعود بن حسن ط قاہرہ
ردِ محتار	شامی، ابن عابدین۔ ط مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ
الرسالۃ	شافعی، محمد بن ادریس
الرسالۃ	قشیری، ط قاہرہ ۱۳۱۸ھ
الرسالہ	کنانی، محمد بن جعفر
رسالۃ الجاحظ	جاحظ، ابو عثمان عمرو بن بحر م ۲۵۵ھ
رسالۃ الصحابۃ	ابن مقفع
رسالہ النقض علی العثمانیۃ	اسکافی، ابو جعفر عبد اللہ
رشفۃ الصادی	علوی، ابو بکر بن شہاب۔ ط مکتبۃ القاہرہ مصر
الرصف	عاقولی، جمال الدین۔ ط الامل السالمیۃ کویت

الرعایۃ	محاسبی، حارث بن اسد
رغبۃ الآمل	مرصفی، سید بن علی
رفع العجاجۃ	دہلوی، وحید الزمان ۔ ط قاہرہ ۱۳۱۳ھ
رفع العروش الخاویۃ	بریلوی، احمد رضا خان
رفع اللبس والشبہات	ادریسی، احمد بن سودہ ۔ ط دار المعارف قاہرہ ۱۳۲۱ھ
رفع الملام	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم ۔ م ۷۲۸ھ
روائح المصطفیٰ	حنفی صدر الدین
الروح	ابن قیم، محمد بن ابی بکر ۔ م ۷۵۱ھ
روح الارواح	ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمان م ۵۹۷ھ ط مصر ۱۳۰۹ھ
روح البیان	حقی شیخ اسماعیل ۔ ط عثمانیہ مصر ۱۳۳۰ھ
روح القدس	ابن عربی، محی الدین ابوبکر م ۶۳۸ھ مصر ۱۲۸۱ھ
روح المعانی	آلوسی، شہاب الدین محمود ۔ ط انتشارات جہان طہران
روض الاخیار	ابن خطیب، قاسم بن یعقوب ط المیمنۃ مصر ۱۳۰۷ھ
الروض الازہر	کاکوروی، قلندر ہندی ۔ م ۱۲۸۰ھ ط اشاعت اسلام حیدر آباد دکن
روض الانف	خثعمی، عبد الرحمان بن عبد اللہ م ۵۸۱ھ مصر ۱۹۱۴ء
روض الجنان	رازی، ابو الفتوح ۔ طہران ۱۳۳۵ھ
الروض الفائق	حریفیش، شعیب بن عبد اللہ ۔ ط عبد الحمید مصر ۱۳۶۹ھ
روضات الجنات	سفزاری، محمد زمجی م ۸۹۹ھ الکلیۃ طہران ۱۳۰۶ھ

روضۃ الاحباب	حسینی، عطاء اللہ جمال - ط - منشی محمد بہادر امین آباد
روضۃ الصفاء	ہروی، محمد خاوند شاہ - ط - نولکشور لکھنو ۱۹۱۴ء
روضۃ المناظر	ابن شحنہ، محب الدین م ۸۱۵ھ - ط - المنیریہ مصر ۱۳۴۹ھ
روضۃ الندیہ	راشدی، مصطفی م ۱۱۸۲ھ - ط - خیریہ مصر ۱۳۵۹ھ
ریاض الجنت	فہری، عبد الحفیظ - ط - حیدر آباد دکن
ریاض الصالحین	نووی، محی الدین - م ۶۷۶ھ - ط - حسینیہ مصر ۱۳۲۷ھ
ریاض النفوس	مالکی، محمد بن عبد اللہ - ط - النہضۃ قاہرہ
زاد المسیر	ابن الجوزی، ابو الفرج عبد الرحمان م ۶۵۴ھ - ط - مکتب اسلامی مصر
زاد المعاد	ابن القیم، محمد بن ابی بکر - م ۷۵۱ھ - ط - کانپور ۱۲۹۸ھ
زبدۃ التواریخ	حافظ ابرو ط - استانبول
الزواجر	مکی - احمد بن محمد بن علی بن حجر - م ۹۷۳ھ
زین الفتیٰ	عاصمی، احمد بن محمد
الزینۃ	رازی، احمد بن حمدان م ۳۲۲ھ - ط - دار الکتاب العربی مصر
السبل الجلیہ	سیوطی، جلال الدین عبد الرحمان م ۹۱۱ھ - ط - اشاعت اسلام حیدر آباد دکن۔
سبل الہدیٰ	شامی محمد بن یوسف م ۹۴۲ھ
سراج المنیر	شربینی، شمس الدین - ط مصطفیٰ البابی الحلبی مصر
سر الشہادتین	دہلوی، شاہ عبد العزیز - ط مجتبائی دہلی
سر العالمین	غزالی ابو حامد محمد - م ۵۰۵ھ - ط النعمان نجف ۱۳۸۵ھ

سعادۃ الدارین	نبہانی، یوسف بیروتی۔ط۔ داراحیاء التراث العربی بیروت
سعد الشموس والاقمار	وردلفی، عبدالقادر عبدالکریم: م ۱۳۰۹ھ۔ط۔ التقدم العلمیۃ قاہرہ ۱۳۳۰ھ
سفینۃ البحار	قمی، شیخ عباس۔ط۔ ایران ۱۳۵۵ھ
سنن دارقطنی	دارقطنی، علی بن عمر م ۳۸۵ھ
سنن دارمی	دارمی، عبداللہ بن عبدالرحمان م ۲۵۵ھ۔ط الاعتدال دمشق
السنن الکبریٰ	بیہقی، احمد بن حسین م ۴۵۸ھ: دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۳۵۵ھ
سنن المصطفیٰ	قزوینی، محمد بن یزید بن ماجہ۔ م ۲۷۳ھ۔ ط۔ نور محمد کراچی
سنن نسائی	نسائی، احمد بن علی بن شعیب۔ م ۳۰۳ھ۔ ط۔ المیمنۃ مصر
سواطع الالہام	فیضی، ابو الفیض۔ ط۔ نولکشور لکھنؤ
سیر اعلام النبلاء	ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد۔ م ۷۴۸ھ۔ دائرۃ المعارف مصر ۱۹۵۵ء
السیر الکبیر	دمشقی، محمد بن حسن
سیرت	ابن کثیر، ابو الفدا۔ م ۷۷۴ھ۔ط۔ عیسی الحلبی قاہرہ
سیرت حلبیہ	حلبی، برہان الدین۔ م ۱۰۴۴ھ۔ ط۔ مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۹۶۴ء
سیرت مصطفیٰ	محمد ادریس ط۔ مکہ پبلشنگ لاہور
سیرت علویہ	شاہ۔ محمد حیدر
سیرت عمر	ابن جوزی، سبط یوسف۔ م ۶۵۴ھ
سیرت النبیؐ	ندوی، سید سلیمان ط۔ معارف شہر اعظم گڑھ

سیرت النبی	قاری، ملا علی ہروی۔م ۱۰۱۴ھ
سیرت نبویہ	ابن اسحاق م ۸۵ھ
السیرۃ النبویۃ	ابن ہشام، محمد عبدالملک حمیری م ۲۱۸ھ۔ط۔مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۳۶ء
السیرۃ النبویۃ	دحلان، سید احمد زینی۔م ۱۲۲۵ھ۔ط۔مصر
السیرۃ النبویۃ	کازرونی، الشیخ ظہیر الدین۔ط۔مصطفیٰ البابی الحلبی مصر
السیف المسلول	پانی پتی، محمد ثناء اللہ۔م ۱۲۲۵ھ۔ط مصر
السیف الیمانی المسلول	کافی، محمد بن یوسف۔ط۔الترقی شام
شذرات الذہب	حنبلی، عبدالحی بن عماد۔م۔۱۰۸۹ھ۔ط۔قاہرہ
الشذرات الذہبیۃ	ابن طولون، شمس الدین محمد۔ط۔قاہرہ ۱۳۵۰ھ
شرح اربعین	تکرمانی، الشیخ محمد۔ط۔آستانہ
شرح ارجوزہ	الالی، الشیخ سعدی
شرح تجرید	قوشجی، علی بن محمد۔ط۔ایران ۱۲۷۴ھ
شرح تحفہ علویہ	یمانی، صلاح الدمیر۔م ۸۲۰ھ
شرح ترمذی	مبارکپوری، محمد عبدالرحمان۔ط۔دارالکتب العربی بیروت
شرح الجامع الصغیر	مناوی، الشیخ زین الدین۔ط۔مصطفیٰ البابی مصر
شرح الرسالۃ الولائیۃ	آمدی، عبدالوہاب۔ط۔آستانہ ۱۲۶۱ھ
شرح سیرت ابن ہشام	زرخشنی ابوذر۔ط۔مصر ۱۳۲۹ھ
شرح سیرت کبیر	سرخشی، ط۔شرکت مساہمہ۔ط مصر ۱۹۵۷ء

شرح الشمائل المحمدیۃ — بیجوری، ابراہیم م ۱۲۷۷ھ۔ ط۔ مصر بر بولاق

شرح شواہد المغنی — سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ۔ ط قاہرہ ۱۳۲۲ھ

شرح صحیح بخاری — بنارسی، امان اللہ بن نور اللہ

شرح 〃 — بیانی، شیخ ابو یوسف

〃 〃 — بھوپالی، صدیق حسن خاں م ۱۳۰۷ھ

〃 〃 — عسقلانی، ابن حجر م ۸۵۲ھ۔ ط خیریہ مصر ۱۳۲۵ھ

〃 〃 — عینی، ابدر الدین ابو محمد م ۸۵۵ھ۔ ط منیریہ مصر

〃 〃 — قسطلانی، احمد بن محمد م ۹۲۳ھ۔ ط۔ نولکشور کانپور

〃 〃 — کرمانی، ۔ ط۔ البہیۃ مصر ۱۹۳۷ء

شرح صحیح مسلم — شبیر احمد ۔ ط الحجاز کراچی

〃 〃 — نووی، محی الدین یحیی بن شرف م ۶۷۶ھ۔ ط۔ ملک سراج الدین لاہور ۱۳۷۶ھ

شرح طحاویہ — ابن ابی العز ۔ ط۔ دار المعارف مصر ۱۳۷۳ھ

شرح عقائد نسفی — تفتازانی، مسعود بن عمر م ۷۹۲ھ ط سعیدی کراچی

شرح عین العلم — قاری، نور الدین ۔ ط۔ المنیریۃ مصر

شرح فقہ اکبر — قاری، ملا علی بن سلطان م ۱۰۱۴ھ۔ ط مجتبائی دہلی ۱۳۴۸ھ

شرح فقہ اکبر — مغنیساوی

شرح کامل — مرصفی، سید بن علی

شرح مشکوٰۃ — دہلوی، شیخ عبدالحق م ۱۰۵۲ھ۔ ط۔ کارخانہ محمدی بمبئی ۱۲۷۸ھ

شرح مشکوٰۃ	دہلوی، قطب الدین ط نولکشور لکھنو
شرح مشکوٰۃ	قاری، ملا علی بن سلطان ۱۰۱۴ھ - ط - امدادیہ ملتان
شرح مصابیح السنۃ	توربشتی، فضل اللہ
شرح المقاصد	تفتازانی، مسعود بن عمر م ۷۹۲ھ - ط - آستانہ
شرح مواقف	جرجانی، شریف
شرح المواہب اللدنیہ	باقی، محمد بن عبد ط ازہریہ مصر ۱۳۲۵ھ
شرح المواہب اللدنیہ	بیجوری، ابراہیم بن محمد
شرح نہج البلاغۃ	فیض الاسلام، سید علینقی، کتابفروشی اسلامیہ طہران ۱۳۸۵ھ
" "	مرصفی، محمد حسن نائل
"	معتزلی - ابن ابی الحدید - م ۶۵۵ھ - دار الکتاب العربی مصر ۱۳۲۹ھ
"	مفتی، محمد عبدہ قاہرہ
شرح وصایہ	خادمی، ابو سعید ط استنبول
شرح وافیۃ	بغدادی، محسن ط نولکشور لکھنو
شرف المصطفیٰ	ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمان م ۵۹۷ھ
الشرف المؤبد	نبہانی، الشیخ یوسف بیروتی م ۱۳۵۰ھ مصطفی البابی مصر
شرف النبی	خرگوشی، عبد الملک بن محمد
شرف النبی	کازرونی، الشیخ ابو الحسن
الشعر والشعراء	دینوری، مسلم بن قتیبہ - م ۲۷۶ھ - ط - السقا قاہرہ
الشفاء	یحصبی، موسیٰ بن عیاض قاضی م ۵۴۴ھ ط عثمانیہ قاہرہ ۱۳۱۲ھ

شفاء العزام	تقی الدین ۔ م ۸۳۲ھ ۔ دار احیاء الکتب العربیۃ مصر
الشماریخ	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان ۔ م ۹۱۱ھ ۔ ط لیدن ۱۸۹۴ء
شواہد التنزیل	حسکانی، ابوالقاسم ۔ ط ۔ موسسۃ الاعلمی بیروت ۱۳۹۳ھ
شواہد الکتاب	خفاجی، شیخ محمد عبدالمنعم
شواہد النبوۃ	جامی، عبدالرحمان ط مکتبہ نبویہ لاہور
الشہاب الثاقب	ابن وردی
الشہاب الثاقب	پانی پتی ۔ ثناء اللہ ط قسطنطنیہ ۱۹۴۳ء
الصارم المسلول	ابن تیمیہ، تقی الدین ابوالعباس م ۷۲۸ھ ، ط حیدرآباد دکن ۱۳۲۲ھ
صافی شرح کافی	ملا خلیل ط نولکشور لکھنؤ
صافی	کاشانی، ملا محسن فیض دار الکتب الاسلامیہ طہران ۱۳۷۴ھ
صبح الاعشیٰ	قلقشندی، ابوالعباس احمد م ۸۲۱ھ ۔ ط ۔ وزارۃ الثقافۃ قاہرہ سنہ ۱۹۶۳ء
الصحاح	جوہری، ط بولاق ۱۲۸۲ھ
الصحیح	بخاری، محمد بن اسماعیل ۔ م ۲۵۶ھ ۔ العثمانیہ مصر ۱۳۵۱ھ
الصحیح	ترمذی، محمد بن عیسیٰ ۔ م ۲۷۹ھ ۔ نور محمد کراچی
الصحیح	تمیمی، محمد بن احمد بن حیان ۔ م ۳۵۴ھ
الصحیح	دار قطنی ۔ علی بن عمر ۔ م ۳۸۵ھ
الصحیح	نیشاپوری، مسلم بن حجاج م ۲۶۱ھ ۔ ط ملک سراج الدین لاہور
صراح	جمال القرشی، ابوالفضل محمد بن عمر ط نولکشور
صراط السوی	شیخانوی، محمود بن محمد
صفۃ الصفوۃ	ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان ۔ م ۵۹۷ھ : دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۵۵ھ

الصفین — ابن مزاحم، نصر۔ ط۔ المؤسسة العربیة مصر ۱۳۶۵ھ

الصلوٰة — ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ۔ المطبعة الامام قاہرہ

صلح الاخوان — نقشبندی، داؤد بن سلیمان۔ ط۔ بمبئی

الصواعق الالٰہیة — نجدی، ابن عبدالوہاب

الصواعق المحرقة — ہیتمی، احمد بن حجر مکی م ۹۷۳ھ مکتبة القاہرہ مصر ۱۳۸۵ھ

الضوء اللامع — السخاوی، شمس الدین محمد بن عبداللہ۔ ط قاہرہ ۱۳۵۳ھ

طبقات الحنابلہ — سیوطی، جلال الدین ۹۱۱ھ ط۔ قاہرہ

طبقات الحنابلہ — فرا، ابوالحسن محمد بن احمد

طبقات الشافعیة — سبکی، عبدالوہاب بن تقی الدین مصطفی البابی مصر ۱۳۲۴ھ

طبقات الفقہاء — شیرازی، ابواسحاق، مکتبہ عربیہ بغداد ۱۳۵۶ھ

طبقات الکبریٰ — ابن سعد، ابوعبداللہ محمد م ۲۳۰ھ۔ دارالصادر بیروت ۱۳۷۶ھ

طبقات الکبریٰ — شعرانی، سید عبدالوہاب۔ ط۔ انوار قدسیہ قاہرہ

طبقات الکبیرات — واقدی۔ محمد بن سعید۔ م ۲۳۰ھ۔ ط بریل لیدن ۱۳۲۱ھ

طبقات مالکیة — مالکی، شیخ محمد۔ ط سلفیہ قاہرہ

طبقات معتزلہ — احمد بن یحییٰ۔ ط کاتولیکہ بیروت ۱۹۶۱ء

طحاوی شریف — احمد بن محمد م ۳۲۱ھ ط مکتبہ سرمد لاہور

طراز المجالس — خفاجی۔ شہاب الدین احمد

طراز المذاہب — آلوسی، سید محمود شہاب الدین

طرح التثریب — زبیدی، ابن ربیع م ۹۴۴ھ۔ ط۔ جمعیة النشر مصر

طرح التثریب	عراقی، شیخ ولی الدین ابوزرعه
الطرق الحکیم	زرعی، ابوبکر - ط - السنة المحمدیة مصر
الطرق الحکمه	ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ ط مصر ۱۳۱۷ھ
طلبة الطلبه	لسفی، محمد بن احمد م ۵۳۷ھ ط آستانه
طوالع الانوار	بریلوی، احمد رضا خاں
طهارة القلوب	دیرینی، عبدالعزیز احمد بن سعید
ظلمات ابی ریه	دهابی، محمد عبدالرزاق حمزه - ط سلفیه قاهره
العثمانیة	جاحظ، عمرو بن بحر م ۲۵۵ھ - ط دارالکتب مصر
العدل الشاهد	ابوالتنبیر
العدل الشاهد	حسینی، سید محمد مدوخ - مصطفیٰ البابی مصر
عروة الوثقیٰ	سجستانی، احمد بن محمد م ۷۳۶ھ
عروة الوثقیٰ	شیرازی، سید عبداللہ موسیٰ ط پیام ایران ۱۳۹۶ھ
عروه الوثقیٰ	شهشهانی
العقائد	لسفی، عمر بن محمد بن اسماعیل - ط سعیدی کراچی
عقائد امامیه	شیخ، مظفر رضا ط عراق
عقد الفرید	اندلسی، ابن عبدربه - م ۳۲۸ھ - ط - شرقیه مصر ۱۳۱۶ھ
عقیده طحاویه	طحاوی، احمد بن محمد بن سلامه م ۳۲۱ھ ط دارالنذیر مصر
علل الحدیث	رازی، عبدالرحمان م ۳۲۷ھ سلفیه مصر
علل الشرائع	ابن بابویه، محمد بن علی قمی شیخ صدوق ۳۸۱ھ حیدریه نجف ۱۹۶۶ء

علم الكتاب	حنفی، عندلیب محمد۔ م ۱۱۹۹ھ۔ ط۔ انصاری دہلی
علم الیقین	کاشانی، ملا محسن فیض ۔ م ۔ طہران ۱۳۱۲ھ
علی بن ابی طالب	احترام، فواد ۔ ط۔ بیروت ۱۹۲۷ء
علی بن ابی طالب	ابو النصر، عمر ط۔ بیروت ۱۹۳۶ء
علی بن ابی طالب	عبد الفتاح ط۔ قاہرہ ۱۳۶۶ھ
العمدة	ابن بطریق ط۔ تبریز
عمدة الاخبار	طرابزونی، احمد بن عبد الحمید۔ ط۔ الخیریہ مصر
عمدة التحقیق	عبیدی، ابراہیم م ۱۰۹۲ھ قاہرہ
عمدة القاری	عینی، بدر الدین محمود بن احمد م ۸۸۵ھ۔ ط المنیریہ مصر
عمل الیوم واللیلة	حنفی ابن سنی ۔ ط۔ اشاعت اسلام حیدر آباد دکن
العواصم من القواصم	ابن عربی، محمد بن عبد اللہ محی الدین م ۵۴۳ھ ط الدار السعودیہ جدہ ۱۳۸۷ھ
عون الباری	بھوپالی، صدیق حسن خاں ۱۳۰۷ھ
عین الہدایة	سید امیر علی ط۔ امجد اکیڈمی لاہور
عیون الاثر	ابن سید الناس م ۷۳۴ھ ط قدسی مصر
عیون الاخبار	دینوری، مسلم بن قتیبہ۔ م ۲۷۶ھ۔ ط۔ مصر ۱۹۲۸ء
عیون اخبار الرضا	ابن بابویہ، محمد بن علی قمی، شیخ صدوق۔ م ۳۸۱ھ۔ منشورات اعلمی طہران ۱۹۷۰ء
غالیة المواعظ	آلوسی، نعمان بن محمود ط بولاق ۱۳۰۱ھ
غایة الامانی	شکری، محمود آلوسی ط کردستان العلمیہ مصر ۱۳۲۷ھ

غایۃ المرام	سمعانی ، عبدالکریم مروزی م ۵۶۲ھ
غایۃ النہایۃ	جزری ، شمس الدین محمد بن محمد۔ ط۔ آستانہ ۱۹۳۵ء
غرائب الاعتراف	آلوسی ، سید محمود
غرائب القرآن	دینوری ، ابن قتیبہ م ۲۷۶ھ
غرائب القرآن	نیشاپوری ، حسن بن محمد۔ ط المیمنہ مصر ۱۳۲۳ھ
غرائب القرآن	نیشاپوری ، نظام الدین ط المیمنہ مصر ۱۳۲۳ھ
غرر الحکم	آمدی ، عبدالواحد بن محمد۔ ط آستانہ ۱۲۹۵ھ
غرر الخصائص	وطواط ، محمد بن ابراہیم۔ ط۔ شرقیہ قاہرہ
غریب الحدیث	ہروی ، ابو عبید ۔ ط۔ حیدرآباد دکن
الغفران	مصری ، ابو العلا ، ط۔ دائرۃ المعارف مصر ۱۹۵۰ء
غنیۃ الطالبین	جیلانی ، عبدالقادر ط۔ مصطفیٰ البابی قاہرہ
غنیۃ المتملی	حلبی ، ابراہیم بن محمد آستانہ ۱۲۹۵ھ
غیاث اللغات	آرزو ، سراج الدین ۔ ط۔ رزاقی کانپور
الغیث المسجم	صلاح الدین ، خلیل بن ایبک۔ ط الصفدی۔ قاہرہ
الفاضل	مبرّد۔ محمد بن یزید م ۱۳۸۵ھ۔ ط دارالکتب مصر
الفائق	زمخشری ، جاراللہ محمود۔ م ۱۹۳۸ء۔ ط حیدرآباد دکن ۱۳۲۴ھ
فتاویٰ	ابن تیمیہ ، تقی الدین ابو العباس حنبلی م ۷۲۸ھ۔ کردستان العلمیہ مصر ۱۳۲۶ھ
الفتاوی الحدیثیہ	مکی ، ابن حجر م ۹۷۳ھ۔ ط۔ دارالمعارف مصر ۱۳۰۷ھ

فتاویٰ سراجیہ	بر حاشیہ قاضی خاں لکھنؤ
فتاویٰ دار العلوم دیوبند	مفتی، محمد شفیع - ط دار الاشاعت کراچی
فتاویٰ رشیدیہ	گنگوہی، رشید احمد
فتاویٰ عالمگیری	(زیر اہتمام) عالمگیر، اورنگزیب - المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ مصر ۱۳۱۰ھ
فتاویٰ عبد الحی	لکھنوی، عبد الحی - ط - نولکشور کانپور
فتاویٰ عزیزیہ	دہلوی، شاہ عبد العزیز ط نولکشور کانپور
فتاویٰ قاضی خاں	قاضی خاں، المطبعۃ الکبریٰ الامیریۃ مصر ۱۳۱۰ھ
فتاویٰ مہدیہ	مہدی، محمد عباس - ط - ازہریہ مصر
فتح الباری	عسقلانی، ابن حجر م ۸۵۲ھ - ط خیریہ مصر ۱۳۲۵ھ
فتح البریہ	باجوری، ابراہیم قاہرہ ۱۳۰۹ھ
فتح البیان	بھوپالی، صدیق حسن خاں م ۱۳۰۷ھ - ط العاصمہ مصر
فتح الجواد	مکی، ابن حجر م ۹۷۳ھ مصر ۱۳۰۵ھ
الفتح الربانی	ساعاتی، احمد بن عبد الرحمان - ط - دار الاحادیث قاہرہ
الفتح الرحیم	فناوی، مسعود بن حسن - ط - مصطفیٰ البابی قاہرہ
فتح العزیز	دہلوی - شاہ عبد العزیز
فتح القدیر	شوکانی، محمد بن علی بن محمد - م ۱۲۵۰ھ مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۵۰ھ
فتح القدیر	ابن ہمام
الفتح الکبیر	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ ط مصر ۱۳۲۰ھ
الفتح الکبیر	نبہانی، الشیخ یوسف بیروتی

فتح المبین	حکیم ترمذی
فتح المبین	دہلوی، رشید الدین
فتح المبین	مکی، ابن حجر- م ۹۷۳ھ ط مصر ۱۳۰۷ھ
فتح الملک العلی	مغربی، احمد بن محمد بن صدیق - ط - اسلامیہ - ازہر مصر
فتح الملہم	شبیر احمد - ط الحجاز کراچی
فتح المنان	دہلوی، شیخ عبد الحق - م ۱۰۵۲ھ - ط شیخ غلام علی لاہور
الفتنۃ الکبریٰ	مصری، طٰہٰ حسین - ط دار المعارف مصر ۱۹۴۷ء
الفتوۃ	ابن معمار - م ۶۴۲ھ - ط خیریہ مصر
فتوحات اسلامیۃ	دحلان، سید احمد زینی - م ۱۳۰۴ھ
الفتوحات المکیۃ	ابن عربی، شیخ محی الدین محمد بن عبد اللہ م ۵۴۳ھ
فتوح البلدان	بلاذری، احمد بن یحییٰ - م ۲۵۵ھ - ط بہجۃ مصر ۱۹۵۶ھ
فتوح الشام	واقدی، ابو عبد اللہ ابن سعد م ۲۳۰ھ - ملٹری پریس کلکتہ ۱۲۷ھ
الفخری	ابن طقطقی، سید محمد بن علی ط محمد علی مصر
فرائد السمطین	حموینی، ابراہیم بن محمد حمویہ - م ۷۲۲ھ - ط النعمان نجف
فردوس الاخبار	دیلمی، شیرویہ بن شہردار - م ۵۰۹ھ
الفرقان	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم م ۷۲۸ھ - ط قاہرہ ۱۳۱۰ھ
الفرق بین الفرق	بغدادی، عبد القادر - ط محمد بدر قاہرہ ۱۹۱۰ء
الفرق المفترقہ	محمد، عثمان بن عبد اللہ ط انقرہ
الفصل فی الملل	ابن حزم، محمد علی - م ۴۵۶ھ - ط ادبیہ مصر ۱۳۱۷ھ

فصل الخطاب	بخاری، محمد پارسائی م ۸۲۲ھ بمبئی ۱۳۱۱ھ
فصل الخطاب	نوری، مرزا حسین بن محمد تقی - ط ایران ۱۲۹۸ھ
فصوص الحکم	ابن عربی، محی الدین ابوبکر محمد بن عبداللہ م ۶۳۸ھ ط آستانہ ۱۲۵۲ھ
الفصول المہمہ	مالکی، نورالدین علی بن صباغ - م ۸۵۵ھ - ط نجف
الفقہ الابسط	سلمی، ابو مطیع
الفقہ الاکبر	ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت ط مجتبائی دہلی
الفقہ الاکبر	ترکمانی، حسن الزمان بن قاسم
فلک الدائر	معتزلی، ابن ابی الحدید م ۶۵۵ھ ط ہند ۱۳۰۹ھ
الفواتح	میبذی، حسین بن معین
فوات الوفیات	کتبی، محمد بن شاکر ط- سعادۃ مصر ۱۲۹۹ھ
الفوائد البہیۃ	لکھنوی، عبدالحی ط قاہرہ ۱۳۲۴ھ
فوائد المجموعہ	شوکانی، محمد بن علی م ۱۲۵۰ھ مصطفی البابی الحلبی مصر
الفوز الکبیر	دہلوی، شاہ ولی اللہ م ۱۱۷۶ھ - ط فخریہ مراد آباد ۱۹۳۹ء
الفہرست	اصفہانی، ط فلوگل
فہرست ابن ندیم	الوراق، ابوالفرج محمد بن یعقوب - ط رحمانیہ مصر ۱۳۴۸ھ
فہرست طوسی	طوسی، ابوجعفر محمد بن حسن - م ۴۶۰ھ
فیض الباری	جونپوری، عبدالاول بن علی
فیض الباری	کشمیری، انور شاہ - ط- اسلامیہ لاہور ۱۹۷۸ء
فیض القدیر	مناوی، عبدالرؤف م ۱۰۳۱ھ - ط مصطفی محمد مصر ۱۳۵۷ھ

فی ظلال القرآن	سید قطب	ط بیروت
قادری	فخر الدین	ط نولکشور لکھنو ۱۹۵۲ء
القاموس	سعدی، شیخ جمیں	
قاموس الاعلام	قادری، شمس اللہ	ط حیدر آباد ۱۹۳۵ء
القاموس المحیط	فیروز آبادی، محمد بن یعقوب - م ۸۱۶ھ	نولکشور کانپور
قائد اللغات	جالندھری، تشنہ	ط حامد کمپنی لاہور
قدوری	قاضی، محمد نصیر الدین	ط سعیدی کراچی
القرآن	کلام باری تعالے	
القرآت والتفسیر	عائشۃ عبد الرحمان	ط دار المعارف مصر ۱۹۷۰ء
القرب	عراقی، زین الدین	ط اسکندریہ مصر
قرۃ العینین	دہلوی، شاہ ولی اللہ م ۱۱۷۶ھ	ط مجتبائی دہلی
قرۃ العینین	سیوطی جلال الدین - م ۹۱۱ھ	
قرۃ عیون المبصرۃ	حنفی ابوبکر بن محمد - ۱۲۷۰ھ	حیدری بمبئی ۱۲۸۲ھ
قصص الانبیاء	احمد	ط محمدی کلکتہ ۱۲۵۸ھ
قصص الانبیاء	ثعلبی، ابن اسحاق	ط مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۳۴۰ھ
قصص الانبیاء	کسائی	ط لیدن ۱۹۲۲ء
قصص القرآن	حفظ الرحمان	ط دار الاشاعۃ کراچی
قصۂ کبیرہ	محمد مہدی	
قضاۃ اندلس	علی بن عبید اللہ	ط دار الکاتبہ قاہرہ

قضاۃ قرطبہ	قیروانی، محمد بن حارث م ۳۶۱ھ - ط سید عزت عطار مصر ۱۹۱۴ء
قمر الاقمار	لکھنوی، محمد عبد الحی
قواعد عقائد	دیلمی، سید محمد بن حسن
القوانین المحکمۃ	جیلانی، سید ابو القاسم طہران ۱۲۸۲ھ
القول البدیع	سخاوی، عبد الرحمان احمدیہ حلب
القول الجلی	حنفی، صفی الدین ط بولاق ۱۲۹۸ھ
قول جلی	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ
القول الفصل	حداد، علوی بن طاہر ط جاوا
القول المستحسن	حسن الزمان ط اردو اخبار دہلی
القول المسدد	عسقلانی، ابن حجر ط حیدر آباد دکن ۱۳۱۹ھ
القیاس	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبد الحلیم م ۷۲۸ھ - ط سلفیہ قاہرہ
الکاشف	شریف الدین حسن م ۷۴۳ھ
الکاشف	طیبی، شیخ حسن بن محمد
الکاشف	مغنیہ، محمد جواد - ط دار العلم بیروت ۱۹۶۸ء
الکاف الشاف	عسقلانی، ابن حجر م ۸۵۲ھ - ط مصطفی محمد مصر
الکافی	کلینی، محمد بن یعقوب م ۳۲۹ھ - دار الکتب الاسلامیہ طہران ۱۳۸۸ھ
الکافیۃ الشافیۃ	ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ - ط مصر
الکامل	جزری، ابن اثیر م ۶۳۰ھ - ط المنیریۃ مصر ۱۳۴۹ھ

الکامل	مبرد، محمد بن یزید م ۲۸۶ھ ـ ط علمیہ لاہور ۱۹۶۷ء
الکبائر	ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد م ۷۴۸ھ ط مصطفیٰ محمد مصر
الکتاب	ابن سیبویہ - ط مصر ۱۳۱۶ھ
کتاب الاذکیاء	ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان م ۶۵۴ھ - التجارۃ بیروت
کتاب الاغانی	اصفہانی، ابوالفرج علی بن حسین، ط - بولاق مصر ۱۲۸۵ھ
کتاب الام	شافعی، محمد بن ادریس
کتاب التوسل والوسیلۃ	ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم م ۷۲۸ھ
کتاب الحیوان	بلاذری، احمد بن یحییٰ - م ۲۵۵ھ - التقدم مصر ۱۹۰۶ء
کتاب الخراج	امام ابویوسف - ط سلفیہ مصر ۱۳۵۲ھ
کتاب الخصال	ابن بابویہ، ابوجعفر محمد بن علی - م ۱۳۸۱ھ - ط الصدوق طہران ۱۳۴۸ھ
کتاب الرجال	نجاشی ط بمبئی ۱۳۱۷ھ
کتاب الروح	ابن قیم، محمد بن ابی بکر - م ۷۵۱ھ حیدرآباد دکن ۱۳۱۸ھ
کتاب السلوک	مقریزی، دار الکتب المصریہ مصر ۱۹۳۴ء
کتاب السیر	شیبانی، محمد بن حسن
کتاب الشعراء	دینوری، ابن قتیبہ - م ۲۷۶ھ علمیہ لاہور ۱۹۶۴ء
کتاب العمدہ	قیروانی، ابن رشیق - ط قاہرہ ۱۳۲۵ھ
کتاب الفخری	ابن طقطقی، سید محمد بن علی - دالکتب العربیہ مصر ۱۳۱۷ھ
کتاب الفہرست	ورّاق، محمد بن ابی یعقوب - ط رحمانیہ مصر ۱۳۴۸ھ
کتاب المبسوط	سرخسی، شمس الدین دار المعرفہ بیروت

کتاب المصنف	ابن شیبہ، ابوبکر م ۲۳۵ھ۔ ط عزیزیہ حیدرآباد دکن ۱۹۶۶ء
کتاب المغازی	واقدی، محمد بن عمر م ۲۰۷ھ موسستہ الاعلمی بیروت
کتاب المیزان	شعرانی، سید عبدالوہاب۔ ازہریہ مصر ۱۹۲۵ء
کتاب الولایۃ	ابن عقدہ م ۳۳۰ھ
الکشاف	زمخشری، جار اللہ محمود بن عمر م ۵۳۸ھ مصطفی البابی مصر ۱۳۵۴ھ
کشف البیان	ثعلبی، احمد
الکشف والبیان	نیشاپوری، احمد بن محمد
کشف الظنون	مصطفی بن عبداللہ م ۱۰۶۷ھ اسلامیہ طہران
کشف الغطاء	شیخ جعفر ط ایران
کشف الغمہ	ابن روزبہان
کشف الغمہ	ابن مردویہ م ۴۱۶ھ ط اسلامیہ طہران
کشف الغمہ	شعرانی، سید عبدالوہاب۔ ط مصطفی البابی الحلبی مصر ۱۹۵۱ء
کشف الغیوب	قطب الدین
کشف اللغات	سور، عبدالرحیم بن احمد ط نولکشور
کشف المحجوب	ہجویری، علی بن عثمان لاہور
کشف المغطا	دمشقی، ابن عساکر
کشکول	شیخ بہائی۔ قم ایران
کفایۃ الخصام	شیرازی، طہران

كفاية الطالب	محمد بن یوسف م ٦٥٨ھ نجف
كفاية المفتی	مفتی، کفایۃ اللہ دہلوی، ط امدادیہ ملتان
کلم الطیب	ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم م ٧٢٨ھ۔ ط مصر ١٣٤٩ھ
کلم الطیب	طیب، سید عبدالحسین ط قم
الکواکب الدریۃ	اہدل، محمد بن احمد بن عبدالبر۔ ط قاہرہ ١٣٠٢ھ
الکواکب الدریۃ	مناوی، عبدالرؤف محمد بن علی م ١٠٣١ھ۔ ط ازہریہ مصر
کوکب دری	کشفی، محمد صالح۔ ط امامیہ کتب خانہ لاہور
کوکب منیر	علقمی، شمس الدین۔ م ٩٢٩ھ
کنز الدقائق	نسفی، عبداللہ بن احمد۔ ط دار الکتب العربیہ مصر
کنز العمال	ہندی، علی بن حسام الدین م ٩٧٥ھ۔ ط دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ١٩٥٥ء
کنز الفرائد	عبدالاحد ط دیوبند
کنوز الحقائق	المناوی، عبدالرؤف محمد بن علی م ١٠٣١ھ اسلامیہ سمندری
الکنیٰ	بخاری، محمد بن اسماعیل م ٢٥٣ھ۔ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۔ ١٣٤ھ
الکنیٰ والاسماء	دولابی، محمد بن احمد۔ ط دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن
اللباب	جزری، ابن اثیر عزالدین م ٦٣٠ھ ط غانا ١٨٣٥ھ
لباب التاویل	خازن، علاؤالدین، علی بن محمد۔ م ٧٢٥ھ مصطفی البابی مصر ١٣٧٥ھ
لباب الخیار	غلاینی، مصطفیٰ ط رحمانیہ مصر ١٩٢٤ء

لباب النقول	سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۲۴ء
لسان العرب	مصری، محمد بن مکرم بن منظور م ۷۱۱ھ دار الصادر بیروت ۱۳۷۴ھ
لسان المیزان	عسقلانی، ابن حجر - م ۸۵۲ھ - دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۹ھ
لطائف المنن	اسکندری، احمد بن عطاء اللہ - مصطفیٰ البابی مصر
لطائف المنن	شعرانی، سید عبدالوہاب - دار المعارف مصر
لغات القرآن	جیلانی، عبدالکریم
لمعات التنقیح	ابو عبداللہ ولی الدین، عارف العلمیہ لاہور ۱۹۷۰ء
لواقع الانوار	شعرانی - سید عبدالوہاب - مصطفیٰ محمد مصر
لوامع التنزیل	حائری - سید علی
اللآلی المصنوعہ	سیوطی - جلال الدین عبدالرحمان - م ۹۱۱ھ - ادبیہ مصر ۱۳۱۷ھ
اللؤلؤ المرصوع	قاوقجی، محمد بن خلیل م ۱۳۰۵ھ
اللؤلؤ المرصوع	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان
ماتریدی	محمد بن مجلسی اسلامیہ قاہرہ ۱۹۷۱ء
ماثبت بالسنۃ	دہلوی، عبدالحق م ۱۰۵۲ھ کانپور ۱۹۲۳ء
مالابد منہ	پانی پتی، ثناء اللہ - ط مجتبائی دہلی ۱۳۴۶ھ
مبارک الازہار	ابن ملک، عبداللطیف - م ۷۹۸ھ - ط حافظ القرہ ۱۳۲۸ھ
المبسوط	سرخسی، شمس الدین - ط سعادۃ مصر ۱۹۰۷ء
متشابہ القرآن	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ - ط مکہ ۱۳۱۱ھ

مثالب الصحابہ	کلبی، ہشام بن محمد
المثل السائر	شافعی، ابن کثیر
مجالس المؤمنین	شوستری، سید نور اللہ شہید ثالث ط طہران ۱۲۹۹ھ
مجمع البحار	گجراتی، محمد طاہر م ۹۸۶ھ
مجمع بحار الانوار	صدیقی، محمد طاہر بن علی م ۹۸۶ھ۔ ط نولکشور لکھنؤ ۱۳۸۳ھ
مجمع البحرین	طریحی، فخر الدین، کتابفروشی مصطفوی قم ۱۳۸۸ھ
مجمع البیان	طبرسی، ابو علی فضل بن حسن۔ ط احیاء التراث العربی۔ بیروت ۱۳۳۹ھ
مجمع الزوائد	ہیثمی، نور الدین علی بن ابی بکر م ۸۰۷ھ۔ دار الکتب العربی بیروت
مجموعۃ الرسائل الالٰہیہ	ابن عربی، محی الدین ابوبکر محمد م ۵۴۳ھ۔ ط مصر ۱۹۰۷ء
المحاسن والاضداد	جاحظ، ابو عثمان عمرو بن بحرین م ۲۵۵ھ
المحاسن والمساوی	بیہقی، ابراہیم بن محمد م ۴۵۸ھ۔ دار الکتب العربی بیروت
محاضرۃ الابرار	ابن عربی، محی الدین ابوبکر محمد م ۵۴۳ھ۔ ط شعراوی مصر ۱۲۷۲ھ
محاضرۃ الادباء	اصفہانی، حسین بن محمد راغب۔ ط الہلال مصر ۱۹۰۲ء
محاضرۃ الاوائل	سکتوی، علاؤ الدین علی دده۔ ط الشیخ التربۃ
المحبر	ابن امیہ بغدادی م ۲۴۵ھ۔ ط دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن ۱۹۴۲ء
المحکم	ابن سیدہ ۔ ط مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۵۸ء
المحلیٰ	ابن حزم اندلسی، علی بن احمد۔ ط مصطفیٰ البابی قاہرہ
مختار القاموس	زاوی، طاہر احمد۔ ط عیسیٰ البابی مصر ۱۹۶۴ء

المختصر	ابوالفدا، عماد الدین اسماعیل م ۷۳۲ھ ط دار الفکر بیروت ۱۹۵۶ء
المختصر	علی بن محمد ط دار النذیر بغداد
مختصر زاد المعاد	ابن قیم، محمد بن ابی بکر م ۷۵۱ھ۔ المنار مصر ۱۳۴۱ھ
مختصر زبیدی	شرقاوی، شیخ عبداللہ۔ ط مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۳۹ھ
مختصر سیرت رسولؐ	حنبلی، عبداللہ ط قاہرہ
مختصر شعب الایمان	بیہقی، احمد بن حسین م ۴۵۸ھ۔ ط المنیر مصر ۱۳۵۵ھ
المختصر النافع	حلی، جعفر بن حسین م ۶۷۶ھ کتاب فروشی مصطفوی قم ۱۳۸۸ھ
مختصر الوقایہ	بخاری، عبداللہ۔ ط نولکشور لکھنؤ ۱۸۷۳ء
مختلف الحدیث	دینوری، محمد بن مسلم بن قتیبہ۔ م ۲۷۶ھ۔ ط مصر
مدارج السالکین	ابن قیم، محمد بن ابی بکر۔ م ۷۵۱ھ۔ ط مصر ۱۳۳۱ھ
مدارج النبوۃ	دہلوی، شیخ عبدالحق بن سیف الدین م ۱۰۵۲ھ نولکشور لکھنؤ
مدارک التنزیل	نسفی، عبداللہ بن محمود۔ دار احیاء الکتب العربیہ مصر
مدینۃ المعاجز	بحرانی، سید ہاشم۔ مکتبۃ المحمودی طہران
مذاہب اسلامیہ	کشمیری، عبدالغنی۔ ط لاہور
مراۃ الجنان	یافعی، عبداللہ بن سعد م ۷۶۸ھ۔ ط حیدر آباد دکن ۱۳۳۷ھ
مراۃ الزمان	ابن جوزی، یوسف بن قزاوغلی سبط۔ م ۶۵۴ھ ط طہران
مراۃ العقول	مجلسی، ملا محمد باقر ط ایران
مراۃ المومنین	لکھنوی، ولی اللہ
المرتضیٰ	حافظ عبدالرحمان

مرج البحرین — اصفہانی، ابوالفرج علی بن حسین

مرغاۃ المفاتیح — مبارکپوری، ابوالحسن عبیداللہ۔ ط الاثریہ سانگلہ ہل

المرقات — قاری، علی بن محمد سلطان محمد م ۱۰۱۴ھ ط امدادیہ ملتان

مروج الذہب — مسعودی، علی بن حسین۔ م ۳۴۶ھ۔ بہیہ مصر ۱۳۴۶ھ

مسالک الحنفاء — سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ۔

المستدرک — نیشاپوری، محمد بن عبداللہ حاکم م ۴۰۵ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۳۴ھ

المستصفیٰ — غزالی، ابوحامد محمد م ۵۰۵ھ ط مصر ۱۳۲۲ھ

المستطرف — ابہشی، شہاب الدین۔ ط مصطفیٰ البابی قاہرہ

المسند — ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت حامد کمپنی لاہور

المسند — ابویعلیٰ، احمد بن علی

المسند — اسفرائینی، ابوعوانہ یعقوب بن اسحاق

المسند — شیبانی، احمد بن حنبل۔ م ۲۴۱ھ۔ المیمنہ مصر

المسند — طیالسی، سلیمان بن داؤد بن جارود م ۲۰۲ھ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۱ھ

مسند دمشق — کلابی، ابوالحسین۔ ط اسلامیہ طہران

مشارق الانوار — حمزاوی، حسن م ۶۵۰ھ ط عامریہ انقرہ

مشارق الانوار — مالکی، العدوی

مشارق انوار القلوب — ابن دباغ، ابوزید عبدالرحمان بن محمد

مشکل الآثار	طحاوی، احمد بن محمد بن سلامہ۔م ۳۲۱ھ اشاعت اسلام حیدرآباد
مشکوٰۃ المصابیح	تبریزی، محمد بن عبداللہ۔ط نور محمد کراچی
مصابیح السنۃ	بغوی، حسین بن مسعود۔م ۵۱۶ھ خیریہ مصر
المصاحف	سجستانی، ابن ابی داؤد۔ط مصر ۱۳۵۵ھ
مصائب النواصب	شوشتری، سید نور اللہ شہید ثالث۔ایران
مصباح الزجاجۃ	سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان ۹۱۱ھ۔دہلی ۱۲۸۲ھ
مصباح اللغات	بلیاوی، عبدالحفیظ۔مکتبہ برہان دہلی ۱۹۶۵ء
مصطلح التاریخ	لبنانی، اسد رستم
المصنف	ابن ابی شیبہ، ابوبکر ۲۳۵ھ۔عزیزیہ حیدرآباد دکن ۱۹۶۶ء
مطالب السؤل	کمال الدین، محمد بن طلحہ م ۶۵۲ھ۔جعفری لکھنؤ ۱۳۰۲ھ
المطول	تفتازانی، مسعود بن عمر ۷۲۹ھ۔سعیدی کراچی
مظاہر حق	دہلوی، محمد قطب الدین۔ط نولکشور لکھنؤ
مظہر العجائب	عطار، شیخ فرید الدین
مظہری	پانی پتی، ثناء اللہ قاضی۔اشاعت العلوم حیدرآباد دکن
معارج العلیٰ	محمد صدر عالم
معارج النبوۃ	کاشفی، معین الدین حسین بن علی۔نولکشور کانپور
المعارف	دینوری، محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ م ۲۷۶ھ حسینیہ مصر ۱۳۵۳ھ
معارف القرآن	مفتی، محمد شفیع۔ادارۃ المعارف کراچی

معالم التنزیل	بغوی، حسین بن مسعود۔ مصطفیٰ البابی مصر ۱۳۷۵ھ
معانی الاخبار	ابن بابویہ، ابوجعفر محمد بن علی م ۳۸۱ھ ط ایران
معانی القرآن	فراء، ابوزکریا یحییٰ ابن زیاد
المعتصر	یوسف بن موسیٰ۔ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن
معترک الاقرآن	سیوطی، جلال الدین۔ ۹۱۱ھ۔ دراسات قرآنیہ مصر
المعجم	بکری، ابوعبداللہ
معجم الادباء	حموی، یاقوت بن عبداللہ۔ ط دار صادر بیروت ۱۹۵۷ء
معجم الاعلام	مغربی، محمد مربیہ
معجم البلدان	حموی، یاقوت بن عبداللہ۔ ط ہندیہ مصر ۱۹۲۳ء
المعجم رجال الحدیث	خوئی، سید ابوالقاسم۔ المطبعۃ الادب نجف
المعجم الصغیر	طبرانی، سلیمان بن احمد م ۳۶۰ھ۔ ط انصاری دہلی
المعجم ما استعجم	بکری، ابن عبدالعزیز م ۴۸۷ھ لجنۃ النشر قاہرہ
معجم المطبوعات العربیۃ	سرکیس یوسف الیاس۔ ط سرکیس مصر ۱۳۴۶ھ
المعجم المفہرس	عبدالباقی، محمد فواد۔ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۹۷۵ء
معرفۃ الصحابۃ	نیشاپوری، محمد بن عبداللہ۔ دارالکتب المصریۃ قاہرہ ۱۹۳۷ء
معرفۃ علوم الحدیث	اصفہانی، ابونعیم احمد بن اسحاق م ۴۳۰ھ دارالکتب العربی قاہرہ
معرفۃ علوم الحدیث	نیشاپوری، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ
معید النعم	سبکی، تاج الدین م ۷۷۱ھ دارالکتب العربی قاہرہ
المعمرون والوصایا	سجستانی، ابوحاتم م ۲۵۰ھ عیسیٰ الحلبی مصر

المغازی — واقدی، محمد بن عمر۔ م ۲۰۷ھ۔ ط کلکتہ ۱۸۵۵ء

مفاتیح الجنان — قمی، شیخ عباس۔ انتشارات اسلامیان طہران ۱۳۹۸ھ

مفاتیح الغیب — ابن عربی، ابوبکر محمد عبداللہ م ۵۴۳ھ۔ السعادۃ مصر ۱۳۲۵ھ

مفاتیح الغیب — رازی، امام فخر الدین م ۶۰۶ھ۔ الشرقیہ مصر ۱۳۲۴ھ

المفاضلۃ بین الصحابۃ — ابن حزم، علی بن احمد۔ ط الہاشمیہ دمشق ۱۹۴۰ء

مفتاح الحاجۃ — علوی، محمد۔ اصح المطابع لکھنؤ

مفتاح دار السعادۃ — ابن قیم، محمد بن ابی بکر۔ م ۷۵۱ھ۔ ط مصر ۱۳۲۳ھ

مفتاح السعادۃ — زادہ، طاش کبری۔ دائرۃ المعارف حیدرآباد ۱۳۲۹ھ

مفتاح الفلاح — سکندری، احمد بن عطاء اللہ

مفتاح القرآن — ملتانی، منظہر الدین۔ ط بیت القرآن لاہور

مفتاح کنوز السنۃ — باقی، محمد فواد۔ سہیل اکیڈمی لاہور ۱۹۷۱ء

مفتاح النجاۃ — بدخشی، میرزا محمد بن معتمد خاں

مفحمات الاقران — سیوطی، جلال الدین عبدالرحمان م ۹۱۱ھ۔ ط بولاق ۱۲۸۴ھ

مفردات القرآن — راغب اصفہانی، حسین بن محمد۔ ط نور محمد کراچی ۱۳۸۰ھ

مفید العلوم — خوارزمی، جمال الدین۔ مصطفیٰ البابی مصر

مقاتل الطالبین — اصفہانی، ابو الفرج علی بن حسین۔ ط نجف

المقارنات العلمیۃ — طہرانی محمد صادق۔ ط الحدیثیہ نجف ۱۳۸۸ھ

مقاصد الحسنۃ — سخاوی، شمس الدین محمد م ۹۰۲ھ علی بخش خاں لکھنؤ

مقاصد الطالب — برزنجی، احمد بن اسماعیل۔ م ۱۱۰۴ھ گلزار حسینی بمبئی

مقالات	شبلی ، ط اعظم گڑھ ۱۹۳۶ء
مقالات الاسلامین	اشعری ، ابوالحسن ۔ نہضۃ مصر
المقتبس	ابن حیان ط پاریس
مقتل الحسین	خوارزمی ، موفق بن احمد ۔ م ۵۶۸ھ ۔ ط نجف ۱۳۶۷ھ
مقدمہ	ابن خلدون ، ابوزید ولی الدین ۔ م ۸۰۸ھ ازہریہ مصر ۱۳۱۱ھ
مکاشفۃ القلوب	غزالی ، ابوحامد محمد ۔ م ۵۰۵ھ ۔ ط مصطفیٰ ابراہیم قاہرہ
مکتوبات ربانی	سرہندی ، احمد ط سعیدی کراچی
ملتقی الابحر	ابراہیم ۹۵۶ھ ۔ ط بولاق ۱۲۶۳ھ
الملل والنحل	شہرستانی ، محمد بن عبدالکریم مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۶۱ء
المواقف	لائجی ، عضد الدین ۔ م ۷۵۶ھ آستانہ
المواہب	ہروی ، حسین علی
مواہب الرحمان	امیر علی ط نولکشور لکھنؤ ۱۹۳۱ء
المواہب اللدنیہ	بیجوری ، ابراہیم بن محمد ۔ م ۱۲۷۷ھ ط بولاق مصر
المواہب اللدنیہ	قسطلانی ، احمد بن محمد بن ابی بکر ۔ م ۹۲۳ھ الشرقیہ مصر ۱۹۰۷ء
مودۃ القربیٰ	ہمدانی ، سید علی ۔ م ۷۸۶ھ امامیہ کتب خانہ لاہور
موضح اوہام الجمع والتفریق	خطیب بغدادی ۔ م ۴۶۳ھ ط مصر
الموضوعات	قاری ، ملا علی بن سلطان محمد ۔ م ۱۰۱۴ھ ط آستانہ
الموضوعات الکبریٰ	ابن جوزی ، ابوالفرج عبدالرحمان ۔ م ۵۹۷ھ ط قاہرہ
الموطا	امام ، مالک بن انس ط نور محمد کراچی

الموطا	مراغی، محمد بن عبداللہ ط الجزائر
الموطا	مغربی، محمد بن عبداللہ بن تومرت
المنار	رضا، محمد رشید - ط المنار مصر ۱۳۵۴ھ
مناظرہ بغداد	مقاتل بن عطیہ الدار النجف دریا خاں
مناقب	ابن مردویہ، ابوبکر احمد بن موسیٰ م ۴۱۶ھ
مناقب	ابن مغازلی، علی بن محمد - م ۴۸۳ھ اسلامیہ طہران
مناقب	خوارزمی، ابوالمؤید موفق بن احمد - م ۵۶۸ھ - ط ناصر خسرو طہران ۱۹۶۵ء
مناقب	عینی ط اعلم پریس چہار مینار
مناقب آل ابی طالب	ابن شہر آشوب مازندرانی محمد بن علی - ط ایران
مناقب الصحابہ	شیبانی، عبداللہ بن احمد بن حنبل
منال الطالب	شافعی، نجم الدین
مناہل العرفان	زرقانی، عبدالعظیم عیسیٰ البابی مصر ۱۳۶۲ھ
منتخب الاغانی	ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان ط ایران ۱۳۱۹ھ
منتخب تاریخ ابن عساکر	بدران، عبدالقادر
منتخب الذیل المذیل	طبری، محمد بن جریر م ۳۱۰ھ استقامہ مصر
منتخب الصحیحین	نبہانی، یوسف بن اسماعیل بیروتی - التقدم مصر ۱۳۵۰ھ
منتخب الکلام	ابن سیرین، ابوبکر محمد - م ۱۱۰ھ بولاق ۱۲۸۴ھ
منتخب کنز العمال	ہندی، علی بن حسام الدین المتقی المیمنہ مصر

منتخب اللغات	حسینی، عبدالرشید ط کانپور
المنتظم	ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمان م ۵۹۷ھ - دارالثقافہ بیروت
المنتقیٰ	ابن الجارود، ابومحمد عبداللہ بن علی - ط اثریہ سانگلہ ہل
المنتقیٰ	ذہبی، شمس الدین محمد بن عثمان - م ۷۴۸ھ - المغرب الاقصیٰ قاہرہ
المنتقیٰ	قاضی ابوالولید السعادۃ مصر ۱۳۳۱ھ
المنتقیٰ	کازرونی، محمد بن مسعود - م ۷۵۸ھ
منتہی الارب	عبدالرحیم بن عبدالکریم - ط - لاہور ۱۹۲۰ء
منتہی المقال	محمد بن اسماعیل - ط - طہران ۱۳۰۲ھ
المنجد	لوئیس، معلوف بیروت ۱۹۱۳ھ
منحۃ المعبود	ساعاتی ط قاہرہ
منصب امامت	شہید، شاہ اسماعیل ط آئینہ ادب لاہور ۱۹۶۹ء
من لا یحضرہ الفقیہ	ابن بابویہ، ابوجعفر محمد بن حسن ۳۸۱ء
منہاج الاعتدال	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبدالحلیم م ۷۲۸ھ
منہاج السنۃ	〃 〃 〃 〃 〃 ط امیریہ مصر ۱۳۲۲ھ
منہاج الطالبین	نووی، ابوذکریا یحییٰ بن شرف م ۶۷۶ھ - ازہریہ قاہرہ ۱۹۲۵ء
منہاج الکرامۃ	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبدالحلیم م ۷۲۸ھ ط بولاق ۱۳۲۱ھ
منہاج الوصول	حسن خاں - شاہجہانی
منہج الزمخشری	مصطفیٰ الصادی - دارالمعارف مصر
منہج الصادقین	کاشانی، فتح اللہ - ط طہران ۱۳۴۷ھ

منہج المقال	استر آبادی، محمد بن علی - طہران ۱۳۰۲ھ
المیزان	طباطبائی، سید محمد حسین - دارالکتب الاسلامیہ طہران
میزان الاعتدال	ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد - م ۷۴۸ھ ط قاہرہ
المیزان الکبریٰ	شعرانی، سید عبدالوہاب ط ازہریہ مصر ۱۳۲۵ھ
الناسخ والمنسوخ	ہبۃ اللہ بن سلامہ - م ۴۱۰ھ ہندیہ مصر
نسیم الریاض	خفاجی، شہاب الدین م ۱۰۶۹ھ - ازہریہ مصر ۱۳۲۵ھ
نزل الابرار	بدخشی، میرزا محمد بن رستم
نزل الابرار	صدیق حسن خاں م ۱۳۰۷ھ
نزل السائرین	درگزینی، محمود بن محمد - م ۷۴۳ھ
نزول القرآن	ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق - م ۴۳۰ھ
نزہۃ الارواح	ہروی، سید صدر الدین - م ۷۱۸ھ
نزہۃ الخواطر	لکھنوی، عبدالحی بن فخر الدین ط حیدر آباد دکن ۱۹۴۷ء
نزہۃ المجالس	صفوری عبدالرحمان بن عبدالسلام - دارالمعارف قاہرہ
نزہۃ الناظرین	اموی، تقی الدین عبدالملک المیمنۃ مصر
نزہۃ النواظر	" " " "
نظم درر السمطین	زرندی، جمال الدین - ط القضاۃ
نفحات اللاہوت	کرکی، شیخ نورالدین - م ۹۴۰ھ ط نجف
نقد عین المیزان	آفندی، محمد بہجت - قمریہ مصر
نقض عثمانیہ	اسکافی، محمد بن عبداللہ - م ۲۴۰ھ

نکت الہمیان	الصفدی ط مصر ۱۹۱۰ھ
نور الابصار	شبلنجی، محمد مومن ۔ عبدالواحد مصر
نور الانوار	ملاجیون ط دہلی ۱۲۸۸ھ
نور المقیس	شکرینی، یوسف بن احمد ط قاہرہ
نور الیقین	بک، محمد خضری ۔ جامعہ اسلامی قاہرہ ۱۹۶۹ء
النہایہ	ابن اثیر جزری ۔ مبارک ۔ م ۶۳۰ھ ۔ المنیریہ مصر
النہایۃ الارب	نویری، شہاب الدین احمد م ۷۳۳ھ ۔ کوشاتوس قاہرہ
نہایۃ السئول	عدراسی، عبدالوہاب بن محمد
نہایۃ العقول	جزری، ابن اثیر ۔ م ۶۳۰ھ
نہایۃ العقول	رازی، امام فخرالدین ۔ م ۶۰۶ھ
نہایۃ اللغت	جزری، ابن اثیر ۔ م ۶۰۶ھ
نہج البلاغۃ	سید شریف رضی ط نولکشور
نیل الابتہاج	ابن قتیب، احمد بن احمد ۔ مصطفیٰ البابی قاہرہ
نیل الاوطار	شوکانی، محمد بن علی م ۱۲۵۰ھ مصطفیٰ البابی مصر
الوافی	کاشانی، ملا محسن ۔ دار الکتب الاسلامیہ طہران ۱۳۲۵ھ
وسائل الشیعہ	عاملی، محمد بن حسن حر ۔ م ۱۱۰۵ھ کتابفروشی اسلامیہ طہران ۱۳۲۵ھ
وسیلۃ المال	ابن باکثیر م ۱۰۴۷ھ ظاہریہ ۔ دمشق
وسیلۃ النجاۃ	سہالوی، محب اللہ م ۱۲۲۵ھ ۔ گلشن فیض لکھنؤ
الوصیۃ الکبریٰ	ابن تیمیہ، تقی الدین احمد بن عبدالحلیم م ۷۲۸ھ ۔ ط لاہور ۱۹۴۷ء

الوفا — ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمان م ۶۵۴ھ دار الکتب الحدیث عابدین ۱۹۶۶ء

وفاء الوفا — سمہودی، سید شریف نور الدین م ۹۱۱ھ مطبعۃ الادب مصر

وفیات الاعیان — ابن خلکان، شمس الدین احمد بن محمد م ۶۸۱ھ نہضۃ مصر ۱۹۴۸ء

الہدایہ — حنفی، برہان الدین مجتبائی دہلی ۱۳۶۸ھ

ہدایۃ المرشدین — شیخ علی ط قاہرہ

ہمع الہوامع — سیوطی، جلال الدین م ۹۱۱ھ السعادۃ مصر ۱۳۲۷ھ

ینابیع المودت — قندوزی، شیخ سلیمان - ط محلاتی بمبئی ۱۳۱۱ھ

الیواقیت الجواہر — شعرانی، سید عبد الوہاب مصطفیٰ البابی مصر ۱۹۵۹ء

جیدّ علماء کا اظہارِ پسندیدگی

جناب مولانا عباس علی خاں صاحب نجفی تھر پارکر سندھ

جناب مولانا ضیاء حسین صاحب ۔ فیصل آباد

جناب مولانا غلام حیدر صاحب ۔ لاڑکانہ

جناب مولانا ظہور حسین صاحب ۔ ایران

جناب مولانا ذاکر حسین صاحب ۔ افریقہ

جناب مولانا محمد عباس صاحب ۔ مکھنانوالی

جناب مولانا سید سجاد حسین صاحب بخاری ۔ بھائی پھیرو

جناب مولانا سید محمد حسنین صاحب نقوی ۔ اٹک

جناب مولانا کرار حیدر صاحب ۔ جھنگ

جناب مولانا فخر الحسنین صاحب محمدی ۔ خیرپور

جناب مولانا علی سرور صاحب سرحدی ۔ کوہاٹ

جناب مولانا سید غضنفر حسین صاحب بخاری ۔ تاندلیانوالہ

جناب مولانا محمد حسین صاحب بلوچ ۔ ساہیوال

جناب پروفیسر خادم حسین صاحب لغاری ۔ ڈیرہ غازیخاں

جناب پروفیسر غلام عباس صاحب سریوال ۔ حیدرآباد

سرکار علامہ سید مرتضیٰ حسین صاحب صدر الافاضل - لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا طالب حسین کرپالوی صاحب ماشاء اللہ محنتی، صاحب مطالعہ اور بحاث ہیں، زیر نظر کتاب ان کی سعی و کاوش کا نمونہ ہے۔ میں اُمید رکھتا ہوں کہ فاضل موصوف کی یہ محنت مقبول ہوگی۔

تحریف قرآن کا مسئلہ چند اختلاف پسند افراد کا قدیمی مشغلہ ہے جو ان کی خواہ مخواہ انتشار و افتراق بین المسلمین کی خواہش کی دلیل ہے شیعہ و سنی روز اول سے اسی قرآن اول پہ ایمان رکھتے ہیں، اسی سے احکام حاصل کرتے ہیں اسی کو اساس دین جانتے ہیں اور کسی آیت و سورت میں کمی زیادتی تو کیا زیر زبر کے فرق کو بھی جائز نہیں سمجھتے۔

شیعہ کاتبوں، عالموں، مفسروں اور پریسوں کے چھپے ہوئے اور لکھے ہوئے قرآن دنیا بھر میں رائج ہیں اس کے باوجود یہ بحث اسلام دشمنی نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ وقت قطعاً اس قسم کی بحث نہیں۔ لیکن نافہم دوست آئے دن۔ رسالے، مقالے، کتابیں اور ٹریکٹ چھاپ کر برادران اسلام کو اذیت دیتے رہتے ہیں، شیعہ حضرات پہ آفرین ہے کہ وہ انتہائی صبر سے سب و شتم سنتے اور ان اتہامات لگانے والوں سے درگذر کرتے رہتے ہیں۔ اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو سیل بے کراں بن کر الزامات و افترا پردازیوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا دیتے ہیں یہ کتاب بھی اسی طویل شور و غوغا اور مسلسل ہنگامے کے جواب میں مہذب اور باقاعدہ کتاب ہے۔

خدا کرے کہ معترضین آئندہ اس جھگڑے کو نہ اٹھائیں اور ملک وملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سعی رائیگان نہ کریں۔

مولانا طالب حسین صاحب کو خداوند عالم مزید توفیقات سے سرفراز رکھے۔

سید مرتضیٰ حسین عفی عنہ

۲۲ محرم ۱۴۰۳ھ

جناب حجۃ الاسلام سرکار مولانا محمد شفیع صاحب نجفی۔ گلگت

جناب فضیلۃ الاخ مولانا طالب حسین صاحب کربالوی زیدت توفیقاتہ نے بامساعی جمیلہ بنام مسئلۂ تحریف القرآن تالیف وتصنیف کی ہے۔ انشاء اللہ مورد النظر نبگاہ خاص وعام ہوگی چونکہ باکمال وقت بینی سے محققانہ مدون ہوئی ہے۔

محمد شفیع عفی عنہ

۴، صفر ۱۴۰۳ھ

سرکار علامہ شیخ جواد حسین صاحب قاضی شریعت سرحد (ہنگو)

قرآن اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ لاجواب کتاب ہے۔ جو بطور معجزہ کے حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق رسالت کے لیے خدا کی طرف سے نازل کی گئی ہے اور ایسی جامع کتاب ہے کہ جس میں تمام عالم کی چیزیں ہیں۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ کسی چیز کو خدا نے نہیں چھوڑا ہے جو اس میں بیان نہ کردی گئی ہو۔ لا رطب

ولا یابس الا فی کتاب مبین ہر خشک وتر اس
میں موجود ہے جس طرح ایک بہت بڑے تن آور درخت کا وجود ایک
چھوٹے سے دانے اور بیج میں سمایا ہوا ہوتا ہے اسی طرح اس قرآن میں
خدا کے تمام اسرار و رموز اور حقیقتیں سمو دی گئی ہیں جیسا کہ رئیس المفسرین
حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت امیر المومنین سے ایک شب صحرا میں
جا کر سورہ الحمد کی تفسیر کے سلسلے میں دریافت کیا اور حضرت نے بائے بسم اللہ
کی تفسیر بیان کرتے رہے یہاں تک کہ سحر نمودار ہو گیا تو حضرت علی نے
فرمایا اے عبداللہ اگر رات طولانی ہوتی تو اس کی تفسیر اتنی بیان کرتا کہ اگر
لکھنے والا لکھتا تو ستر اونٹ کا بار ہو جاتا پس اے عبداللہ مختصر یہ سن لو کہ
کل ما فی العالم فھو فی القرآن و کل ما فی القرآن فھو فی
الحمد و کل ما فی الحمد فھو فی البسملۃ و کل ما فی البسملۃ فھو فی
الباء و کل ما فی الباء فھو فی النقطۃ تحت الباء و انا النقطۃ تحت
الباء حضرت علی نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن عباس سنو کہ جو کچھ تمام عالم
میں ہے وہ سب کچھ قرآن میں موجود ہے اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ سورہ
الحمد میں ہے اور جو کچھ سورہ الحمد میں ہے وہ سب بسم اللہ میں ہے اور جو
کچھ بسم اللہ میں ہے وہ اس ب میں ہے جو بسم اللہ کے شروع میں ہے اور
جو کچھ اس ب میں ہے وہ سب کا سب اس نقطے میں ہے جو ب کے نیچے
ہے اور اس کے بعد علی نے فرمایا کہ وہ نقطہ میں ہوں اس واقعہ سے قرآن
کا یہ دعویٰ صحیح ثابت ہوا کہ ہر رطب و یابس قرآن میں موجود ہے تو اتنی جامع
کتاب کا کون جواب لا سکتا تھا اس لیے تو قرآن نے کہا کہ فاتوا بسورۃ

مثلہ کسی ایک سورے کا جواب لاسکتے ہو تو لاؤ لیکن کہاں یہ ممکن تھا؟ عاجز رہے اور خدا نے اپنے رسول سے فرمادیا کہ قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو بمثل ھذا القرآن لایاتون بمثلہ ولوکان بعضھم لبعض ظھیرا یعنی اے رسول ان کو بتادو کہ اگر انسان اور جنات سب مل کر ایک دوسرے کی مدد کریں پھر بھی قرآن کا مثل نہیں لاسکتے بہر حال جہاں باعتبار جامعیت کے اپنی مثال آپ ہے اسی طرح باعتبار فصاحت و بلاغت کے بھی بے مثال ہے۔

الغرض قرآن پاک اسرار و رموز الٰہی کا وہ بیش بہا خزانہ ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے اور تشنگان ہدایت کے لیے وہ شیریں چشمہ ہے جو کبھی خشک ہونے والا نہیں اور نہ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہوسکتا ہے اور نہ کسی قسم کی کمی واقع ہوسکتی ہے۔ کیونکہ خدا خود اس کا محافظ ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں نے قرآن کو نازل کیا ہے اور میں اس کی حفاظت کرنے والا ہوں جب خود خدا اس کا محافظ ہے تو کمی بیشی اور تحریف کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ تمام اہل اسلام بلا تفریق مذہب و ملت اس قرآن کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں اور اسی قرآن کے مجموعے سے احکام الٰہی کو اخذ کرتے ہیں اور اس پر سب کا ایمان ہے۔

فرقہ نجیہ شیعہ اثنا عشری کا ایمان بھی اسی قرآن پر ہے۔ بقول و تصدیق حضرت علی علیہ السلام یہی قرآن کامل و مکمل ہے جو بین الدفتین موجود ہے کوئی کمی بیشی نہیں ہے۔ البتہ یہ تمام اہل اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ موجودہ قرآن کی صورت تنزیل وہ نہیں ہے جس طرح نازل ہوا تھا سورتوں کی ترتیب

وہ نہیں ہے جس ترتیب سے وہ نازل ہوئی تھیں۔

سب سے پہلے سورہ اقرا باسم ربک الذی نازل ہوا تھا لیکن بجائے پہلے قرآن میں ہونے کے تیسویں پارہ میں ہے الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت آخر میں آئی تھی وہ درمیان میں ہے۔

الحاصل ان تمام شواہد کے باوجود یہ الزام کہ شیعہ قرآن پر ایمان نہیں رکھتے یا اس میں تحریف کے قائل ہیں ایک بہتان اور افترا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

چنانچہ اس الزام اور بہتان کو رفع کرنے کے لیے فاضل اجل اور واعظ بے بدل جناب مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی نے ایک نہایت مدلل و مبرھن کتاب مسئلہ تحریف القرآن کے نام سے تحریر فرمائی ہے اور میرے خیال میں جہاں تک میں نے اس کا مطالعہ کیا ہے اب تک کوئی ایسی جامع کتاب اس موضوع پر نہیں لکھی گئی ہے اس کتاب میں موصوف نے شیعوں کے ایمان بالقرآن کے ثبوت میں ۳۲ عقلی دلائل ۲۳۲ آیات قرآن کریم پیش کر کے مذکورہ بہتان تراشی کی دھجیاں اُڑا کے رکھ دی ہیں اور ۹۰ عقلی و نقلی مستحکم دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ موجودہ قرآن کی ترتیب نزول قرآن کے مطابق نہیں ہے۔

اس کے علاوہ تقریباً تمام علماء اہل سنت کے مشہور مناظرین کے جملہ ۱۲۲ اعتراضات کو نہایت متانت اور سنجیدگی اور تہذیب کے لب و لہجے میں جوابات دے کر حق تحقیق ادا کر دیا ہے۔ کمال تو یہ کر دیا ہے کہ ۲۵۲۰ حوالہ جات کتب اہل سنت سے تلاش کر کے جمع کر دیا ہے

گو یا کتاب کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر تعصب نہ برتا جائے تو یقیناً ہر مطالعہ کرنے والے کے لیے ہدایت کی وہ روشنی حاصل ہوگی کہ پھر اس کے دل میں وسوسے کی تاریکی نہیں آسکتی میری دعا ہے کہ خداوند عالم اس کتاب کو مقبول اور مصنف محقق کی سعی بلیغ کو مشکور فرمائے میں ہر متلاشی حق سے اپیل کرتا ہوں کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرے اور اپنے دوست و احباب کو بھی مطالعہ سے بہرہ مند کرے۔ آمین۔

جناب مولانا کاظم علی صاحب اثیر جاڑوی پرنسپل دار العلوم جامعہ حسینیہ جھنگ

۱۱ فروری ۱۹۸۳ء کو جامع المنتظر لاہور میں مولانا طالب حسین صاحب کربلائی سے ملاقات ہوئی۔ بندہ نے موصوف کا مرتبہ رسالہ مسئلہ تحریف القرآن دیکھا پڑھا۔ موصوف نے تبصرہ کے لیے کہا اگرچہ میدان تحقیق میں راقم الحروف خود تہی دست ہے کیونکہ بیتی ہوئی چودہ صدیوں کا مثبت اور منفی کتابی سرمائے کو کھنگالنا نہ صرف مجھ جیسے کوتاہ دست کے بس سے باہر ہے بلکہ ہزاروں ایسے اور بھی ہوں گے جو میری طرح یہی اعتراف کریں گے۔

مگر بایں ہمہ چند ایک صفحات کا مطالعہ کرنے سے جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ یہی ہے کہ موصوف نے انتہائی محنت مشقت اور تندہی سے کام کیا ہے اور تحریف قرآن کے سلسلے میں شیعہ پر ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیے ہیں۔ خداوند عالم موصوف کو توفیق مزید عنایت فرمائے۔

اثیر جاڑوی

جنابِ مولانا عبد الکریم صاحب مشتاق

حدیثِ ثقلین کے مطابق قرآن واہلبیتؑ میں جُدائی ممکن نہیں کتاب اللہ اور عترت اہلبیتِ رسولؐ دونوں دائمی ساتھی ہیں جس طرح اہلبیتِ اطہار پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اسی طرح قرآن بھی بڑا مظلوم ہے۔ مگر یہ صامت ہے۔ بے زبان ہے

لیکن زبان خموشی میں اسکی صدائے استغاثہ ہل من ناصر ینصرنا بلند ہے۔

بڑے خوش نصیب ہیں وہ سعادت مند لوگ جو اس صدا کو سنکر لبیک کہتے ہیں۔ ایسے ہی بخت آوروں میں محقق وحید مبلغ اسلام، ناصر ثقلین مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی ہیں۔ جنہوں نے یہ تالیف حنیف نشر عام کرکے تمسک بالثقلین کا حق ادا کیا ہے۔ ثقل اول قرآن مجید کی حمایت ونصرت میں آپ کے اُٹھائے گئے یہ قدم اتنے مؤثر ومضبوط ہیں کہ مخالفین کا ہر قدم اکھاڑنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ فاضل مصنف نے انتہائی عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ ایسے مطالب کو ٹھوس دلائل اور ناقابل تردید اثبات کے ساتھ عقلاً ونقلاً ثابت کیا ہے۔ اور ان زبانوں کو گنگ کردیا ہے جو شیعہ امامیہ پر تحریف قرآن کی تہمت باندھتے ہیں۔ موصوف نے ایسے افترا پردازوں کے ایک ایک نقطہ کذب کا دندان شکن جواب دیکر دہن باطل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کردیا ہے۔

میں نے اردو زبان میں اس سے مفصل، جامع، مدلل اور ٹھوس کتاب کوئی نہیں دیکھی۔ بلاشبہ یہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کتاب مستطاب کے منصۂ شہود پر آجانے کے بعد میں نے محسوس کیا ہے کہ اس موضوع (تحریف) پر میری اعلان کردہ کتاب کی اشاعت ضروری نہیں رہی۔ کیونکہ لائق مصنف

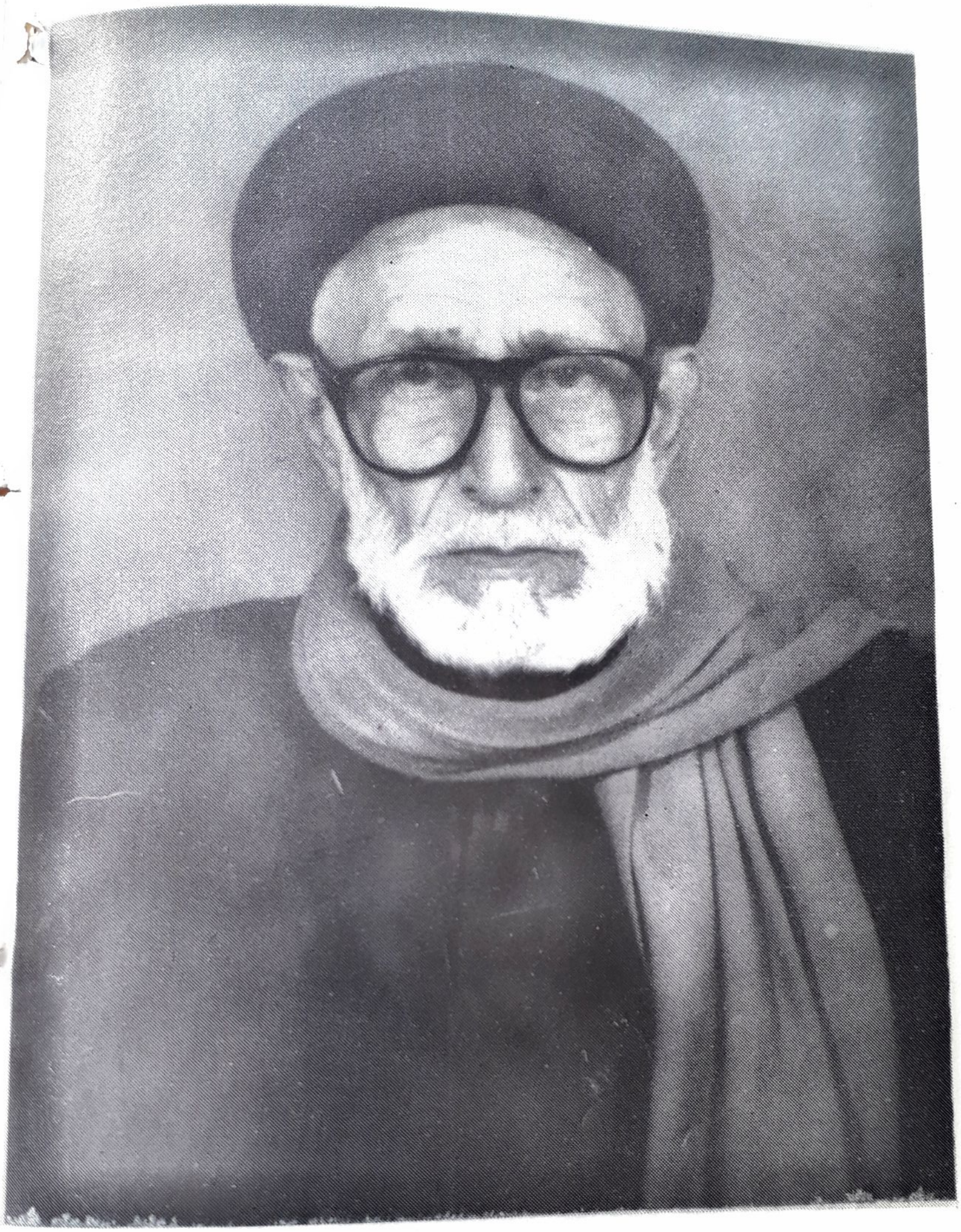
نے توقع سے بڑھ کر فنی مہارت، و چابکدستی کے ساتھ انمول مواد جمع کر کے علمی خزانہ میں گرانقدر اضافہ کیا ہے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ، قرآن حکیم رسول عظیم اور آلِ اطہارؑ کے صدقہ میں مولف ، ناشرین و معاونین کو اجر نیک عطا فرمائے ۔ اور یہ خدمت قرآن قبول و مقبول ہو ۔ آمین

احقر العباد

عبدالکریم مشتاق

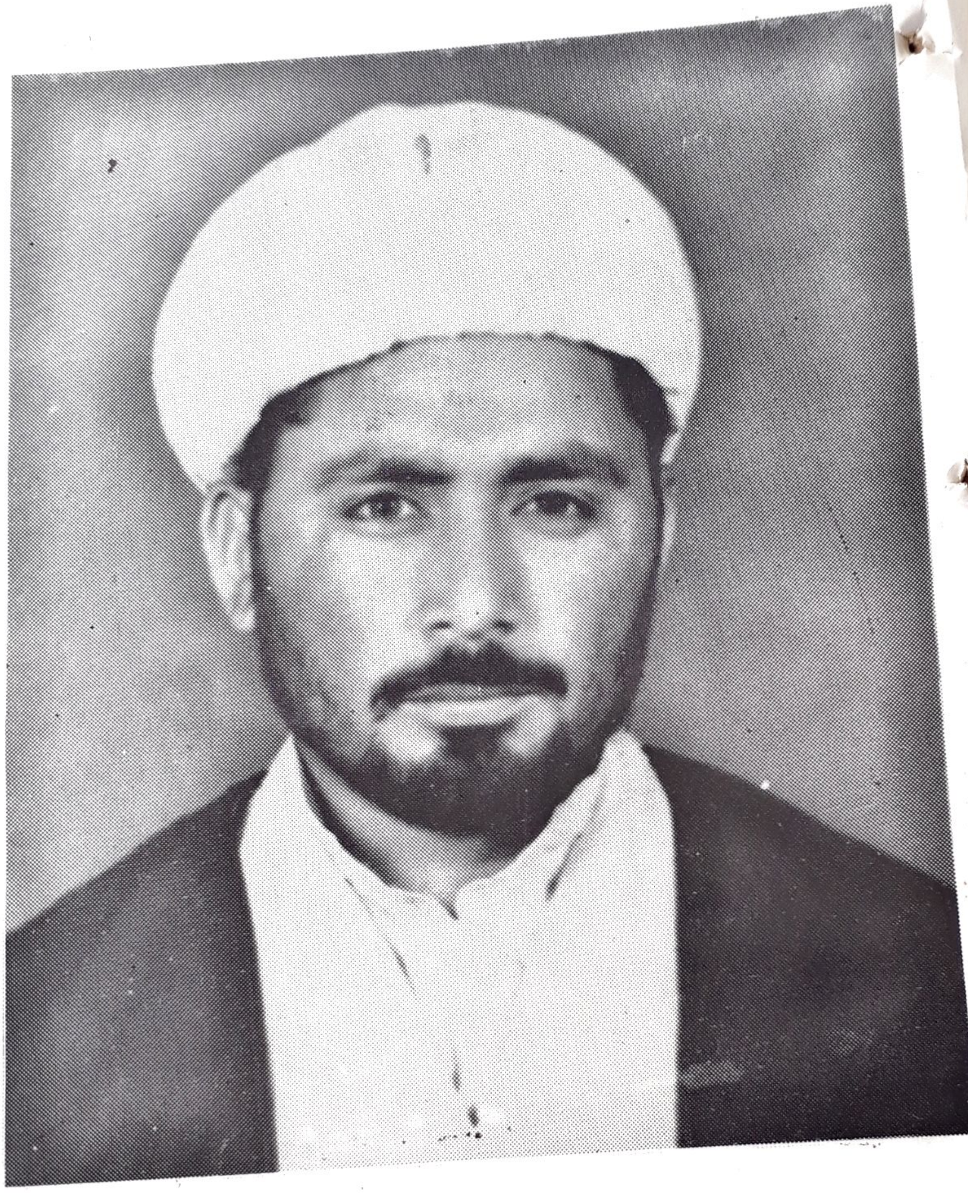


حضرت مبلغ اعظم جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب
(استاد مؤلف)



مبلّغ اسلام جناب علاّمہ مِرزا یوسف حسین صاحب لکھنوی

(استادِ مؤلف)



جناب مولانا طالب حسین کرپالوی
(مؤلف)



کھنوی



علامہ مرزا یوسف حسین صاحب خطیب مسجد نور ایمان کراچی
تلاوت قرآن پاک فرما رہے ہیں ؁؁



سید آل محمد رزمی صاحب تقریب کی غرض وغایت اور مصنف و کتاب کے بارے
میں لوگوں کو آگاہ کر رہے ہیں ؁؁



طالب حسین کرپالوی صاحب غرض تالیف بیان کر رہے ہیں



سیّد نذیر کاظمی صاحب نظم کے ذریعہ سے اپنے تاثرات بیان کر رہے ہیں ۔



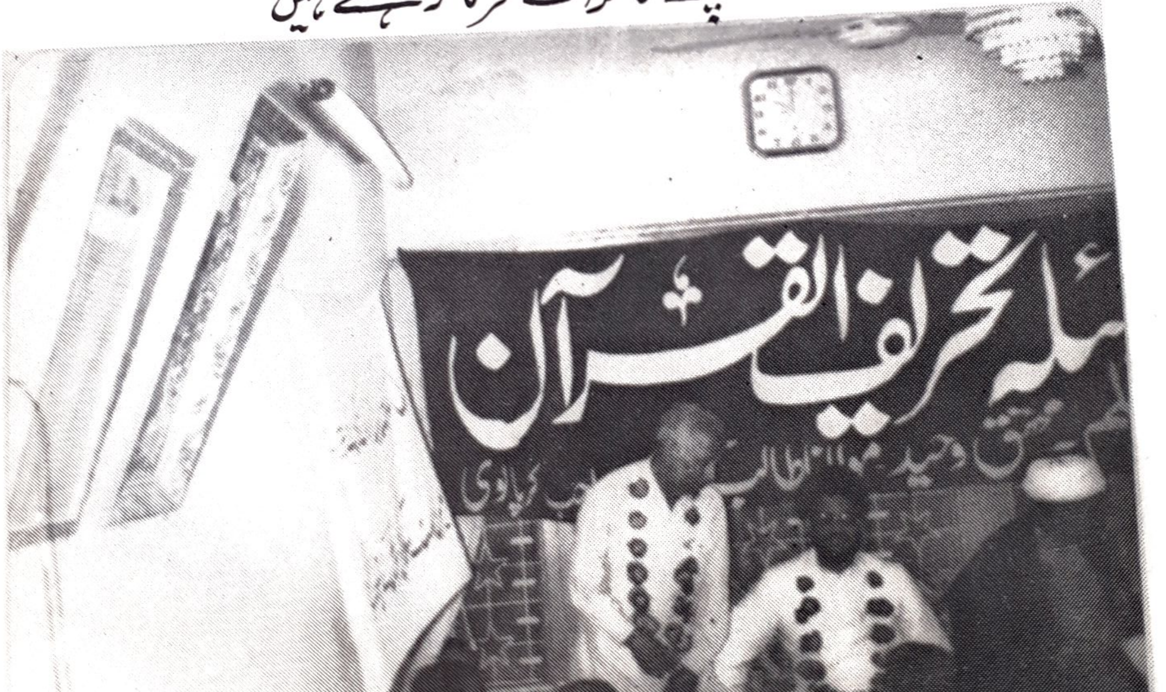
کاظم علی گجراتی صاحب مسئلہ و تحریف القرآن کے بارے میں مقالہ پڑھ رہے ہیں



سید ابوذر شہرت بلگرامی کتاب اور مصنف کے بارے میں نظم کے اشعار
پڑھ رہے ہیں



مولانا احمد علی حیدری صاحب کتاب اور اس کے مصنف کے بارے میں
اپنے تاثرات فرما رہے ہیں



شیخ شوکت علی صدر محفل تاثرات بیان کر رہے ہیں



علامہ سید رضی جعفر صاحب ۔ اختتام میں دعا فرما رہے ہیں



سامعین کا منظر

تقریب رونمائی

محقق وحید جناب مولانا طالب حسین کرپالوی کی کتاب مسئلہ تحریف القرآن کی تقریب رونمائی بتاریخ ۱۴ راپریل ۱۹۸۴ء کو خواجہ محمد کمیل صاحب کی قیامگاہ "گل مسرت" فیڈرل بی ایریا کراچی میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر صاحب نقوی خطیب مسجد و امامبارگاہ شاہ کربلا رضویہ سوسائٹی کراچی نے فرمائی۔ مہمان خصوصی جناب شیخ شوکت علی صاحب مالک شوکت پیپر مارٹ اور نظامت کے فرائض المنتظر کراچی کے رپورٹر جناب سید آل محمد رزمی صاحب نے انجام دیئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جس کی سعادت مسجد نور ایمان کے متقی و پرہیزگار خطیب جناب مولانا مرزا یوسف حسین صاحب قبلہ نے حاصل کی۔ انہوں نے مسحور کن لہجے میں عروس القرآن یعنی سورہ الرحمان کی تلاوت فرما کر حاضرین کو اللہ اللہ کہہ کر جھومنے پر مجبور کر دیا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سید آل محمد صاحب رزمی نے ایک مقالہ پیش کیا جس میں جناب مولانا طالب حسین کرپالوی کی خدمات اور مسئلہ تحریف القرآن کے امتیازات کا ذکر تھا۔ جناب رزمی صاحب اردو ادب کے مشہور رائٹر ہیں لہذا ان کے مقالے میں اردو فقرات و اشارات و کنایات کا ہونا فطری امر تھا اسی لئے مومنین نے ان کے مقالے کو بہت پسند کیا۔

رزمی صاحب قبلہ کے بعد مشہور ماہر قانون اور کراچی ہائی کورٹ میں شیعوں کی نمائندگی کرنے والے محسن سید نذیر حسین صاحب قبلہ کاظمی ایڈوکیٹ نے مولانا

موصوف اوران کی تالیف مسئلہ تحریف القرآن کے بارے میں نظم کے ذریعہ اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ یوں تو ان کو مجالس میں سلام و مرثیہ پڑھتے کافی دفعہ سنا گیا لیکن مومنین کراچی نے ان کا انداز بیان آج کچھ اور ہی دیکھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان پر اشعار کا القا ہو رہا ہے۔ جب انہوں نے یہ شعر

پا گئے اہل کراچی رونمائی کا شرف
شیخ شوکت علی اور رضی جعفر ہوئے مسند نشین

پڑھا تو محفل میں موجود ہر فرد نے اٹھ اٹھ کر داد تحسین دی ہر طرف سے واہ واہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کی آواز آرہی تھی۔

آپ کی مرصع نظم کے بعد مولانا احمد علی صاحب حیدری نے مولانا موصوف کی صلاحیتوں کا ذکر فرمایا ۔ مولانا حیدری صاحب نے فرمایا کہ مولانا موصوف نے اپنی تعلیم کا آغاز درس آل محمد سے کیا اور میں نے آنکھوں سے دیکھا کہ موصوف نے قلیل عرصے میں مبلغ کلاس کا سفر طے کر لیا اور چند ہی ماہ میں مبلغ کلاس میں بھی ایک اہم اور ممتاز مقام حاصل کر لیا تھا۔ استاد محترم حضرت مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل صاحب اعلی اللہ مقامہ مولانا موصوف پر فخر فرمایا کرتے تھے۔ جب حیدری صاحب قبلہ نے حضرت مبلغ اعظم کا نام لیا تو مومنین کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو آگئے اور ایک مومن کی اپیل پر مومنین نے حضرت مبلغ اعظم مرحوم کے لئے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔

مولانا حیدری صاحب کی بصیرت افروز تقریر کے بعد شاعر محسن انسانیت حضرت سید ابوذر شہرت بلگرامی کو دعوت دی گئی بس جب اسٹیج سیکریٹری نے حضرت شہرت صاحب کا نام اپنی زبان سے ادا کیا تو مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

ایسے معلوم ہوتا تھا کہ لوگ کافی دیر سے منتظر تھے۔ پس شہرت صاحب نے نظم کا آغاز کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اشعار کی بارش ہوگئی مومنین دوبارہ پڑھنے کی اپیل کریں تو شہرت صاحب فرماتے اگلا شعر سنیئے۔ یقین جانیے آنے والا ہر شعر پہلے سے بہتر ہوتا۔ بس ہر طرف سے نعرے ہی نعرے: صلوات ہی صلوات کہیں سے واہ، واہ کی اور کہیں سے سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ اس روح پرور نظم کے ہر شعر نے مومنین سے داد تحسین حاصل کی۔ تاہم اس شعر نے تو مجمع کو جھومنے پر مجبور کر دیا۔

چوکھٹے میں ہے جو باب علم کے
بس وہی تصویر ہیں طالب حسین

سید ابوذر شہرت بلگرامی کے نذرانہ عقیدت کے بعد امامیہ مشن لاہور کے پرانے ورکر اور جامعہ تعلیمات اسلامی کے موجودہ مصحح جناب کاظم علی گجراتی صاحب کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ مولانا موصوف اور انکی صلاحیتوں کے بارے میں ایک مقالہ پڑھیں۔ چنانچہ گجراتی صاحب تشریف لاتے۔ گجراتی صاحب چونکہ خود ایک وسیع النظر اور فن مناظرہ کے اسلوب سے خوب واقف تھے لہذا انہوں نے اعلان فرمایا کہ مسئلہ تحریف القرآن کا شور جس طرح شیعوں کے گھر میں تھا اس سے بڑھ کر غیر شیعہ کے ہاں بھی تھا لیکن اس اہم موضوع پر آج تک کوئی مفصل کام نہ ہوا تھا۔ مولانا موصوف کا صرف شیعہ ہی پر احسان نہیں بلکہ امت مسلمہ پر ہے کہ انہوں نے اس اہم موضوع پر اتنا کام کیا کہ اگر میں صاحب اختیار ہوتا تو موصوف کو پی ایچ ڈی کی ڈگری پیش کرتا۔

گجراتی صاحب نے موصوف کے ماضی کی چند جھلکیاں پیش کیں۔ پنجاب یونیورسٹی

اور پنجاب پبلک لائبریری میں مطالعہ کرتے ، کلمہ ولایت ، علیؑ ولی اللہ - القرآن مع علیؑ
اور اسلامی ترانہ جیسے چارٹوں کی اشاعت کا ذکر فرمایا۔

جناب کاظم علی گجراتی صاحب کے پرحاصل تبصرہ کے بعد مؤلف کتاب کو دعوت دی گئی کہ وہ سامعین سے کتاب کے حوالہ سے گفتگو فرمائیں۔ چنانچہ موصوف نے ایک فصیح و بلیغ خطبہ پڑھنے کے بعد اس موضوع کے انتخاب کے بارے میں فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ علماء شیعہ نے مناظرہ کے اہم موضوعات خلافت : ماتم ، عقد ام کلثوم ، بنات رسولؐ ، متعہ ، تقیہ پر خوب کام کیا ہے لیکن تحریف القرآن جیسے اہم موضوع پر کوئی خاص کام نہیں کیا چند رسائل چھپے ان کے لکھنے والوں کے نام تو بڑے تھے لیکن کام بڑا نہ تھا۔ بس چند آیات دو تین روایات لکھنے کے بعد غیر شیعہ سے مخاطب ہوئے کہ تحریف کے ہم قائل نہیں جناب موصوف نے فرمایا کہ اثبات دعویٰ کا حصہ بالکل تشنہ تھا اور وہ روایات جو ہماری کتب میں موہم تحریف تھیں ان کے صحیح خدوخال پیش کرنے کی ضرورت تھی اور جو الزامی سوالات سنی کتب میں موجود تھے ان کے تحقیقی جوابات کی ضرورت تھی اسی لئے حقیر نے اس موضوع کا انتخاب کیا۔ حقیر نے لیل و نہار ایک کئے نہ کھانے کی فکر نہ پینے کا خیال بس ایک جنون تھا کہ کسی نہ کسی طرح یہ کتاب مکمل ہوجائے۔

بس خدا کے فضل آئمہ کی نوازش اور مومنین کی پرخلوص دعاؤں نے مجھے اپنے مقصد میں کامیاب فرمایا اور کراچی جیسے عظیم شہر میں یہ حقیر تالیف پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ لوگوں نے یہ سنکر نعرے لگائے۔ صلواتیں پڑھیں اور مولانا طالب حسین کرپالوی زندہ باد کے نعرے لگائے مولانا موصوف کی تقریر دلپذیر کے بعد مہمان خصوصی شیخ شوکت علی صاحب نے مومنین کرام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ جو کچھ میں نے

تعاون کیا ہے وہ میرا دینی وقومی فریضہ تھا آخر میں تقریب کے صدر حجۃ الاسلام علامہ سید رضی جعفر صاحب نقوی نے اپنی صدارتی تقریر سے سامعین کو سرفراز فرماتے ہوئے مولانا موصوف کا علمی وتحقیقی کاوشوں کو سراہا اور انکی توفیقات میں اضافہ کے لئے دعا فرمائی علامہ موصوف کی صدارتی تقریر کے بعد یہ پروقار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ خواجہ کمیل صاحب کی جانب سے شرکا اکرام کے لئے پرتکلف چائے اور فروٹ وغیرہ کا اہتمام تھا۔

مولانا موصوف کے حکم پر آخر میں محسن قوم استاذ المناظرین مصنف بے بدل جناب مولانا عبد الکریم صاحب قبلہ مشتاق ۔ وکیل آل محمد جناب سید نذیر حسین صاحب کاظمی ۔ مجاہد ملت جناب محمد حسین جعفری اور فخر ملت جناب شیخ شوکت علی صاحب کے خصوصی تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا گیا۔

نتیجۂ فکر جناب سیّد نذیر حسین کاظمی صاحب ایم ۔ اے ،

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ۔ کراچی

- مسئلہ تحریف قرآں کی ہوئی یوں چھان بین
  طالب کرپالوی بس ہوگئے گوشہ نشین
- بے نیاز استراحت وقفِ کاوش ہوگئے
  کھو گئے ایسے کے جیسے اس جہاں میں ہوں نہیں
- کرلیا ادراک اور فہم و ذکا نے جب وضو
  ہوگئے مصروفِ کارِ خیر طالب آفریں
- کام ہے قرآں کا ہر حرف پیغام وحی
  یہ کوئی قصہ ، فسانہ یا حکایت تو نہیں

- معتبر راوی، حوالے بھی صحیح درکار ہیں
مستند تفسیر ہو، تشریح بھی محکم تریں
- روشنائی کے مرکب، زمزم و خاکِ شفا
کاتبِ پاکیزہ طینت افتخارِ کاتبیں
- مل گیا جبریل کا پر، نوکِ خامہ کے لئے
پھر فرشتے خواندگی کرنے لگے خندہ جبیں
- مطلعِ عنوان گویا، لوحِ قلبِ متقی
ہر ورق تابندہ رُو مثلِ جبینِ مومنیں
- اہلِ علم و فضل کو سرمایۂ آبِ حیات
خرمنِ طالب کے ہیں اکثر محقق خوشہ چیں
- ایک اک عنوان پر صدق و یقیں کی مہر ہے
حرف موتی، لفظ ہیرے، ہر سطر گویا نگیں
- یہ کتابِ معنوی عرفان ہے قرآن کا
اس کو پڑھ پڑھ کر سنوارو دستورِ دنیا و دیں
- پا گئے اہلِ کراچی رونمائی کا شرف
شیخ شوکت اور رضی جعفر ہوئے مسند نشیں
- چاہتا ہوں نظم سے ایسی گل افشانی کروں
جھولیاں بھر دوں گلوں سے لے کے جائیں مومنیں
- اب نذیر کاظمی کہہ کر کتابیہ سے اٹھو
سیرِ گلشن کو چلیں سب قاریانِ خوشہ چیں

۱؎ یہ نظم تقریبِ رونمائی میں پڑھی گئی ✻ ✻ ✻

نتیجۂ فکر۔ شاعرِ محسنِ انسانیت۔ سید ابوذر شہرت بلگرامی۔ کراچی

علم کی تفسیر ہیں طالب حسین
طالب شبیر ہیں طالب حسین

فقہِ جعفر کے علمبردار ہیں
جہل کو زنجیر ہیں طالب حسین

مسئلۂ تحریفِ قرآن کا نہیں
مسندِ تحریر ہیں طالب حسین

حق ہیں اہلبیت کے حق کے مگر
عدل کی تقسیم ہیں طالب حسین

ہیں تعقل اور تفکر کے امیں
علم با شمشیر ہیں طالب حسین

تیم کش قلبِ منافق میں سدا
تیر ہیں ہاں تیر ہیں طالب حسین

ہر صورت محضرِ احسان پر
حق ادا تحریر ہیں طالب حسین

مومنِ مولا ہیں قول و فعل سے
جوں با تنویر ہیں طالب حسین

رزمِ علم و فکر کے مثلِ حبیب
پیر ہیں ہاں پیر ہیں طالب حسین

کر رہے ہیں یہ جہاد بالقلم
یوں قلم کے بیر ہیں طالب حسین

عارفِ قرآں و اہلبیت ہیں
خوئی تقدیر ہیں طالب حسین

جس کو اخبارِ خدا کہتے ہیں لوگ
اس کی تشہیر ہیں طالب حسین

سچ ہے شہرِ علم کے شہری ہیں یہ
کتنے با توقیر ہیں طالب حسین

جو کھٹے میں ہے جو بابِ علم کے
بس وہی تصویر ہیں طالب حسین

دودھ سے اب یوں ملاوٹ ہے الگ
آلۂ تدبیر ہیں طالب حسین

شہرتؔ بوذر کے ہیں یہ ہمنوا
عزمِ عالمگیر ہیں طالب حسین

ے یہ نظم تقریبِ رونمائی میں پڑھی گئی۔

تاثرات

(برائے طبع دوئم)

علامہ طالب جوہری صاحب ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

پچھلے دنوں مؤلف کو علامہ طالب جوہری سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اس وقت اتفاق سے ان کے پاس انڈیا کے مشہور منفرد مصنف سرکار علامہ سید ذیشان حیدر صاحب جوادی کراروی بھی رونق افروز تھے۔

علامہ جوہری صاحب نے حقیر کی حقیر پیشکش مسئلہ تحریف القرآن کا ذکر شروع کر دیا اور فرمایا۔ جوادی صاحب میرے نزدیک تحریف القرآن کے موضوع پر برصغیر میں اس سے بڑی کتاب ماضی میں میں نے نہیں دیکھی۔

علامہ صاحب نے فرمایا جوادی صاحب کرباوی صاحب دیکھنے کے لحاظ سے تو ابھی نوجوان ہیں لیکن منقولات کا خزانہ ہیں اور چلتی پھرتی لائبریری ہیں۔ مجھے خوشی ہوتی ہے جب ایسے نوجوان دیکھتا ہوں جنہوں نے اپنی زندگی کو تبلیغ دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔

علامہ ذیشان حیدر صاحب جوادی، کراروی۔ انڈیا

علامہ جوہری صاحب کی تقریر دلپذیر سن کر جناب جوادی صاحب کتاب کو پکڑتے ہوئے گویا ہوئے کہ میرے مطالعہ کے مطابق اتنی مفصل کتاب اس موضوع پر برصغیر میں تو کیا مشرق وسطیٰ میں بھی نہیں ہے۔

جوہری صاحب میں نے محسوس کیا ہے کہ پاکستانی علماء تحریر پر تقریر کو مقدم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تحریر ہی دیرپا ذریعۂ تبلیغ ہے۔ میری تمنا ہے کہ علماء کرام اس اہم شعبے کو نہ چھوڑیں

پروفیسر غلام عباس صاحب سریوال گورنمنٹ سندھ کالج آف کامرس حیدرآباد۔ سندھ

جناب قبلہ مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی ہمارے گاؤں غلام حیدر سریوال ضلع حیدرآباد سندھ میں مدرسۂ زین العابدینؑ میں تقریباً تین سال تک مدرس رہے۔ اسی اثنا میں قبلہ صاحب سے علمی، ادبی اور مذہبی معاملات پر تبادلہ خیال ہوتا رہتا تھا۔ اور ہم نے میرے خیال میں ایک دوسرے سے کافی کچھ سیکھا جن کا جوہر البتہ میری تصنیفوں میں ضرور ملے گا۔ کتاب "مسئلہ تحریف القرآن" کا کافی حصہ قبلہ صاحب نے انہی تین برسوں کے عرصے کے دوران تصنیف فرمایا مجھے بخوبی یاد ہے وہ زمانہ جب خاص طور پر گرمی کی چھٹیاں گزارنے میں گوٹھ جاتا تھا اور قبلہ صاحب اوطاق (ڈیرہ) کے صحن میں نیم کے درختوں کے نیچے چارپائی پر کتابوں کے ڈھیر لگائے ہوئے کتاب لکھ رہے ہوتے تھے اور ان پہ ایک جنون سوار ہوتا تھا۔ نہ کھانا یاد نہ پینا۔ مدرسہ میں بچوں کو درس دینے کے بعد پھر وہی کاغذ، قلم، کتابیں، نیم کے درخت کی چھاؤں تلے طالب حسین! کھانا ٹھنڈا ہوتا رہتا تھا۔ بچہ بلانے آتا تھا۔ لیکن اسے یہ جواب دے کر پھر لکھنا شروع کر دیتے کہ دو سطر باقی لکھ کر آ رہا ہوں، لیکن دو سطر دو صفحے سے بھی بڑھ جاتی تھیں۔

اسی دوران میں بھی ایک کتاب "قرآن، عقل اور سائنس" سندھی زبان میں لکھ رہا تھا اور ہم ایک دوسرے کو کہتے تھے کہ دیکھیں کس کی کتاب پہلے شائع ہوتی ہے۔ خیر کتاب تو میری پہلے شائع ہو گئی کیونکہ ضخامت کے لحاظ سے قبلہ صاحب کی کتاب سے وہ بہت چھوٹی تھی۔ چند دن بعد قبلہ صاحب حیدرآباد تشریف لائے اور مجھے اپنی کتاب "مسئلہ تحریف القرآن"، کا تحفہ دیا۔ کتاب پر طائرانہ نظر کے بعد میں بے ساختہ کہہ اٹھا۔

"دیر آید درست آید"

قبلہ طالب حسین صاحب سے جتنا وقت میری صحبت رہی میں نے انہیں، محنتی، ذہین، کشادہ دسترخوان کے مالک اور ملنسار پایا۔ اس کے علاوہ صاحب موصوف اچھے مدرس اور شعلہ بیان مقرر بھی ہیں۔ ان کے قلم کی پختگی، گفتگو کی شائستگی، مسلسل محنت اور مستقل مزاجی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مستقبل کے ایک بڑے مقرر اور مصنف ہونگے۔ ان کی کتاب "مسئلہ تحریف القرآن" کو میں نے بغور پڑھا جو موضوع کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی ایک بہترین مذہبی کتاب ہے۔ اس مسئلے پر اس سے پہلے کسی نے اتنی جامع اور مفصل قلم آزمائی نہیں کی اہل علم و ادب و عالم دین کے لئے اور ہر لائبریری میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ میری دعا ہے کہ قبلہ صاحب کا زور قلم اور زیادہ ہو اور انہیں ملک و ملت کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے۔ آمین ثم آمین

جناب سید علی امام صاحب زیدی۔ جنرل سیکرٹری

ورکرز یونین پنجاب اسٹیٹ لائف انشورنس پاکستان

میں نہ تو کوئی معروف ادیب ہوں، نہ ہی کوئی مشہور نقاد۔ البتہ مذہب حقہ اثنا عشریہ

کا ایک ادنیٰ سا طالب علم ہوں۔ مجھے کتاب "مسئلہ تحریف القرآن" کے پڑھنے کا اتفاق ہوا اس بارے میں میں صرف یہی عرض کر سکتا ہوں کہ تذکرۂ گل و بلبل ہو، چمنستان دہر کے رنگا رنگ مناظر ہوں۔ واقعات و حالات کی مصوری کرنی ہو۔ قہر و جبر کی کہانی بیان کرنی ہو۔ ظلم وستم کی چکی میں پستے ہوئے مظلوموں کی چیخ و پکار تحریر کرنی ہو۔ مدح سرائی کے لیئے عقدہ لب وا کرنے ہوں تو خالق کلام کے لیئے جولانی طبع کے بے شمار مواقع میسر ہوتے ہیں صنائع بدائع۔ اچھوتی تشبیہیں۔ انوکھے استعارے شوکت الفاظ روزمرہ کا ماہرانہ استعمال۔ کلام کو فصیح و بلیغ بنانے میں اسکی مدد کرتے ہیں اور قاری کی توجہ کو کلام کی جانب مرکوز رکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

لیکن اگر تحریف القرآن جیسا بظاہر خشک مسئلہ بیان کرنا ہو تو مصنف کو قارئین کلام کی دلچسپی قائم رکھنے کے لیئے سعیٔ بلیغ کرنا پڑتی ہے۔ اور یہ کام جوئے شیر لانے کے مترادف ہوتا ہے مگر کمال ہے عمدۃ المحققین۔ زبدۃ المفسرین۔ صدر المناظرین۔ فاضل جلیل۔ عالم نبیل مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی کا کہ انہوں نے بے انتہائی سادہ مگر دلکش اور مؤثر پیرایہ میں اپنا مافی الضمیر بیان کر کے قاری کی دلچسپی کو نہ صرف برقرار رکھا ہے بلکہ ذوق و شوق کو استدلال کی مضبوطی کی مہمیز لگا کر اتنا دلچسپ بنایا ہے کہ قاری اس کتاب میں گم ہو جاتا ہے اور تا اختتام کتاب سے بوریت کا احساس تک نہیں ہوتا۔

مولانا نے اس غلط فہمی کا ازالہ "کہ شیعیان حیدر کرار قرآن میں

"تحریف کے قائل ہیں" اس خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اب یہ کوئی بھی نہ کہہ سکے گا کہ ملت جعفریہ تحریف در قرآن کی قائل ہے اور یہ گمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر رہا ہے ۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے انتہائی عجز و انکسار سے دعا گو ہوں کہ خداوند تعالیٰ مولانا موصوف کی توفیقات علمی میں اضافہ فرمائے اور آپ کے تصنیف و تالیف کے شوق کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ فلک تصنیف و تالیف پہ درخشندہ تابندہ تارے کی مانند چمکتے دمکتے رہیں۔

آمین ثم آمین ۔

جناب ڈاکٹر سید اجمل حسین صاحب رضوی ۔ راولپنڈی

مسئلہ تحریف القرآن جسے مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی نے تالیف اور جعفریہ دار التبلیغ نے طبع کیا مارکیٹ میں دیکھی ۔

مؤلف نے ۶۰۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں تحقیق انیق اور متانت و ذہانت سے کتب شیعہ و سنی کے پیش نظر بقید صفحہ و حوالہ جات یہ ثابت کیا ہے کہ شیعہ خیر البریہ کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و بیشی سے مبرہ و منزہ ہے موصوف نے اس کتاب میں حوالہ جات اور استدلالات کا ایک گراں قدر ذخیرہ جمع کر دیا ہے ۔ اسلوب بیان خوشدل ۔ ترتیب مضامین دلچسپ طریق استدلال عمدہ ۔ ازالہ شبہ لاجواب ۔

خدا اس پیش کشی کو مقبول و منظور فرمائے ۔

آمین ثم آمین

تحریف کے قائل ہیں" اس خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے کہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اب یہ کوئی بھی نہ کہہ سکے گا کہ ملت جعفریہ تحریف در قرآن کی قائل ہے اور یہ گمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ہے۔

آخر میں اللہ تعالےٰ سے انتہائی عجز و انکسار سے دعا گو ہوں کہ خداوند تعالےٰ مولانا موصوف کی توفیقات علمی میں اضافہ فرمائے اور آپ کے تصنیف و تالیف کے شوق کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور آپ فلک تصنیف و تالیف پہ درخشندہ تابندہ تارے کی مانند چمکتے دمکتے رہیں۔

آمین ثم آمین۔

جناب ڈاکٹر سید احمل حسین صاحب رضوی ۔ راولپنڈی

مسئلہ تحریف القرآن جسے مولانا طالب حسین صاحب کربلائی نے تالیف اور جعفریہ دار التبلیغ نے طبع کیا مارکیٹ میں دیکھی۔

مؤلف نے ۶۰۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں تحقیق انیق اور متانت و ذہانت سے کتب شیعہ و سنی کے پیش نظر بقید صفحہ و حوالہ جات یہ ثابت کیا ہے کہ شیعہ خیر البریہ کے نزدیک موجودہ قرآن کمی و بیشی سے مبرہ و منزہ ہے موصوف نے اس کتاب میں حوالہ جات اور استدلالات کا ایک گراں قدر ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اسلوب بیان خوشدل۔ ترتیب مضامین دل چسپ طریق استدلال عمدہ۔ ازالہ شبہہ لاجواب۔

خدا اس پیش کشی کو مقبول و منظور فرمائے۔

آمین ثم آمین

جناب سید صفدر حسین بخاری ایڈوکیٹ۔ کراچی

مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی سے میری پہلی شناسائی بنارس کالونی تیر لوپر میرس میں ۱۹۷۵ء کے عشرہ محرم میں ہوئی۔ موصوف ان دونوں مجالس عزا سے خطاب کرنے یہاں آئے ہوئے تھے۔ حقیر کو بھی ان کی مجالس سننے کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہ اندازہ ہوا کہ یہ نوجوان کسی دن بلا کا محقق ہوگا اور ابھی کوئی زیادہ عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ مسئلہ تحریف القرآن نے میری تصدیق کر دی۔

میں حیران ہوں کہ کراچی کے لوگوں نے اس کتاب کو یوں لیا جیسے وہ اس کے مدت سے منتظر تھے۔ اور یہ ٹھانے بیٹھے تھے کہ اس کی ایک بھی کاپی پنجاب والوں کو دیکھنے نہ دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہ کتاب میرے سامنے کراچی ہی میں ختم ہو گئی۔

جناب محمد حسین صاحب جعفری ایڈوکیٹ
ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر P.A.F. سابقہ ریڈ کراس انسپکٹر سندھ ریجن

حقیر اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہے کہ اپنے موضوع پر آجتک جتنی بھی کتب لکھی گئی ہیں مسئلہ تحریف القرآن ان سب میں بہترین مکمل مدلل تصنیف ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد قاری کو کسی قسم کی اس موضوع پر تشنگی محسوس نہیں ہوتی۔

یہ نوجوان مصنف کی شب و روز لائبریریوں و دیگر وسائل سے مواد کے حصول کے لئے کاوشوں۔ جانفشانیوں اور عرق ریزیوں کا نتیجہ ہے۔ باہمت مصنف کی تحقیق و تدقیق اور خوش اسلوب تحریر نے کتاب کو فقید المثال بنا دیا ہے۔

بارگاہِ ایزدی میں اس کتاب کی مقبولیت اس امر سے عیاں ہے کہ اس کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت کا بندوبست مہینوں نہیں بلکہ دنوں میں سرانجام پایا جو ایک معجزے سے کم نہیں اور اس کی عوام میں مقبولیت اس امر سے عیاں ہے کہ چند ماہ بعد اس کے دوسرے ایڈیشن کی ضرورت پیش آئی۔

بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ وہ بتصدق آئمہ اطہار قبلہ مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی کی توفیقات درجات و مساعی دینی و دنیوی میں اضافہ فرمائے اور انکی یہ دینی خدمات جاری و ساری رہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

ڈاکٹر سید مظہر حسین صاحب زیدی ۔ امریکہ

مسئلہ تحریف القرآن طبع اول ۔ سائز ۲۳×۳۶/۱۶ صفحات ۶۰۰ مجلد پر پلاسٹک

اسلوب بیان نہایت دلچسپ۔ مضامین کی سیٹنگ نہایت مناسب اور موزوں۔ معترضین کی مکمل فہرست ۔ ان کی کتب کی مکمل تفصیل ۔ اعتراضات کے تحقیقی جوابات ۔ اس کتاب میں جو خاص چیز میں نے دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ اس موضوع پر پہلی کتاب ہے جس میں الزامی پر تحقیقی جوابات کو ترجیح دی گئی ہے اور ایک ایک سوال کے جواب میں ایک نہیں کئی کئی جوابات تحریر کئے گئے ہیں تاکہ قارئین اگر ایک سے مطمئن نہ ہوں تو دوسرے سے ہو جائیں گے۔

سید فدا حسین صاحب ریٹائرڈ لفٹیننٹ کرنل ۔ لاہور

مسئلہ و تحریف القرآن ۔ مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی کی نہایت مفید تصنیف

تالیف ہے۔ موصوف منقولات میں اور خصوصاً مناقب علیؑ میں اسپیشلسٹ مانے جاتے ہیں۔ ماضی کے لیل و نہار موصوف نے مطالعہ میں ہی گزارے ہیں صبح ۸ بجے سے لے کر شام تک لاہور کی مشہور لائبریریوں اور دوسرا وقت اپنے گھر میں مطالعہ میں مصروف رہتے۔ پچھلے دنوں موصوف نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ مسئلہٴ تحریف القرآن ان کی منزل نہ تھی یہ تو مدرسۃ الواعظین میں ان کے آخری سال کے مقالے کا خلاصہ ہے اصل کام تو ان کا براہین الطالب فی مناقب علیؑ ابن ابیطالب ہی ہوگا۔ یہ سن کر میں حیران ہوا کہ جب سرسری کام اتنا مقبول و منظور ہوا کہ ایک ماہ کی قلیل مدت میں ساری کتاب ختم ہو گئی تو جو موصوف کی تمام تر توجہ کا مرکز ہے وہ کتنا معیاری ہوگا۔

سید انعام حیدر صاحب زیدی صدر انجمن غلامان علی اصغرؑ۔ لاہور

تحریف القرآن کے موضوع پر سید العلماء علی نقی صاحب مجتہد العصر شمس العلماء آغا سید علی الحائری مجتہد العصر اور علامہ محمد اعجاز صدیقی کی کتب ماضی میں طبع ہوئیں تھیں لیکن فاضل نوجوان مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی نے کچھ اچھوتے انداز سے کام کیا ہے۔ اور جوابات اعتراضات کے خلاء کو باحسن طریقہ پر کیا ہے ترتیب نزول کی تشنگی کو بھی خوب ختم کیا ہے۔

موصوف نے اس کتاب میں جس عرق ریزی سے کام کیا ہے اس کی بنیاد پر میں اپنی عدالت پسند قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو خود بھی خریدیں اور دوسروں کو بھی رغبت دلائیں تاکہ موصوف اپنا مشن جاری رکھ سکیں۔

سید غضنفر حسین صاحب بخاری ایم اے ۔ کراچی

مسئلہ تحریف القرآن پر یوں تو کئی بار قلم اٹھایا گیا مگر کربلائی نے جن اہم اور باریک پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے اسے ملاحظہ فرما کر آپ خود یہ رائے قائم کریں گے کہ یہ اسلوب نگارش صرف موصوف ہی کا حصہ ہے۔

اگر کتاب کی پرنٹنگ صحیح اور قیمت کم ہوتی تو اس کی مقبولیت میں خاصہ اضافہ ہوتا۔ کتب کی گرانی ہماری قوم کا عظیم المیہ ہے لیکن اس میں مصنفین و ناشرین کے ساتھ ساتھ ہم بھی شامل ہیں اگر ایک کتاب ہاتھوں ہاتھ ختم ہو جائے تو ۵ فیصد نفع بھی کافی ہے لیکن اگر کوئی خریدے ہی نہ تو مصنف و ناشر بیچارہ کیا کرے۔

مولانا سید محمد حسنین صاحب قبلہ نقوی خطیب میانوالی

ماضی بعید میں شیعہ علماء کی تحریروں کو اخلاق و ادب کا نمونہ سمجھا جاتا تھا لیکن ماضی قریب میں چند حضرات نے ایسی گندی اور بازاری زبان اختیار کی کہ لوگ ان کتب کا پڑھنا تو کجا گھر میں رکھنا پسند نہیں کرتے تھے کہ کہیں کوئی بچہ اس کتاب کو غلطی سے اٹھا کر پڑھ نہ لے۔ غیر شیعہ حضرات کے علماء و راہنماؤں کے بارے میں ایسی زبان اختیار کی گئی کہ کوئی سنی ان کتب کو پڑھنے کا متحمل ہی نہ ہوتا تھا۔

خدا بھلا کرے عزیزم طالب حسین کربلائی کا کہ انھوں نے اپنی کتاب میں اتنی پیاری زبان تحریر کی ہے جس سے آئمہ المعصومین کے خلق عظیم کی خوشبو آشکار ہوتی ہے۔ علماء اہل سنت اور ان کے آئمہ کے بارے میں ایسا انداز اپنایا گیا کہ خود

سنی حضرات فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے علماء کرام بھی یہی طریقہ اختیار کریں تو اختلافی مسائل کو تحقیقی انداز میں حل کیا جا سکتا ہے۔ اور نفرت وعداوت کی خلیج جو وسیع ہوتی رہی ہے پاٹی جا سکتی ہے۔

مولانا ذاکر حسین صاحب قبلہ تسگری مبلغ افریقہ

مسئلہ تحریف القرآن چھپی، دیکھی، پڑھی ویسے تو کتاب کے سارے ابواب اپنی مثال آپ ہیں تاہم ترتیب نزول کی بحث واقعی لاجواب ہے۔ ماضی میں متعدد مصنف اور مختلف مقرر یہ دعویٰ تو کرتے رہے کہ موجودہ قرآن کی ترتیب نزول کے خلاف ہے لیکن اثبات دعویٰ میں دو تین سے زیادہ دلائل پیش نہ کر سکے۔

خدا مولانا طالب حسین کرپالوی کو حیات خضر دے جنہوں نے آیات قرآنی اور تاریخی واقعات کی روشنی میں اس دعوے کو اس طرح نبھایا ہے جس کی مثال ماضی کی کسی کتاب میں نہیں ملتی۔

تقدم و تاخر کی خوب نشاندہی کی ہے۔ واقعات کے ذیل میں عمدہ حوالہ جات تحریر کر کے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ منقولات کا اتنا خزانہ انہی کا حصہ ہے۔

سید روح الحسنین صاحب زیدی ایڈووکیٹ۔ پاکپتن

مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی نے رسالہ مسئلہ تحریف القرآن تحریر فرما کر ملت شیعہ پر احسان عظیم فرمایا ہے خدا انکو اسکی اچھی جزاء عطا فرمائے۔

بڑی مدت سے ایسی کتاب کی ضرورت تھی جس میں تحریف القرآن جیسے مسئلے کو بالوضاحت حل کیا جاتا ۔ خدا موصوف کو حیات خضر عطا فرمائے جن کی محنت شاقہ سے شیعیان حیدر کرار کی یہ اہم ضرورت پوری ہوگئی ۔

پروفیسر سید اکبر علی صاحب زیدی ۔ بہاولپور

یوں تو اس موضوع پر کئی بار قلم اٹھایا گیا لیکن موضوع کی اہمیت اس بات کی متقضی تھی کہ ایسا مفصل کام کیا جائے کہ پھر کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے ۔ دو تین آیات ۔ چار ۔ پانچ احادیث اور علماء کے چند اقوال سے بڑھ کر کام کیا جائے اور یہ پہلو تو بالکل تشنہ تھا کہ ان اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں جو علماء اہلسنت کی کتب میں مرقوم ہیں ۔

خدا مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی کو زندہ وسلامت رکھے انہوں نے بڑی محنت سے ان تمام ضرورتوں کو پورا کر دیا ۔ خدا ان کو تحریری میدان میں مزید کامیاب کرے ۔

ڈاکٹر سید تصور حسین صاحب نقوی ۔ شکرگڑھ

مسئلہ تحریف القرآن ۔ جعفریہ دار التبلیغ کی طرف سے وہ اہم اور مسلم الثبوت شاہکار ہے جو ہزاروں صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھی راہ کی ہدایت کرے گا ، برسوں سے یہ شور وغوغا بلند تھا کہ شیعیان حیدر کرار قرآن کو نہیں مانتے ان کا قرآن نو ستر گز لمبا ہے ۔ ان کے قرآن کی سترہ ہزار آیات ہیں ۔ ان کا قرآن تو موجودہ قرآن سے کہیں بڑا ہے جسے پڑھنے کے لئے

یا بیسائیکل اور اٹھانے کے لئے ایک ٹرک کی ضرورت ہے۔

بحمداللہ مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی نے دن رات ایک کر کے ان الزامات کی تردید میں ایک ایسی تحقیقی کتاب لکھ دی کہ تحریف کے عنوان پر ایسی جامع کتاب ان کے اپنے مذہب میں بھی نہ ہو گی۔

ماسٹر برکت علی صاحب بی۔اے :- تاندلیانوالہ

مسئلۂ تحریف القرآن تقریری مناظرے میں تو ہمیشہ پیش پیش رہا لیکن تحریری میدان میں خاطر خواہ کام نہیں ہوا۔ غیر شیعہ علماء نے اس موضوع پر یا تو کامل رسالے لکھے یا اپنی کتب کا ایک خاص حصہ اس کے لئے مختص کیا اور عوام کو گمراہ کرنے میں بھرپور حصہ لیا اور عوام کے ذہن میں یہ بٹھانے کی سعی ناتمام کی کہ جس مذہب کا قرآن پر ہی ایمان نہیں ہے اس سے بات کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ علمائے شیعہ نے جزوی طور پر اس موضوع پر کام تو کیا لیکن پھر بھی اس کے اہم گوشے تشنہ اور وضاحت طلب تھے۔ مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی اپنے تحریری سفر کا آغاز اسی اہم موضوع سے کیا کہ اب کوئی بھی تاریکی اس پر غالب نہیں آ سکتی۔

فہرست مطالب

آپ چھپوا سکتے ہیں

جناب مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی کے مرتبہ چار چارٹ (علیؑ وَلیُّ اللہ ، جعفری نماز ، صدیق اکبر اور فاروق اعظم) میں سے کوئی ایک چارٹ کوئی صاحب اگر چھپوانا چاہے تو چھپوا سکتا ہے ۔ بلکہ اگر کوئی کتابت شدہ کاپیاں حاصل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ۔

مفت منگوائیے

جناب مولانا طالب حسین صاحب کرپالوی کی مرتبہ حدیث کسار اگر کوئی صاحب مفت منگوانا چاہے تو مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم فرمائیے :

ملنے کا پتہ :

منیجر جعفریہ دارالتبلیغ

مکان نمبر ۱۲۹۲ گلی نمبر ۴ مکہ کالونی گلبرگ III لاہور

ص

مؤلف کی دیگر تالیفات !

جعفری یسرنا القرآن شیعہ بچوں کے لئے پہلی دفعہ جدید تقاضوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ تمام دروس میں مشہور مذہبی شخصیتوں کے اسمائے گرامی شامل کئے گئے ہیں اور مشقوں میں ایسے کلمات تحریر کئے گئے ہیں جن سے بچوں کو دینیات پڑھنے میں کافی آسانی ہوگی۔

ٹیکنیک اور نفسیات کے لحاظ سے ایسا قاعدہ دوسرے مذاہب کے حضرات نے بھی آج تک تالیف نہیں کیا۔

زیادہ سے زیادہ منگوائیے اپنے بچوں کے لئے اور دوسرے مومنین کے بچوں کے لئے بلکہ زیادہ سے زیادہ خرید کر علاقے میں مفت تقسیم کروائیے آپ کے ساتھ خصوصی رعایت کی جائے گی۔

سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ قیمت صرف ۲/ روپے

جعفری نماز بچوں کے لئے آفسٹ پیپر پر عمدہ طباعت کے ساتھ طبع کروائی گئی ہے مزید فہم کے لئے ترجمہ و تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔

سائز $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ قیمت ۳/ روپے

عمدہ چارٹ

صدیق اکبر

اس چارٹ میں آیات قرآن کریم۔ احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، روایات اصحاب کرامؓ اور کتب اہل سنت سے عمدہ حوالہ جات سے حضرت علی علیہ السلام کا صدیق اکبر ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

سائز ۳۰×۲۰۔ آفسٹ پیپر۔ دونوں طرف تبریاں قیمت صرف /۲ روپے

فاروق اعظم

اس چارٹ میں آیات قرآن۔ احادیث حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، روایات صحابہ اور حوالہ جات کتب اہل سنت سے حضرت علی علیہ السلام کا فاروق اعظم ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

سائز ۳۰×۲۰۔ آفسٹ پیپر دونوں طرف تبریاں۔ قیمت صرف /۲ روپے

علیؑ ولی اللہ

اس میں آیات قرآن مجید، احادیث معصومینؑ اور کتب سنی اور شیعہ سے ولایت علیؑ کو ثابت کیا گیا ہے۔

سائز ۳۰×۲۰۔ آفسٹ پیپر۔ دونوں طرف تبریاں قیمت صرف /۲ روپے

جعفری نماز

عمدہ چارٹ۔ جس میں نماز پڑھنے کا طریقہ تحریر کیا گیا ہے۔

سائز ۳۰×۲۰۔ آفسٹ پیپر۔ دونوں طرف تبریاں قیمت صرف /۲ روپے

الناشر

جعفریہ دار التبلیغ مکان ۲۹۲/۱۲ گلی ۱۴ مکہ کالونی۔ گلبرگ III لاہور

